



وزارة اوقاف وامنائى امور، كويت



# موسوعة فقہیہ

جلد - ۸

بئر - بیطرة

# موسوعة فقهية

شائع كروه

وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

© جملہ حقوق بحق وزارت اوقاف و اسلامی امور کویت محفوظ ہیں

پوسٹ بکس نمبر ۱۳، وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

اردو ترجمہ

اسلامک فقہ اکیڈمی (انڈیا)

161-F، جوگابانی، پوسٹ بکس 9746، جامعہ مگرئی دہلی - 110025

فون: 26982583, 26981779-11-91

Website: <http://www.ifa-india.org>

Email: [ifa@vsnl.net](mailto:ifa@vsnl.net)

اشاعت اول : ۱۴۳۵ھ / ۲۰۱۴ء

ناشر

جینوین پبلیکیشنز اینڈ میڈیا (پرائیویٹ لمیٹڈ)

**Genuine Publications & Media Pvt. Ltd.**

B-35, Basement, Opp. Mogra House

Nizamuddin West, New Delhi - 110 013

Tel: 24352732, 23259526

وزارت اوقاف و اسلامی امور، کویت

# موسوعه فقیهیه

اردو ترجمہ

جلد - ۸

بئر — بیطرة

مجمع الفقه الإسلامی الهند

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

﴿وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً  
فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي  
الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾

(سورہ انفہر، ۱۲۲)

”اور مومنوں کو نہ چاہئے کہ (آئندہ) سب کے سب نکل کھڑے ہوں، یہ کیوں نہ ہو کہ  
ہر گروہ میں سے ایک حصہ نکل کھڑا ہوا کرے، تاکہ (یہ باقی لوگ) دین کی سمجھ بوجھ  
حاصل کرتے رہیں اور تاکہ یہ اپنی قوم والوں کو جب وہ ان کے پاس واپس  
آجائیں ڈراتے رہیں، عجب کیا کہ وہ محتاط رہیں۔“

”من یرد اللہ بہ خیرا“

”یفقہہ فی الدین“

(بخاری و مسلم)

”اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ کرتا ہے

اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔“

**فہرست موسوعہ فقہیہ**  
**جلد - ۸**

صفحہ	عنوان	فقہ
۳۵	بر	دیکھئے: آبار
۳۵	بر بضاء	دیکھئے: آبار
۳۶-۳۵	باءۃ	۳-۱
۳۵		۱ تعریف
۳۵		۲ متعلقہ الفاظ
۳۶		۳ اجمالی حکم
۳۶	بادی	
		دیکھئے: بدو
۳۷-۳۷	بازلہ	۲-۱
۳۷		۱ تعریف
۳۷		۲ اجمالی حکم
۳۷	باسور	
		دیکھئے: اغذار

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۸-۳۸	بامعہ	۲-۱
۳۸	تعریف	۱
۳۸	اجمالی حکم	۲
۳۸	باطل	
	دیکھئے: بطلان	
۳۸	باغی	
	دیکھئے: بغاوت	
۳۹-۴۰	بیات	۳-۱
۳۹	تعریف	۱
۳۹	اجمالی حکم	۲
۴۰	بحث کے مقامات	۳
۴۱-۴۲	حق	۶-۱
۴۱	تعریف	۱
۴۱	اجمالی حکم	۲
۴۱	کے عضو کی طہارت	۳
۴۱	کسی ضرورت سے اعضاء کو کاٹنا	۴
۴۱	جنایات میں اعضاء کو کاٹنا	۵
۴۲	جانور کے کئے ہوئے اعضاء	۶
۴۲-۴۲	قراء	۴-۱
۴۲	تعریف	۱

صفحہ	عنوان	فقہ
۴۲	اجمالی حکم	۲
۴۳-۴۴	تبع	۲-۱
۴۳	تعریف	۱
۴۳	اجمالی حکم	۲
۴۴	بتلہ	
	دیکھئے: بتلہ	
۴۵-۴۴	بتلہ	۲-۱
۴۴	تعریف	۱
۴۴	اجمالی حکم	۲
۴۵	خج	
	دیکھئے: حکام	
۴۸-۴۵	بحر	۹-۱
۴۵	تعریف	۱
۴۵	متعلقہ الفاظ: نمبر: بیس	۲-۲
۴۶	سمندر سے متعلق احکام	
۴۶	الف - سمندر کا پانی	۳
۴۶	ب - سمندر کا شکار	۵
۴۷	ج - سمندر کا مردار	۶
۴۷	د - کشتی میں نماز	۷
۴۷	ه - کشتی میں مرجانے والے کا حکم	۸



صفحہ	عنوان	فقرہ
۴۸	و۔ سمندر میں ڈوب کر مر جانا	۹
۴۹-۵۰	بخار	۴-۱
۴۹	تعریف	۱
۴۹	متعلقہ الفاظ: بخار	۲
۴۹	بخار (بھاپ) سے متعلق کلام	
۴۹	الف۔ جمع شدہ شبنم سے رفع حدیث	۳
۴۹	ب۔ جمع شدہ بھاپ سے رفع حدیث	۴
۵۱-۵۰	بخار	۲-۱
۵۰	تعریف	۱
۵۰	اجمالی حکم	۲
۵۱	بخس	
	دیکھئے: نمبر	
۵۱-۵۲	بخیلہ	۳-۱
۵۱	تعریف	۱
۵۱	پہلا مسئلہ	۲
۵۱	دوسرا مسئلہ	۳
۵۲-۵۳	بدعت	۳۸-۱
۵۲	تعریف	۱
۵۳	پہلا نقطہ نظر	۲
۵۳	دوسرا نقطہ نظر	۳

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۵۶	متعلقہ اتناظ: محدثات، فطرت، سنت، معصیت، مصلحت مرسلہ	۸-۴
۵۸	بدعت کا شرعی حکم	۹
۵۸	عقیدہ میں بدعت	۱۰
۵۹	عبادات میں بدعت	
۵۹	الف: حرام بدعت	۱۱
۵۹	ب: مکروہ بدعت	۱۲
۶۰	عبادت میں بدعت	۱۳
۶۰	بدعت کے خیرکات و اسباب	۱۴
۶۰	الف: مقاصد کے ذرائع سے ماواقیئت	۱۵
۶۰	ب: مقاصد سے ماواقیئت	۱۶
۶۱	ج: سنت سے ماواقیئت	۱۷
۶۲	د: عقل سے خوش گمان ہونا	۱۸
۶۳	ه: تشابہ کی اتباع	۱۹
۶۳	و: خویش کی اتباع	۲۰
۶۳	خواہشات کے درآئے کے مواقع	۲۱
۶۳	بدعت کی قسمیں	
۶۳	بدعت حقیقی	۲۲
۶۵	اضافی بدعت	۲۳
۶۵	کافرانہ اور غیر کافرانہ بدعت	۲۴
۶۶	غیر کافرانہ بدعت کی گناہ صغیرہ اور کبیرہ میں تقسیم	۲۵
۶۷	داعی اور غیر داعی بدعتی	۲۷
۶۸	بدعتی کی روایت حدیث	۲۸
۶۸	مبتدع کی شہادت	۲۹
۶۹	مبتدع کے پیچھے نماز	۳۰
۷۰	مبتدع کی ولایت	۳۱

صفحہ	عنوان	فقرہ
۷۰	مبتدع کی نماز جنازہ	۳۲
۷۰	مبتدع کی توبہ	۳۳
۷۱	بدعت کے بارے میں مسلمانوں کی ذمہ داری	۳۴
۷۳	اہل بدعت کے تین مسلمانوں کی ذمہ داری	۳۵
۷۳	ازالہ بدعت کے لئے ہر بالمعروف اور فی عنہ المنکر کے مراحل	۳۶
۷۴	مبتدع کے ساتھ معاملہ اور میل جول	۳۷
۷۴	مبتدع کی امانت	۳۸

## بدل

دیکھئے: بدل

۷۹-۷۵	بدعت	۹-۱
۷۵	تعریف	۱
۷۹-۷۶	اجمالی حکم	۹-۲
۷۶	الف: بدعت کا پیشاب اور کوہر	۲
۷۶	ب: مہودونا	۳
۷۷	ج: بدعت کا جوٹھا	۴
۷۷	د: اذیت اور بکریوں کے بانہ جھنے کی جگہ میں نماز	۵
۷۸	ه: (جج میں) واجب ہونے والے دم	۶
۷۸	و: بدعتی	۷
۷۸	ز: بدعت کا دین	۸
۷۹	ح: دیت: جان کا بدلہ دیت	۹

۸۳-۸۰	بدعت	۱۳-۱
۸۰	تعریف	

صفحہ	عنوان	فقرہ
۸۰	۱۔ سے متعلق احکام	۲
۸۰	۲۔ باہر میں سے	۳
۸۰	۳۔ جمعہ اور عیدین کا قحط	۴
۸۱	۴۔ بڑائی کا وقت	۵
۸۱	۵۔ بیکسٹادم استحقاق	۶
۸۲	۶۔ دیہات والے شجر والوں کے عائد میں، اخل نہیں رہا ہی طرح برطس	۷
۸۲	۷۔ دیہاتی کی امامت	۸
۸۲	۸۔ لاوارث بچہ کو، بیات منتقل رہا ہر اس کا حکم	۹
۸۲	۹۔ شہری کے خلاف دیہاتی کی شہادت	۱۰
۸۲	۱۰۔ حامل کھانے کی تعیین میں دیہات والوں کی عادات فیصل میں	۱۱
۸۳	۱۱۔ دیہات والوں میں سے عدت والی عورت کے کو بی کرنے کا حکم	۱۲
۸۳	۱۲۔ دیہاتی کا شہری ہو جانا	۱۳
۸۳-۸۴	بذر	۱-۳
۸۳	تعریف	۱
۸۳	اجمالی حکم	۲
۸۴	بحث کے مقامات	۳
۸۵-۸۵	بذر	۱-۲
۸۵	تعریف	۱
۸۵	اجمالی حکم	۲
۸۸-۸۶	براقہ	۱-۹
۸۶	تعریف	
۸۶	محتاجۃ النازلۃ بر اہل و عیال، استقبالیہ	۲-۳
۸۷	اجمالی حکم	۵

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۸۸	بحث کے مقامات	۹
۸۹-۸۹	مجموعہ	۲-۱
۸۹	تعریف	
۸۹	اجمالی حکم	۲
۹۰-۹۰	مجموعہ	۵-۱
۹۰	تعریف	
۹۰	متعلقہ تناظر: غلطیوں کی نجات	۴-۲
۹۱	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۵
۹۲-۹۱	مجموعہ	۳-۱
۹۱	تعریف	
۹۱	متعلقہ تناظر: ۱۰	۲
۹۱	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۳
۹۲	مجموعہ	
	۱۰ کیسے: سپرد	
۹۳-۹۳	مجموعہ	۲-۱
۹۳	تعریف	
۹۳	اجمالی حکم	۲
۹۸-۹۴	مجموعہ	۸-۱
۹۴	تعریف	
۹۴	اجمالی حکم	۲

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۹۵	والدین کے ساتھ حسن سلوک	۳
۹۶	بر اللہ رحمہ (صلہ رحمی)	۴
۹۷	قیموں، ضعیفوں اور غریبوں کے ساتھ	۵
۹۷	حج مبرور	۶
۹۷	بیع مبرور	۷
۹۸	بڑا نہیں (قسم پوری کرنا)	۸
۹۹-۱۱۰	بڑا والدین	۱۵-۱
۹۹	تعریف	
۹۹	شرعی حکم	۲
۱۰۱	غیر مذہب والے والدین کی نافرمانی	۳
۱۰۳	ماں کی اطاعت اور باپ کی اطاعت کے درمیان تعارض	۴
۱۰۵	والدین کے ساتھ حسن سلوک	۶
۱۰۵	حسن سلوک کس طرح کیا جائے؟	۷
۱۰۷	تجارت یا غلبہ علم کے لئے سنہ کی خاطر والدین کی اجازت	۹
۱۰۷	نوفل کے ترک یا ان کو نوڑے میں والدین کی اطاعت کا حکم	۱۰
۱۰۸	فرض کفایہ کے ترک میں ان کی اطاعت کا حکم	
۱۰۸	بیوی کو طلاق دینے کے مطالبہ میں ان کی اطاعت کا حکم	۲
۱۰۸	رتاب معصیت یا ترک واجب کے امر میں ان کی اطاعت کا حکم	۳
۱۰۹	والدین کی نافرمانی اور زیادہ اثرات میں اس کی	۴
۱۱۰	نافرمانی کی	۵
۱۱۱-۱۱۳	بہ نرہ	۴-۱
۱۱۱	تعریف	
۱۱۱	متعلقہ الفاظ: محمد رد (پروٹیکشن)	۲

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۱۱	اجمالی حکم	۳
۱۱۲	بحث کے مقامات	۴
۱۱۲ - ۱۱۳	برسام	۴ - ۱
۱۱۲	تعریف	
۱۱۲	متعلقہ الفاظ: مہد، جنون	۲
۱۱۳	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۴
۱۱۳ - ۱۱۴	برص	۶ - ۱
۱۱۳	تعریف	
۱۱۳	متعلقہ الفاظ: جذام، سہی	۲
۱۱۳	برص کے مخصوص اقسام	
۱۱۳	برص کی وجہ سے فتح نکاح میں خیار کا ثبوت	۳
۱۱۳	مسجد میں برص کے آنے کا حکم	۴
۱۱۵	برص سے مصافحہ اور معافیت	۵
۱۱۵	برص کی امامت کا حکم	۶
۱۱۵	برکت	
	• دیکھیے: شہادت	
۱۱۵	برکت	
	• دیکھیے: مہد	
۱۱۶ - ۱۱۷	برماج	۴ - ۱
۱۱۶	تعریف	

صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۱۶	متعلقہ اناطہ رقم، نمودار	۲
۱۱۶	اجمالی حکم	۳
۱۱۸-۱۱۷	۴۷	۲-۱
۱۱۷	تعریف	۱
۱۱۸	بحث کے مقامات	۲
۱۱۸	۴۷	
	دیکھئے: طاہق	
۱۱۸	۲۱۱	
	دیکھئے: ہساق	
۱۱۸-۱۱۹	بساط الہمیں	۳-۱
۱۱۸	تعریف	۱
۱۱۹	اجمالی حکم	۳
۱۲۰-۱۲۰	۱۱۱	۱۲-۱
۱۲۰	تعریف	
۱۲۰	سلسلہ قرآن کریم کا ہے	۲
۱۲۲	بغیر پاکی کے سم اللہ پڑھنے کا حکم	۴
۱۲۳	نہار میں سم اللہ پڑھنا	۵
۱۲۶	سم اللہ پڑھنے کے دوسرے مواقع	
۱۲۶	لغف: بیت الخلاء میں، غل: جو تے وقت تیرہ	۶



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۲۶	بہ ہضو کے وقت تیمہ	۷
۱۲۷	نہ ہضو کے وقت تیمہ	۸
۱۲۸	وہ شکار پر تیمہ	۹
۱۲۹	ہضو کھاتے وقت ہم اللہ پر احسان	۱۰
۱۲۹	وہ تیمم کے وقت تیمہ	
۱۲۹	زہم ہم کام کے وقت تیمہ	۱۲
۱۳۱-۱۳۳	بشارت	۵-۱
۱۳۱	تعریف	
۱۳۱	متعلقہ اناظرہ: شریعت (معاصرہ)	۲
۱۳۱	جہاں علم	۳
۱۳۳	بحث کے مقامات	۵
۱۳۴-۱۳۵	بصاق	۴-۱
۱۳۴	تعریف	
۱۳۴	متعلقہ اناظرہ: کھانا، لہجہ	۲
۱۳۴	جہاں علم	۳
۱۳۶-۱۳۷	بھر	۶-۱
۱۳۶	تعریف	
۱۳۶	جہاں علم	۲
۱۳۶	آنکھ پر جمائیت	۲
۱۳۶	نہار میں ہجرہ، ہجرہ، ہجرہ	۳
۱۳۷	نہار کے باوجود ہمیں آمان کی جانب نگاہ دہانے کا حکم	۴
۱۳۷	ایسی چیز سے نگاہ دہانی کرا جہاں حرام ہے	۵
۱۳۷	بحث کے مقامات	۶

صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۳۸	بخاعت	دیکھئے: ابسان
۱۳۸	بضع	دیکھئے: فرق
۱۳۸-۱۴۱	بطالت	۱-۷
۱۳۸	تعریف	
۱۳۸	اس کا اثر ہی حکم	۲
۱۳۹	توکل ہے روزگاری کا اپنی نہیں	۳
۱۴۰	مبادت ہے روزگاری کے لئے وجہ ہوا نہیں	۴
۱۴۰	ہے روزگار کے نفقہ کے مطالبہ پر ہے روزگاری کا اثر	۵
۱۴۰	زکاۃ کا مستحق ہونے میں ہے روزگاری کا اثر	۶
	روزگار نہ ہونے کی وجہ سے حکومت اور معاشرہ کی جانب سے	۷
۱۴۱	ہے روزگاروں کی کفالت	
۱۴۱-۱۴۵	بطالت	۱-۷
۱۴۱	تعریف	
۱۴۲	متعلقہ، متناظر، حاشیہ، اہل شوری	۲
۱۴۲	بطالت سے متعلق مقام	
۱۴۲	اہل: بطالت بمعنی انسان کے خواہ	۳
۱۴۲	صالح خواہوں کا انتخاب	۴
۱۴۳	غیر مومنین میں سے خواہوں کا انتخاب	۵
۱۴۴	دوم: کپڑے کا اندرونی حصہ	۶

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۴۴	۱۔ یہ کپڑے پر نماز جس کا اندرونی حصہ پاک ہو	۶
۱۴۴	۲۔ کے لئے، یہ کپڑے پہننے کا حکم جس کا اندرونی حصہ رشتہ شعی ہو	۷
۱۶۳-۱۶۵	بطان	۳۰-۱
۱۴۵	تعریف	
۱۴۶	۲۔ متعلقہ، التزام، نساء، صحت، اعتقاد	۴-۲
	۵۔ دنیا میں تعریف کے بتان اور اثبات میں اس کے اثر کے	۵
۱۴۶	۶۔ بطاب کے درمیان لازم کا نہ ہونا	
۱۴۸	۷۔ جان پر جو کر یا لامی میں باطل تعریف پر قدم کا حکم	۷
۱۴۹	۹۔ باطل عمل کرنے والے پر گنہگار کرنا	۹
۱۴۹	۱۰۔ بتان، نساء کے رمیوں فرق میں اختلاف اور اس کا سبب	۱۰
۱۵۱	۱۳۔ تجویزی بتان	۱۳
۱۵۲	۱۶۔ کوئی بھی باطل ہو تو جو اس کے ضمن میں ہے اور جو اس پر بھی ہے وہ بھی باطل ہوگا	۱۶
۱۵۳	۱۸۔ باطل عقد کو صحیح بنانا	۱۸
۱۵۵	۲۲۔ حویلی مدت کمرے یا حاکم کے فیصلہ سے باطل صحیح نہیں ہوگا	۲۲
۱۵۷	۲۳۔ بتان کے آثار	
۱۵۷	۲۴۔ اہل عبادات میں	۲۴
۱۵۸	۲۵۔ مہم، معاملات میں بتان کا اثر	۲۵
۱۵۹	۲۶۔ ضمان	۲۶
۱۶۰	۲۸۔ نکاح میں بتان کا اثر	۲۸
۱۶۱	۲۹۔ اہل عبادت میں	۲۹
۱۶۲	۳۰۔ ب۔ عدت اور نسب	۳۰
۱۶۳	بعض	
	۱۔ کہیں، بعضیہ	

صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۶۷-۱۶۴	بعضیت	۱-۹
۱۶۴	تعریف	
۱۶۴	متعلقہ الفاظ	۲
۱۶۷-۱۶۴	جمالِ علم	۳-۹
۱۶۴	طہارت کے باب میں	۳
۱۶۵	نماز کے باب میں	۴
۱۶۶	زکوٰۃ کے باب میں	۵
۱۶۶	صدقہء فداء کے باب میں	۶
۱۶۶	طالق، طہار، آراء، منی غلام کے باب میں	۷
۱۶۶	شہادت کے باب میں	۸
۱۶۷	بعضیت کی وجہ سے غلام کی آزادی	۹
۱۶۸-۱۶۷	بغاء	۱-۲
۱۶۷	تعریف	
۱۶۸	رہنمائی کے لیے حکم	۲
۱۶۸-۱۶۷	بغاء	۱-۳۹
۱۶۸	تعریف	
۱۶۹	متعلقہ الفاظ: حواشی، محارمین	۲-۳
۱۷۰	حق کا شرعی حکم	۳
۱۷۱	بغاء سے متعلق کی شہادتیں	۶
۱۷۲	اس امام کے خلاف شرمین بغاء ہے	۷
۱۷۲	بغاء کی علامات	۸
۱۷۳	اہل فتنہ سے تمیز کی ضرورت	۹
۱۷۴	باغیوں کے تیس امام کی وجہ سے	۱۰

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۱۷۴	الف: قتال سے پہلے	۰
۱۷۶	ب: باغیوں سے قتال	
۱۷۸	باغیوں سے جنگ میں معاونت	۲
۱۷۹	باغیوں سے قتال کی شرط اور اس کے امتیازات	۳
۱۷۹	باغیوں سے قتال کی کیفیت	۱۴
۱۸۱	مرد پر پکار باغی عورت	۵
۱۸۱	باغیوں کے اہل کونہ مست بنانا، ان کو ضائع کرنا اور ان کا ضمان	۶
۱۸۲	اہل عدل کا باغیوں کو نقصان پہنچانا	۱۷
۱۸۲	باغیوں کا اہل عدل کو نقصان پہنچانا	۸
۱۸۳	باغی مقتولین کا مسئلہ رما	۱۹
۱۸۴	باغی قیدی	۲۰
۱۸۵	قیدیوں کا بند یہ	۲
۱۸۵	باغیوں سے مصالحت	۲۲
۱۸۶	کن باغیوں کا قتل جائز نہیں	۲۴
۱۸۶	قدرت کے باوجود جنگ نہ کرنے والوں کا باغیوں کے ساتھ شریک ہونا	۲۵
۱۸۷	باغیوں میں سے محرم سے قتال کا حکم	۲۶
۱۸۸	مقتول باغی سے عادل کی وراثت اور اس کے برعکس	۲۷
۱۸۹	باغیوں سے قتال کے لئے کن اسلحوں کا استعمال جائز ہے	۲۸
۱۸۹	باغیوں کا ان سے مقبوضہ ہتھیار سے مقابلہ	۲۹
۱۹۰	باغیوں سے قتال میں شریکین سے مدد	۳۰
۱۹۰	باغیوں سے معرکہ کے مقتولین اور ان کی مائیں و بنیاد	۳
۱۹۱	باغیوں کی باہمی لڑائی	۳۲
۱۹۲	باغیوں کا کفار سے مدد لینا	۳۳
۱۹۳	باغی کو عادل کی جانب سے لمان فرماہم کرنا	۳۴
۱۹۳	باغیوں کے امام کے تصرقات	۳۵

صفحہ	عنوان	فقرہ
۱۹۳	الحق: زکاۃ درجہ پہلے اور شرانہ کی وصولی	۳۵
۱۹۵	بہ: باغیوں کا ٹیکہ اور اس کا خاتمہ	۳۶
۱۹۶	حق: باغی تانہی کا خطہ عامل تانہی کے نام	۳۷
۱۹۶	حق: باغیوں کا حق اے حدہ اور ان پر حدہ کا دیوب	۳۸
۱۹۷	باغیوں کی شہادت	۳۹

۱۹۷

حق

دیکھئے: بقاۃ

۲۰۶-۱۹۸

بقر

۱-۱۷

۱۹۸	تقریف	
۱۹۸	گائے کی زکاۃ	۲
۱۹۸	بقر میں وجوب زکاۃ کی شرط	۳
۱۹۹	چبے کی شرط	۴
۱۹۹	جنگلی گائے پر زکاۃ	۵
۲۰۰	پالتو اور جنگلی سے مل کر پیدا ہونے والے جانوروں کی زکاۃ	۶
۲۰۰	گائے کی زکاۃ میں سال گزرنے کی شرط	۷
۲۰۱	نسب مکمل ہونے کی شرط	۸
۲۰۲	قرباتی میں کافی ہونے والے جانور	۱۰
۲۰۳	ہری میں گائے	۲
۲۰۴	تھلیہ (قاۃ، دنا، لے) کا حکم	۳
۲۰۴	گائے کا دنا	۴
۲۰۴	ساری کے لئے گائے کا شمال	۵
۲۰۵	گائے کا پیشاب و روبر	۶
۲۰۵	دیت میں گائے کا حکم	۷

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۰۶-۲۱۵	بکاء	۱-۱۹
۲۰۶	تعریف	
۲۰۷	متعلقہ الفاظ: صیاح، صراخ، نباح، مدب، عجب یا حیرت، غویل	۲-۶
۲۰۷	بکاء کے اسباب	۷
۲۰۷	مصیبت میں رونے کا شرعی حکم	۸
۲۰۸	اللہ کے خوف سے رونا	۹
۲۱۰	نماز میں رونا	۲
۲۱۱	قرآن پڑھتے وقت رونا	۳
۲۱۲	موت کے وقت اور اس کے بعد رونا	۴
۲۱۳	قبر کی زیارت کے وقت رونا	۵
۲۱۳	رہے کے لئے عورتوں کا جمع ہونا	۶
۲۱۳	ولادت کے وقت بچہ کے رونے کا اثر	۷
۲۱۳	کنواری لڑکی کا ثانی کے لئے اجازت ظنی کے وقت رونا	۸
۲۱۵	آدمی کا رونا کیا اس کے صدق گفتاری کی علامت ہے؟	۹

۲۱۶-۲۲۳	بکارت	۱-۱۳
۲۱۶	تعریف	
۲۱۶	متعلقہ الفاظ: عذرة، میوہت	۲-۳
۲۱۷	اختلاف کے وقت بکارت کا ثبوت	۴
۲۱۷	عقد نکاح میں بکارت کا اثر	۵
۲۱۷	کنواری عورت کی اجازت کس طرح ہوگی	۵
۲۱۸	ولی کی شرط یا عدم شرط	۷
۲۱۹	بکارت کے باوجود ۱۰ بار کب ختم ہوگا؟	۸
۲۱۹	شوہر کی جانب سے رجم کی بکارت کی شرط	۹
۲۲۱	صلی بکارت، نیز ایہ بار اور عورت کی اجازت کی معرفت میں اس کا اثر	۱۰

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۲۱	بغیر جہاٹ کے بالتصد پر وہ کارت زائل کرنا اور اس کا اثر	
۲۲۲	جہاٹ کے بغیر انگلی سے کارت و دربر، یہ کی صورت میں وہ کی مقدار	۲
۲۲۲	کارت کا دعویٰ "قسم لینے پر اس کا اثر	۳
۲۲۳	جاء	
	دیکھئے: تبلیغ	
۲۲۶-۲۲۴	بلعوم	۴-۱
۲۲۴	تعریف	
۲۲۴	بلعوم سے متعلق احکام	۲
۲۲۴	الف: روزہ اور اس کو توڑنے سے متعلق احکام	۲
۲۲۴	ب: تہ کیہ "ن" سے متعلق احکام	۳
۲۲۵	ن: نہایت سے متعلق احکام	۴
۲۲۶	بلغم	
	دیکھئے: نہایت	
۲۲۵-۲۲۶	بلوغ	۴۴-۱
۲۲۶	تعریف	
۲۲۶	متعلقہ الفاظ: کبر، ادراک، حلم، اتمام، مروت، ہمد، رشد	۷-۲
۲۲۸	مروت، عورت "مخنت میں بلوغ کی اداری مائتیں	۸
۲۲۸	اتمام	۹
۲۲۸	اباات	۱۰
۲۳۰	عورت کی مخصوص مائات بلوغ	۵
۲۳۱	مخنت کی اداری مائات بلوغ	۷



صفحہ	عنوان	فقرہ
۲۳۲	عمر کے ذریعہ بلوغ	۲۰
۲۳۳	بلوغ کی ادنیٰ عمر جس سے قبل دعوائے بلوغ درست نہیں	۲
۲۳۳	بلوغ کا ثبوت	۲۲
۲۳۳	پانچ طریقہ ثبوت	۲۲
۲۳۴	دوسرا طریقہ ثبوت: انبات	۲۳
۲۳۵	فقہاء کے نزدیک احکام شرعیہ کے لزم کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۴
۲۳۶	جن احکام کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۵
۲۳۶	الف: جن کے وجوب کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۵
۲۳۷	ب: جن احکام کی صحت کے لئے بلوغ شرط ہے	۲۶
۲۳۷	بلوغ سے ثابت ہونے والے احکام	۲۷
۲۳۷	اول: طہارت کے باب میں	۲۸
۲۳۷	اعاءہ: تیمم	۲۸
۲۳۸	دوم: نمار کے باب میں	۲۹
۲۳۹	سوم: زکوٰۃ	۳۲
۲۴۰	چہارم: زکوٰۃ	۳۵
۲۴۱	پنجم: حج	۳۶
۲۴۲	ششم: خیار بلوغ	۳۹
۲۴۲	بچپن میں لڑکی یا لڑکے کی شادی پر اختیار	۳۹
۲۴۴	ہفتم: بلوغ کی وجہ سے ملایت علی النفس کا اختتام	۴۳
۲۴۵	ششم: ملایت علی المال	۴۴
۲۴۶-۲۵۳	بناء	۲۵-۱
۲۴۶	تعریف	
۲۴۶	متعلقہ الفاظ: ترسیم، عمارت، اصل، حصار	۵۲
۲۴۷	جمالی علم	۶

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۴۷	اہل: بناء (بمعتی مکان بنانا)	۶
۲۴۷	مکان کی قیہ کا: ۱۰	۷
۲۴۸	بناء کے احکام	۸
۲۴۸	الح: ۱۰ تجارت: متقول: اشیاء میں ہے	۸
۲۴۸	سب: تجارت پر قبضہ	۹
۲۴۸	ن: ۱۰ ہست شدہ مکان میں شعو	۱۰
۲۴۸	د: ۱۰ مہاج: زمینوں میں قیہ	
۲۴۹	ح: ۱۰ زمین کو قیہ کے لئے قبضہ میں لینا	۲
۲۴۹	و: ۱۰ نضب کی ہوئی اراضی میں قیہ	۳
۲۴۹	ز: ۱۰ راید کی زمین پر قیہ	۴
۲۵۰	ح: ۱۰ عاریہ کی ہوئی زمین میں قیہ	۵
۲۵۱	ط: ۱۰ سقوطیہ اراضی میں قیہ	۶
۲۵۱	ی: ۱۰ مساجد کی قیہ	۷
۲۵۱	ک: ۱۰ نجاست آمیزہ: ۱۰ عت: ۱۰ قیہ	۸
۲۵۲	ل: ۱۰ قبہ میں پر قیہ	۹
۲۵۲	م: ۱۰ مشقہ کی مقامات پر قیہ	۱۰
۲۵۲	ن: ۱۰ حمام کی قیہ	۲
۲۵۲	و: ۱۰ مہاجات میں بناء	۲۲
۲۵۳	نماز میں بھول جانے والے کا اپنے یقین پر بناء سنا	۲۳
۲۵۳	جمعہ کے خطبہ میں بناء	۲۴
۲۵۳	طواف میں بناء	۲۵
۲۵۳	بناء بالترجہ	

دیکھئے: ۱۰: ۱۰

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۵۳	بناء فی العبادات	دیکھئے: استخفاف
۲۵۳	بنان	دیکھئے: واسع
۲۵۵-۲۵۴	بنت	۶-۱
۲۵۴	تعریف	۱
۲۵۴	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۲
۲۵۴	الف - نکاح	۲
۲۵۴	نکاح میں ولایت	۴
۲۵۴	ب - بیٹی کی مراہٹ	۵
۲۵۵	ج - نفقہ	۶
۲۵۶-۲۵۵	بنت المومن	۴-۱
۲۵۵	تعریف	۱
۲۵۵	اجمالی حکم اور بحث کے مقامات	۲
۲۵۵	نکاح	۲
۲۵۶	زکاة	۳
۲۵۶	فرائض	۴
۲۵۶	بنت المؤمن	دیکھئے: بنت المؤمن

صفحہ	عنوان	فقرہ
۲۵۶	بنت مخاض	دیکھئے: ابن مخاض
۲۵۸-۲۵۷	بُخ	۷-۱
۲۵۷		تعریف
۲۵۷		۲-۳ متعلقہ الفاظ: قیون، شیشہ
۲۵۷		۴ جنگ استعمال کرنے کا شرعی حکم
۲۵۷		۵ جنگ استعمال کرنے کی سزا
۲۵۸		۶ جنگ کی طہارت کا حکم
۲۵۸		۷ بحث کے مقامات
۲۵۸	بندق	
		دیکھئے: صید
۲۵۸	بنوۃ	
		دیکھئے: بنی
۲۵۸	بہتان	
		دیکھئے: افتراء
۲۵۸	بیعت	
		دیکھئے: حیوان
۲۵۸	بول	
		دیکھئے: تساءل و اجابہ

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۵۹	بیات	دیکھئے: میوہ
۲۵۹-۲۶۵	بیان	۱-۱۵
۲۵۹	تعریف	
۲۶۰	متعلقہ الفاظ: تفسیر، تاویل	۲-۳
۲۶۰	اصولیں کے نزدیک بیان سے متعلق احکام	۴
۲۶۰	قول "فعل" کے ذریعہ بیان	۴
۲۶۱	بیان کے اذوائے	۵
۲۶۱	بیان تفسیر	۶
۲۶۱	بیان تفسیر	۷
۲۶۲	بیان تعبیر	۸
۲۶۲	بیان تبدیل	۹
۲۶۲	بیان صدمت	۱۰
۲۶۳	صدمت کے وقت سے بیان کی تاخیر	
۲۶۳	تعبیر کے نزدیک بیان سے متعلق احکام	۱۳
۲۶۳	قرآن کریم و مجہول معنی کا بیان	۱۴
۲۶۵	مبہم طلاق میں بیان	۱۴
۲۶۵	غلام کی مبہم آراء کی کا بیان	۱۵
۲۶۶-۲۷۴	بیت	۱-۱۶
۲۶۶	تعریف	
۲۶۶	متعلقہ الفاظ: در منزل	۲-۳
۲۶۷	گھر کی حیثیت پر رات گدہا	۴
۲۶۷	بیت سے متعلق احکام	۵

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۶۷	الحق بیع	۵
۲۶۷	بیت خیاریت	۶
۲۶۸	حق شفعہ	۷
۲۶۸	وز اجارہ	۸
۲۶۹	گھر لی چیزوں میں پڑائی کے حق کی رعایت	۹
۲۶۹	گھر میں داخل ہونا	۱۰
۲۷۰	گھر میں داخل ہونے کی راحت	۱۱
۲۷۱	بچے گھر میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کی دعا	۱۲
۲۷۱	گھر میں مرد اور عورت کی فرض نماز	۱۳
۲۷۳	گھر میں صل نماز	۱۴
۲۷۳	گھر میں احتکاف	۱۵
۲۷۴	گھر میں رہنے کی قسم کا حکم	۱۶
۲۷۶-۲۷۴	المیت الحرام	۲-۱
۲۷۴	تعریف	۱
۲۷۵	اجمالی حکم	۲
۲۷۵	بیت الحناء	
	دیکھئے: تساءل المساجد	
۲۸۱-۲۷۵	بیت الترویج	۱۰-۱
۲۷۵	تعریف	۱
۲۷۵	بیوی کی رہائش میں ملحوظ امور	۲
۲۷۶	بیوی کے گھر کے لئے شرائط	۳
۲۷۸	بیوی کے گھر میں شیر خوار بچہ کی رہائش	۴

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۷۸	بیوی کے لئے اپنے مخصوص گھر سے نکلنے کی اجازت	۵
۲۷۸	انف: اپنے گھر والوں سے ملاقات	۵
۲۷۹	ب: عورت کا عرس اور راسی گھر سے امیر رات گزارنا	۶
۲۸۰	ن: احتکاف	۷
۲۸۰	و: محارم کی نیکی و رنج	۸
۲۸۰	ح: ضروریات کی تکمیل کے لئے بیٹا	۹
۲۸۱	رہائشی گھر میں رہائش سے بیوی کے انکار کے اثرات	۱۰
۲۸۲-۳۰۲	بیت المال	۲۹-۱
۲۸۲	تعریف	
۲۸۳	اسلام میں بیت المال کا آغاز	۳
۲۸۴	بیت المال کے ممول میں تصرف کا اختیار	۵
۲۸۵	بیت المال کے رائج آمدنی	۶
۲۸۸	بیت المال کے شعبے: عرب شعبہ کے مصارف	۷
۲۸۸	۱۰ شعبہ: رباۃ کا شعبہ	۸
۲۸۸	۱۱ شعبہ: خمس کا شعبہ	۹
۲۸۹	تیسرے شعبہ: لاوارث ممول کا شعبہ	۱۰
۲۸۹	چوتھا شعبہ: بی کا شعبہ	
۲۹۰	ملکی کے مصارف	۲
۲۹۴	بیت المال کے اخراجات میں ترجیحات	۴
۲۹۴	بیت المال میں راند ممول	۵
۲۹۵	گرم بیت المال سے حقوق کی ادائیگی نہ ہوئے	۶
۲۹۶	بیت المال پر بیون کے سلسلہ میں امام کے تصرفات	۷
۲۹۶	بیت المال کے ممول کا فروغ: دروں میں تصرف	۸
۲۹۷	جائیداد سے کر مالک بننا	۹

صفحہ	عنوان	فقیرہ
۲۹۸	استغاثہ و استفادہ کے لئے جائز یا نہ	۲۰
۲۹۹	بیت المال کی جامعہ و کاہتف	۲۱
۲۹۹	بیت المال کے حقوق بیت المال میں لانے سے قبل ملکیت میں نہ رہنا	۲۲
۲۹۹	بیت المال کے یون	۲۳
۲۹۹	بیت المال کا انتظام اور اس کا نگر	۲۴
۳۰۱	بیت المال کے مہال پر زیادتیاں	۲۶
۳۰۲	بیت المال کے مہال کے سلسلہ میں مقدمہ	۲۷
۳۰۲	ولایت کی نگرانی اور مصلحتیں کا محاسبہ	۲۸
۳۰۲-۳۰۴	بیت المقدس	۲-۱
۳۰۴	تعریف	
۳۰۴	جہاںی حکم	۲
۳۰۴	بیت النار	
	دیکھئے: مہاجہ	
۳۰۴	بیوتہ	
	دیکھئے: مسرت	
۳۰۵-۳۱۰	بیش	۱۰-۱
۳۰۵	تعریف	
۳۰۵	انڈے سے متعلق احکام	۲
۳۰۵	ماکول اللحم اور غیر ماکول اللحم جانوروں کے انڈے	۲
۳۰۵	حلالہ (نجاست کھائے و ملا جانور) کے انڈے	۳
۳۰۵	نجس پانی میں انڈے باآنا	۴
۳۰۶	شراب انڈے (جو عام صورت میں شراب ہو جائے)	۵
۳۰۶	موت کے بعد کھنے والے انڈے	۶



صفحہ	عنوان	فقیرہ
۳۰۶	اندھے کاغذ جنگلی	۷
۳۰۸	اندھے میں بیج عالم	۸
۳۰۸	حرم میں اور حاست اور ام میں اندھے پر نیا، قی	۹
۳۱۰	اندھے کو نصب نرنا	۱۰
۳۱۱-۳۱۰	نظر	۲-۱
۳۱۰	تعریف	
۳۱۰	شرعی حکم	۲
۳۲۸-۳۱۵	تراجم فقہاء	



موسوعه فقهيہ

## بر

دیکھئے ”آپ“۔

## براء

تعریف:

۱- ”البراء“ لغت میں نکاح کو کہتے ہیں (۱)، یہ جماع (مباشرت) سے نمایا ہے یا تو اس لئے کہ عام طور پر یہ عمل گھر میں ہوتا ہے یا اس لئے کہ مرد اپنی زوجہ پر کافر یا فتنہ ہوتا ہے جس طرح اپنے گھر پر کافر یا فتنہ ہوتا ہے (۲)۔

## بر بضاعہ

دیکھئے ”آپ“۔

حدیث شریف میں ہے: ”یا معشر الشباب! من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فإنه یغص للبصر و یحصن لمصرح و من لم یستطع فلیہ بالوصوم فإنه له وجاء“ (۳) (اے نوجوانو! تم میں سے جس کے اندر نکاح کی استطاعت ہو وہ شادی کر لے کہ یہ پست نکاحی اور شرمگاہ کی حفاظت کا ذریعہ ہے، اور جو اس کی استطاعت نہیں رکھتا ہو وہ روزہ رکھے کہ روزہ اس کے لئے توڑ ہے)۔  
تاریخ منہاج لکھتے ہیں: الباء نکاح کے اخراجات کا نام ہے (۴)۔

متعلقہ الفاظ:

۲- الف- ”الباء“ بطی کرنے کے معنی میں ہے۔



(۱) لسان العرب، المکیة، مادہ ”بوا“۔

(۲) المصباح المصیر: مادہ ”باء“۔

(۳) حدیث: ”یا معشر الشباب...“ کی روایت بخاری (۱/۳۹۹) صحیح ۳/۳۷۱

انتقید: اور مسلم (۱۰/۱۸۲) طبع لکھنؤ نے کی ہے۔

(۴) لکھنؤ علی المصباح المصیر، قادیان، عمیرہ ۲۰۱۲ء طبع معصوفی پبلیشرز۔

## بایۃ ۳، بادی

ایسے شخص کے نکاح کی بابت فقہاء کی رائے میں مختلف ہیں جس کے پاس نکاح کی استطاعت تو ہو مین و بی کی رحمت و شوق دس میں نہ ہو، بعض فقہاء کے نزدیک اس کے سے نکاح افضل ہے، اگر وہ دوسرے فقہاء کی رائے میں عبات کے سے یکسوئی اس کے حق میں افضل ہے (۲)۔

اس مضمون کی تفصیلات فقہاء کرام کتاب النکاح کے آغاز میں دیاں کرتے ہیں۔

## بادی

دیکھئے ”بد“۔



ب۔ ”أهبة النکاح“ یعنی نکاح کے اہراجات مہر وغیرہ پر قدرت، پس یہ ”بایۃ“ کے معنی میں ہوا ان حضرات کی رائے کے مطابق جو حدیث بالا کی تشریح اس معنی سے کرتے ہیں (۱)۔

جہاں حکم:

۳۔ ”الباۃ“ معنی وطء کے مقام ہی موضوع کے تحت، کچھ جانتے ہیں، دیکھئے: صراح ”وطء“۔

گُر سے اہراجات نکاح کے معنی میں یا جائے تو جس شخص کے پاس یہ اہراجات ہوں اور اس کے اندر بی کی رغبت ہو اور حرام کے رتبہ کا اندیشہ نہ ہو تو اس کے لئے نکاح ”خب“ ہے (۲)۔ یہ نیکہ نبی کرم ﷺ کا رٹا ہے: ”یا معشر المشیاب من استطاع مکم البایۃ فلیتزوج“۔

میں گُر حرام کا ارتکاب یقینی ہو تو ایسے شخص پر نکاح فرض ہے، کیونکہ پٹی پاکہ، مٹی اور حرام سے اپنا تعلق اس پر لازم ہے، ابن عابدین فرماتے ہیں: جس چیز کے بغیر ترک حرام تک رسائی ممکن نہ ہو وہ چیز فرض ہوگی (۳)۔

گُر استطاعت نکاح پائی جائے مین، سے کوئی مرض ہو جیسے نہ حیا یا وغیرہ، تو بعض فقہاء سے ایسے شخص کے لئے نکاح کو مکرہ و قراہ یا ہے (۴)، اور بعض دوسرے فقہاء کے نزدیک عورت کو نقصان پہنچانے کی وجہ سے نکاح حرام ہے (۵)۔

(۱) المجلد علی المہاج عاشر قلیوب وغیرہ ۲۰۱۳، لکھنؤ ۲۰۲۳۔

(۲) بہت مرجع، ایسی ۲۲۶۱۔

(۳) ایسی ۲۲۶۱، ابن عابدین ۲۱۰، شرح المہاج عاشر قلیوبی ۲۰۱۳۔

(۴) المجلد علی المہاج ۲۰۱۳۔

(۵) اہل حق و مشرک لکھنؤ ۲۰۲۳۔

(۱) ایسی ۲۲۸۔

(۲) حوالہ سابق، المجلد علی المہاج ۲۰۱۳۔

## باسور

## بازلتہ

دیکھئے "انداز"۔

تعریف:

۱- "ہول" کا ایک معنی لغت میں "شق" (پھاڑا) ہے۔ کہا جاتا ہے: "ہول الوجل الشی ہولہ ہولاً" یعنی اس شی کو پھاڑ دیا۔ بازلتہ ایک قسم کا زخم ہے جو جلد کو پھاڑ دیتا ہے، کہا جاتا ہے: "اہول الطبع" کلی کھیل گئی (۱)۔

فقہاء کی اصطلاح میں "بازلتہ" وہ زخم ہے جو کھال کو پھاڑ دے اور اس سے خون بہہ جائے۔ بعض فقہاء شمول حنیفہ سے "دھعہ" کہتے ہیں کہ مع میں (کچھ کے "سو") کی مانند اس سے بھی کم خون نکلتا ہے۔ "دھعہ" بھی کہا گیا ہے۔

جہاں حکم:

۲- مہر فقہاء کی رائے ہے کہ "بارلہ" (زخم) جو وہاں ہو جو زہریلا نہجے، اس میں "صومت عدل" (ماہرین جو اس کا معائنہ طے کریں) واجب ہے۔ مالکیہ کے نزدیک اگر عداوت ہے تو اس میں قصاص ہے۔ چونکہ "بارلہ" جنایات کے باب میں زخم فی ایک قسم ہے، اس سے فقہاء سے قصاص و ردیات کے ابواب میں اس پر تنگی ملی ہے، جنایات و ردیات کے ابواب میں اس کی تفصیل ملے گی (۲)۔

(۱) سنن العرب: دار السنن۔

(۲) اختصار ۱/۵۱، جامعہ المدنی ۳/۵۱، جوہر والکلی ۴/۵۹، شرح روض

باب ۳۲، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱

## باصعہ

تعریف:

۱- لغت میں "بضع" کا ایک معنی ہے پھاڑنا، کہا جاتا ہے: "بضع الوجهل الشيء یبضعه" جب کہ آدمی چیز کو پھاڑ دے، اسی سے "باصعہ" ہے، یہ دھرم ہے جو کھال کے بعد گوشت کو پھاڑ دے لیکن ہر کی تک نہ پہنچے، ورنہ ہی اس سے تون پٹے<sup>(۱)</sup>۔  
جماد حکم:

۲- "باصعہ" سر کے رخم کی یک قسم ہے، اس کے حکم سے متعلق متاع، عے بنایات و روایت کے باب میں گفتگو کی ہے، اس کی تنبیہات بھی ان ہی دونوں بابوں میں ملے گی۔

چنانچہ صبور نقباء کی رے ہے کہ "باصعہ" میں عمدہ غیر عمدہ کی صورت میں "خومت عدل" ہے، اس کی مقدار وہ ہوگی جسے اہل تجربہ جنایت کے عوض کے بطور متعین سر میں جو اصل متاثرہ عضو کی ہمت سے رہ نہ ہو۔

ملاحظہ کیجئے: عمدہ کی صورت میں اس میں تسلسل ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

## باطل

دیکھئے "تاس"۔

## باغی

دیکھئے "بغاة"۔



(۱) سہل العرب: مادة بضع۔

(۲) الاختیار ۴/۵ طبع دار المعرفۃ مہینہ المہر ۱۳۵۱ھ، جوہر الکلیل ۲۵۹/۳ طبع المبان شرح المروض ۲۲/۳ طبع المکتب الاسلامی، قلیوبی ۱۱۳/۸، ایسی ۵۲/۸ طبع المراسم۔



### بنات ۳

”شما“ کے باب میں فقہاء نے ”یہ البت“ کا ذکر کیا ہے جس کے مقابلہ میں ”یہ السماع“ ہے اور کب پابندی اور کب پر مقدم ہوگا<sup>(۱)</sup>۔  
”رق“ کے باب میں ”البيع علی البت“ کا ذکر و خیر و الیٰ فی کے مقابلہ میں آیا ہے<sup>(۲)</sup>۔

حنفیہ کے نزدیک طلاق بائن واقع ہوتی ہے اس لئے کہ اس نے طلاق کو یہ لفظ سے بیان کیا جو عدلی کا احتمال رخصتا ہے<sup>(۱)</sup>، اور امام شافعی نے فرمایا: اس میں نیت کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ حنابلہ کی ایک روایت بھی یہی ہے، حنابلہ میں سے ابو الخطاب نے اس کو اختیار کیا ہے<sup>(۲)</sup>۔

اس سلسلہ میں ہمیں بحث ”جگہ“ کتاب الطلاق ہے۔

#### بحث کے مقامات:

۳- فقہاء نے بنات - اور اس کے مثل بقیہ مصادر، مستحکات - پر کتاب الطلاق میں الفاظ طلاق کے سیاق میں گفتگو فرمائی ہے جیسا کہ گذرا۔

اسی طرح کتاب العدة میں ”معتدة البت“ اور اس پر سوگ منانے کے وجوب کے ذیل میں بھی گفتگو کی ہے<sup>(۳)</sup>۔

اور ظہار کے باب میں ذکر کرتے ہیں کہ جہانی بیوی پر لازم ہو جاتی ہے اگر شوہر سے اس سے تنایہ کے لفظ سے ظہار کیا اور اس سے طلاق مروی ہے، اس سلسلہ میں مزید تفصیل بھی ہے<sup>(۴)</sup>۔

۴- ”کیان“ میں فقہاء ”الحلف علی البت“ کا معنی ذکر کرتے ہیں اور اس کے مقابلہ میں ”الحلف علی العلم“ یا ”علیٰ علیٰ نعمہ“ ہے، اور یہ ذکر کرتے ہیں کہ کس صورت میں قسم کھانے والے سے ”حب علی البت“ یا جائے گا<sup>(۵)</sup>۔

(۱) ابن ماجہ ص ۲۹۲

(۲) اشرونی ص ۷۸، طبع المیہ، مختصر لہری ص ۷۲، طبع اولہ لا م ص ۱۶۲ اور اس کے بعد کے صفحات انہی ص ۱۲۸۔

(۳) لہری لائق ص ۳۳، ابن ماجہ ص ۶۷۔

(۴) لہری ص ۳۹، طبع دار الفکر۔

(۵) انہی ص ۲۳۰، طبع دوم ص ۱۸، طبع اولہ نیز دیکھئے تلمیذی ص ۲۹۲۔

(۱) لہری ص ۲۷۸، طبع دار الفکر۔

(۲) الدوسلی ص ۱۶۔



وہی، دونوں بدیوں کا اھنسا بھی، اسباب ہے کہ جب ایک بدی ختم ہوئی تو دوسری آجونی جائے گی، اور اگر دونوں کہیوں کے اوپر سے کاٹا گیا ہو تو اھنسا ہی ساتھ ہو جائے گا، اس لئے کہ اھنسا نے کچل دی تھی رہا۔  
تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: ”خبر“ اور ”مجلس“ کی اصطلاح۔

## بتر

کسی ضرورت سے اعضا کو کاٹنا:

۴- اگر پورے جسم میں بیماری کے پھیلنے کا اندیشہ ہو تو جسم کی حفاظت کے لئے قاعدہ عضو کو کاٹ دینا جائز ہے۔

تفصیل ”طب“ اور ”تدبیر“ کی اصطلاحات میں دیکھی جائے۔

جنایات میں اعضا کاٹنا:

۵- اگر کسی کے اعضا کو چاہے جہر، سحر، کاٹنے میں قناس واجب ہوتا ہے، ان شرائط کے ساتھ جن کو قتل سے کم، رچہ کی جنایت کے قناس کی بحثوں میں بیان کیا گیا ہے، اور کبھی بعض ان مخصوص اسباب کی بنا پر قناس سے گریز بھی کر لیا جاتا ہے جن کا ذکر متعلقہ مقام میں ملتا ہے۔

دیکھئے اصطلاح ”قناس“ اور ”جنایت“۔

دوسری بات یہ کہ عضو کو کاٹنے کی تو اس صورت میں اس عضو کے لئے شریعت میں مترددیت یا تائید بالاتفاق واجب ہوگا، اس کی مقدار کاٹنے کے عضو کے فرق سے مختلف ہوں (۱، ۲) دیکھئے: اصطلاح ”دیات“۔

تعریف:

۱- لغت میں ”بتر“ کے معنی ہی چیز کو جز سے کاٹنا ہے، کہا جاتا ہے: ”بتر العصب“ اور ”العصب“ سبب ہم یا عضو کو جز سے کاٹ دے، جیسا کہ اس لفظ کا ط، ق کی چیز کو تمام کاٹنے پر بھی ہوتا ہے اس طور پر کہ اس عضو کا کچھ حصہ باقی رہ جائے۔

فقہاء کے نزدیک اس لفظ کا متبادل اصطلاحاً ان دونوں معنوں میں ہو ہے، اور کبھی اس لفظ کا اطلاق ہر قسم کے کاٹنے پر بھی ہوتا ہے، اور اسی معنی میں کہا جاتا ہے: ”سجف بتر“ یعنی کاٹنے والی کھواری۔

جہاں حکم:

۲- کاٹنے یا تو بطور جنایت کے ظہا ہوگا جو لو عمر یا دیات، اور یہ حرام ہے، یا حق کی وجہ سے ہوگا جیسے حد یا قناس کے طور پر یا تھکانا، یا بطور مسائل عادت ہوگا مثلاً، دوسرے میں جہاں یا تھکانا تاکہ بدن کے دوسرے حصہ میں بیماری سرایت نہ کر جائے۔

کٹے عضو کی طہارت:

۳- جس شخص کا ہاتھ کسی کے نیچے سے کاٹا گیا ہو تو (مضمومین) غرض کی باقی ماندہ جگہ کو دھوئے گا، اور اگر کسی ہی سے کاٹا گیا ہو تو اس بدی کو دھوئے گا جو بوزہ کے مترادف ہے، اس لئے کہ کھائی اور بارہ کی باہم ملنے

(۱) ابن ماجہ ۱/۵۵، ترمذی ۱/۱۲۳ طبع بروق ومان قلیوبی ۱۳۹۶، صفحہ ۱۳۳۔

(۲) ابن ماجہ ۱/۵۳، ترمذی ۱/۱۲۵، نسائی ۱/۵۸، ابوداؤد ۴/۵۳ طبع دار الفکر۔

چانور کے کٹے ہوئے اعضاء:

۶- زردہ ماکول الہم جانور کے اعضاء میں سے جو حصہ کاٹ لیا یا ہو وہ کھانے اور نجاست یا طہارت میں مردار کے حکم میں ہے، چنانچہ بکری کا کوئی حصہ کاٹ یا تیرا ہو یا اس کی ران کا ٹی ٹی ہو یا یہ حاد نہیں ہے، اور بکری نے پھٹی کو مارا، اس کا ایک حصہ کاٹ یا تو اس کا کھانا حلال ہوگا اس لئے کہ اس کا مردار بھی حلال ہے۔ نبی کریم ﷺ کا رشاء ہے: "ما قطع من البهيمة - وهي حية - فهو كميت" (۱) (زردہ جانور کا جو حصہ کاٹ یا تیرا ہو وہ مردہ کی طرح ہے)۔

اس مسئلہ میں اختلاف اور تفصیل ہے جو اپنے مقام پر مذکور ہے۔ (دیکھئے: صید، ذبح)۔

انسان کا جو حصہ کاٹ دیا یا ہو اس کے مسلسل بتغین (۲) مردہ فین کے وجہ ہونے اور اس کی طرف دیکھنے کے مسئلہ میں اس کا حکم نبی محمد مردہ انسان کے حکم کی مانند ہے، (دیکھئے: جنازہ)۔



## بتراء

تعریف:

۱- "بتر" کا لغوی معنی ہے: کاٹنا، بکریوں میں "بتر" کا مکمل ہم آہی بکری کو کہتے ہیں، مادہ کو "بتراء" اور بزرگوں "بتر" کہہ جاتا ہے۔  
اسطلاح میں اس کا معنی اس کے لغوی معنی سے مختلف نہیں ہے (۱)۔

اجمائی حکم:

۲- علماء نے لفظ "بتر" کی چھٹی غی بکری کے سے استعمال کیا ہے، چنانچہ اسوں نے مدی و قر بانی کے باب میں اس کے تحقق سے تشکیو کی ہے، منجانبہ، مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک "بتر" ان عیوب میں سے ہے جو مدی و قر بانی کی تکمیل میں مانع ہوتے ہیں۔  
وہ رتالہ نے اس کو دیا عیب میں شمار کیا ہے جو تکمیل میں مانع ہو (۲)، (دیکھئے: انجیہ، مردی)۔

(۱) حرمیت: ما قطع من البهيمة - "۔ کی روایت احمد (۲۱۸/۵) طبع البیہ (نہیہ) اور حاکم (۳۳۹/۳) طبع دار الفکر (عارف احسان) کے کی ہے وہی ہے اس کی تصحیح و رد و اختصار کی ہے۔

(۲) ابن ماجہ ۳۸، ۵۸۰، المدون ۵۳، کلینی ۵۳۸، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴

چائشہ آور ہوتا ہے (۱)۔

خیر اس طرف گئے ہیں کہ "خمر" انگور کا کچا پانی ہے جب وہ جوش مارے اور تیز ہو جائے اور جھاگ پھینک دے، اور یہی حرم لعینہ ہے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "حرمات الحمور لعینہ" (۲) ("خمر" لعینہ حرام ہے)، اس کے علاوہ دیگر مشروبات حرام لعینہ ہیں۔

حسب نے کہا: "بتع" کا چیا حرام میں ہوگا جب تک اس کا پینے والا اس سے نشہ میں نہ آتا ہو۔ جس جب نشہ کی حد تک پہنچ جائے تو حرام ہوگا، یہی وجہ ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ سے "بتع" کے بارے میں پوچھا یا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "کل شراب اسکر فہو حرام" یعنی نشہ کی حد تک پہنچنے والے، لیکن انہوں نے اس کے پینے کو مکروہ قرار دیا ہے، اس لئے کہ یہ مکروہ مشروبات میں سے ہے، اسی لئے امام ابو حنیفہ نے اس کے بارے میں فرمایا: "البتع حمور بمایہ" (۳) ("بتع" یعنی شراب ہے)، ان کا مقصد یہ بیان کرنا ہے کہ اہل یمن اس کو نشہ کی حد تک پہنچا کرتے ہیں، اور جس کا چیا حرام ہو اس کی بیع بھی حایل ہے۔

اس کی تنسیلات فقہاء "کتاب لا شربة" میں بیان کرتے ہیں۔

## بتع

تعریف:

۱۔ یمن میں شہد سے بنی جانے والی نبیہ کو "بتع" کہتے ہیں (۱)۔

جہاں حکم:

۲۔ محبوب فقہاء کی رائے ہے کہ ہر نشہ آور بتع "خمر" (شراب) ہے جس کا چیا اور لذت کرنا حرام ہے، اس پر انہوں نے اس حدیث کے عموم سے استدلال کیا ہے: "کل شراب اسکر فہو حرام" (۲) (ہر وہ مشروب جو نشہ پیدا کرے حرام ہے)۔

نیز رسول اللہ ﷺ کے اس قول سے کہ "ما اسکر کثیرہ ففہو حرام" (۳) (جس کی زیادہ مقدار کا چیا نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار چیا بھی حرام ہے)۔

اسی بنیاد پر (شہد کی بنی ہوئی نبیہ) "بتع" ان کے نزدیک حرام ہے، اس لئے کہ یہ ان مشروبات میں سے ہے جس کی زیادہ مقدار کا

(۱) ابن العرب، المغرب، مرقۃ المفردی ۶۹/۲۲ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع مصر ۱۹۱۰ء

(۲) حدیث: "کل شراب اسکر فہو حرام" کی روایت بخاری (۱۸۵۵) طبع النسخ ۱۹۱۰ء طبع المکتبۃ اور مسلم (۵۸۵) طبع النسخ نے کی ہے۔

(۳) حدیث: "ما اسکر کثیرہ ففہو حرام" کی روایت ترمذی (۲۹۲۳) طبع النسخ اور ابن حجر عسقلانی (۷۳۳) طبع مکتبۃ المدینہ (۷۳۳) طبع مکتبۃ المدینہ نے کی ہے اور کہا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

(۱) فتح الباری ۱۰/۳۳ شرح سنن ابی یوسف ۳۰۶ طبع الہند۔

(۲) حدیث: "حرمات الحمور لعینہ" کی روایت قتیبہ بن شیبہ نے وضع و میں مروی ہے جیسا کہ نصب الراعی میں ہے (۳۰۶) طبع مکتبۃ المدینہ ۱۹۱۰ء۔

(۳) حدیث: "ما اسکر کثیرہ ففہو حرام" کی روایت ترمذی (۲۹۲۳) طبع النسخ اور ابن حجر عسقلانی (۷۳۳) طبع مکتبۃ المدینہ نے کی ہے اور کہا کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔

## بتلہ

دیکھئے "بتلہ"

## بتلہ

تعریف:

۱- "بتل" لغت میں "قطع" (اس نے کاٹا) کے معنی میں ہے،  
"المبتل" اللہ تعالیٰ کی عبادت کے سے سب سے کم ہو جانے  
کا۔ "المبتلہ" کٹ جانے والی۔

طلاق چونکہ درجہ اول کی سی کو کاٹنے والی چیز ہے، یہ تکھیط کی  
جہ سے یوں پہنچتا ہے کہ کٹ جاتی ہے، اسی سے کبھی کبھی اس لفظ  
سے طلاق مراد لی جاتی ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: انت مبتلة یعنی تو  
طلاق والی ہے (۱)، اسی لئے فقہاء نے لفظ "مبتلة" کو طلاق کے ظہری  
نایات میں مانا ہے، بین طلاق کے سے یہ صریح نہیں ہے، اس سے  
کہ اس سے کبھی نکاح کے خلاف دوسری چیز اس سے پیچیدگی کا قصد  
پایا جاتا ہے۔

اجمائی حکم:

۲- فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ لفظ "تلہ" نسبت طلاق میں سے  
ہے، اور اس لفظ سے بغیر نیت کے طلاق، قطع نہیں ہوتا، جیسا کہ  
نایات کا فائدہ ہے، اور اگر اس لفظ کے، ریجہ یک طلاق کی نیت کی  
ہے تو ایک طلاق پڑے گی اور اگر نیت کی ہے تو تین پڑے گی،  
اور اگر مطلق رکھا، کسی عدولی نیت نہیں ہے تو بعض فقہاء نے فرمایا: یک



(۱) المصباح الحیر، لسان العربیہ، أساس الملائمة، "تلہ"، الخ، ص ۳۴۔

## نح بحر ۱-۳

و قع ہوئی، ورجض نے کہا: تمی واقع ہوئی، اور اس کی تحصیل  
”طریق“ کی اصطلاح کے تحت دیکھی جائے (۱)۔

بحر

نح

تعریف:

۱- ”بحر“ زیادہ پانی، کھار ہو یا شیریں، وریہ ”نہر“ (شکلی) کے  
برخلاف ہے، سمندر کو ”بحر“ اس کی وسعت و رچیدگی کی وجہ سے کہا  
جایا، اس کا زیادہ استعمال کھارے پانی کے سے ہوتا ہے، یہاں تک  
کہ نیچے پانی کے لئے اس لفظ کا استعمال بہت قلیل ہے (۲)۔

دیکھئے: ”کلام“۔

متعلقہ الفاظ:

الف- نہر:

۲- ”نہر“: جاری پانی، کہا جاتا ہے: نہر الماء ”جب زمین میں  
پانی رواں ہو جائے، اور زیادہ پانی جب بہنا شروع کرے تو کہتے  
ہیں: ”نہر و اس نہر“ (۲)۔  
بحر کے برخلاف لفظ ”نہر“ کا استعمال شیریں پانی کے سے  
ہوتا ہے۔

ب- عین:

۳- ”عین“: پانی کا وہ چشمہ جو زمین سے اٹھ کر رواں ہو جائے (۳)۔



(۱) لسان العرب، الکلیات: مادہ ”بحر“۔ ۳۹۰، حاشیہ المصنفین علی مرآی  
الاصلاح ص ۱۳۔

(۲) لسان العرب، المصباح الحیر، المعربۃ مادہ ”نہر“۔

(۳) لسان العرب، المعربۃ مادہ ”عین“، المعواک الدوئی ص ۱۳۳۔

(۴) الاختیار ص ۱۳۳، لسان العرب ص ۲۸۱، کشاف القناع ص ۵۱/۵، الخرش  
ص ۲۳۴۔

وہ یہ مشرک النماظ میں سے ہے، اس لئے کہ اس کے ہر بھی نی معافی ہیں جیسے جاسوں، سوا اور دیکھنے والی آنکھ۔

ماہری نے حضرت عید بن المسیب سے نقل کیا ہے کہ جتنی یہ حضرات سمندر کے پانی سے وضو جاری نہیں سمجھتے تھے، دیکھئے: اصطلاح "طہارۃ"، "ماہ"۔

سمندر سے متعلق حکام:

سمندر سے متعلق بعض احکام مندرجہ ذیل ہیں:

ب- سمندر کا شکار:

۵- جمہور فقہاء کی رائے سمندر کے تمام جانوروں کے شکار کے جواز کی ہے۔ خواہ چھلی ہو یا کچھ اور کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "أَحِلُّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ" (۱) (تمہارے لیے دریائی شکار اور اس کا کھانا جائز یا ہوا) یعنی سمندر کا شکار اور اس کا کھانا سب حلال ہے، اور اس لیے کہ سب نبی اکرم ﷺ سے سمندر کے پانی کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "هو الطہور ما وہ، الحل میتہ" (اس کا پانی پاک ہے، اس کا مردہ حلال ہے)۔ شافعیہ اور حنابلہ نے گھریال اور مینڈک کو مستثنیٰ کیا ہے، کیونکہ مینڈک کو قتل کرنا منہا ہے، یہاں تک کہ "ان السبعی بھی عن قتله" (۲) (نبی اکرم نے اس کے قتل سے منع فرمایا ہے)۔

حضرت ابن عمرو سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ: "مینڈک کو مت قتل کرو، ان کا ٹرڑ کرنا شیج ہے" (۳)، اور گھریال میں خباثت ہے، اور اس لیے بھی کہ وہ اپنے دانتوں سے طاقت حاصل کرتا اور لوگوں کو کھانا ہے۔

ب- سمندر کا پانی:

۴- جمہور علماء کا اتفاق ہے کہ سمندر کا پانی پاک ہے اور اس سے پاکی حاصل کرنا جائز ہے اس لیے کہ حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے، انہوں نے فرمایا: ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! ہم لوگ سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا پانی لیتے ہیں، اگر ہم اس پانی سے وضو کر لیں تو کیا سے رو جائیں گے تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر سکتے ہیں؟ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "هو الطہور ماء، الحل میتہ" (۱) (اس کا پانی پاک کرنے والا اور اس کا مردہ حلال ہے)۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: "جس کو سمندر کا پانی پاک نہ کرے تو اللہ اس کو پاک نہ کرے"، اور اس لیے بھی کہ وہ ایسا پانی ہے جو اپنی اصل صفت پر باقی ہے و شیریں پانی کی طرح اس سے بھی وضو کرنا جائز ہوگا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ اور حضرت عبد اللہ بن عمروؓ سے حکایت کی گئی ہے کہ ان دونوں حضرات نے سمندر کے بارے میں فرمایا: ہم کو تیمم کرنا اس (سمندر کے پانی سے وضو کرنے) سے زیادہ پسند ہے۔

(۱) حدیث: "هو الطہور ماء، الحل میتہ" کی روایت ترمذی (۱۰۱/۱ طبع اہلس) سے کی ہے بخاری (۱/۹۸۱) و مشکوٰۃ (۱/۱۰۱) و معجم (۱/۱۰۱) سے اس کو صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ ان سے ابن حجرؒ نے انھیں منقول کیا ہے۔

(۱) جامع الصحاوی علی مرتبہ خلاصہ ص ۱۲-۱۳، جامع الدرر ص ۳۲، الطحاوی ص ۳۲، مفتی لکھنؤ ص ۲۶، مفتی ابراہیم ص ۸۔

(۲) سورۃ مائدہ ۹۶۔

(۳) حدیث: "من قتل الضفدع..." کی روایت احمد (۳/۵۳) طبع المیزان (۳/۱۸۷) و مجمع (۳/۱۸۷) طبع دار الفکر (۳/۱۸۷) سے کی ہے بخاری سے اس کی سند کوئی تالی ہے۔

(۴) عبد اللہ بن عمروؓ کے بڑے کی روایت بخاری (۳/۱۸۷) طبع دار الفکر (۳/۱۸۷) سے کی ہے بخاری سے اس کی سند کو صحیح تالی ہے۔



اور اگر لاش کا پتہ نہ ملے تو ٹافعیہ اور حنابلہ کے رد یک نماز جنازہ پڑھی جائے گی، مالکیہ نے اس کو ناپسند کیا ہے، اور حنفیہ نے اس سے منع کیا ہے، چونکہ اس کے رد یک نماز جنازہ کے سے میت پر اس کے انشہاں یا نصف بدن مع مرقی موجود کی شرط ہے، لہذا دیکھئے: ”مسل“ کی اصطلاح۔



میں اس کو دفن کریں، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب لاش کے شراب ہونے کا مدیشتہ نہ ہو، ورنہ غسل، لیکن اور نماز جنازہ کے بعد اس کو سمندر میں ڈال دیا جائے گا۔

ٹافعیہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد لاش کو، چنگوں (تاہوت) میں رکھا جائے تاکہ چول نہ جائے پھر اس کو سمندر میں ڈال دیا جائے تاکہ سمندر اس کو ساحل کی طرف پھینک دے، ہوستا ہے یہ تاہوت کی قوم کے ماتھ لگ جائے اور وہ اس کو دفن کریں۔ اور اگر ساحل کا فریب ہو تو تاہوت کو کسی چیز سے مرقی کر دیا جائے تاکہ نیچے چلا جائے اور تاہوت میں نہ رکھا جائے تو لاش کو کسی چیز کے ذریعہ جو قبیل کر دیا جائے تاکہ سمندر کی تہ میں نہ جائے، لاش کو وزنی کرنے کی رائے حنابلہ کی بھی ہے (۱)۔

و۔ سمندر میں ڈوب کر مر جانا:

۹۔ علماء کی رائے ہے کہ جو شخص سمندر میں ڈوب جائے کی وجہ سے جب بحق ہو یا ہو وہ شہید ہے، چونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”الشہداء خمسۃ المظعون، والمبطون، والمغرق، وصاحب انہدم، والشہید فی سبیل اللہ“ (۲) (شہداء پانچ تیرہ حاکمون میں مرے، الاہیت کی تکلیف میں مرے، الما، ڈوب کر مرے، الا، انہدم میں ڈوب کر مرے، الا، اللہ کے راستہ میں شہادت حاصل کرے، الا)۔

اور اگر نہ ہو، لے کر لاش میں جائے تو عام میت کی طرح اس کو غسل دیا جائے گا، فن پناہا جائے گا، اور نماز جنازہ پڑھی جائے گی،

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۹۹ اور اس کے بعد کے صفحات، حاشیہ الدوسلی ج ۱ ص ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲



جواز اسی پر مبنی ہے۔

الف۔ جمع شدہ شبنم سے رفع حدث:

۳۔ فتاویٰ کی رائے ہے کہ شبنم کے زہیدہ پاک حاصل کرنا جائز ہے، شبنم وہ ہے جو درخت کے پتوں پر جمع ہو جائے جسے کھنکھایا جائے، اس لئے کہ وہ ”ماء مطلق“ (خالص پانی) ہے۔

”بعض فتاویٰ سے جو یہ راہ ہو ہے کہ ”شبنم“ دراصل ایک سمندری جانور کی سانس ہے، لہذا وہ پاک ہوگا یا ناپاک؟ تو اس کا کوئی اعتبار نہیں (۱)۔

ب۔ جمع شدہ بھاپ سے رفع حدث:

۴۔ جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ اس جمع کی نفی بھاپ سے پاکی حاصل کرنا نجاست کو دور کرنا جائز ہے جو پاک ایندھن سے جوش دئے گئے پاک پانی سے نکلے، اس لئے کہ وہ ”ماء مطلق“ ہے، اس لئے کہ وہ ”ماء مطلق“ ہے اور منافعیہ کے نزدیک یہی معتقد ہے، لیکن ان میں سے رافعی نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے رائے دی ہے کہ یہی بھاپ حدث کو نہیں رکتی، اس لئے کہ اس کا نام پانی نہیں ہے، بلکہ وہ بھاپ ہے (۲)۔

نجاست کے دھوئیں سے متاثر بھاپ کی طہارت میں اختلاف ہے، اور اس کی بنیاد فقہاء کا یہ اختلاف ہے کہ نجاست کا دھواں پاک ہے یا ناپاک؟

چنانچہ حنفیہ کا مبنی ہے قول، مالکیہ کا مستند توں، بعض حناجہ کی

(۱) ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۰، لطیف مع المواقیہ ج ۱ ص ۵۰، الدرر ج ۱ ص ۳۳

حلیہ المہاجر علی ابن کاسم ج ۱ ص ۲۷، مطالب کوئی انکی ج ۱ ص ۳۳، کشف

الافتاح ج ۱ ص ۲۷

(۲) جوہر الکلیل ج ۱ ص ۶۱، لؤلؤ ج ۱ ص ۲۹، کشف الافتاح ج ۱ ص ۲۶

## بخار

تعریف:

۱۔ ”بخار“ لغت و اصطلاح میں وہ (بھاپ) ہے جو پانی، شبنم یا سی تر مادہ سے حرارت کے نتیجے میں برپا ہوتی ہے۔

”بخار“ کا طاق مری وغیرہ کے دھوئیں پر بھی ہوتا ہے، اور گند کی برسی اور چیز سے شقی ہونی پر بھی اس کا طاق ہوتا ہے (۱)۔

متعددہ غلط:

بخار:

۲۔ ”بخار“ منہ کی ہڈی ہوتی ہے، امام ابوحنیفہ نے فرمایا: بخار وہ ہے جو منہ وغیرہ میں ہوتی ہے، ایسے شخص کو ”بخار“، ایسی عورت کو ”بخار“ کہتے ہیں (۲)۔

فقہاء کے نزدیک ”بخار“ کا استعمال صرف وہ کی ہڈی کے لئے خاص ہے۔

بخار (بھاپ) سے متعلق احکام:

”بخار“ کے کچھ خاص احکام ہیں، کبھی وہ پاک ہوتا ہے اور کبھی ناپاک، اور بخار کے تطہرات سے پاکی حاصل کرنے کا جواز اور عدم

(۱) المصباح المنیر، تاریخ المروء لسان العرب، متن اللہ، النسخ الوسیط: مادہ بخار، الاصحاح ج ۱ ص ۳۱۹

(۲) سلسلہ العرب، المصباح المنیر۔

رے ہے کہ نجاست کا دھواں اور اس کی بھپ دھواں پاک ہیں،  
حنفیہ نے کہا: یہ شخص کی بنیاد پر دفعہ مرتب کے لئے ہے۔  
اسی بنا پر نجس پانی سے ٹھکے والی بھپ پاک ہے جو حدث اور  
نجاست دھواں کو دور کرتی ہے۔

## بخـ

### تعریف:

۱- بخ: کندی، غیہ دکی وجہ سے مسہ کی بدلی ہوتی ہے، کہا جاتا ہے: ”بحر  
الغمر بحر“ باب منع سے، جب منہ کندہ ہو جائے اور اس کی ہڈیں  
جائے۔ فقہاء کے ایک اس لفظ کا استعمال اسی معنی میں ہے (۱)۔

### اجمائی حکم:

۲- چونکہ انسان میں منہ کا بدو، درہونا، غمرت، مرتکب کا باعث ہے،  
اس لئے فقہاء نے اس کو عیب میں شمار کیا ہے، اور ان کا اتفاق ہے کہ  
یہ ان عیوب میں سے ہے جن کی وجہ سے بدو یوں کی فتح میں خیار  
ثابت ہوتا ہے۔

نکات کے باب میں ”بخ“ کی وجہ سے ثبوت خیار، دفعہ نکاح  
کے بارے میں فقہاء کا اتفاق ہے، حنفیہ، شافعیہ کہتے ہیں اور یہی  
حنابلہ کا وہ قول ہے کہ اس کی وجہ سے خیار ثابت نہیں ہوگا، ”رندی  
رحمیں کے: زمین اس کی بنیاد پر غریق کی جائے گی“ (۲)۔  
مالکیہ کہتے ہیں اور یہی حنابلہ کی بھی ایک رائے ہے کہ ”بخ“ کی  
وجہ سے خیار، دفعہ نکاح ثابت ہوگا۔

اس سلسلہ کی تفصیلات کتاب ایضاً کے باب خیار العیوب اور

شافعیہ نیز حنفیہ میں سے امام ابو یوسف کی رائے اور حنابلہ کا مختار  
مذہب یہ ہے کہ نجاست کی بھپ بھی، اپنی اصل کی طرح نجس ہے، اس  
بنیاد پر نجاست کے دھواں سے متاثر بھپ بھی نجس ہے جس کے  
ذریعہ طہارت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ بین شافعیہ کی رائے ہے کہ اس کا  
قبیل حصہ معاف ہے (۱)۔

حمام وغیرہ سے ٹھکے والی بھپ، جیسے نجاست سے اٹھنے والی  
کرپہ نہیں، جب پڑے کو لگ جائے تو حنفیہ کے مسلک میں صحیح قول  
کے مطابق کپڑے میں ہوگا جیسا کہ انسان سے خارج ہوئے والی  
ریح ناپاک نہیں کرتی، ثور و پٹیا، وغیرہ تو ہوا خشک، اور طام یہ  
ہے کہ اس مسئلہ میں دوسرے مذاہب کا حنفیہ کے مسلک سے اختلاف  
نہیں ہے (۲)۔



(۱) ابن ماجہ ص ۶۶، مجمع الزوائد، المجلد ۱۱، ۵۸، ۵۷، کتاب النکاح  
ص ۳۸، المصنف، المجلد ۱۱، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱۔  
(۲) ابن ماجہ ص ۶۶۔

## بخس، بخیلہ ۱-۳

کتاب النکاح کے باب عیب میں ملاحظہ کی جائیں۔  
 ”بخز“ (منہ کی بدبو) والے انسان کے لئے جمعہ و جماعت میں  
 حاضری اور عدم حاضری کی اجازت کے بارے میں باب ”صلاۃ  
 الجماعۃ“ کی طرف رجوع کیا جائے۔

## بخیلہ

تعریف:

۱- ”یٰلہ“ میراث کے باب میں مسائل ”عول“ میں سے  
 ہے۔ اس کو ”خیلہ“ اس لئے کہا گیا کہ اس میں سب سے کم ”عول“  
 ہوتا ہے۔

اس کو ”منہ یہ“ بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ اس کے بارے میں  
 حضرت علیؓ نے خبر کے ”پرہیز ریافت“ یا گیا تھا، اور یہ فرائض کے  
 ان حصوں میں سے ہے جن میں ”عول“ ہوتا ہے، اور یہ ان دو حصوں  
 میں آتا ہے جن میں ۲۴ اصل کا عول ۲۷ تک ہوتا ہے۔

۲- پہلا مسئلہ: وہ ہے جس میں ایک نصف (آدھا)، ایک ثمن  
 (آٹھویں حصہ)، دو ثمن سدس (چھٹا حصہ) کے حصہ ہوں، مثلاً: ایک  
 بیوی، ایک بیٹی، والدین اور ایک پوتی ہو تو بیوی کو ثمن ملے گا، بیٹی کے  
 لئے نصف ہوگا، پوتی کے لئے سدس، والدین کے سے دو سدس۔  
 ۳- دوم مسئلہ: وہ ہے جس میں ثمن کے ساتھ، شمش، والدین  
 ہوں، مثلاً: ایک بیوی، بیٹی، والدین ہوں، تو بیوی کے سے ثمن  
 ہوگا، بیٹیوں کے لئے دو شمش، والدین کے سے دو سدس، اور  
 اس کا مسئلہ ۲۴ کے بجائے ۲۷ سے ہوگا۔

اس میں سب سے کم ہوتا ہے، کیونکہ اس میں عول صرف ایک بار ہوتا  
 ہے، اور دوسرے مسئلہ کو ”منہ یہ“ بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ حضرت

بخس

دیکھئے ”منہ یہ“۔



## بدعت ۱

مٹی سے یہ مسئلہ اس وقت دریافت کیا گیا جب آپ منبر پر تھے، پھر  
”پاؤں جو بدعت تھی“ (۱)۔

تفصیل کے لئے ”پارٹ“ کے باب میں ”عول“ کی بحث  
دیکھی جائے۔

## بدعت

### تعریف:

۱۔ لغوی طور پر لفظ ”بدعة“ ”بدع الشيء بدعته بدعاً“ اور  
”بدعة“ سے بنا ہے، جب اس کو یہ آئے اور شروع کرے۔

”البدع“ وہ چیز جو اول (پہلی) ہو، اسی سے ارشاد ربانی ہے: ”قل  
ما كنت بدعاً من المرسّل“ (۱) (آپؐ بدعتیں نہیں رسولوں میں  
کوئی انوکھا تو ہوں نہیں) یعنی میں لوگوں کی طرف بھیجے ہو پہلے رسالے  
نہیں ہوں، بلکہ پہلے بھی بہت سے رسالے چکے ہیں، لہذا میں کوئی  
ایسی چیز نہیں ہوں جس کی کوئی نظیر نہ ہو، تم مجھے جھٹی سمجھو۔

البدعة نئی چیز، اور دین مکمل ہونے کے بعد جو چیز اس میں  
ایجاد کی جائے۔

”لسان العرب“ میں ہے: ”مبتدع“ وہ شخص ہے جو کسی کام کو  
اس انداز سے کرے کہ اس طرح پہلے وہ کام نہیں کیا گیا، بلکہ اس نے  
اس کا آغاز کیا ہے۔

”بدع“، ”ابدع“ اور ”تبدع“ کا معنی ہے: نئی چیز لانا (۲)،  
اسی معنی میں ارشاد ربانی ہے: ”ورهبانية ابدعوها ما كتبها  
عليهم الا ابتغاء رضوان الله“ (۳) (اور رہبانیت کو انہوں نے  
خود ایجاد کر یا ہم نے ان پر واجب نہیں کیا تھا، بلکہ انہوں نے اللہ کی

(۱) سورۃ انفک ۹۔

(۲) لسان العرب، الصحاح ۱۰۸۰ ج ۱۔

(۳) سورۃ صافات ۲۷۔

ابن ماجہ ۵۱۳، حاشیہ المرسلی ۶۵۳۳، ترمذی ۱۵۲۳،  
یعنی ۱۲۶۹ طبع سعودیہ، الطبائع ۱۷۰ طبع مصر، النجاشی۔

## بدعت ۲

مصنوعی خاطر سے اختیار کیا تھا، اور بدعتہاں کو بدعت کی طرف منسوب کیا، اور البدیع کو بھی نئی چیز، اور البدعت الشیء میں سے اہل کو غیر نئی (سابقہ) مثال کے ایجاد کیا، اور "البدیع" اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے، اور اہل کا معنی ہے: "البدع" (نئی چیز یہ پیدا کرنے والا) اہل نے کہ اللہ تعالیٰ چیزوں کو پیدا کرتے ہیں اور ان کو جوہ میں لاتے ہیں۔

صحابہؓ میں بدعت کی تعریفیں الگ الگ اور سی ایک ہیں۔ اہل سے کہ اہل کے مفہوم ہر ایک کے سلسلہ میں علماء کی را میں مختلف ہیں۔ بعض علماء نے اہل کے مفہوم کو بدعت ہی ہے، یہاں تک کہ ہر نئی چیز پر اہل کا طعن کیا ہے، اور بعض نے اہل کی مراد کو محدود کیا ہے، چنانچہ اہل کے اہل میں درجہ تمام متفقہ ہو گئے۔ ہم مختصر اہل کو بدعت نظر میں لیا کرتے ہیں:

پہلا نقطہ نظر:

۲- پہلے نقطہ نظر والے علماء "بدعت" کا اطلاق ہر ایسی نئی چیز پر کرتے ہیں جو کتاب و سنت میں نہیں ملتی ہو، خواہ اہل کا تعلق عبادات سے ہو یا عادات سے، اور خواہ وہ مذموم ہو یا غیر مذموم۔

اہل کے تائید میں امام شافعی اور ان کے تابعین میں احمد بن عبد السلام، نووی، ابو ثناء، مالکیہ میں سے قرانی اور رافضی ہیں، حنفیہ میں سے ابن عابدین، اور مالکیہ میں سے ابن الجوزی، اور ظاہر یہ ہیں سے اہل ترمذ ہیں۔

یہ نقطہ نظر ابن عبد السلام کی "بدعت" کی تعریف میں ظاہر ہوتا ہے، اور وہ یوں ہے: "بدعت" نام ہے ایسے کام کے کرنے کا جس کا وجود رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہ ہو، اور اہل کی یہ قسمیں ہیں: بدعت واجبہ، حرام بدعت، مستحب بدعت، مکروہ بدعت، جائز

بدعت (۱)۔ اہل لوگوں نے ان تمام قسموں کی مثالیں دی ہیں:

چنانچہ واجب بدعت: جیسے علم نحو میں مشغول ہونا، جس کے ذریعہ اللہ اور اہل کے رسول ﷺ کا کلام سمجھا جاتا ہے، اور یہ واجب ہے، کیونکہ شریعت کی حفاظت کے لئے یہ ضروری ہے، اور جس کے بغیر واجب پورا نہ ہوتا ہو وہ بھی واجب ہے۔

حرام بدعت کی مثالوں میں سے قدریہ، جبریہ، مرہونہ اور خوارق کا مذہب ہے۔

مستحب بدعت: مثلاً اہل کھولنا، اہل بنانا، اور اہل میں سے مسجد میں ایک امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز کی نماز پڑھنا بھی ہے۔

مکروہ بدعت: مثلاً مساجد میں نقش و نگار اور مصاحف (قرآن) کو آرا- تہرنا۔

جائز بدعت: مثلاً نمازوں کے بعد مصافحہ اور لذت کھانے، پینے اور پہننے میں توسع کرنا (۲)۔

ان حضرات نے بدعت کو پانچ قسموں میں تقسیم کرنے کے سلسلہ میں چند دلائل پیش کئے ہیں، جن میں سے بعض یہ ہیں:

(الف) رمضان کے مہینہ میں مسجد کے اندر جماعت کے ساتھ نماز تراویح کے بارے میں حضرت عمر کا قول ہے: "نعمت البدعة هذه" (۳) (کتنی اچھی یہ بدعت ہے)، چنانچہ عبد الرحمن بن

(۱) قواعد الاحکام للرحمن عبد السلام ۲/۲۲ طبع دارالافتاء، اکاوی سنیہ طبع ۵۳۹ھ طبع مکی الدین تہذیب الاسلام والنکاح للوئی ۲/۲۲ طبع الشافعی، طبع البیہقی طبع ابن الجوزی ۱۶ طبع البیہقی ابن عابدین ۳۷۶ طبع بلاغہ المباحث علی مدار البدع والحدیث فی ثمانہ ۵۱۳ طبع المطبعہ العربیہ

(۲) قواعد الاحکام ۲/۲۲، الفروق ۲/۱۹۔

(۳) تراویح کے سلسلہ میں حضرت عمرو بن عبد العزیز "نعمت البدعة هذه" کی روایت بخاری (صحیح ۲۵۰ طبع الشافعی) سے ہے۔

### بدعت ۳

(ب) کی تقسیم کا پتہ چلتا ہے، ان احادیث میں سے یہ مرفوع حدیث ہے: ”من من سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها الى يوم القيامة، ومن من سنة سيئة فعليه وزرها ووزر من عمل بها الى يوم القيامة“<sup>(۱)</sup> (جس شخص نے اچھے طریقہ پر عمل کیا اس کے لئے اس کا ثواب ہے، اور اس تمام لوگوں کا ثواب ہے جو اس پر عمل کرتے رہیں گے قیامت تک۔ اور جس شخص نے برے طریقہ پر عمل کیا تو اس کے لئے اس کا ثواب نہ ہوگا اور اس تمام لوگوں کا ثواب نہ ہوگا جو اس پر عمل کرتے رہیں گے قیامت تک)۔

دوسرا نقطہ نظر:

۳- علماء کی ایک جماعت بدعت کے مذموم ہونے کی رائے رکھتی ہے۔ اسوں نے ثابت کیا کہ تمام تر بدعت گمراہی ہے، خواہ وہ عادات سے متعلق ہو یا عبادات سے، اس کے قائلین میں امام مالک، شافعی، ادرطروشہ ہیں۔ حنفیہ میں سے امام شافعی، ریشی، اور شافعیہ میں سے تہی، ابن جریر عسقلانی، ابن جریر شافعی، اور حنابلہ میں سے ابن رجب اور ابن تیمیہ ہیں<sup>(۲)</sup>۔

اس نقطہ نظر کی تشریح کرنے والی سب سے صحیح تعریف شافعی نے کی ہے، اسوں نے ”بدعت“ کی تعریف کی ہے:

”کلی تعریف: یہ، ان میں ایسا کردہ ایسا طریقہ ہے جو شریعت کے مشابہ ہو جس پر چلنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مبالغہ کرنا

(۱) حدیث ”من من سنة حسنة...“ کی روایت مسلم (۷۰۵/۲) طبع انجلی نے کی ہے۔

(۲) الاخصاص للشافعی ۱/۱۸، طبع انجاریہ لا مکتبہ علی مذہب اہل بیت، ص ۱۳ طبع دار الفکر الجبلی، الحوادث والبدع للخطوطی ص ۸ طبع تونس، اقتضاء الصراط المستقیم لابن تیمیہ ص ۲۲۸، ۲۲۹ طبع لکھنؤ، جامع بیوں العلوم والحکم ص ۱۶۰ طبع المکتبہ جوہر والکیل ۱۱۳ طبع معروض، مکتبہ القا، ۳۷۲/۲ طبع المکتبہ بی بی شامی ۵۶۵ طبع لکھنؤ۔

عبد القاری سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: ”میں رمضان کی ایک رات میں حضرت عمر بن الخطابؓ کے ساتھ مسجد گیا لوگ (وہاں) الگ الگ رجب اچھا تھے، کوئی تنہا نماز پڑھ رہا تھا، اور کوئی نماز پڑھتا تھا اس کے پیچھے کچھ لوگ بھی شریک ہو جاتے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ اگر ان سب کو ایک قاری (مام) پڑھاتا رہا تو بہت بہتر ہو، پھر یہ خیال عزم میں بدلا، اور ان سب کو حضرت بنی بن عباسؓ پر جمع کر دیا، پھر میں اس کے ساتھ ایک دوسری رات کو نکلا، اور لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: کتنی اچھی بدعت ہے یہ۔ اور جس وقت لوگ سو رہے ہیں وہ وقت ریا و افضل ہے اس وقت سے جس میں نماز پڑھتے ہیں، ان کی مراد تھی رات کا شرعی حصہ، لوگ رات کے ابتدائی حصہ میں نماز پڑھتے تھے۔“

(ب) مسجد میں جماعت کے ساتھ چاشت کی نماز کو حضرت ابن عمرؓ نے ”بدعت“ کا نام دیا، جب کہ یہ اچھے کاموں میں سے ہے۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے، انہوں نے فرمایا: ”دخلت انا وعروة بن الزبير المسجد، فاذا عبد الله بن عمر جالس الى حجرة عائشة، واذا ناس يصلون في المسجد صلاة الصبح، فسالناه عن صلاتهم، فقال: بدعة“<sup>(۱)</sup> (میں اور عروہ بن الزبیر مسجد میں گئے، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ حضرت عائشہؓ کے کمرہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے، ہم نے ان سے ان کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یہ ”بدعت“ (خارجی) ہے۔

(ج) ۱۰۵۰ھ میں ابن رجبؓ نے بدعت کے حسنہ (اچھی) اور سیئہ

(۱) مسند نفی کے بارے میں حضرت ابن عمرؓ کے قول کی روایت بخاری (۱۸۳۳) ۵۹۸ھ کے ہے۔

### بدعت ۳

ہو۔ اس تعریف نے ”بدعت“ میں عبادت کو داخل نہیں کیا ہے، بلکہ اس کو بنیادی امور میں سے ایک کے برخلاف عبادت کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے۔

وہم کی تعریف: یہ دین میں عبادت کا وہ طریقہ ہے جو شریعت کے مشابہ ہو جس پر چلنے کا مقصد وہی ہو جو شریعتی طریقہ کا ہے<sup>(۱)</sup>۔ اس تعریف سے عبادت بھی ”بدعت“ میں داخل ہو جاتی ہیں سب کے وہ شریعت کے مشابہ ہوں جس کا کوئی نہ مانے کہ وہ کھڑے ہو کر روزه رکھے گا جیسے گائیں، دھوپ میں رہے گا سایہ میں نہیں جائے گا، کمانے اور پینے کے سلسلہ میں بدعتی حاس ہونے پر اکتفا کرے گا<sup>(۲)</sup>۔

مطلق بدعت کو مذہب سمجھنے والوں نے چند باتیں پیش کی ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ نے نبی کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات سے قبل شریعت مکمل ہو گئی، چنانچہ ارشاد ہے: ”الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً“<sup>(۳)</sup> (آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بہ طور دین کے پسند کر لیا)، تو اس کا تصور نہیں کیا جاسکتا ہے کہ (اس کے بعد) کوئی انسان آئے، اس میں نئی چیز ایسا کرے، اس لئے کہ اس پر انشاء کرنا اللہ تعالیٰ (کی طرف سے رو گئی کی) کا تہ ارک کرنا ہے، اور اس سے ایک قسم کا یہ اشارہ ملتا ہے کہ شریعت ناقص ہے، اور یہ بات

(۱) الاعتصام مہذب میں ص ۹ طبع پنجاب

(۲) شاہی کی یہی تعریف بدعت کو اختراع فی الدین کے ساتھ خاص کر دیتی ہے برخلاف اختراع فی الدنیا کے، اسی وجہ سے اس کا اہم بدعت نہیں رکھا جاتا، اس قدر کی وجہ سے وہ علوم جو حدیث دین کے لئے جو بدعت کی تعریف سے نکل ہو جاتے ہیں مثلاً علم نجوم و ہر قسم

۳ سورۃ مائدہ ص ۳

اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے منافی ہے۔

(ب) ایسی قرآنی آیات موجود ہیں جو مجموعی حیثیت سے مستندین کی مذمت کرتی ہیں، اس میں سے یہ ارشاد ہے: ”وَأَن هُدَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ“<sup>(۱)</sup> (اور (یہ بھی کہہ دیجئے) کہ یہی میری سیدھی شاہراہ ہے سوائے پر چلو، اور (وہری کہہ دیجئے) پر نہ چلو کہ وہ تم کو (اللہ کی) راہ سے جدا کر دیں گی)۔

(ج) رسول اللہ ﷺ سے جتنی بھی حدیثیں بدعت کے بارے میں وارد ہوئیں سب بدعت کی مذمت میں وارد ہوئی ہیں، ان احادیث میں سے حضرت عرابض بن ساریہ کی حدیث ہے: ”وَعظما رسول اللہ ﷺ موعظة بليغة، ذرفت منها العيون، ووجلت منها القلوب. فقال قائل: يا رسول الله كأنها موعظة مودع فما تعهد إلينا، فقال: أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة لولاة الأمر وإن كان عبدا حبشيا، فإنه من عصى منك بعدني فسيروا اختلافًا كثيرًا، فعيكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين، تصمسوا بها، وعصوا عليها بالنواحي، وليأمركم ومحدثات الأمور، فإن كل محدثة بدعة، وكل بدعة ضلالة“<sup>(۲)</sup> (رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک بلیغ نصیحت کی، جس سے آنکھیں ٹکبر ہو گئیں، دل لرز اٹھے، تو ایک صحابی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کو یہ یہ رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے تو آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں، تو اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور

(۱) سورۃ انفصام ص ۱۵۳

(۲) حضرت عرابض کی حدیث کی روایت ابن ماجہ (۱۶/۱ طبع مجلس)، ابوداؤد (۱۶/۵ طبع عزت عید عباسی)، ترمذی (۱۶/۱ طبع دار الفکر)، ابن ماجہ (۱۶/۱ طبع دار الفکر)، ابن ماجہ (۱۶/۱ طبع دار الفکر) کی ہے حاکم نے اس کو مستخرج علی حدیث صحیحی سے اس سے موافقت کی ہے۔

اور احسان میں نہ ملتی ہوں<sup>(۱)</sup>، اس معنی میں ”محدثات“ ”بدعت“ سے مراد معنی کے اعتبار سے باہم مل جاتے ہیں۔

ب- سنت طہارت:

۵- فطرة: آغاز کربا، ایجاد کربا، ”فطر الله الحق“ (اللہ نے مخلوق کو از سر نو پیدا کیا)، اور کہا جاتا ہے: ”انا فطرت الشيء“ (میں نے فلاں چیز پیدا کی) یعنی میں پہلا انسان ہوں جس نے اس چیز کا آغاز کیا<sup>(۲)</sup>۔

اس مفہوم کے اعتبار سے ”بدعت“ کے ساتھ اس کے بعض لغوی معانی کے اندر دونوں لفظ باہم مل جاتے ہیں۔

ج- سنت:

۶- سنة: الفت میں ”طریقہ“ کو کہتے ہیں، خود اچھا ہو یا ر<sup>(۳)</sup>، بنی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”من سن سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها إلى يوم القيامة، ومن سن سنة سيئة فعليه وزرها ووزر من عمل بها إلى يوم القيامة“<sup>(۴)</sup> (جس نے اچھا طریقہ جاری کیا اس کے لئے اس کا اجر اور ان تمام لوگوں کا اجر ہے جو اس پر قیامت تک عمل کرتے رہیں گے، اور جس نے بُر طریقہ جاری کیا تو اس پر اس کا وزر اور ان تمام لوگوں کا وزر ہے جو اس پر قیامت تک عمل کرتے رہیں گے)۔

اسطلاح میں: ”سنت“، دین میں وہ قائل اتباع جاری طریقہ ہے جو اللہ کے رسول ﷺ یا ان کے صحابہ سے منقول ہو، ارشاد نبوی ہے:

(۱) لسان العرب، الصحاح للخبزري: ۱۵۸، ”حدث“۔

(۲) لسان العرب، الصحاح: ۱۵۸، ”فطر“۔

(۳) لسان العرب، الصحاح: ۱۵۸، ”سن“۔

(۴) حدیث: سنن مسند حسنة، ”الترغیب (نفر نمبر ۲ میں)“، کد: بجلی۔

اولی الامر (حکام) کے مجمع وصاحت کی بصیرت کرتا ہوں، اگرچہ وہ وحشی غلام ہو، جو میرے بعد زندہ رہے گا وہ بہت اختلاف دیکھے گا، تاہم میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑو، ان سنتوں کو مضبوطی سے تمام لو، اور دانتوں سے دہالو، اور خیر، اور دین کی نئی چیزوں سے بچنا، اس لئے کہ نئی چیز بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے)۔

(د) اس سلسلہ میں صحابہ کے قول بھی ہیں۔ ان میں حضرت تمام کی یہ روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں عبداللہ بن عمر کے ساتھ ایک مسجد میں داخل ہوا، اس میں اذان ہو چکی تھی، اور ہم اس میں نماز پڑھنا چاہ رہے تھے تو مود نے ”محبوب“ کی، تو عبداللہ بن عمر مسجد سے نکل آئے اور کہا: ”احرج بنا من عند هذا المبتدع“ (اس بدعتی کے پاس سے نکل چلو)، اور آپ نے اس میں نماز نہیں پڑھی<sup>(۱)</sup>۔

متفقہ غلط:

سلف- محدثات:

۳- ”حدیث“ (نیا) ”قدیم“ (پرانا) کی ضد ہے، اور الحدیث: کسی چیز کا عدم سے وجود میں آنا ہے، ”محدثات الامور“ سلف صالحین میں پیروں پر قائم تھے ان کے علاوہ اہل ابواء (خویشاں والوں) سے نئی چیزوں کو ایجاد کیا ہو، حدیث میں ہے: ”ایاکم ومحدثات الامور“<sup>(۲)</sup> (دین کی نئی چیزوں سے بچو)، محدثات ”محدث“ کی جمع ہے، اور اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جو کتاب، سنت

(۱) حضرت عبداللہ بن عمر کے مرنے کی روایت طبرانی (مجمع المروک ۲/۲۰۲) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”ایاکم ومحدثات الامور“ کی مطوف روایت اور اس کی تخریج (نفر نمبر ۳ میں) گذریگی۔



## بدعت ۷-۸

میں سے کسی چیز کا قوت نہ ہونا یہ جب تک اس پر اصرار کرنے سے  
اتر آیا جائے۔ ارشادِ خداوندی ہے: ”فَنَجْشُوا كِبَارُهَا  
سُہوں عہد مکفر عہد سبناکم“ (۱) رقم اس بڑے کاموں  
سے جو تمہیں منع کئے گئے ہیں پتہ نہ ہے تو تم سے تمہاری (چھوٹی)  
برائیاں اور برائیاں گئے، اس مفہوم میں ”بدعت“ معصیت سے  
زیادہ عام ہوئی، چونکہ وہ معصیت کو بھی شامل ہوگی، جیسے حرام بدعت  
اور غیر بدعتی بدعت، اور یہ معصیت کو بھی شامل ہوں جیسے جب  
بدعت، تخت بدعت اور جہاز بدعت (۲)۔

### ۷- مصلحت مرسلہ:

۸- ”المصلحة“ لغت میں معنی ”درجہ، دنوں اعتبار سے منفعت  
کی طرح ہے، جس پر مصدر ہے ”صالح“ (تعلی) کے معنی میں، یہ  
”صالح“ کا واحد ہے۔

اصطلاح میں ”مصلحت مرسلہ“ پانچ ضروریات میں مختصر شریعت  
کے مقاصد کی مخالفت کرنا ہے، جیسا کہ امام غزالی نے فرمایا، وہ امام  
شاخص کے نزدیک وہ ایسے مناسب امور کا اعتبار کرنا ہے جن کی تائید  
کسی مصلحت اصل سے نہ ہوتی ہو، یا ”مصلحت مرسلہ“ یہ ہے کہ مجتہد کسی  
کام میں راجح منفعت محسوس کرے، اور شریعت میں اس کی غی نہ ہو،  
یہ قریب ”ان تیبہ کے نزدیک ہے، یا ”مصلحت مرسلہ“ یہ ہے کہ کسی  
امر کو ایسے مناسب کے اعتبار سے تحقق کیا جائے کہ شریعت میں اس  
کے اعتبار یا عدم اعتبار کی سرحاست نہ ہو، البتہ وہ تصرفات شریعہ سے  
ممتثل ہو (۳)، اس کے علاوہ بھی دیگر تعریفیں ہیں جن کی

”عیکم بستی و ملة الحلفاء الراشدين من بعدي“ (میری  
سنت اور میرے بعد خلفائے راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھام لو)،  
اس معنی میں ”سنت“ بدعت کے مقابل اور بالکل مخالف ہے۔

”سنت“ کے اور بھی دوسرے ثنائی معانی ہیں جن میں وہ مشہور  
ہے، ان میں سے بعض یہ ہیں: اس کا اطلاق پوری شریعت پر بھی ہوتا  
ہے جیسے کہتے ہیں: امامت کا مستحق وہ ہے جو سنت یعنی شریعت سے  
سب سے زیادہ واقف ہو۔

ان میں سے وہ ”سنت“ بھی ہے جو چار اولیہ شریعہ میں سے ایک  
ہے، اور اس سے مراد وہ چیز جو رسول اللہ ﷺ سے منقول ہو  
(قرآن کے علاوہ) خواہ قول ہو یا فعل ہو یا ”تقریر“ ہو۔ ان ہی معانی  
میں سے ایک معنی ہے جو عمل کو عام ہو، اس سے مراد وہ کام ہے جو ہر شخص  
پر واجب ہو، جو ہر اس کا کرنا اس کے چھوڑنے سے بہتر ہو (۱)۔

### ۷- معصیت:

۷- عصیان: طاعت کی ضد ہے، کہا جاتا ہے: ”عصى العبد  
ربه“ جب بندہ اپنے رب کی نافرمانی کرے، ”عصى فلان  
امره“ جب اس کے حکم کی مخالفت کرے۔

شریعت میں اس کا معنی ہے: شارع کے حکم کی تصدًا نافرمانی  
کرنا، اور اس کا ایک ہی درجہ نہیں ہے۔

وہ تو گہرا ہوں گے، اور بار کہتے ہیں: ایسے نادان پر نہ  
جاری ہوتی ہو، جن کے رتبہ پر آگ یا عتیا غصب کی وعید ہو،  
یہ وہ ہیں جن کے حرم ہوے پر تمام شریعتوں کا اتفاق ہو، اگرچہ ان کی  
تحدید کے سلسلہ میں علماء کے درمیان اختلاف ہے۔

یہ وہ صغار ہوں گے، اور صغار: وہ نادان جن پر مذکور دینی

(۱) سورہ نساء ۵۸

(۲) انہی ابن قدیر، ص ۱۷۷، حاشیہ ص ۱۷۷، ص ۱۷۷، ص ۱۷۷

(۳) المصنفی ۵۸۶/۱، المقام ۹۵/۲، نقوی ص ۱۱۱، ص ۱۱۱، ص ۱۱۱

محرم ۱۴۲۲ھ

(۴) اتھاروی ۳۳۳، دستور العلماء ۱۸۲/۲، طبع لا علی العلماء



عبادات میں بدعت:

حجاء کا تہنق ہے کہ عبادات میں بدعت کی قسموں میں سے بعض وہ ہیں جو حرام اور گناہ ہیں اور بعض مکروہ ہیں۔

نہ- حرام بدعت:

۱۱- اس کی مثالوں میں سے: شادی نہ کرنا، دھوپ میں کھڑے ہو کر روزہ رکھنا، شہوت جماع کو ختم کرنے اور عبادت کے لئے فارغ ہونے کی خاطر کسی کتا ہے (حمت کی دلیل) رسول اللہ ﷺ کی (یہ) حدیث ہے: "جاء ثلاثة رهط إلى بيوت أزواج رسول الله ﷺ، يسألون عن عبادته، فلما أخبروا كانوا ثلاثاً فقالوا: وإين نحن من النبي ﷺ، قد عمر الله له ما تقدم من ذنبه وما ناحر، قال أحدهم: أما أنا فإني أصلي الليل أبداً، وقال الآخر: أنا أصوم الدهر ولا أفطر، وقال الآخر: أنا أعتزل النساء فلا أتزوج أبداً، فجاء رسول الله ﷺ فقال: أنتم الذين قلتم كذا وكذا، أما والله إني لأخشاكم لله وأتقاكم له، لكني أصوم وأفطر، وأصلي وأرقد، وأتزوج النساء، فمن رغب عن سنتي فليس مني" (۱) (تین آدمی نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھر آئے اور اللہ کے رسول ﷺ کی عبادت کے بارے میں پوچھا، جب ان کو بتایا یا تو کو یہ نہیں ہے اس کو تم سمجھ رہے تھے نبی کریم ﷺ کے مقابلہ میں تم کہیں؟ اللہ سے آپ کے گلے پھینچے تھے، عاف کر دیے تھے، پھر ان میں سے ایک نے کہا: میں تو ہمیشہ رات کو نمازیں پڑھوں گا، دوسرے نے کہا: میں پورے زمانہ روزہ رکھوں گا اور انکار نہیں کروں گا۔

تیسرے نے کہا: میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا، پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ہی لوگوں نے دنیا دیا کہا ہے، اللہ کی قسم میں تم سب میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ورتقوی اختیار کرنے والا ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں، تو جس نے میری سنت سے اعراض کیا، وہ مجھ سے نہیں۔

ب- مکروہ بدعت:

۱۲- عبادات میں بدعت بھی مکروہ ہوتی ہے، مثلاً یوم عرفہ کی شام کو غیر تہنق کے لئے دعا کی غرض سے جمع ہونا (۱)، جمعہ کے خطبہ میں تعظیم سلاطین کا ذکر کرنا، دعا کے لئے ذکر ہوتا جامز ہے، اور مساجد میں نقش بنکارنا (۲)۔

محمد بن ابی القاسم سے مروی ہے، وہ ابو لہیعہ کی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن مسعود کو بتایا کہ کچھ لوگ مغرب کے بعد مسجد میں بیٹھتے ہیں، ان میں ایک شخص کہتا ہے: اتنی بار "اللہ اکبر" کہو، اتنی بار "سبحان اللہ" کہو، اتنی بار "الحمد للہ" کہو، حضرت عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا: جب تم ان کو ایسا کرتے ہو تو مجھ کو میرے پاس آؤ، اور ان کی نشست گاہ مجھے بتاؤ، پھر وہ شخص آیا اور بیٹھ گیا، جب ان سب کو کہتے ہوئے سنا تو انہوں نے حضرت ابن مسعود کے پاس آیا، حضرت ابن مسعود تشریف لائے، (۱) وہ برے سخت آدمی تھے) فرمایا: میں عبد اللہ بن مسعود ہوں، قسم ہے

(۱) البدع وأعيان عتبات الخواص القرطبي ۱/۲ ص ۳۷۶ طبع مطبع المدینہ ۱۳۳۹ھ

(۲) قواعد الأحكام ۲/۲ ص ۲۷۲، الإحصام ۲/۲ ص ۲۷۲، البدع والحوادث ۲/۲ ص ۲۵۳۔

(۱) حدیث: "جاء ثلاثة رهط" کی روایت بخاری (تہذیب ۱۰۳/۹ طبع ۱۰۳۰ھ) سنن ابی یوسف (۲/۲ طبع ۱۰۳۰ھ) نے کی ہے۔

اے اللہ کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تم لوگوں نے ظلماتِ بدعت پیدا کی، تم اسی ب محمد ﷺ سے علم میں نہ آ گئے، تو عمر و بن عبد العزیزؒ نے کہا: ”ستغفر اللہ“ تو حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: تم لوگ اس رسم کو لازم پکڑو، اور اسی کے مطابق چلو، اگر تم اس میں یا ماس ہوے تو بہت دوری گریز میں پڑ جاؤ گے (۱)۔

#### عادت میں بدعت:

۱۳- عادت کی بدعتوں میں بعض مکروہ ہیں، مثلاً کھانے پینے جیسے چیزوں میں فضول شامل کرنا، اور بعض مباح (حلال) ہیں، مثلاً کھانے، پینے، پہننے اور رہنے کی چیزوں میں لذت یہ چیزوں کا اضافہ کرنا، جیسے پڑنا، شیش پوزی رکھنا، ٹیکہ مارنا اور کتبہ نہ ہونا۔

ایک جماعت کی رسم ہے کہ ان عادات کا تعلق عبادات سے نہیں ہے ان میں نئی عادات کا اختیار کرنا جائز ہے، اس لئے کہ اگر نئی عادات کے اختیار کرنے پر مؤخذہ کیا جائے تو ضروری ہوگا کہ وہ اس کے بعد جتنی بھی نئی عادتیں کھائے، پیئے، پہنئے، اور چٹیں آدھو مسکلیں میں ظاہر ہو میں سب مکروہ بدعتیں قرار دی جائیں اور یہ باطل ہے، اس سے کسی سے یہ نہیں کہا کہ جو عادتیں، مرامی کے بعد وجود میں آئی ہیں وہ ان کے مخالف ہیں، اور اس لئے بھی کہ عادات ان چیزوں میں سے ہیں جو زمان و مکان کے ساتھ بدلتی رہتی ہیں (۲)۔

#### بدعت کے محرکات و اسباب:

۱۴- بدعت کے اسباب محرکات بہت زیادہ اور متعدد ہیں، ان

- (۱) سنن ابی یوسف (۱۶-۱۷ طبع مکتبہ، الادب الشریعہ ۱۱۰ طبع المیاض)  
تاریخ الخلفاء الراشدين، ج ۲، ص ۲۳۳  
(۲) قواعد الاحکام، ۱۲۲۲-۱۲۳۳، المصنف المصنف، ج ۲، ص ۲۲۵

سب کا شمار کرنا ضروری ہے، اس لئے کہ وہ حالات، زمانہ، مقام اور اشخاص کے اعتبار سے بدلتے بھی رہتے ہیں، دین کے حکام اور اس کے فروع (جزئیات) بہت ہیں، اور اس سے انحراف کرنے اور حکم میں شیطانی راتوں پر پڑ جانے کے سبب بھی متعدد ہوتے ہیں، باطل کے کسی بھی راستہ پر نکل جانے کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے، اس کے باوجود اگرچہ دلیل چیزیں بدعت کے سبب محرکات ہوتی ہیں:

#### الف- مقاصد کے ذرائع سے ماہ اقفیت:

۱۵- اللہ تعالیٰ نے قرآن کو عربی زبان میں ماریا ہے اور اس میں غیر عربیت بالکل نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ قرآن اپنے الفاظ و معانی اور اسلوب میں عرب کی زبان کے بالکل مطابق ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”انا انزلناه قرآنا عربیاً“ (۱) (بے شک ہم نے انا را ہے قرآن فصیح)، اور ارشاد ہے: ”قرآنا عربیاً عہر دی عوج“ (۲) (قرآن فصیح جس میں کوئی کمی نہیں)۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شریعت اس وقت تک نہیں کبھی جاسکتی جب تک عربی زبان نہ سمجھ لی جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وکملناک انزلناہ حکماً عربیاً“ (۳) (اس طرح ہم نے اس کو عربی حکم مار لیا)، اور اس (عربی زبان) کے بدرکوتای کبھی کبھی بدعت کی طرف لے جاتی ہے۔

#### ب- مقاصد سے ماہ اقفیت:

۱۶- مقاصد میں سے وہ چیزیں ایسی ہیں جن کا جاننا اور ان سے

- (۱) سورہ یوسف، ۲۸  
(۲) سورہ زمر، ۲۸  
(۳) سورہ بقرہ، ۱۳۷

واقف رہنا انسان کے لئے ضروری ہے:

(۱) شریعت کامل و مکمل ہو کر آئی اس میں نہ تو کوئی کمی ہے اور نہ زیادتی، اور شریعت کو مال میں نگاہ سے دیکھنا ضروری ہے نہ کہ نفس کی نظر سے، اور شریعت کی عبادت، عبادات اور معاملات کے بارے میں اس کے ساتھ عقائد اور یقین کا تعلق رکھنا ضروری ہے، اور اس سے ذرا بھی شرم و شرمناک نہیں ہے، اسی چیز سے متدین عائلہ رہے اور شریعت میں کچھ اضافہ کر دیا، اور اللہ کے رسول ﷺ پر جھوٹ بولنے کا ارتکاب کیا، اور ان سے جب اس سلسلہ میں کہا گیا تو انہوں نے کہا: ہم اللہ کے رسول کے خلاف جھوٹ نہیں بولتے بلکہ اس کی حمایت میں جھوٹ بولتے ہیں۔ محمد بن حیدر رافعی سے نقل کیا گیا ہے کہ اس نے کہا کہ جب کوئی بات اچھی ہو تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ اس کو اللہ کے رسول ﷺ کی طرف منسوب کر دوں۔

(۲) اس کا پتہ یقین رکھنا جائے کہ قرآن کی آیات اور احادیث کے رموز و قرآنی روایات میں باہم یا احادیث میں باہم کوئی تعارض اور تضاد نہیں ہے، اس لئے کہ ہر چشمہ ایک ہی ہے، اور رسول اللہ ﷺ خواہش نفس سے کچھ نہیں بولتے تھے، وہ بتی ہوئی تھی جو آپ پر اترتی تھی، اور کچھ لوگوں پر اس کی ماہی کی وجہ سے بلاش تیزیں مختلف ہو گئیں، یہی لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا يَحْضُرُونَ حُجْرَتِي" (وہ قرآن پڑھیں گے میں قرآن ان کے گھر سے آگے نہیں بڑھے گا)۔ گدشیہ معروضات سے واضح ہے کہ شریعت کامل و مکمل ہے اور اس کے نصوص کے مابین کوئی تضاد و تعارض نہیں ہے۔

شریعت کے کمال کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَاتَّمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمِي"

اور صیت لکم الاسلام دیا" (۱) (آج میں نے تمہارے سے دین کو کامل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی) اور تمہارے لئے اسلام کو بطور میں کے پسند کر دیا۔

واللہ یا معنی میں تشناکانہ ہونا تو اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ غور کرنے و تلاقرآن میں اختلاف نہیں پائے گا، اس لئے کہ اختلاف علم، قدرت اور حکمت کے منافی ہے (۲)، "أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا" (۳) (کیا یہ لوگ قرآن میں غور نہیں کرتے؟ اگر یہ (کلام) اللہ کے سوا کسی (اور) کی طرف سے ہوتا تو اس کے اندر اختلاف پاتے)۔

ج- سنت سے ماہ اقیقیت:

۱- بدعت کے اسباب میں سے سنت سے ماہ اقیقیت بھی ہے۔

سنت سے ماہ اقیقیت سے مراد وہ چیزیں ہیں:

(۱) اصل سنت سے لوگوں کی ماہ اقیقیت۔

(۲) صحیح اور غیر صحیح احادیث سے ان کا ماہ واقف ہونا جس کی وجہ سے ان پر مسئلہ گنہگار ہو جاتا ہے۔

سنت صحیح سے ماہ اقیقیت کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کی طرف غلط

منسوبی فی احادیث کو اختیار کرنے لگتے ہیں۔

قرآن و سنت کے بہت سے نصوص اس سے منع کرتے ہیں،

ارشاد ربانی ہے: "وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ، إِنَّ السَّمْعَ

والبصر والعواد كل أولئك كان عنه مسئولاً" (۴) (اور

(۱) سورہ مائدہ ۳

(۲) الانصاف ۲/۳۶۸، الفخر الرازی ۱۰/۱۹۶، ۹۷۔

(۳) سورہ بقرہ ۸۲

(۴) سورہ اعراف ۳۶

اعتبار سے بھی اور رعیت کے اعتبار سے بھی، اور اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے، اور جو متناہی ہو وہ غیر متناہی کے برابر نہیں ہو سکتا، اس کا خلاصہ یہ نکالو:

(۱) عقل جب تک اس صورت پر باقی ہے، اس کو ہی الاطراق "حاکم" (فیصل) نہیں مانا جائے گا، اور عقل پر ایک مطلقاً "حاکم" ثابت ہو چکا ہے، اور وہ "شریعت" ہے، لہذا ضروری تھیر کہ جس کا حق مقدم ہونا ہے اس کو مقدم رکھا جائے، اور جس کا حق موخر رہنا ہے اس کو موخر رکھا جائے۔

(۲) جب انسان شریعت میں ایسی باتیں پائے جو بظاہر معروف عادات کے خلاف ہوں یعنی ویسا اس سے پہلے انسان نے نہ دیکھا تھا اور نہ ہی صحیح علم کے ذریعہ اس کو معلوم ہوا تھا تو ایسے موقع پر اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ فوراً اس کا انکار کر دے، بلکہ اس کے سامنے باتیں ہیں:

(۱) "ہل یرک اللہ تعالیٰ کے اس قول "وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ، كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا" (۱) (اور پختہ علم والے کہتے ہیں کہ ہم تو اس پر ایمان لے آئے) سب سے ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے) پر عمل کرتے ہوئے ان کی تصدیق کرے، اور عقلی علم کو انہیں فی العلم اور ماہرین علماء کے حوالے کرے۔

(۲) دوم یہ کہ اس میں تاویل کرے اور ممکن حد تک ظاہر کے مطابق آراء پر محمول کرے (۲)، اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کا یہ توں کرتا ہے: "ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأُمُورِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ النَّفْسِ لَا يَغْلِبُوكَ" (۳) (پھر ہم نے آپ کو دین کے ایک

اس چیز کے پیچھے مت ہو کر جس کی بابت تجھے علم (صحیح) نہ ہو بے شک کا اور "نکھ" رسول کی پوچھ میں شخص سے ہوئی)۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَسْبُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ" (۱) (جو میرے اوپر قصداً جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے)۔

سنت سے ماہ قنیت ہی میں سے قانون سازی میں سنت کے رہیں سے ماہ انفارمنا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ شریعت میں سنت کا کیا مقام ہو رہا ہے۔ ارشاد ہے: "وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْهَوْا" (۲) (اور رسول جو کچھ تمہیں دے دیا کریں وہ لے لیا کرو، اور جس سے وہ تمہیں روک دیں رک جا کر کرو)۔

د- عقل سے خوش گمان ہونا:

۱۸- بدعت کے اسباب میں سے علماء نے عقل سے خوش گمانی کو بھی شمار کیا ہے، وہ یوں ہوتا ہے کہ مبتدع اپنی عقل پر اعتماد کرتا ہے اور وحی اور معصوم نبی ﷺ کے بتانے پر اعتماد نہیں کرتا، تو اس کی ناقص عقل صراط مستقیم (سیدھے راستہ) سے اس کو بہت دور ہٹا دیتی ہے، اور وہ عقلی اور بدعت میں پڑ جاتا ہے، اور وہ سمجھتا ہے کہ اس کی عقل اس کو منزل تک پہنچانے والی ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عقل اس کی دانت کا سبب بن جاتی ہے۔

۱۹- یہ اس سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے سوچنے کی ایک نہ مقرر فرمادی ہے جس سے آگے وہ بڑھ ہی نہیں سکتی، کیت کے

(۱) حدیث: "مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا..." کی روایت بخاری (۲۰۲/۱) طبع طبع (ترجمہ) سے حضرت ابوبکر سے اور مسلم (۲۲۹۸، ۲۲۹۹) طبع (ترجمہ) نے حضرت ابوسعید خدری سے کی ہے۔

(۱) سورۃ آل عمران ۷۷

(۲) الاختصاص للعلامی ۲/۵۷۵، ۵۸۳، (علامہ الموقدین ۱/۷۷ طبع دار الفکر، المواقف ۱/۷۷

(۳) سورۃ جاثیہ ۱۸

خاص طریقہ پر رویہ سو آپ اسی پر چلے جائے اور بے علموں کی خواہشوں کی پیروی نہ کیجئے، رشاہد باری تعالیٰ ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَادَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ مَأْوِيلاً" (۱) (اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور اپنے میں سے اہل اختیار کی اطاعت کرو پھر اگر تم میں باہم اختلاف ہو جائے کسی چیز میں تو اس کو رسول کی طرف لوٹا لیا کرو، اگر تم اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو، یہی بہتر ہے اور انجام کے لحاظ سے بھی خوشتر ہے)۔

فیسعون ما تشابه منه" (۱) (وہ بھی (حد) ہے جس نے آپ پر کتاب اتاری ہے اس میں محکم آیتیں ہیں اور یہی کتاب کا اصل مددگار ہیں، اور اگر وہی آیتیں کتاب میں ہو وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے، وہ اس کے (اسی حصہ کے) پیچھے ہویتے ہیں جو کتاب ہے) تو دلیل کے اندر ان کی نگاہ تحقیق کرنے والے کی نگاہ کی طرح نہیں ہوتی کہ ان کی خواہش، دلیل کے علم کے تابع ہو جائے بلکہ ان کی طرح ان شخص کی نظر کی طرح ہوتی ہے جو خواہش کے مطابق حکم لگاتا ہے، پھر اس کی تائید میں دلیل فراہم کرتا ہے (۲)۔

و- خواہش (ہوئی) کی اتباع:

۲۰- "ہوئی" کا اطلاق نفس کے میلان اور کسی چیز کی طرف اس کے میلان پر ہوتا ہے، پھر اس کا استعمال اکثر بڑے میلان اور گندے رشتان پر ہونے لگا (۳)۔

"پرعت" کی نسبت "اُہواء" (خواہشات) کی طرف کی گئی، اور بدھشیوں کو "اہل الاہواء" (خواہشات والے) کہا گیا، اس لئے کہ انہوں نے اپنی خواہشات کی پیروی کی اور، یوں کو سرپرست اور بنیادنی حیثیت سے نہیں دیکھا، بلکہ اپنی خواہشات کو مقدم کیا، اور اپنی رائے پر اختیار کیا، پھر شرعی دلائل کو ان کا موید بنایا۔

۲۱- خواہشات کے درآنے کے مواقع (۴):

الف- عادات اور آباء و اجداد کی پیروی کرنا اور ان سب کو دین بتا دینا، ان ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "نَا"

ھ- کتاب کی اتباع:

۱۹- بعض علماء نے فرمایا: قرآن کے جن احکام میں اختلاف ہو وہ کتاب ہے، دوسرے حضرات نے کہا: کتاب وہ ہے جس میں دلائل متقابل ہوں (۲)، رسول اللہ ﷺ نے کتاب کی اتباع سے منع فرمایا ہے: "إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَلَوْلَتْكَ الْمَنِينُ سَمَى اللَّهُ فَاحْذَرُوهُمْ" (۳) (جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کے کتاب کی پیروی کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن کا اللہ نے کرنا ہے، تم ان سے بچتے رہنا، اللہ نے ان کا ذکر اس آیت میں کیا ہے: "هَلْ أَدْرِي أُنزِلَ عَلَيْكَ الْكِتَابُ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ، فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ"

(۱) سورہ شوریہ ۵۹۔

(۲) احکام القرآن للجصاص ۲/۳۳۳ طبع دارالکتب تعمیر الطبری ۱۴۳۳ھ طبع المجلس، الاعتصام ۱/۱۴۲۔

(۳) حدیث: "إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ" کی روایت بخاری، راجع ۲۰۹/۸ طبع المستقری و مسلم (۲۰۵۳/۳ طبع المجلس) کے کی ہے اور لفظ مسلم کے ہیں۔

(۱) سورہ آل عمران ۷۷۔

(۲) الاعتصام ۲/۵۵۱۔

(۳) المصباح فی المادف۔

(۴) الاعتصام ۲/۴۹۳، ۳۳۳، الاعتصام ۲/۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳۔





منسوخ کر دیا گیا: ”فمن دعب عن مسی فلیس مسی“<sup>(۱)</sup> (جو میری سنت سے اعراض کرے وہ میرے ساتھ نہیں ہے)۔  
 اس طرح مسلمان کا وہ کام رہا جو اہل نذر کرتے ہیں کہ نفس کو مختلف قسم کی تکلیفوں و عذاب میں مبتلا کرتے ہیں، ان طریقوں سے قتل کرتے ہیں جن سے دل و اہل جا میں ہر وہ نکتہ کھڑے ہو جائے جس سے جاں و جہد کی موت لانا تاکہ برہم نہ ہو، لہذا قاتل اب اور بندہ درجات حاصل ہو۔

اس کے اضافی بدعت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نماز کی صل کو پیش نظر رکھا جائے تو یہ جاری معلوم ہوتا ہے کیونکہ طہائی نے ”الاصط“ میں روایت کیا ہے کہ ”الصلاة حیر موضوع“<sup>(۲)</sup> (نماز سب سے بہتر عمل ہے) لیکن اس کے لئے مخصوص وقت و مخصوص کیفیت کی پابندی کے اعتبار سے یہ غیر مشروع ہے۔  
 یہ اپنی ذات کے اعتبار سے مشروع ہے، اور اپنی کیفیت کے اعتبار سے بدعت ہے<sup>(۳)</sup>۔

### ضافی بدعت:

۲۳- اس بدعت کی دو حالتیں ہیں: ایک جست و دوپے جس سے دلال کا قتل ہے، اس جست سے یہ بدعت نہیں ہے، دوسری جست و دوپے جس کا حقیقی بدعت کی مانند دلال سے قتل نہیں ہے، کیونکہ اس عمل کے دونوں پہلو ہیں اور کسی ایک جست میں مکمل طور سے داخل نہیں ہے، اس سے اس کا یہ نام رکھا گیا، اس لئے کہ اپنی ایک جست کے اعتبار سے یہ سنت ہے کہ یہ لیل پر بھی ہے، دوسری جست کے اعتبار سے یہ بدعت ہے کہ اس کی بنیاد لیل پر نہیں ہے، یا اس کی بنیاد کسی پر ہے ہی نہیں، بدعت کی یہی قسم بدعت سنت پر تنگی کرے، والوں کے درمیان موضوع بحث و اختلاف ہے، اس کی بہت ساری مثالیں ہیں، جیسے ”صدقة امرغاب“، یعنی ماہِ رجب کے پہلے جمعہ کی رات میں مخصوص کیفیت کے ساتھ بارہ رکعت نماز، علماء نے فرمایا ہے کہ یہ قبیح و منکر بدعت ہے، اسی طرح نصف شعبان کی رات میں نماز جو مخصوص کیفیت کے ساتھ ایک سو رکعت کی ہے اور ولدین کی نماز وغیرہ کی نماز۔

### کافرانہ اور غیہ کافرانہ بدعت:

۲۴- بدعت کے مختلف درجات ہیں، یہ تین درجہ بدعت کا ایک حکم ہے، خود صرف کراہت کا ہو یا صرف حرمت کا، یہ نکتہ ایک گیا ہے کہ بدعت کے احکام مختلف ہیں، کچھ تو صریح کفر ہیں جیسے جاہلیت کی بدعت جن پر قرآن نے تنبیہ کرتے ہوئے کہا: ”وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْأَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ بِرِغْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرُكَاِنَا“<sup>(۴)</sup> (اور ان لوگوں نے بھی تو اور موشیوں میں سے جو (اللہ) نے پیدا کئے کچھ حصہ اللہ کا مقرر کر رکھا ہے، اور اپنے خیال کے مطابق کہتے ہیں کہ یہ (حصہ) اللہ کا ہے اور یہ (حصہ) ہمارے دیوتاؤں کا)، اور فرمایا: ”وَقَالُوا مَا فِيْ بَطْنِ هٰذِهِ الْأَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّدُكُوْرِنَا وَمَحْرُومٌ عَنِ الْأَوْحَامِ وَانْ يَّكُنْ نَصِيبُهُمْ فِيْهِ شُرُكَاؤُا“<sup>(۵)</sup> (اور کہتے ہیں کہ ان

(۱) حدیث ۴۴۷۷ عبید بن جریحؓ کی روایت ابن حبان (سورۃ الطہ) ۲ ص ۵۲ طبع استغنیٰ نے کیا ہے۔

(۲) ابن ماجہ ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵،



کردہ اشیاء کو حرام کیا گیا ہے، باوجود یہ وہ سابقہ شریعت میں بھی حال تھیں۔

جان سے متعلق بدعت کی مثال بعض ہندوستانی فرقوں کا برہمن خود مقام بلند حاصل کرنے کے لئے اپنی جانوں کو مختلف قسم کے عذاب میں مبتلا کرنا اور مرنے میں جلدی کرنا ہے۔

نسل سے متعلق بدعت کی مثال عہد جاہلیت کے وہ نکاح تین ذہن کا معمول، روتہ وین کی مانند ان میں قناعت، حالانکہ نہ تو شریعت نے یہی ال سے ششما تھی ورنہ دوسرے نبی کی شریعت، وخص من فی اختہ عات تھیں، یہی نکاح کا ورحصرت عاشر صبی لہذا منہا سے مرہ کی جاہلیت کے نکاحوں والی حدیث میں ہے<sup>(۱)</sup>۔

عقل سے متعلق رکھنے والی بدعت کی مثال مشیات، رشہ، امر اشیاء، کارہ و تنہا ہے جن کا استعمال بعض حاکم و اہبات کی، انکی میں قوت اور اندر نوہ کے حصول کے بخوتی سے یا جاتا ہے۔

ماں سے متعلق بدعت کی مثال قرآن کی ربان میں لوگوں کا یہ قول ہے: "انما الہنغ مثل الوہا" (نق ہی تو سودی کی طرح ہے) اس میں انہوں نے ایک قاسد قیاس سے استدلال یا ہے<sup>(۲)</sup> اسی طرح بھوک، غرر اور خطرات پر مبنی وہ سارے فریہ و فرخست کے معاملات جو لوگوں میں رواج پا جاتے ہیں۔

۲۶- بدعت کی کبیرہ اور صغیرہ کے اعتبار سے تقسیم چند شرائط کے ساتھ مشروط ہے:

۱۔ اس پر بدعت نہ کی جائے، اس لئے کہ نہاد صغیرہ بدعت کرے، لے کے حق میں نہ بدعت جاتے ہیں، بلکہ بدعت

اس پر ہمارا کامیج بخوتی ہے، و صغیرہ نہاد ہمارے کے تیج میں کبیرہ بدعت جاتا ہے، ان لے ملاء کہتے ہیں کہ صغیرہ ہمارے کے ساتھ صغیرہ نہیں رتلا، اور یہ و استغفار کے ساتھ کبیرہ نہیں رتلا، یہی بدعت غیر کی فرق کے بدعت کے اندر بھی ہے۔

۲۔ اس کی طرف دعوت نہ کی جائے، اگر کوئی مناس کسی بدعت میں مبتلا ہو اور اس کی طرف دعوت بھی دے تو اس کے گناہ کے ساتھ ہمارے کے گناہ بھی اس کے سر آ میں گے، رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے: "من سن سنة حسنة فعليه وورثها ووزر من عمل بها الى يوم القيامة"<sup>(۱)</sup> (جو شخص کوئی راطر یقین کرے تو اس پر اس کا گناہ اور قیامت تک اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ ہوگا)۔

۳۔ اسے عمومی مقامات پر سے نہ نجام دیا جائے جہاں لوگ جمع ہوتے ہوں، یا ایسے مقامات جہاں سنتیں پر عمل ہوتا ہو، و شریعت کے شعار کا بول بالا ہو، اور بدعت کرنے والے شخص ایسا نہ ہو جس کی لوگ اقتداء کرتے ہوں یا جس سے حسن ظن رکھتے ہوں، اس لئے کہ عوام آنکھ بند کر کے ان کی اتباع کرتے ہیں جن پر نہیں غما ہو، جن سے حسن ظن ہو، یہی صورت میں عموم ہوئی ہوگا، و لوگوں کے لئے ان معاصی کا ارتکاب آسان ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

داغی اور غیر داغی بدعتی:

۲۷- عرف میں بدعت کی جانب منسوب شخص یا تو اس بدعت میں مجتہد ہوگا یا مقلد، اور مقلد یا تو اپنے بدعتی مجتہد کی دلیل کا قرا بھی کرنا ہوگا، یا ایک عامی مقلد ہوگا جو کسی غور و فکر کے بغیر محض صاحب بدعت

(۱) حدیث میں من سن سنة حسنة۔ "کی طرح (نور فہرست ۲ میں) ذکر ہوئی ہے۔  
(۲) اعتصام ۵۷/۲، ابن ماجہ ۱۳۰/۲، ابوداؤد ۱۱۰۱، ابوالقاسم ۱/۱۰۱  
ابن عبد السلام ۲۲/۲ طبع ۱۳۱۲ھ

(۱) حدیث میں من سن سنة حسنة کی روایت بخاری (۱۱۰۱)  
۱۸۲/۲-۱۸۳/۲ طبع انتقادی نے کی ہے۔  
(۲) اعتصام ۵۷/۲، ابن ماجہ ۱۳۰/۲

سے حسن نظر کی بنا پر یہاں رہتا ہوگا، حسن نظر کے ساتھ اس بابت کوئی تفصیلی دلیل اس کے پاس نہیں ہوں جو ہم میں اس قسم کے لوگوں کی تعداد زیادہ ہے، پس جب واضح ہوا کہ بدعتی گناہ گار ہے تو اس پر مرتب گناہ ایک درجہ کا نہیں ہوگا، بلکہ اس کے بھی مختلف درجات اس اعتبار سے ہوں گے کہ صاحب بدعت اس کا، بدعتی بھی ہے یا نہیں، اس لئے کہ بدعتی کے دوس میں کئی مفید کی بہ نسبت زیادہ پائیدار ہوتی، اور اس لئے کہ اس نے ان اس طریقہ کو رائج کیا، اور اس لئے بھی کہ فرمان نبوی "من سن سنة حسنة فله اجر ودرها ووزر من عمل بها الى يوم القيامة" کے مطابق وہ اپنے قریبیین کے ساتھ بھی اجر دے گا۔

اسی طرح نفیہ بدعت کا گناہ اس سے بدعت سے مختلف ہوگا، اس سے کہ نفیہ عمل کرنے والے حاضر اس کی بات تک محدود رہتا ہے، اس سے چاہے نہیں کرتا، مگر یہ کرنے والا اس کے برعکس ہوتا ہے۔

اسی طرح بدعت پر اصرار اور عدم اصرار، بدعت کے حقیقی اور اضافی ہونے اور بدعت کے گناہ نہ، وغیرہ کا فرق ہونے کے اعتبار سے بھی گناہ کے درجات مختلف ہوں گے (۱)۔

کے سلسلہ میں علماء کے تین اقوال ہیں:

۱۔ اول: مطلقاً اس کی روایت سے استدلال نہیں کیا جائے گا، یہ امام مالک کی رائے ہے، اس لئے کہ بدعتی سے روایت اس کے کام کی تردید اور اس کی عزت افزائی ہے، اور اس لئے کہ وہ اپنی بدعت کی وجہ سے فاسق ہو چکا ہے۔

۲۔ دوم: اگر وہ اپنے مسلک کی تائید کے لئے جھوٹ کو روانہ سمجھتا ہو تو اس سے روایت کی جائے گی خواہ وہ بدعت کا داعی ہو یا نہیں، یہ امام شافعی، ابو یوسف اور ثوری کا قول ہے۔

۳۔ سوم: کہا گیا ہے کہ اگر اپنی بدعت کا داعی نہ ہو تو استدلال کیا جائے گا، اگر بدعتی ہو تو نہیں کیا جائے گا۔

تو، دوسری اور سیول فرماتے ہیں کہ یہی قوس سب سے زیادہ ترین انصاف اور ظہر ہے، اور یہ بہت سے ہلکے لوگوں کا قول ہے، اور اس رائے کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ امام بخاری و مسلم نے اپنی مصنفین میں بہت سارے غیر داعی مبتدعین سے استدلال کیا ہے۔

### مبتدع کی شہادت:

۲۹- مالکیہ اور حنابلہ نے مبتدع کی شہادت رد کردی ہے خواہ اس کی بدعت کی وجہ سے اس کی تکفیر کی گئی ہو یا نہیں، اور خواہ وہ بدعت کا داعی ہو یا نہیں، یہی رائے شریک، اسحاق، ابو حنیفہ اور ابو ثور کی ہے، ان حضرات نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ مبتدع فاسق ہے جس کی شہادت اس آیت کریمہ کی وجہ سے مردود ہے: "واشہدوا دوی عدل فکم" (۱) "اور اپنے میں سے دو معتبر شخص کو گواہ لے لو"، اور اس آیت کی وجہ سے "ان حواء کم لاسق سباً فیسوا" (۲)۔

### بدعتی کی روایت حدیث:

۲۸- اپنی بدعت کی وجہ سے ارتکاب کفر کرنے والے کی روایت علماء نے رد کر دی ہے، اور روایت کی صحت میں اس سے استدلال نہیں کیا ہے۔

لیکن بدعت کی وجہ سے تکفیر کے لئے انہوں نے یہ طاعانی ہے کہ صاحب بدعت شریعت کے کسی متواتر دین کے معروف معلوم امر کا انکار کرے۔

جس شخص کی بدعت کی وجہ سے تکفیر نہیں کی گئی ہو اس کی روایت

(۱) سورہ مائدہ ۲۴۔

(۲) سورہ حجرات ۶۔

(گر کوئی فاسق وہی تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تم تحقیق کر یا کرہ)۔ حنفیہ نے اور شافعیہ نے اپنے رائج قول میں کہا ہے کہ مبتدع کی شہادت قبول کی جائے نہ جب تک کہ اس کی بدعت کی وجہ سے اس کی تکفیر نہ کی ہو، مثلاً وہ اللہ کی صفات اور بندوں کے افعال کی تخلیق کا منکر ہو، اس لئے کہ وہ سمجھتے ہیں کہ دلائل کی رو سے وہ حق پر ہیں۔

شافعیہ کا مرحوم قول یہ ہے کہ وہی بدعت مبتدع کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی (۱)۔

مبتدع کے پیچھے نماز:

۳۰۔ مبتدع کے پیچھے نماز کے حکم میں علماء کا اختلاف ہے، حنفیہ، شافعیہ کی رائے ہے، اور یہی مالکیہ کی ایک رائے ہے کہ جب تک مبتدع کی اس کی بدعت کی وجہ سے تکفیر نہ کی گئی ہو اس کے پیچھے نماز کرنا درست کے ساتھ جائز ہے، مگر اس کی بدعت کی وجہ سے تکفیر کی گئی ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے، ان فقہاء نے اس رائے پر مختلف دلائل سے استدلال کیا ہے، جن میں سے ایک نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ”صلوا خلف من قال لا اله الا الله“ (۲) (جو لا الہ الا اللہ کہے اس کے پیچھے نماز پڑھو)، ”فرمان نبوی ہے: ”صلوا

خلف کل من و فاحر“ (۱) (ہر نیک و فاجر کے پیچھے نماز پڑھو)۔ اور مرہی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر کے زمانہ میں نماز پڑھتے تھے جب کہ وہ سر پہناتے تھے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ ایسے ایسے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں جو ایک دوسرے سے قتال کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: جو کہتا ہے ”حی علی الصلاة“ (آؤ نماز کی طرف) میں اسے قبول کرتا ہوں، اور جو کہتا ہے ”حی علی العلاج“ (آؤ کامیابی کی طرف) میں اسے قبول کرتا ہوں، اور جو کہتا ہے آؤ اپنے مسلمان بھائی کو قتل کرنے اور اس کا مال لوٹنے کے لئے، تو میں اس سے انکار کرتا ہوں۔ اور اس لئے کہ مبتدع مذکور کی نماز درست ہے تو اس کی قید بھی دوسرے کی اقتداء کی طرح درست ہوگی۔

مالکیہ اور حنابلہ کی رائے ہے کہ جو شخص ایسے مبتدع کے پیچھے نماز پڑھے جو اپنی بدعت کا اعلان کرنا اور اس کی دعوت دینا ہو تو وہ انتخاباً اپنی مار کا امداد کرے، لیکن اگر ایسے مبتدع کے پیچھے نماز پڑھی جو اپنی بدعت کو پوشیدہ رکھتا ہو تو اس پر نماز کا امداد نہیں ہے (۲)۔ اس رائے پر استدلال نبی کریم ﷺ کے فرمان سے کیا ہے: لا قوم امرؤ رجلاً، ولا فاجر مؤمن، الا ان یقهرہ بسطان او یخاف سوطہ نو سیمہ“ (۳) (کوئی عورت کسی مرد کی مامت نہ

(۱) حدیث: ”صلوا خلف کل من و فاحر“ کی روایت ابوداؤد (۱/۳۹۸ طبع عزت عید عباس) اور دارقطنی (۵۶/۲ طبع دارالکتاب) نے کی ہے، لفظ مؤخر فقہ کے ہیں، ابن جریر نے فرمایا: منقطع ہے (۱/۳۵۲ طبع شرکت المطابع النجفیہ)۔

(۲) انہی ابن قدامہ ۱۸۵/۲، مفتی الحاج ۲۳۲، فتح القدیر ۱/۳۰۳، حاشیہ ابن ماجہ ۱/۱۶۱، ص ۳۵۷، حدیث الدسوقی علی الشرح الکبیر ۱/۳۲۹۔

(۳) حدیث: ”لا قوم امرؤ رجلاً، ولا فاجر مؤمن، الا ان یقهرہ بسطان او یخاف سوطہ نو سیمہ“ کی روایت ابن ماجہ (۱/۳۳۳ طبع النجفی) نے کی ہے، ابوہریرہ میں ہے اس کی سند ضعیف ہے، اس لئے کہ علی بن ابی جوحان اور عبداللہ بن محمد عوی سبک ہیں۔

(۱) تدریب الروی شرح الترمذی للروی ص ۱۶، طبع المکتبۃ المطبعیہ، الکتاب فی علم الروایۃ للعلیم ابی نعیم ص ۱۲۵-۱۳۲، قواعد الفقہ ص ۱۹۳-۱۹۵، طبع عمی النجفی، الجمل شرح الحجج ص ۸۵/۵-۸۶/۵، مفتی ۱۶۶/۸، طبع سورہ مطبوعہ الدسوقی ص ۱۶۵، طبع دار الفکر، الشرح البصیر ص ۲۳۰، طبع حارفہ، المجموع للروی ص ۲۵۳، طبع مصر، بیروت، النجفیہ۔

(۲) حدیث: ”صلوا خلف من قال لا اله الا الله“ کی روایت دارقطنی (۵۶/۲ طبع دارالکتاب) نے حضرت ابن عمر کے کہ ہے، ابن جریر نے فرمایا: عثمان بن عبد الرحمن - جو اس سند میں ہیں - کی بیٹی بن مصعب کے کذب کی ہے (۱/۳۵۲ طبع شرکت المطابع النجفیہ)۔

ﷺ کا فرمان ہے: ”صلوا علی من قال لا إله إلا الله“ (لا إله إلا الله سنے والوں پر نماز پڑھو)۔

لیکن مالکیہ کی رائے ہے کہ اصحاب فضل کے لئے مبتدع پر نماز پڑھنا مکروہ ہے، تاکہ اس کا عمل دوسروں کے سے اس جیسی حالت سے روکنے کا سبب بنے۔ اور اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک ایسے شخص کو لایا گیا جس نے خواشانی تھی تو آپ ﷺ نے اس پر نماز نہیں پڑھی (۲)۔

متابہ کی رائے ہے کہ مبتدع پر نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے مقررہ نماز اور خواشانی کرنے والے پر نماز نہیں پڑھی، حالانکہ ان دونوں کا جرم مبتدع سے کم ہے (۳)۔

#### مبتدع کی توہ: ۳۳

۳۳- ایسے مبتدع کی توہ کی قبولیت میں جس کی بدعت کی وجہ سے تکلیف کی گئی ہو، علماء کا اختلاف ہے، جمہور حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کے رائے ہیں اس کی توہ قبول کی جائے گی، لہذا ان کا رٹنا ہے: ”قل للذین کفروا ان ینتھوا بعمر لھم ما قد سلف“ (۴) (پس کہہ دیجئے ان (کافروں) سے کہ اگر یہ لوگ بدعت میں گئے تو جو کچھ پہلے ہو چکا ہے وہ (سب) ان سے معاف کر دیا جائے گا)۔

”نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”موت من القاتل الناس حتی یقولوا: لا إله إلا الله، فإذا قالوها فقد عصموا منی“

(۱) حدیث: ”صلوا علی من قال لا إله إلا الله“ کی تخریج تکراراً ۳۰ میں گذر چکی ہے۔

(۲) حدیث: ”قلی یوجل قل لفسد فلم یصل علیہ“ کی روایت مسلم (۶۷۲/۳ طبع النسخ) میں کی ہے۔

(۳) حدیث: ”مروک الصلاة علی صاحب العین“ کی روایت بخاری (۲۷۴۳ طبع التقریر) میں کی ہے۔

(۴) سورہ انفال ۳۸

کرے، اور نہ کوئی تاجر کسی مومن کی امامت کرے، لا یہ قوت سے مجبور کیا جائے، یا اس کو اس کے کوڑے یا اس کی تلوار کا اندیشہ ہو)۔

#### مبتدع کی ولایت:

۳۱- علماء کا اتفاق ہے کہ اصحاب ولایات عامہ جیسے امام اعظم، خلیفہ، صوبوں کے سربراہ اور قضاۃ وغیرہ کے لئے ضروری شرائط میں سے عادل ہونا بھی ہے، اور یہ کہ وہ خواہش پرست اور بدعتی نہ ہوں، تاکہ بدعت مصالح کے حصول اور مفاسد کے ازالہ میں کوتاہی پر اسے متنبہ کرے اور ہوا و ہوس اسے حق سے ہٹا کر باطل کی طرف نہ لے جائے، نہ جانا ہے کہ محبت فسان کو اندھا اور ہیرا بھلا دیتی ہے (۱)، لیکن امامت یہ ہے کہ ولایت پر کونسی ذمہ داری غالب آجائے تو اس کی ولایت منعقد ہو جاتی ہے، اور حاکم امور میں اس کے سرور نہیں اور فیصلہ کی حالت بدعتی متعلق فقہاء واجب ہے، خواہ وہ اہل بدعت و بدعتی میں سے ہی ہو، بشرطیکہ اس کی بدعت کی وجہ سے اس کی تکلیف نہ کی گئی ہو، ایسا اس سے ہے تاکہ فتزکا، اللہ ہو، مسلمانوں میں نہت باقی رہے، اور امت کا اتحاد برقرار رہے (۲)۔

#### مبتدع کی نماز جنازہ:

۳۲- مبتدع میت پر نماز جنازہ پڑھنے میں فقہاء کا اختلاف ہے، جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ جس مبتدع کی اس کی بدعت کی وجہ سے تکلیف نہ کی گئی ہو اس پر نماز جنازہ پڑھنا واجب ہے، نبی کریم

(۱) قواعد الاحکام فی مصالح الامام ۵۴۳، نوحہ افکار ۱۵۹، مفتی المساجد ۳۰، ۳۱، ۳۲، حاشیہ من ملوین ۳۹۸، انہی لابن قدامہ ۳۹۸، الاحکام مسطابہ ماوردی ۹۔

(۲) مفتی المساجد ۳۲، الاحکام مسطابہ ماوردی ۳۳۔

مبتدئ کی توبہ کی قبولیت کی بابت علماء کثرت اس کے حق میں  
یاد ہی احکام سے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس کی توبہ قبول کرنے اور  
اس کے نادمہ معاف کرنے پر یہاں تک تعلق ہے کہ وہ مخلص ہو اور  
اپنی توبہ میں صادق ہو تو اس کے قبول ہونے میں کوئی کثرت نہیں  
ہے<sup>(۱)</sup>۔

بدعت کے بارے میں مسلمانوں کی ذمہ داری:

۳۴- بدعت کے تین مسلمانوں پر چند ذمہ داریاں اس سے امترا  
کی غرض سے عائد ہوتی ہیں:

الف۔ قرآن کریم سے لگاؤ، اس کا حفظ، اس کی تعلیم اور اس کے  
احکام کا بیان، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَأْمُرْنَا بِالْحُكْمِ الدِّكْرِ  
لَتَعْلَمَنَّ لِلنَّاسِ مَا نَزَّلَ إِلَيْهِمْ“<sup>(۲)</sup> (اور ہم نے آپ پر بھی یہ صحت  
نامہ اتارا ہے تاکہ آپ لوگوں پر ظاہر کریں جو کچھ ان کے پاس بھیج  
یا ہے)۔ اور رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ”مَنْ حَرَّمَ مِنْ تَعْلِيمِ  
الْقُرْآنِ وَعِلْمِهِ“<sup>(۳)</sup> (تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور  
سکھائے)، اور ایک روایت میں ہے: ”الْفَضْلُكَ مِنْ تَعْلِيمِ  
الْقُرْآنِ وَعِلْمِهِ“<sup>(۴)</sup> (تم میں افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور  
سکھائے)، اور ارشاد نبوی ہے: ”تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالِدِي  
نَفْسِي بَيْنَهُ لَهْوٌ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنَ الْإِبْلِ فِي عَقْبِهَا“<sup>(۵)</sup>

(۱) الاقسام ۲/۲۳۰، والمصنف ۱/۶۵، الفی ۱/۶۵، ابن قدامہ ۲/۶۸، مغنی  
المحتاج ۳/۳۰، المحل شرح المنہج ۵/۱۲۶، حاشیہ ابن ماجہ ۳/۳۷۷۔

(۲) سورہ نمل ۳۳۔

(۳) حدیث: ”مَنْ حَرَّمَ مِنْ تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَعِلْمِهِ“ کی روایت بخاری (صحیح  
۵/۳۸، طبع استیعاب) نے کی ہے۔

(۴) حدیث: ”الْفَضْلُكَ مِنْ تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَعِلْمِهِ“ کی روایت بخاری (صحیح  
۵/۳۸، طبع استیعاب) نے کی ہے۔

(۵) حدیث: ”تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ فَوَالِدِي نَفْسِي بَيْنَهُ لَهْوٌ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنَ الْإِبْلِ فِي عَقْبِهَا“ کی روایت بخاری

دعاء هم وأموالهم إلا بحقها، وحسابهم على الله“<sup>(۱)</sup>  
(مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال نہ کروں یہاں تک کہ وہ کلمہ کا  
اتر کر کر لیں، اگر وہ کلمہ کا اتر کر کریں تو اپنے خون اور اپنے مال کو  
سوے اس کے حق کے مجھ سے محفوظ کریں گے اور ان کا حساب اللہ  
کے ذمہ ہے)۔

حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ و حنبلیہ میں سے بعض لوگوں کی رائے ہے  
کہ مبتدئ کی توبہ قبول نہیں کی جائے کی اگر وہ غلام میں امام اور  
باطن میں کفر پر عمل پیر ہو جیسے منافق، زندقہ، باطنی، اس لئے کہ  
اس کی توبہ نہ کر کے مارے ہوتی ہے اور اس لئے بھی کہ اس کی جانب  
سے کسی کوئی مذمت ظاہر نہیں ہوتی جس سے اس کی توبہ کی صداقت  
وضوح ہو کیونکہ وہ ظہار تو اسلام کا کرتا تھا اور کفر بھی پوشیدہ رکھتا تھا،  
پس جب وہ توبہ کا ظہار کرتا ہے تو اپنی سابق حالت میں کوئی اضافہ  
نہیں کرتا ہے، ان لوگوں نے اس رائے پر بعض احادیث سے  
استدلال کیا ہے، مثلاً نبی کریم ﷺ کا قول ہے: ”مَنْ خَرَجَ فِي  
أَمْتِي أَقْوَامَ نَجَارِي بِهِمْ فَلَا يَمُوتُ إِلَّا هَوَاءَ كَمَا يَمُوتُ جَارِي  
الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ، لَا يَبْقَى مِنْهُ عَرَقٌ وَلَا مَعْصِلٌ إِلَّا دُخُولُهُ“<sup>(۲)</sup>  
(مغرب میری امت میں ایسے لوگ نکلیں گے جن کے اندر  
خوبہشت اس طرح دوڑیں گی جس طرح کتا اپنے مالک کے ساتھ  
دوڑتا پھرتا ہے، اس کی کوئی رگ، کوئی جوڑ نہیں ہے گا جہاں خوبہشت  
داخل نہ ہو جائے)۔

(۱) حدیث: ”أَمْرٌ أَنْ أَكْفُلَ النَّاسَ“ کی روایت بخاری (صحیح ۱۱/۱۱۴،  
طبع استیعاب) اور مسلم (۱/۳۳، طبع المنہج) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”مَنْ خَرَجَ فِي أَمْتِي أَقْوَامَ“ کی روایت احمد (۱۰۲/۳، طبع  
المکتاب) اور ابوداؤد (۵/۵، طبع عزت عید عباس) نے کی ہے ابن جریر نے  
تخریج احادیث الکتاب (۲/۸۳، طبع دار الکتاب العربی) میں اس کو حسن قرار  
دیا ہے۔

(قرآن سے تعلق رکھو، قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں یہی جان ہے وہ نئی تکمیل میں بندھے اہل سنت سے نیا دینی سے نکل جاتا ہے)، اس لئے کہ قرآن کی تعلیم اور اس کے احکام کے بیان کی صورت میں احکام شریعت کا ظہور مبتدعین کا راستہ بند کر دیتا ہے۔

ب۔ سنت کا اعلان، اظہار اور اس کا تعارف، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا" (۱) (تو رسول جو کچھ تمہیں دے دیا کریں وہ لے لیا کرو، اور جس سے وہ تمہیں روک دیں رک جائیا کرو)، اور ارشاد ہے: "وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مَوَدَّةٍ إِذَا قُضِيَ إِلَيْهِ أَمْرٌ أَلَّا يَكُونَ لِهَؤُلَاءِ أَلْحِقَهُ مِنَ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يُخَصَّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ فَقَدْ صَلَّ صَلَاتًا مُبِينًا" (۲) (اور کسی مؤمن یا مومنہ کے لئے یہ درست نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی امر کا حکم دے، یہ وہ پھر ان کو اپنے (اس) امر میں کوئی اختیار باقی نہ جائے، اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں جا پڑا)۔

۱۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "نصرو الله امراً مسمع منا حديثاً فحفظه حتى يبلغه غيره" (۳) (اللہ اس شخص کو تہنیتاً دے گا جس نے ہم سے کوئی حدیث سنی تو اسے یاد رکھا یہاں تک کہ دوسرے تک اسے پہنچایا)۔

۲۔ ابن ماجہ کی ہے: "ما أحدث قوم بدعة إلا رفع مثلها

من السنة" (۱) (جب بھی کوئی قوم کوئی بدعت پیدا کرتی ہے تو اس کے برہم سنت اٹھائی جاتی ہے)۔

ج۔ سنا اہل شمس کے انتہا کو قبول نہ کیا جائے، وغیرہ مقبول مصداق سے کہیں گے، یہی میں انتہا کو رد کیا جائے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فَسَلُّوا أَهْلَ الذِّكْرِ أَنْ كَسَمَ لَا نَعْمُونَ" (۲) (سو رستم لوگوں کو علم میں تو اہل علم سے پوچھ لیتے ہو)، اور ارشاد ہے: "لَا تَنَادِعْنَهُمْ فِي شَيْءٍ فَرَدَّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ" (۳) (پھر رستم میں باہم اختلاف ہو جائے کسی چیز میں تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا لیا کرو)، اور ارشاد ہے: "وَمَا يَعْصِمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ" (۴) (اور آسمانیہ کوئی اس کا (صحیح) مطلب نہیں جانتا بجز اللہ کے، اور پختہ علم والے)۔

د۔ جب تک کوئی رائے یا اجتہاد لال شریعہ میں سے کسی دلیل سے موزون نہ ہو اس کی مقصدی حمایت نہ کی جائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ بَغْيَ هَدْيِ مَنْ آلَهِ" (۵) (اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو شخص اپنی نفسانی خواہش پر چلے بغیر اللہ کی طرف سے کسی ہدایت کے)۔

هـ۔ عوام کو دین میں رائے زنی سے روکا جائے، دین کی رائے کو اہمیت نہ دی جائے خود جو بھی ان کے عہدے و مناصب ہوں، اور جتنے بھی موجد و مفسر ہوں، والا یہ کہ ان کی رائے کے ساتھ دلیل ہو،

(۱) حدیث: "ما أحدث قوم بدعة إلا..." کی روایت احمد (۵۴۳) طبع المندرجہ (۱) کے ہے، اسی نے کہا اس میں ابو بکر بن عمر ہیں جو منکر الحدیث ہیں (صحیح الترمذی ۱۸۸۸ طبع القدی)۔

(۲) سورہ نمل ۳۳

(۳) سورہ نساء ۵۹

(۴) سورہ آل عمران ۷۰

(۵) سورہ بقرہ ۵۰

صحیح ۱۷۲ طبع المنقحہ) کے ہے۔

(۱) سورہ حشر ۷

(۲) سورہ الزاب ۳۶

(۳) حدیث: "نصرو الله امراً مسمع منا حديثاً..." کی روایت ابو داؤد

(۱۷۴۳) طبع عزت عید دہلی کے ہے، اس میں مجرے اس کی تصحیح کی ہے

جس کو فیض القدیر میں ہے (۲۸۵/۱ طبع المکتبۃ النجادیہ)۔



ابو یزید سطاہی کہتے ہیں: ”تم دیکھو کہ ایک شخص اس قدر مناسب کرامات ہے کہ وہ وہ میں اڑ رہا ہے تو بھی اس سے جو کہ نہ کھانا، سب تک یہ نہ دیکھ لو کہ اللہ کے حکام، حدود الہی کے تحت اور شریعت پر عمل میں وہ کس مرتبہ پر ہے (۱)۔“

ابو عثمان حیرانی فرماتے ہیں: جس نے سنت کو توڑا اور عملاً اپنا رہنا و حاکم بنایا اس کی زبان سے حکمت ”ابوہی“ اور جس نے ٹوٹا شرف نفس کو نہ حاکم بنایا وہ بدعت کی بدتمسک رہے گا (۲)۔“

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَلَا تَطْعَمُوهُ يَهُودُ“ (۳) اور اگر تم نے ان کی حاجت کر لی تو راہ سے چالگو گے۔“

و۔ مگر یہ کن فکری رجحانات کا رد کرنا جو لوگوں میں دین کی بابت شکوک پیدا کرتے ہیں اور کچھ لوگوں کو بغیر دلیل کے تاویل کر رہے ہیں تا وہ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تَصِيعُوا فَرَيقًا مِّنَ الَّذِينَ آمَنُوا فَتَكُونُوا الْكُفَّارَ بَرِّقُوا بَعْدَ إِيمَانِكُمْ سَاءَ لَوْنٌ“ (۴) (اے ایمان والو! اگر تم ان لوگوں میں سے کسی گروہ کا کہنا مان لو گے جنہیں کتاب دی جا چکی ہے تو وہ تمہارے ایمان لانے کے پیچھے تمہیں کانفرنس چھوڑیں گے)۔“

اہل بدعت کے تین مسلمانوں کی ذمہ داری:

۳۵- حکام و رہبر مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ اہل بدعت کو معروف کا حکم دیں اور منکر سے روکیں، سنت کی اتباع اور بدعات سے نریہ ان سے دور رہنے پر انہیں آمادہ کریں کہ فرمان الہی ہے: ”وَلَنُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَيُلْجِئُونَهُ إِلَى الْخَيْرِ وَيُنْفِزُونَهُ بِالْمَعْرُوفِ“

(۱) دوسرے تفسیر پر ۸۴۱

(۲) خوالہ سابقہ

(۳) سورہ نور ۵۴

(۴) سورہ آل عمران ۱۰۰

وَيَهْدِيهِمْ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ“ (۱) اور نہ وہ رہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت رہے جو نیکی کی طرف ہدیہ کرے، اور ساری کا حکم یا نہ کرے اور بدی سے روکا کرے اور پورے کامیاب بنیں (۲)۔ اور ارشاد ہے: ”وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ بِالْمَعْرُوفِ وَيَهْدُونَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ“ (۳) (اور ایمان والے اور ایمان والیاں ایک دوسرے کے (۱) رہنمائی میں، نیک باتوں کا (آپس میں) حکم دیتے ہیں اور بدی باتوں سے روکتے رہتے ہیں)۔

۳۶- ازالہ بدعت کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مراحل:

الف۔ دلائل کے ساتھ صحیح اور غلط کی وضاحت کی جائے۔

ب۔ حسن حکام سے خطا کیا جائے جیسا کہ اللہ کا حکم ہے: ”أَدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ“ (۴) (آپ اپنے پروردگار کی راہ کی طرف بلائے حکمت سے اور بھی نصیحت سے)۔

ج۔ بدعت سے تعلق شرعی احکام بیان کر کے دنیاوی و اخروی سزا و عقاب کا خوف دلایا جائے۔

۱۔ جبراً روکا جائے، مثلاً (غلط) لہو و لعب کے حالات توڑ دئے جائیں، کاغذات پھاڑنے جائیں اور (سچی) نشستوں کو زہم پر ہم روایا جائے۔

۲۔ خوف و جہنمی کے طور پر مار جائے جو تعزیر کی حد تک ہو سکتا

(۱) سورہ آل عمران ۱۰۳

(۲) سورہ توبہ ۱۷

(۳) سورہ نمل ۱۲۵

ہے، لیکن یہ کام صرف امام یا اس کی اجازت سے ہی کیا جاسکتا ہے (۱) تاکہ اس کے نتیجے میں اس سے بڑا ضرر نہ پیدا ہو جائے۔  
اس کی تفصیل کے لئے دیکھی جائے اصطلاح ”امر بالمعروف و نہی عن المنکر“۔

دلی بونی میں (۱)۔

حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ ”لا تعالوا اهل القدر ولا تنالوا حوہم“ (اہل قدر کی نام نشینی مت اختیار کرو اور نہ ان کے ساتھ نکاح کرو)۔

حضرت ابو قتادہ سے مروی ہے کہ ”اصحاب ہوی کے ساتھ میل جول نہ رکھو، مجھے اس بات سے اطمینان نہیں کہ وہ تمہیں پٹی گمادیوں میں ڈالیں، یہ بات تم پر تہاری بعض بیچنی چیزوں کو بھی گزند کرے گی (۲) امام احمد نے ان لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کر لی جو خلق قرآن کے قائل تھے (۳)۔ ابن تیمیہ فرماتے ہیں: اہل خیر و دین کو چاہئے کہ وہ مبتدع سے کنارہ کش رہیں خواہ وہ زہد و پارسہ مراد، اثر اس سے تجرموں کے لئے روک ہو تو اس کے کنارہ میں بھی شریک نہ ہوں (۴)۔

مبتدع کی ابانت:

۳۸- علماء نے صراحت کی ہے کہ مبتدع کی مامت جائز ہے، اس طرح کہ اس کے پیچھے مار نہ پڑھی جائے، اس کی بنا رو نہ پڑھی جائے، اسی طرح دوبارہ ہو تو مایات نہ کی جائے، اس میں اختلاف بھی ہے۔

مبتدع کے ساتھ معاملہ اور میل جول:

۳- اگر مبتدع اپنی بدعت کا علی الاطلاق اظہار نہ کرتا ہو تو اسے صحت کی جائے کی اس سے ریز نہیں کیا جائے گا۔ نہ اس کی تشبیہ کی جائے کی یہ کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”من ستر مسلما ستروہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ“ (۲) (جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے، اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائے گا)۔

اگر عتقاد ہی، یہ قولی یا عملی بدعات میں سے کسی ممنوعہ شئی کا وہ اظہار کرتا ہو اور اس بات کو وہ جانتا بھی ہو تو ایسے شخص سے کنارہ کشی مسنون ہے، علماء کے نزدیک یہ مشہور ہے، ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لا تعالوا اهل القدر، ولا تنالوا حوہم“ (۳) (اہل قدر کی نام نشینی مت اختیار کرو، اور نہ ان کے ساتھ گفتگو کا آغاز کرو)۔ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہو کہ اپنے دین کا اہرام کرے سے چاہئے کہ شیطان سے میل جول نہ کرے، اصحاب ہوی کی نام نشینی سے جتناب کرے، اس کی مجالس جنم سے ریا دینک جانے

(۱) حیاتہ طرم الدین ۱/۲۶۱، ۱۵۳ تاوی من تیبہ ۲۸/۲۱۹، مایاتہ الشریعہ ۱/۲۰۲۔

(۲) حدیث: ”من ستر مسلما ستروہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ“ (۱۹۹۶ء طبع لکھنؤ) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”لا تعالوا اهل القدر، ولا تنالوا حوہم“ (۱۹۹۶ء طبع ۸۳/۵) عزت عبید دھاس نے کی ہے اس کی سند میں جہالت ہے (عن المعجود ۱۵۳۶ء طبع کردہ دارالکتب المصری)۔

(۱) الاعتصام بالاعتقاد ۱/۲۷۸ طبع المعروف۔

(۲) الاعتقاد علی مذاہب اسلام ۱/۱۱۸۔

(۳) الآداب الشریعہ ۱/۲۵۸، ۲۶۱، الاعتقاد علی مذاہب اسلام ۱/۱۱۸۔

(۴) تاوی من تیبہ ۲۸/۲۱۹، ۱۵۳۔

## بدل

دیکھئے ”بدل“۔

## بدتہ

تعریف:

۱- ”بدتہ“ لغت میں خاص اونٹ میں سے ہوتا ہے، اس لفظ کا اطلاق ز اور مادہ دونوں کے لئے ہوتا ہے، اس کی جمع ”بہدیں“ ہے، اس کو بدتہ اس کی شخامت (بدن والے) کی وجہ سے کہا گیا۔

المصباح المنیر میں ہے: اہل لغت کہتے ہیں: بدتہ اونٹنی یا گائے کو کہتے ہیں، ارم ہی نے اضافہ کیا: یا ز اونٹ کو کہتے ہیں، انہوں نے کہا: بدتہ کا اطلاق بڑی پرکھیں ہوتا ہے۔

اصطلاح میں بدتہ اونٹ کے ساتھ مخصوص ہے، اہل لغت گائے چونکہ شریعت میں بدتہ کے حکم میں ہے، اس سے وہ اس کے قائم مقام ہوئی، اس کی دلیل حضرت جابر بن عبد اللہ کی روایت ہے: ”سبحنا مع رسول اللہ ﷺ عام الحادیبۃ البدتہ عن سبعۃ، والبقرة عن سبعۃ“<sup>(۱)</sup> (م نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدتہ پیسے کے سات ساتھ فراموشی جانب سے بدتہ کی قربانی کی، راست فراموشی جانب سے گائے کی قربانی کی) جس گائے بدتہ کے حکم میں ہوئی، باجوہ یہ ان میں مغایرت ہے، اس لئے کہ لقمہ کا عطف بدتہ پر کیا گیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں میں مغایرت ہے<sup>(۲)</sup>۔

(۱) حدیث حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مع رسول اللہ ﷺ ”و“ روایت مسلم (۵۵۴ طبع پہلی) سے کی ہے۔

(۲) الفروق فی الفہم ص ۳۰۰ طبع بیروت، المصباح المنیر، المغرب: ۱۰۰ ”بدتہ“۔



ایکوں میں رہیں اور ان کے پیٹاب مردہ ہیں۔) ، انہیں کا پینا  
مباح نہیں ہے، اور اس لئے کہ نبی کریم ﷺ بکریوں کے رہنے کی  
جسموں میں نماز پڑھتے تھے اور وہاں نماز کا حکم دیا۔<sup>(۱)</sup>

### ب- مضمون ثانی:

۳- جمہور علماء اس طرف گئے ہیں کہ مہ کا گوشت کھانے سے وضو  
نہیں ٹوٹتا۔ لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الوضوء مما حوج لا مما  
دخل"۔<sup>(۲)</sup> (وضو اس چیز میں سے لازم آتا ہے جو باہر نہیں نہ کہ ان  
سے جو اندر داخل ہوں)، اور حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ  
ﷺ کا وہ میں سے آتش کی طرح یہ تھا کہ گ سے پکی چیزوں (کی  
وجہ) سے وضو نہیں فرماتے تھے<sup>(۳)</sup>، اور اس سے بھی کہ وہ کھانی  
جانے والی چیز ہے جو دیگر ماکولات کے مشابہ ہے۔

یہی قول حضرت ابو ہریرہ، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت  
علی، حضرت ابن مسعود، حضرت ابی بن کعب، حضرت ابو طلحہ، حضرت  
ابو الدرداء، حضرت ابن عباس، حضرت عامر بن ربیعہ اور حضرت  
ابو امامہ سے مروی ہے۔ جمہور تابعین بھی اسی کے قائل ہیں، اور یہی

(۱) ابن ماجہ ص ۲۳۳، جامعہ الدیلمی ص ۵۱، مفتی الکتاب ص ۷۷، کتب  
فتاویٰ ص ۱۹۳۔ حدیث: "ان النبی ﷺ کان یصلي فی مواضع  
الغیر..." کی روایت بخاری (صحیح ص ۳۱ طبع استغیہ) نے کی ہے۔  
(۲) حدیث: "الوضوء مما حوج لا مما دخل..." کی روایت در فضی  
(ص ۱۵۱ طبع شرکت المطابع الفیہ) نے کی ہے ابن جریر نے فرمایا اس کی سند  
میں فضل بن یحییٰ بہت ضعیف ہیں، ابن عمر سے نقل کیا گیا ہے کہ انہوں نے  
فرمایا: اصل یہ ہے کہ یہ حدیث موقوف ہے۔

(۳) حدیث: "کان احوال الامویہ لوک الوضوء مما مست  
الدار..." کی روایت ابوداؤد (ص ۱۳۳ طبع عزت عید دہلی) نے کی ہے،  
ابن جریر سے اس کو صحیح بتایا ہے (ص ۲۸ طبع المطب المطبوع)۔

اس کے باوجود بعض فقہاء نے "بدنہ" کا اطلاق اہل اہل و  
وہوں پر کیا ہے۔<sup>(۱)</sup>

جمہل حکم:

"بدنہ" سے مخصوص حکام متعلق ہیں، جو رت و اہل تینہ

غف۔ "بدنہ" کا پیٹاب اور گوہر:

۲- حنفیہ و شافعیہ کے نزدیک جاہر کے گوہر اور پیٹاب نفس ہیں  
خود وہ جو بحال ہوں یا حرام، "بدنہ" بھی جانور ہیں۔ لیکن  
بخاری شریف کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس جب وہ  
پتھر اور یک گوہر استیحا کی غرض سے لائے گئے تو آپ ﷺ نے  
وہوں پتھر لے لے، "گوہر" نہیں کر دیا، اور فرمایا: "هنا رکس"۔<sup>(۲)</sup>  
(یہ محسوس ہے)، "رکس" محسوس کو کہتے ہیں۔

جہاں تک پیٹاب کی نجاست کا تعلق ہے تو اس کی دلیل رسول اللہ  
ﷺ کے اس قول کا عموم ہے کہ: "ممن هو من البول فان عامة  
علامات القبر منه"۔<sup>(۳)</sup> (پیٹاب سے بچو، بے شک عذاب قبر عام  
طور پر اسی سے ہوتا ہے)، اس میں تمام انواع کے پیٹاب داخل ہیں۔  
مالک، اور حنابلہ کی رائے ہے کہ حال جانوروں کے پیٹاب اور

گوہر پاک ہیں، اس لئے کہ حدیث ہے: "ان النبی ﷺ امر  
العربیین ان یمحقوا بابل المصلفة فی شربوا من ابوالہا  
وابیہا"۔<sup>(۴)</sup> (نبی ﷺ نے اہل عرب کو حکم دیا کہ وہ صدقہ کے

(۱) ابن ماجہ ص ۲۰۰۔

(۲) حدیث: "هنا رکس" کی روایت بخاری (صحیح ص ۲۵۶ طبع استغیہ) نے کی ہے۔

(۳) حدیث: "ممن هو من البول..." کی روایت در فضی (ص ۲۷ طبع شرکت  
المطابع الفیہ) نے دھڑلے سے کی ہے اور فرمایا: اس حدیث میں کوئی حرج  
نہیں ہے۔

(۴) حدیث: "ان النبی ﷺ امر العربیین..." کی روایت بخاری (صحیح  
ص ۲۳۵ طبع استغیہ) اور مسلم (ص ۱۴۶ طبع اہل) نے کی ہے۔

رہا اہمیت کا اور اس کے پینے سے فسوٹوں کی بہت زیادہ کی  
اور وہ انتہی تیز:

ایک روایت ہے کہ فسوٹوں جانے گا اس کی دلیل حضرت سید  
بن قیس کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "توصؤوا من  
لحوم الإبل والباہیا" (۱) (مٹ کے گوشت اور اس کے دودھ  
کھانے پینے کی وجہ سے فسوٹ رہے۔)

دوسری روایت یہ ہے کہ اس صورت میں فسوٹ نہیں ہے، اس سے  
کہ صحیح حدیث صرف گوشت کے سلسلہ میں وارد ہے، صاحب کشف  
الغٹا نے اس قول کو راجح قرار دیا ہے (۲)۔

ج۔ بد نہ کا جوٹھا:

۴۔ تمام علماء کے یہاں اونٹ، گائے اور بکری سب کا جوٹھا پاک  
ہے، اور ان کے جوٹھے میں کسی طرح کی کریت نہیں ہے، گائے کے  
دو گندگی خور ہوں۔

ابن المذہب فرماتے ہیں: اہل علم کا دھما ہے کہ حامل جانور کا  
جوٹھا چھ اور اس سے فسوٹ کرنا جائز ہے (۳)۔

۵۔ اونٹ اور بکریوں کے باندھنے کی جگہ میں نماز:

۵۔ جمہور علماء کی رائے ہے کہ اونٹ کے بازو میں نماز پڑھنا  
مکروہ ہے۔

(۱) حدیث: "توصؤوا من لحوم الإبل والباہیا" کی روایت احمد (۳/۳۵۳) طبع  
طبع المصنف (اور ابن ماجہ (۱/۱۶۶) طبع المصنف) نے کی ہے بھیر کی ہے کہ  
ججاج بن مرقا کے ضعف حدیث کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔

(۲) خطاوی علی مرقا، اصلاح ص ۷۳-۷۸، جامعہ المدینۃ العلمیۃ، ۲۳، شرح  
المروسی ۱/۵۵۵، المجموع ۲/۵۷۵ اور اس کے بعد کے صفحات، المصنف ۱/۸۷،  
۱۹۰، انکشاف الغٹا، ص ۱۳۰۔

(۳) المصنف ۱/۵۰، جامعہ الخطاوی علی مرقا، اصلاح ص ۷۷۔

خسیرہ مالکیہ کا مسلک و شافعیہ کا صحیح مذہب ہے۔

حسابدہ کا مذہب نیز امام شافعی کا قدیم مسلک یہ ہے کہ اہمیت کا  
گوشت کچھ پکا ہو، جب وہ جوڑیہ بغیر جانے ہر حال میں کھانے سے  
فسوہ جب ہوتا ہے، اس رائے کے قائل، حاکم بن راہو، یحییٰ بن  
یحییٰ میں ماوردی نے صحیح کی ایک جماعت سے یہی رائے نقل کی ہے  
ان میں زید بن ثابت، ابن عمر، ابو موسیٰ اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہم ہیں۔  
شافعیہ میں سے ابو بکر بن شریہ اور ابن المذہب نے اپنی کو اختیار کیا ہے،  
شیخی نے اپنی رائے کی ترجیح اور اختیار کی جانب اشارہ کیا ہے۔ اور  
نووی نے "المجموع" میں اس رائے کو قوی قرار دیا ہے۔

اس حضرات نے حضرت یزید بن عازبؓ کی حدیث سے  
استدلال کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ سے منب کے  
گوشت کی بہت دردت یا یا تو آپ ﷺ نے فرمایا:  
"توصؤوا مہا" (اس کو کھانے سے فسوٹ رہے)، اور بکری کے گوشت  
کی بہت دردت یا یا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "لا يتوصؤا  
مہا" (۱) (اس کے کھانے سے فسوٹ نہیں یا جائے گا)، ان کا  
استدلال اس ارشاد نبوی سے بھی ہے: "توصؤوا من لحوم  
الإبل، ولا تتوصؤوا من لحوم الغنم" (۲) (اونٹ کے گوشت  
کھانے کی وجہ سے فسوٹ رہے، بکری کے گوشت کھانے کی وجہ سے فسو  
نہ نہ رہے)۔

(۱) حدیث: "مثل من لحوم الإبل ولحوم الغنم..." کی روایت ابو داؤد  
(۲۸/۱) طبع عزت حیدر عباسی (اور ابن خزیمہ (۲/۲۲) طبع المکتب الاسلامی)  
نے کی ہے اور ابن خزیمہ نے کہا: علماء محدثین کے درمیان اس بابت  
تفاوت کا ہمیں علم نہیں کہ یہ حدیث اپنے روایت کی عدالت کی وجہ سے  
اور روئے نقل صحیح ہے۔

(۲) حدیث: "توصؤوا من لحوم الإبل..." کی روایت ابن ماجہ (۱/۱۶۶) شیعین محمد  
نور محمد بنی (کے) ہے اس کی سند میں یحییٰ بن ولیدؓ کی ہے انہیں نے صحیح  
سے روایت کیا ہے اس کے رجال ثقات ہیں خالد بن عمر مجہول الحال ہیں۔

حنفیہ نے اونٹ کے ساتھ گائے کو بھی کراہت کے حکم میں شامل کیا ہے۔  
مالکیہ و شافعیہ کہتے ہیں کہ بکری کی طرح گائے کے بازو میں بھی نماز پر حنا جا رہا ہے۔

حنا بد کے نزدیک اونٹ کے بازو میں نماز درست نہیں ہے۔ یعنی جب وہ منہ خیر تے و رہنا دیتے ہیں بہت اونٹ اپنے منہ میں حنا خیر تے ہیں وہ نماز پر ہے میں کوئی حجت نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

۵۔ (حج میں) کو جب ہونے والے دم:

۶۔ (حج) قرآن اور تمتع میں قربانی میں، اور حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں کسی وجہ کے ترک یا کسی ممنوع کے ارتکاب میں سات لمزہ کی طرف سے ایک بدنہ کافی ہوگا۔

حنفیہ کے نزدیک اگر حائضہ یا نفاس والی عورت طواف کر لے تو مکمل بدنہ جب ہوگا۔

جیسا کہ اگر حرم کسی بڑے شکار جیسے زراف یا شتر مرغ کو قتل کر دے تو اس اختیار کے مطابق جس کی تفصیل اپنے مقام پر لکھی ہے، مکمل بدنہ جب ہوگا۔

اسی طرح اس شخص پر (مکمل بدنہ) واجب ہوگا جو حج اور عمرہ کے احرام کی حالت میں تحلیل منفر سے پہلے جماع کر لے، اس مسئلہ میں اختلاف و تفصیل بھی ہے جس کے لئے ”احرام“، ”حج“، ”ہدی“ اور ”صدقہ“ کی اصطلاحات کی جانب رجوع کیا جائے۔

و۔ ہدی:

۷۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ ہدی (حج میں قربانی کا جانور) سنت ہے،  
(۱) ابن ماجہ ۲۵۳-۲۵۵، حلیۃ الدوسقی ۱/۱۸۸-۱۸۹، معنی الحج ۲۹۵-۲۹۳، کشف القناع ۱/۲۹۵-۲۹۳۔

صرف مذکر کی صورت میں واجب ہے یہ اونٹ، گائے اور بکری سے ہوتا ہے، اونٹ میں ضروری ہے کہ وہ پانچ سال پورے کر کے چھنے سال میں داخل ہو گیا ہو۔

صحیحین میں ہے: ”انہ مستحب الہدی فی حجة الوداع عذرة بركة“<sup>(۱)</sup> (نبی اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع میں ایک سو ہدی میں بھجوا دیے)۔ در مستحب ہے کہ ہدی کا جانور فر پہ اور اچھا ہو یہ تکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَمَنْ يُعْظَمْ شَعَانُوَ اللّٰهُ لِحَاجَتِهَا مِنْ تَقْوٰی الْقُلُوْبِ“<sup>(۲)</sup> (اور جو کوئی (دین) خدا کی یادگاروں کا ادب رکھے گا یہ) ”ب“ (لوں کی پرہیزگاری میں سے ہے)، حضرت ابن عباسؓ نے اس کی تفسیر فر پہ اور اچھا ہونے سے کی ہے۔

ہدی میں بدنہ کے گلے میں قد، دوزان، مستحب ہے<sup>(۳)</sup>، اس سلسلہ میں کچھ تفصیلات بھی ہیں جنہیں ”حج“، ”ہدی“، ”احرام“، ”قرآن“ اور ”تمتع“ کی اصطلاحات میں دیکھا جائے۔

ز۔ بدنہ کا ذبح:

۸۔ اونٹ اور جس میں بدنہ بھی شامل ہے، کے ذبح کے لئے ”نحر“ کا طریقہ مخصوص ہے، جمہور فقہاء کے نزدیک اونٹ کا نحر کرنا مسنون ہے، اور مالکیہ کے نزدیک اس کا نحر واجب ہے، اور اسی حکم میں انہوں نے زرافہ کو بھی شامل کیا ہے۔

(۱) حلیۃ الدوسقی ۱/۱۸۸-۱۸۹، کشف القناع ۱/۲۹۵-۲۹۳، معنی الحج ۲۹۵-۲۹۳، کشف القناع ۱/۲۹۵-۲۹۳۔

(۲) سورہ حج ۳۲۔

(۳) ابن ماجہ ۲۵۳-۲۵۵، حلیۃ الدوسقی ۱/۱۸۸-۱۸۹، معنی الحج ۲۹۵-۲۹۳، کشف القناع ۱/۲۹۵-۲۹۳۔

نح - ویت، جان کا بدلہ ویت :

۹- اوت، سونا اور چاندی کی شکل میں ویت کی اداسگی کے جو اثر پر  
فتنہ، کا اتفاق ہے، گھوڑا، گائے اور بکری میں اختلاف ہے، اس کی  
"تفصیل کے لئے" ویت کی اصطلاح دیکھی جائے۔



ویت کے دین کو شافعیہ و حنابلہ نے جاری کر دیا ہے، حنفیہ  
کے نزدیک اس کو ذبح کرنا مکروہ و تنزیہی ہے، جیسا کہ ابن عابدین  
نے ابو سعید کے واسطے سے ویری سے نقل کیا ہے۔  
مالکیہ کہتے ہیں کہ: ویت میں دین اور ہرے جانوروں میں  
اختیار و رضا و راء جائز ہے۔

پھر نوح جیسا کہ ابن عابدین نے کہا ہے سید کے پاس نوح کے  
بچے حصہ میں رکوب کے ہائے قائم ہے، ہر دین ویتوں، انھوں کے  
نیچے نرون کے اوپری حصہ میں رکوب کا کانا ہے۔

اور جانور کو کھڑا کر کے اس کے ہا میں پاؤں کو پاندھ کر کرنا  
مسنوں ہے، کیونکہ حضرت عبدالرحمن بن سابط سے مروی ہے: "ان  
انسی سنیۃ واصحابہ كانوا یسحرون الہیۃ معقولة  
المسری، فاسۃ علی ما بقی من قوائمہا" (۱) (بنا کریم  
صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب بد مذہب کو پایاں پاؤں پاندھ کر، بقیہ میں نہ  
کھڑا کر کے کھڑے کرتے تھے، "واللہ تعالیٰ عا رشا، ہے: "فدا و حبث  
جوابہا" (۲) (پھر جب وہ رات کے بل رپڑیں) جو اس بات کی  
دلیل ہے کہ جانور کو کھڑا کر کے نہ کیا جائے۔

نح کا طریقہ یہ ہے کہ نیزہ سے اس وہرہ (گڈھا) میں مارا جائے  
جو یہہہ رگڑن کی جڑ میں ہے (۳)۔

(۱) حدیث عبدالرحمن بن سابط "ان النبی ﷺ واصحابہ..." کی  
روایت ابو داؤد (۳۷۱/۲ طبع عزت عید دھاس) نے حضرت عبدالرحمن  
بن سابط سے مروی اور حضرت جابر بن عبد اللہ کی تفصیل حدیث سے مل کر کی  
ہے اس کی اصل صحیح بخاری (اصح ۵۵۳ طبع المستقیم) اور مسلم  
(۵۵۸/۲ طبع المجلد) میں ہے۔

(۲) سورۃ حج ۳۶۔

(۳) ابن ماجہ ج ۵/۱۹۲، السنن ج ۲/۱۰۰، معنی لکھا ج ۳/۱۷۱، کتاب التنازع  
۳۳، ۷، اہم فی ہما اثر الخطاب ۳۲۰۔

کی وجہ سے بعض احکام میں فرق ہوتا ہے، ایسے اہم احکام آگے دیے  
ہوں گے۔

الف- باد یہ میں اذان:

۳- اذان کے لئے اپنے ایمات میں ہر نماز کے وقت وہ کہتا  
مستنون ہے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو سعیدؓ سے  
فرمایا: ”ایک رجل يحب الغم والبادية، فإذا دخل وقت  
الصلاة فاذن، وارفع صوتك بالنداء، فإنه لا يسمع  
مدى صوت المؤذن جن ولا إنس ولا شيء إلا شهد له  
يوم القيامة“ (۱) (تم بکری اور دیہات کو پسند کرنے والے شخص ہو تو  
جب نماز کا وقت آئے تو اذان دے، اور بلند آواز سے اذان دے، اس سے کہ  
مومن کی آواز جہاں تک بھی جس کی ذہن پر انسان یا کسی شیئی تک پہنچتی  
ہے وہ قیامت کے دن اس کے سے کوئی نہ کی، دیکھئے :

ب- جمعہ اور عیدین کا سقوط:

۴- دیہاتیوں پر مار جمعہ واجب نہیں ہے، اگر وہ چننے پھینکنا یا دیگر  
جمعہ کام کریں تو عدم مستطیات (یعنی نہ بنائے) کی وجہ سے جمعہ  
درست نہیں ہوگا، یہ نکتہ مدنیہ کے تراویح میں لے کر دیا گیا ہے۔  
اسلام قبول کرنے والے قبائل کو جمعہ کا حکم میں دیا گیا تھا، ورنہ  
انہوں نے جمعہ قائم کیا، اگر انہوں نے نماز جمعہ قائم کی ہوتی تو اسے  
ضرر نقل یا جانا، بدوئی جمعہ میں ماہرین طرف سے کافی نہیں ہوتی،

(۱) دحل علی شرح لمہاج، ۲۹۸، (اصناف، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱





پاؤں گے یا نہیں“ (۱)۔

میں امام و عام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اگر دیہات والوں پر زیادتی کی جائے تو جاں و مال سے ان کی مدد کریں اور ان کا دفاع کریں، اور اگر کوئی مصیبت یا قتل مازل ہو تو اثر اجابت اور عمومی سے مدد کریں (۲)۔

۷۔ دیہات و شہر والوں کے مائلہ میں داخل نہیں اور کسی طرح برعکس:

۷۔ دیہاتی شہری قافل کے عائلہ میں داخل نہیں، اور نہ شہری دیہاتی قافل کے عائلہ میں داخل ہے، اس لئے کہ انہوں میں باہمی نمرت نہیں ہوتی جیسا کہ مالک کہتے ہیں (۳)؛ تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”عائلہ“۔

۸۔ دیہاتی کی امامت:

۸۔ نماز میں اعرابی کی امامت مکروہ ہے جیسا کہ ہم یہ کہتے ہیں، اس سے کعمومات میں حتام سے جہالت ہوتی ہے (۴)۔

فقہاء کے کتاب اصطلاح، باب صلاۃ جماعہ میں اس کا ذکر فرمایا ہے، (دیکھئے ”امتہ اصطلاح“، ”صلاۃ جماعہ“۔)

۹۔ رٹ بچہ کو دیہات منتقل کرنا اور اس کا حکم:

۹۔ اگر کوئی شہری یا دیہاتی شہر میں لاوارث کوئی بچہ پائے تو اسے

دیہات منتقل نہیں کر سکتا، کیونکہ (دیہات میں) دین، علم و رہبر سے محرومی کا ضرر اس سے پہچے گا، اور اسے دیہات میں پائے تو شہر منتقل کر سکتا ہے، کیونکہ یہ منتقلی اس کے مفاد میں ہے، اور اسے دیہات میں رکھ سکتا ہے، جیسا کہ ثانیہ نے اس کی صراحت کی ہے تفصیلات اصطلاح ”تیمم“ میں دیکھی جائے (۱)۔

ح۔ شہری کے خلاف دیہاتی کی شہادت:

۱۰۔ شہری کے خلاف دیہاتی کی شہادت کے مسئلہ میں اختلاف ہے، جمہور نے اس کو درست قرار دیا ہے، اور مالک نے منع کیا ہے (۲)۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے: ”لا تجوز شہادۃ بلوی علی صاحب قریۃ“ (۳) (بلوی کی شہادت صاحب قریہ کے خلاف درست نہیں ہے)، اور اس لئے بھی کہ وہ عموماً شہادت کو صحیح طریقہ پر دیتا نہیں رہا کرتے۔

ط۔ حلال کھانے کی تعیین میں دیہات والوں کی عادات فیصل نہیں:

۱۱۔ جن کھانوں کے احکام شریعت میں منصوص نہیں ان کی بہت خبیث اور طیب کی پہچان میں کن لوگوں کی طرف رجوع کیا جائے گا؟ ثانیہ اور حنابلہ کے نزدیک اس سلسلہ میں صرف شہر کے عربوں پر اکتفا کیا جائے گا، امام نووی فرماتے ہیں: اس سلسلہ میں میں،

(۱) حاشیہ طبری ۵/۱۲۵، اسکی الطالب ۲/۳۷۷۔

(۲) انہی ۹/۱۷۷۔

(۳) حدیث ”لا تجوز شہادۃ بلوی“۔ اسکی روایت ابو داؤد (۲۴/۳) طبع عزت عید دہاسی اور حاکم (۹۹/۳) طبع دائرة المعارف (۱/۱۷۷) کے ہے ابن دقن القیصری کہتا ہے اس کے رجال انتہائی صحیح کے جاں ہیں (الامام ۴/۵۲۰ طبع دارالافتاء اسلامیہ اہل بیت)۔

(۱) حدیث بریدہ ”إذا قبت عسوک...“ کی روایت مسلم (۳۵۷/۳) طبع نجس) نے کی ہے۔

(۲) الامام ابن عیدرہ ۲/۲۲۷ اور اس کے بعد کے صفحات طبع مصطفیٰ محمد۔

(۳) انشراح صغیر ۲/۲۰۲ طبع دارالحدیث۔

(۴) الاختیار ۵/۵۸ طبع دارالحدیث۔

جامد وہ لے مال و روختعل عربوں کی جانب رجوت کیا جائے گا  
نہ کہ دیہات کے رہنے والے گنہگار، فقر، اور محتاجوں کی طرف،  
بن قنہ امر فرماتے ہیں: اس لئے کہ یہ لوگ نہ ہر ت اور حکمرانی کی وجہ  
سے جو پاتے ہیں کھاتے ہیں<sup>(۱)</sup>۔

## بذر

کی - دیہات و روستوں میں سے عدت والی عورت کے کوچ  
کرنے کا حکم:

۱۲ - اہل دیہات کی زندگی میں اصل یہی ہے کہ شاداب علاقوں کی  
تلاش میں ایک دوسری جگہ منتقل ہوتے رہتے ہیں، اس لئے یہ بات  
عدت والی عورت کے اہل خانہ اگر منتقل ہوں تو وہ بھی ان کے  
ساتھ منتقل ہوگی اور گنہگار نہیں ہوگی کیونکہ اہل خانہ کو چھوڑ کر تنہا  
اس کا قیام باعث حرج ہے، اور اس لئے بھی کہ سفر ان کی رہائی کا  
لازمہ ہے، کتب فقہ میں کتاب عدت کے تحت فقہاء نے اس پر تفصیل  
فرمائی ہے<sup>(۲)</sup>۔

ک - دیہاتی کا شہری ہو جانا:

۱۳ - اگر دیہاتی شہر میں آکر آباد ہو جائے تو شہر والوں میں شمار ہوتا  
اور شہر کے احکام اس پر جاری ہوں گے۔

تعریف:

۱ - بدو رقت میں چھتی کے لئے زمین میں دانہ ڈالنے کا کام ہے، یہی  
مصدر ہے، اور کبھی اس کا اطلاق بیج پر بھی ہوتا ہے، تو اس صورت میں  
مصدر کا اطلاق اسم مفعول پر ہوتا ہے۔  
فقہی استعمال اس مفہوم سے الگ نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

اجمالی حکم:

۲ - کاشت کے لئے زمین میں بیج ڈالنے کی بہت صل یہ ہے کہ یہ  
مباح ہے اور اس کی کاشت مباح ہو، لیکن نیت قرآنی ہے:  
”فَاَنْزَلْنَاهُ فَاْتَحَرْتُمْ“ ”انہم قد رعوہ“ ”ممن الرّاعون“<sup>(۲)</sup>  
(اچھا ہے یہ نارا کہ جو کچھ تم بوتا ہو سے تم گاتے ہو یہ) (اس کے)  
اگانے والے ہیں)۔

یہ آیت احسان و امتنان کی جنت سے کاشت کی بدعت پر دلالت  
رہی ہے، چھتی کبھی صدقہ کی نیت کی وجہ سے مندوب ہوتی ہے،  
اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: ”ممن مسمیٰ بغرس  
غرسا، أو بدوع ردعاً فیاکل منہ طیر أو إنسان أو بهیمۃ

(۱) لسان العرب، الکلیات، مادہ ”بذر“، طبع المطبعہ مصر ۱۲۹۰، تہذیبی بزازریہ

بر حاشیہ الفتاویٰ الہندیہ ۱/۸۸۔

(۲) سورہ بقرہ ۳، ۵۴۔

(۱) المجموع، ۲۵/۸، طبع المصنف، ۵۸۵/۸، طبع المصنف۔

(۲) حصہ ۱/۵۲، طبع سوم۔

میں، اس مسئلہ کی تفصیل کے لئے "زکوٰۃ الفروع" کی اصطلاح دیکھی جائے<sup>(۱)</sup>۔ اور ایسے واندہ پر پئی اجملہ زکوٰۃ، جب ہے جو وقف کر دیا گیا ہو کہ ہر سال کی ملکوں یا راہیہ کی زمیں میں سے ہونا جائے، بشرطیکہ وہ نصاب کو پہنچ جائے، یہ خلاف اس، نہ کہ جسے قرض دینے کے لئے وقف کیا گیا ہو، اس میں ہر ضرورت کے رد ایک زکوٰۃ نہیں ہے جو فقراء وغیرہ کی ضرورت کے لئے کاشت کی غرض سے واندہ کے وقف کے جواز کے قائل ہیں (۲)، اور غصب کے باب میں مقام بحث ہے غصب کی ہونی یا زیادتی سے حاصل شدہ زمین میں بیج ڈالنا، ورج ڈالنے کے بعد مالک زمین کا اپنی زمین لوٹا لینا، یا غصب کرنے والے کو بیج کا عوض دلایا جائے گا یا نہیں، اس کی تفصیل کا مقام اصطلاح "غصب" ہے (۳)۔



إلا كان له به صدقة<sup>(۱)</sup> (اگر کوئی مسلمان کوئی رخت لٹاتا ہے یا کوئی کاشت کرتا ہے، پھر اس میں سے پردہ دیا انسان یا جانور کھاتے ہیں تو اس کے لئے یہ صدقہ ہوتا ہے)، اور کبھی یہ وہب ہوتی ہے جب کہ لوگ اس کے محتاج ہوں، اور کبھی بعض اقسام کے حج و عمرہ حرام ہوتا ہے مثلاً کوئی ایسا دانہ کاشت کے لئے بویا ہو لوگوں کے لئے ضرر رساں ہو جیسے شیشہ و رقبوں کی کاشت، چونکہ یہ امر اس جیسی شے ضرر و مفصل حرام کا درمیان میں ہے، اور جوئی کی حرام کا درمیان ہونہ بھی حرام ہوتی ہے<sup>(۲)</sup>۔

### بحث کے مقدمات:

۳- فقہاء نے مزارعت، زکوٰۃ اور نصاب کے جواب میں مخصوص مقدمات پر ”ہرز“ سے متعلق تشکیک فرمائی ہے:

چنانچہ مزہرت (کے باب میں گفتگو کا مقام یہ ہے کہ) مقدمہ  
مزہرت میں اس کی صحت یا نفاذ کے تعلق سے جج کس کے ذمہ ہوگی،  
(یہ بحث) ان فقہاء کے رد ایک ہے جو مزہرت کا اعتبار کرتے ہیں  
جیسے حنفیہ، مالکیہ اور حنبلیہ<sup>(۳)</sup>، اور زمین میں جج اٹھنے سے مقدمہ  
مزہرت کے لڑوں کی بحث میں، اس بابت تفصیل بھی ہے جس کے  
لئے ”مزہرت“ کی اصطلاح دیکھی جائے<sup>(۴)</sup>۔

زکاة کے باب میں کاشت کی پیداوار اور اس کے شروط کے مسئلہ

( ) جو بیعت مہما میں مسلمہ۔۔۔ کی روایت بخاری (ترجمہ ۳/۵ طبع استغیثہ)  
سے کی ہے

(۲) این مجرای ۴۳ تا ۴۵ سانتی متری است.

(۳) ابن ماجه ۱/۵۶، الهیامیه ۵۸، جوامع الاکلیل ۴/۴۳، ۴۵، ۴۶  
 تلبیه و غیره ۳۱، ۶۱، انشی ۵/۳۳۸ طبع سعودی

(۴) ابن ماجہ میں ۵۱۸ احادیث جوہر الکلیل ۱۲۳/۲ حادیۃ القدوسی علی الشرح  
المکتبہ ۳/۲۷۳۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۳/۵۵، الوقت ۱۸:۴۵، ۴۵۶، ۴۵۷۔

(۲) مائتہ اللہ سوتلی علی اشترک الکبیر ۱/۳۸۵۔

(۳) جوہر الکلیل ۱۲/۵۵۳، حاشیہ المدنی علی الشرح الکبیر ۳/۶۱۳، معنی ۲۳۲/۵۔



فارغ ہوا اور بری ہوں۔

اصطلاح میں اگر کسی شخص کا دوسرے کے ذمہ یا اس کے تیس ہذا حق ساقط نہ رہا، یہ کہتے ہیں، معاملات اور یوں میں اس کی تعریف آتی مالکی نے یوں کی ہے: اپنے مدیون کے ذمہ سے دین کو ساقط کر دینا اور اس سے ذمہ کو فارغ کر دینا۔

یہ اقرض خلوہ (ان) نے بری کر دیا ہیں طور کہ چھ مدیون کے ذمہ سے، یہ کو ساقط ذمہ کو فارغ کر دیا تو یہ امت حاصل ہوئی۔ اس طرح بری کرنا یہ امت کے سبب میں سے ایک سبب ہے، یہ امت بھی بری کر دینے سے حاصل ہوتی ہے اور کبھی دوسرے سبب سے، جیسے کہ قرض خلوہ مدیون سے اپنا حق وصول کر لے، ضمان کا سبب، ان کے فعل کے علاوہ کسی دوسرے عامل کی وجہ سے رال ہو جائے۔ اور کبھی اس دونوں ("بر" اور "امت") میں سے ایک لفظ دوسرے کی جگہ استعمال ہوتا ہے، اس لئے کہ ان دونوں کے درمیان اثر اور مؤثر کا تعلق ہے<sup>(۱)</sup>، (دیکھئے: امراء)۔

ب- مباراة:

۳- مباراة لغت کی رو سے برادۃ سے مفادلت کا صیغہ ہے، یہ دہ جانب سے برادۃ میں اشتراک کو کہتے ہیں<sup>(۲)</sup>، اور یہ لفظ طلع میں شمار ہوتا ہے، اگر رئیس کے درمیان مبارات، نفع ہوتا نکاح سے تعلق رکھنے والے ہر ایک کے دوسرے کے تین حقوق کو ساقط کر دیتی ہے، اس میں تفصیل بھی ہے، اس لفظ کا اکثر استعمال بیوی کا شوہر پر لازم اپنے حقوق کو طلاق کے عوض ساقط کر دینے کے لئے ہوتا

## براءة

تعریف:

۱- براءۃ لغت میں کسی شئی سے نکل جانے اور اس سے جدا ہو جانے کو کہتے ہیں، اس کی اصل "البراء" ہے جو "القطع" کے معنی میں ہے، پس براءۃ کے معنی تعلق قطع کرنے کے ہوئے، کہا جاتا ہے: "ہرنت من الشیء، وانہا براءۃ" جب کسی شئی کو اپنی ذات سے دور کر دے اور اس کے اسباب کا شددے، اور "ہرنت من اللہین" دین مجھ سے منقطع ہو گیا اور ہمارے درمیان تعلق نہیں رہا<sup>(۱)</sup>۔

براءۃ کا اصطلاحی معنی اس کے لغوی معنی سے الگ نہیں ہے، چنانچہ فقہاء الفاظ طلاق میں "براءۃ" سے جدا ہوا مراد لیتے ہیں، دیون، معاملات، جنایات کے جواب میں چھٹکارا اور بے قصور ہونے کا معنی مراد لیتے ہیں، اور فقہاء کے یہاں بکثرت یہ حملہ ملتا ہے، "الاحل براءۃ اللعۃ" یعنی اصل ذمہ کا فارغ ہونا اور دوسرے کے حق کے ساتھ مشغول نہ ہونا ہے<sup>(۲)</sup>۔

متحدہ غلط:

نف- برادۃ:

۲- براءۃ لغت میں "برئی" سے افعال کا صیغہ ہے، جس کا معنی ہے

(۱) لسان العرب: مادہ "براء"، فتح القدیر ۳۱۰/۲، المسحور فی القواعد شرعی

۸۱/۲، جوہر لا کیل ۵۲/۲، انصاری ۶۵۹/۲۔

(۲) لسان العرب، المصباح مادہ "برئی"۔

(۱) لسان العرب، المصباح مادہ "براء"، الکلیات فی البقاء ۳۲/۲، الفروق فی

اللہ ۳۱/۲، تفسیر قرطبی ۸/۳، تفسیر الرازی ۶/۲۱۷۔

(۲) درر الکاشف شرح مکملہ الاحکام ۴۲/۲، اختصار ۳۲/۳، قیو بی ۲۹۳/۲۔

طرح اور غصب برائے مالک مرد و عورت کی مقدار کے بارے میں فریقین میں اختلاف ہوتا ہے مقررہ ہش کا قول معتبر ہوگا اس سے کہ اصل زمرہ مقدار سے بری ہوتا ہے (۱)۔

براءت کے لفظ سے ذمہ کا اوصاف بیان کیا جاتا ہے، اسی سے فقہاء نے سرائت فرمائی ہے کہ انبیاء کا اوصاف براءت کے لفظ سے بیان نہیں ہوتا۔ لہذا یہ کہ براءت سے مراد برائی یا دعویٰ سے بری ہونا ہو (۲)۔

اس کے علاوہ معاملات و حیثیات میں اس قاعدہ کی مختلف فروعات ہیں، ان کی تفصیل ”دعویٰ“ اور ”بیعت“ کے مباحث میں کی گئی ہے۔

۶- پھر براءت ذمہ کے لئے اصل کی طرح دلیل کی ضرورت نہیں ہے، اگر کسی عمل کے درمیان یا کسی معاہدہ کی انجام دہی کی وجہ سے ذمہ مشغول ہو جائے تو اس کی مشغولیت اور ضابطہ کے فرق کے لحاظ سے مختلف اسباب سے اس کی براءت حاصل ہوتی ہے۔

چنانچہ حقوق اللہ کے اندر ذمہ اُتر چنے، پر لایم سوال جیسے زکوٰۃ اور صدقات و ایسے کے ساتھ مشغول ہونے کی ”تنگی“ سے بری براءت حاصل ہوتی جب تک کہ وہ پیر ہوں، اگر ذمہ پرانی عبادت جیسے نماز اور روزہ کے ساتھ مشغول ہوں تو ان کی ادائیگی سے اس کی براءت ہوگی، اور اگر وقت نکل جائے تو قضا سے ہوں بشرطیکہ وہ اتنی قلیل ہوں کہ ان کی قضا ممکن ہو، ورنہ تو پھر استغفار سے براءت ہوں اور اس کا حامل اللہ کے ذمہ ہوگا۔

حقوق العباد میں اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا مال غصب

ہے (۱) جیسا کہ طلاق اور طلع کے مباحث میں اس کی وضاحت ہے: پس برائت برائت کے مقابلہ زیادہ خاص ہے۔

ج- استنبہ :-

۴- اعتبار کا دعویٰ معنی برائت طلب کرنا ہے، شرعاً اس کا استعمال وہ محض میں ہوتا ہے:

اول: طہارت میں گندگی سے دونوں مخرجوں (نجاست نکلنے کی جگہ) کی نظافت کے معنی میں۔

دوم: نسب میں، عورت کا اصل ”رہبر“ کے بارے میں یہ ہے کہ طلب برائت کے معنی میں، جیسا کہ فقہاء اس معنی کے لئے اعتبار رحم کا لفظ استعمال کرتے ہیں (۲)۔

جماعت حکم:

۵- برائت آدمی کی اصل حالت ہے، ہر شخص اس حال میں پیدا ہوتا ہے کہ اس کا ذمہ بری ہوتا ہے، اور بعد میں انجام دئے گئے معاملات اور اہل سے ذمہ مشغول ہوتا ہے تو اس اصل کے خلاف جو شخص دعویٰ کرے گا اس سے اس دعویٰ پر دلیل طلب کی جائے گی، لہذا اگر کوئی شخص کسی دوسرے پر کسی حق کا دعویٰ کرے تو مدعا علیہ کا قول معتبر ہوگا، کیونکہ اس کا قول اصل کے موافق ہے، ”برہانی“ سے ذمہ طلب کیا جائے گا، کیونکہ وہ اصل کے خلاف دعویٰ کر رہا ہے، اگر وہ اپنے کے درمیان دعویٰ ثابت نہ کر سکے تو فقہی قاعدہ: ”اصل برائت ہے“ کا اعتبار کرتے ہوئے مدعا علیہ کے بری ہونے کا فیصلہ کیا جائے گا، اسی

(۱) ابن ماجہ ص ۵۶۰، سنن ترمذی ص ۱۶۰، تلمیذی ص ۵۸، ج ۱، ص ۶۶۔

(۲) سنن النسائي ص ۵۸، ابن ماجہ ص ۳۰، ج ۱، ص ۵۳۹، ج ۱، ص ۵۱۲۔

(۱) لا شاہ مظاہر ابن کثیر ص ۵۹، التلخیص ص ۵۸، التلخیص ص ۵۳، ص ۳۰۔

(۲) ابن ماجہ ص ۳۰، سنن ترمذی ص ۱۶۰، تلمیذی ص ۵۸، ج ۱، ص ۵۱۲۔

بری ہو جائے گا، اسی طرح اگر کسی دوسری وجہ سے سبب ضام زائل ہو جائے، مثلاً کوئی شخص بیع کے ضمن (سامان کی قیمت) کا کفیل ہو، بیع خالی ہو جائے (تو کفیل بری ہو جائے گا)، اس لئے کہ اصل شخص کی برائت کفیل کی برائت کا موجب ہوتی ہے<sup>(۱)</sup>۔  
اس کی تفصیل اصطلاح ”کفالت“ میں دیکھی جائے۔

لفظ برائت کا ایک اور استعمال بمعنی باطل عقائد و مذاہب سے دوری، ملاقف کے لئے ہوتا ہے، جیسے کوئی شخص اپنے اسلام کا اعلان کرے تو اس سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ دین اسلام کے مخالف مذاہب اور عقیدہ سے بری ہونے کا اقرار کرے<sup>(۲)</sup>، اس کی تفصیل اصطلاح ”اسلام“ میں دیکھی جائے۔

### بحث کے مقامات:

۹- فقہاء نے برائت پر بحث دعویٰ اور بیعت کے باب میں کی ہے، کفالت کی بحث میں کفیل کے ذمہ کی برائت کا تذکرہ کیا جاتا ہے، حوالہ میں بیان ہوتا ہے کہ حوالہ مقروض کے ذمہ کی برائت کا موجب ہوتا ہے، بیوت میں فقہاء فرماتے ہیں: بالغ کی طرف سے عیوب سے بیعت کے بری ہونے کی شرط خیار کے سقوط اور عقد کے لزوم کا سبب ہے، جیسا کہ اس کا تذکرہ امرامہ اور اس کے آثار یعنی برائت استیفاء اور برائت اسقاط کے باب میں فقہاء کرتے ہیں۔

کر لئے یا، سے ضائع کر دے تو برائت کا حصول ضمان سے ہوگا، ضمان یہ ہے کہ اگر عین ثمن موجود ہو تو، سے برائت لیا جائے، یا اگر مثلی ہو تو اس کا مثل، اور ذمت التیم ہو تو اس کی قیمت دی جائے<sup>(۱)</sup>، ان مسائل کی تفصیل کے لئے اکتاف، غصب، ضمان کی اصطلاحات دیکھی جائیں۔

اسی طرح برائت میں بھی حاصل ہو جاتی ہے کہ صلاب حق حق کی اور کفیل یا بصورتی کے بغیر اس کو بری کرے، اس کی تجزیہ فقہاء، اقسام برائت، اسقاط یا امرامہ، اسقاط سے کرتے ہیں<sup>(۲)</sup>، اس کی تفصیل اصطلاح ”امراء“ میں دیکھی جائے۔

۷- اس کے علاوہ برائت کا حصول بسا اوقات ایک ذمہ سے دوسرے ذمہ کی طرف ضمان کے منتقل ہو جائے سے ہوتا ہے جیسا کہ حوالہ میں ہے کہ اگر مقرر میں قرض حوالہ کا حق ہی تیسرے شخص (محال علیہ) کی طرف محول کر دیا، اور عقد مکمل ہو یا تو محیل (مقرر میں) کا ذمہ دین سے بری ہو جائے گا، اور اگر اس کا کوئی نہیں ہو تو نہیں کا ذمہ بھی بری ہو جائے گا، اس لئے کہ دین محال علیہ (جس کی طرف منتقل کیا گیا ہے) کے ذمہ کی طرف منتقل ہو گیا، اب اگر محال علیہ سے وصولی دینا رہو جائے<sup>(۳)</sup>، کو، پھر محیل کے ذمہ کی طرف لوٹ آئے گا، اس مسئلہ میں اکتاف بھی ہے، (دیکھیے: اصطلاح حوالہ)۔

۸- دیکھی برائت ضمان حاصل ہو جاتی ہے جیسا کہ کفالت میں ہے، اس طرح کہ اگر مقروض کی برائت اور ایسی قرض کی وجہ سے یا قرض خود کے بری کر دے کی وجہ سے حاصل ہو جاتی ہے تو نہیں کا ذمہ بھی

(۱) مجتہد الأحكام الفریۃ، ۱۵۱۵، البدیع ۷/۷۹، الفواک الدینی ۱/۸۸، ۸۹، اروضہ ۳/۲۳۵، انبی ۱/۲۰۱۔

(۲) فتح القدیر ۱/۱۰۱، مجتہد الفریۃ، ۱۵۱۲، البدیع ۷/۷۹، الفواک الدینی ۱/۸۸۔

(۳) ابن ماجہ ۱/۲۹۱، مجتہد الأحكام الفریۃ، ۱۵۱۰، جوامع الاکلیل ۱/۸۸، حاشیہ قلیبی ۳/۲۱۳، انبی ۳/۵۲۵۔

(۱) ابن ماجہ ۱/۲۹۱، مجتہد الأحكام الفریۃ، ۱۵۱۲، حاشیہ قلیبی ۳/۲۱۳، انبی ۳/۵۲۵۔

(۲) ابن ماجہ ۱/۲۹۱، مجتہد الأحكام الفریۃ، ۱۵۱۲، حاشیہ قلیبی ۳/۲۱۳، انبی ۳/۵۲۵۔

(۳) ابن ماجہ ۱/۲۹۱، مجتہد الأحكام الفریۃ، ۱۵۱۲، حاشیہ قلیبی ۳/۲۱۳، انبی ۳/۵۲۵۔



فتیبا، برام بر اجم وغیرہ خصال اذات پر ننگو وضو، غسل و رخصاں  
اذات کے تحت کرتے ہیں<sup>(۱)</sup>۔

## براجم

تعریف:

۱- برجم لغت میں برجمتہ کی جمع ہے یہ انگلیوں کی پشت پر جوڑوں اور  
مٹھوں کو کہتے ہیں، جن میں میل پکیل جمع ہو جاتی ہے۔  
اس لفظ کا اصطلاحی معنی بغوی معنی سے ملاحظہ نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

جمال حکم:

۲- طہارت یعنی وضو، غسل وغیرہ میں برجم کا جہا مندوب  
ہے<sup>(۲)</sup>، رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے: "عشر من المطرة  
وعند منہا غسل البراجم"<sup>(۳)</sup> (دس اموات میں سے  
میں برجم پڑے ن میں غسل برجم کو بھی شمار کیا)۔  
برجم کے حکم میں دو ترم مقامات آتے ہیں جن میں عاۓ میل  
پکیل جمع ہو جاتی ہے، جیسے کان، ذاک، مامن، مردن کے ایسے غیر  
مقامات۔

یہ حکم اس صورت میں ہے جب میل پانی کو کمال تک پہنچنے سے  
مانع نہ ہے، اگر کمال تک پانی کے پہنچنے میں دو رکعات بنے تو فی اصل  
اس کا زوالہ حسب ہننا طہارت میں وضو تک پانی پہنچے۔

(۱) اصطلاح سان العرب، مادۃ "برجم"۔

(۲) شرح مسلم بیرونی ص ۱۵۰ طبع دارالحدیث علیہ السلام ۸۰ طبع انتقبیہ

(۳) حدیث: "عشر من المطرة" کی روایت مسلم (۱/۲۳۳ طبع مجلس)  
سے کی ہے

(۱) حاشیہ الخطاوی علی رتقی الفلاح ص ۲۰ معنی ۸۰ طبع حواہی حاشیہ  
الدوسری ۸۹ طبع دارالحدیث علیہ السلام ۵۰-۸۹ طبع لاہور بیروت  
الحدود ۸۰ طبع انتقبیہ

کے لئے کرتے تھے۔ پھر دونوں میں قربت کی وجہ سے انس سے خارج ہونے والی نجاست کو غلط کہا جانے لگا<sup>(۱)</sup>۔  
یہ لفظ اس معنی میں براز (باز کے زیر کے ساتھ) سے کنایتاً خلالت میں متعلق ہو جاتا ہے، اس طور پر کہ ہر دو الفاظ سے غلظ کے خارج ہونے والے فضائت مراد ہوتے ہیں۔

## براز

تعریف:

۱- براز (زیر کے ساتھ) لغت کی رو سے "سجی نضا کا نام ہے، اور کنایت سے نضا، حاجت کے معنی میں ہوتے ہیں، جیسا کہ اس سے غلظ، (ہیت لگا)، بھی مراد لیتے ہیں، اس لئے کہ لوگ نضا حاجت کے لئے لوگوں سے خالی مقامات میں نکل جاتے تھے، کہا جاتا ہے: "ہوز" جب براز یعنی پاخانہ کے لئے نطے، اور "تھوز" الرجل جب حاجت کے لئے براز کی طرف نطے۔

یہ لفظ حرف باء کے زیر کے ساتھ "جنگ میں مہارزت" کا مصدر ہے، اور اس سے بھی پاخانہ کے لئے کنایہ کیا جاتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

اصطلاحی معنی میں یہ لفظ کنائی معنی سے خارج نہیں ہے، کیونکہ یہ غذائی فضائت یعنی حسب عادت خارج ہونے والی نجاست (پاخانہ) کو کہتے ہیں۔

متحدہ الفاظ:

نصف - ناطق:

۲- ناطق اصل میں زمین کے نشیبی حصہ کو کہتے ہیں، اس کی جمع - یطان اور غوطہ ہے، اسی مفہوم میں "غوطہ ذشق" کہا جاتا ہے، عرب اس قسم کے مقامات کا قصد لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رکھ کر نضا، حاجت کے

(۱) لسان العرب: مادہ "ہوز"۔

ب- بول:

۳- بول: "ابول" کا واحد ہے، کہا جاتا ہے: "ہال الإنسان والمداہنة، یبول بولاً ومبالاً" جب انسان یا جانور پیٹا ب کرے، ایسا کرنے والا "باکل" کہلاتا ہے، پھر بول کا استعمال عین کے لئے یعنی اگلی شرم گاہ سے نکلنے والے پانی کے لئے ہونے لگا، اس کی جمع "ابول" ہے<sup>(۲)</sup>۔

اس معنی میں یہ لفظ بھی "برز" (زیر کے ساتھ) کے حکم میں ہے، اس بنا پر کہ دونوں نجاست ہیں، رچہ دونوں کے خارج (نکلنے کی مراد) ہوتی ہیں۔

ج- نجاست:

۴- نجاست لغت میں ہر گندگی کو کہا جاتا ہے<sup>(۳)</sup>، اصطلاح میں یہ ایسا عکس و صف ہے جو نجاست والے شخص کی نماز وغیرہ کے جواز سے رکاوٹ بنتا ہے<sup>(۴)</sup>۔

اس معنی میں یہ لفظ براز (زیر کے ساتھ) کے کنائی معنی سے زیادہ عام ہے کہ یہ ہر دوسری نجاستوں جیسے خون، چھینٹا،

(۱) الجامع لاحکام القرآن المرقوم ۲۲۰ طبع دارالکتب ۱۹۳۷ء۔

(۲) لسان العرب، المصباح المہیر: مادہ "بول"۔

(۳) لسان العرب، المصباح المہیر: مادہ "نجس"۔

(۴) المشرح المکیر للردیہ ۳۲۱۔

مذی، وہی، شرب و روغیر نجاستوں کو بھی شامل ہے۔

جہاں حکم اور بحث کے مقامات:

۵- مقبوضہ جہاں ہے کہ برنجاست ہے اور یہ کہ اس سے چند احکام متعلق ہیں، جیسے برزخ، کپڑا، رگہ کو پاک کر دیتا ہے، اور اس کو پاک کرنا جب ہے ثواب متعلقہ کے درمیان ہو یا حذر ہو، جس کی تفصیل پے مقام پر دیکھی جاسکتی ہے۔

برزخ کی قائل معاف مقدمہ اور اس کی بیخ کے جواز میں اختلاف ہے (۱)۔

اس کی تفصیل طہرات کے ابواب اور اصطلاح "قضاء حاجت" میں دیکھی جائے۔

## برزخ

تعریف:

۱- "برزخ" لغت میں "حر" (گرمی) کی ضد ہے، اور "برزخ" حرارت کا عکس ہے (۱)۔

فقہاء بھی اس لفظ کا استعمال فی احمد لغوی معنی میں ہی کرتے ہیں۔

متعلقہ الفاظ:

برزخ:

۲- لغت میں برزخ کا ایک معنی برزخ میں داخل ہونا اور دن کے آخری حصہ میں داخل ہونا ہے (۲)۔

فقہاء کے نزدیک اس کا معنی: ظہر کو برزخ کے وقت تک مؤخر کرنا ہے (۳)۔



اجمائی حکم اور بحث کے مقامات:

۳- فقہاء نے برزخ پر تفصیل، جمع، جماعت، نمازوں کا جمع کرنا، حد، تعزیر، ہر مار کے تحت فرمائی ہے۔

الحکم۔ تیمم کے سلسلہ میں: غت ہنڈک میں پانی موجود ہونے

(۱) الاذی شرح المختار، ۱، ۱۲، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵

کے باوجود اگر سے گرم کرنے کا سامان نہ ہو اور نہ رکاوٹ پیشہ ہو تو حدیث اصغر اور حدیث کبیر سے تیمم کو مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ نے جائز قرار دیا ہے۔ اور یہی حنفیہ کی بھی ایک رائے ہے، اور حنفیہ نے اپنے مشہور قول میں حدیث کبیر سے تیمم کو جائز قرار دیا ہے نہ کہ حدیث اصغر سے۔ چونکہ حدیث اصغر میں عموماً وضو کا تحقق نہیں ہوتا بین ارض و کا تحقق ہو جائے تو اس میں بھی بالاتفاق تیمم جائز ہے۔ جیسا کہ ابن عابدین نے تحقیق کی ہے۔ و فرماتے ہیں: اس لئے کہ نص میں حدیث کے رد کرنے کی ہدایت ہے اور یہی متواتر خلاف اتفاق بھی ہے۔ مالکیہ نے سخت سردی کی وجہ سے جو پانی کو سخت قرار دیا، اس صحت مند تعظیم یا مسطر کو پانی کی تلاش اور اس کے گرم کرنے میں نماز کا وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو تو تیمم کو درست قرار دیا ہے<sup>(۱)</sup>۔

ب۔ جمعہ اور جماعت کی نماز کے سلسلہ میں: فقہاء نے سخت سردی میں جمعہ کی نماز سے درجن یا رات میں نماز جماعت سے پیچھے رہ جائے کو درست قرار دیا ہے<sup>(۲)</sup>۔

ج۔ نمازوں کو جمع کرنے کے سلسلہ میں: مالکیہ نے اجازت دی ہے، اور یہی حنابلہ کی ایک رائے ہے کہ سخت سردی میں جو نو سواری پڑی ہو یا پڑنے کا اندیشہ ہو صرف مغرب، عشاء کی نمازوں میں جمع تقدیم کی جاسکتی ہے۔

شافعیہ نے ظہر بکسر میں، مغرب، عشاء میں چند نماز کے ساتھ جو چنے مقام پر یا ب ہونی ہیں، نماز جمع کرنے کی اجازت دی ہے۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۵۶/۱ طبع بیروت، جامعۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع مجلس، کلیو بی و عمیرہ ص ۶۷۱ طبع مجلس، ص ۲۷۱ طبع المیزان۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۵۳۸ طبع بیروت، جامعۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ص ۳۹۰ طبع مجلس، کلیو بی و عمیرہ ص ۲۶۸ طبع مجلس، انشی ابن قدامہ ص ۲۷۱ طبع المیزان۔

حنفیہ نے سردی میں نمازوں میں جمع کرنے کو خواہ جمع تقدیم ہو یا جمع تاخیر منع کیا ہے، ان کے نزدیک صرف دو مقامات مزدلفہ و عرفہ میں جمع بین اصلا تین کی اجازت منحصر ہے<sup>(۱)</sup>۔

۱۔ حدیث: "و تعزیرات کے سلسلہ میں: حنفیہ، مالکیہ اور شافعیہ نے فی اجماع سخت سردی میں قتل کے علاوہ دوسرے حدود و تعزیرات کو نافذ کرنے سے روکا ہے، اس لئے کہ یہ باعث مہلت نہیں بلکہ باعث ملاکت ہے<sup>(۲)</sup>۔

۲۔ نماز کے سلسلہ میں: حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ نے مکمل ہوئی سردی زمین پر نماز پڑھتے ہوئے غلامہ کے پیچ پر سجدہ کو ضرورتاً جائز قرار دیا ہے<sup>(۳)</sup>۔

## بُرد

بُرد یعنی "میدان"۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۵۶/۱، جامعۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ص ۳۷۰ طبع مجلس، کلیو بی و عمیرہ ص ۶۷۱ طبع مجلس، ص ۲۷۱ طبع المیزان۔

(۲) حاشیہ الخطاوی علی الدر المنثور ص ۲۸۸ طبع بیروت، جامعۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ص ۱۹۱ طبع بیروت، بذلیہ الجہد لابن رشد ص ۳۳۵ طبع مکتبہ المہذب ص ۲۷۱ طبع بیروت، کلیو بی و عمیرہ ص ۲۷۱ طبع مجلس۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ص ۳۳۶/۱، جامعۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ص ۲۷۱ طبع مجلس، انشی ابن قدامہ ص ۵۱۸، ۵۱۷ طبع المیزان۔

مقدار ایک صاٹ ہے اور خفیہ کے رد ایک نصف صاٹ ہے، اس کی تحصیل صدقہ انظر کی اصطلاح میں دیکھی جائے۔

اگر گیسوں میں تجارت کی نیت کی گئی ہو تو عرض (تجارت کے سامان) کی طرح اس کی قیمت لگائی جائے گی، ورنہ عرض کی مانند ہی اس کی زکاۃ بھی لگائی جائے گی، اس کی تحصیل زکاۃ کی اصطلاح میں ہے۔

گیسوں کا شمار قیمت رکھنے والے ان موبائل میں ہوتا ہے جن میں بیع، ہبہ اور سلم درست ہے، اگر اسے گیسوں کے ہی عوض فروخت کیا جائے تو اس میں رد کا حکم جاری ہوگا، لہذا اس میں برہمہری نقد ورنہ قرض کی شرط ہوگی، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "الذهب بالذهب، والفضة بالفضة، والبر بالبر" (۱) (سونا سونا کے عوض، چاندی چاندی کے عوض اور گیسوں گیسوں کے عوض)۔

گیسوں کی "بیع محاذ" فی الحقیقت درست نہیں، بلکہ یہ ہے کہ دلی میں رہتے ہوئے گیسوں کو ہی جیسے گیسوں سے بیچا جائے، خواہ اندازہ سے ہو، ورنہ "بیع محاذ" جائز ہے، یعنی بدو صدق سے پہلے جب کہ جتنی ہی بفر محض لیا جائے، اس میں بعض ضمیمہ کا انتخاب ہے (۲)۔ اس کی تحصیل بیع، ربا، رمنوع بیع کی اصطلاحات میں دیکھی جائے۔

(۱) جامع المطاوع علی مرتبہ اصلاح ص ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲،

شروع، فساد کی طرف میان اور معاصی میں طوط ہوئے کو کہتے ہیں،  
یہ ہجرت اور ہجرت کے لئے جامع لفظ ہے (۱)۔

اجہانی حکم:

۲-۳- شہادت سے نصوص شریعت میں نبی کا حکم، اس کی ترغیب دہانی  
ہے "ہجرت" ایسی خصلت ہے جو خیر کا جامع اور اطاعت گذری اور  
معصیت سے دوری پر آمادہ کرنے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُوا وَخَوْفُكُمْ قَبْلِ  
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ  
وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ، وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ  
دَوِي الْقَرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينَ وَاتَّبَعَ السَّبِيلَ  
وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ  
وَالْمُؤَفَّقُونَ بَعْدَهُمْ إِذَا غَاهِظُوا وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ  
وَالضَّرَاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ، أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ  
هُمُ الْمُتَّقُونَ" (۲) (طاعت یہ نہیں ہے کہ تم پہلے مشرق یا مغرب  
کی طرف پیچید یا کرہ، بلکہ طاعت یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ اور قیامت  
کے دن ہر فرشتوں کے رتاب اور پیچید میں پریشان نہ لائے، اور اس کی  
محبت میں بل صرف برے قریب، ربا، رقیبوں، مستحقین اور  
راویہ میں اور سالکوں پر "زیرانون" کے "کرہ" سے میں، رہنمائی  
پابندی کرتے اور رکوع "اُترتے" اور اپنے مدد کو پورا کرنے، لے  
جب کہ مدد کر چکے ہوں اور تنگی میں اور بیماری میں، اور طرانی کے  
وقت صبر کرنے والے یہی لوگ ہیں، جو سچے ہرے اور یہی لوگ تو  
متقی ہیں)۔

ہجرت

تعریف:

۱- لغت میں لفظ "ہجرت" سچائی، صاحت، صلہ رحمی، اصلاح، اور لوگوں  
کے ساتھ احسان میں توسع کے معانی میں آتا ہے، کہا جاتا ہے: "ہجرت  
ہجرت" جب صالح ہو جائے، اور "ہجرت فی یمنہ" جب وہ قسم پر قائم  
رہے، صحت نہ ہو، "ہجرت" صادق شخص کو کہتے ہیں، "وَأَمَّا اللَّهُ الْحَجَّ  
وَهُوَ" اللہ نے حج قبول کر لیا، "ہجرت" ہجرتی کی ضد ہے، "ہجرت" بھی  
اسی معنی میں ہے، "وہودت والدی" میں نے والدین کے ساتھ صلہ  
رحمی کی۔

اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں ایک نام "البر" ہے، یعنی دوا ہے  
اولیاء کے ساتھ حد و میں صادق ہے (۱)۔

فقہاء کے نزدیک اس لفظ کا استعمال اس کے لغوی معنی سے خارج  
نہیں ہے، فقہاء کے نزدیک یہ ایسا جامع لفظ ہے جس کا اطلاق نہ  
کے کام پر ہوتا ہے، اس سے مراد لوگوں کے ساتھ حسن سلوک، صلہ رحمی  
اور صداقت، اور خالق کے احکام کی بجا آوری اور ممنوعات سے  
اجتناب کے ذریعہ اخلاق حسنہ سے آراستہ ہونا ہے۔

اسی طرح مطلقاً اس لفظ کو بول کر گناہوں سے پاک دائمی عمل مراد  
یا جاتا ہے۔

اس کے بالمقابل فجور اور گناہ ہے، اس لئے کہ فجور دین سے

(۱) فتح الباری ۱۰/۵۰۸، الصحیح لمبارکی ۱۸/۵۵۳

(۲) سورہ بقرہ ۱۷۷

(۱) الصحیح العربیہ: مادة "ہجرت" تہذیب اللغة ۲۳/۲۳

حضرت نواس بن سمعان کی حدیث ہے فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور نساد کے بارے میں پوچھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”البر حسن الخلق، والإثم ما حاك في نفسك، وكرهت أن يطلع عليه الناس“<sup>(۱)</sup> (بر (نیکی) حسن اخلاق کا نام ہے اور اثم (گناہ) وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تم کو پسند نہ ہو)۔

امام نووی اپنی شرح مسلم میں فرماتے ہیں: خدا فرماتے ہیں: ہر صدر جس کے معنی میں ہوتا ہے، اور لطف و نیکی جس سحت و برکت سے اس کے معنی میں ہوتا ہے، اور اطاعت کے معنی میں ہوتا ہے، یہی امور حسن اخلاق کا مجموعہ ہیں، اور ”تمہارے دل میں کھٹکے“ کا مطلب ہے کہ تحریک مبرا ہو، انشراح نہ ہو، اس سے دل میں شک اور اس کے نساد ہونے کا خوف ہو<sup>(۲)</sup>۔

یہ کے ساتھ بہت سارے احکام متعلق ہیں، بعض درج ذیل ہیں:

### والدین کے ساتھ حسن سلوک:

۳۔ الوالدین کا معنی والدین کی اطاعت، ان کے ساتھ صلہ رحمی، ان کی عدم ملامت، ان کے ساتھ احسان اور ساتھ ہی ان کی خواہش کی تکمیل کر کے انہیں خوش کرنا ہے بشرطیکہ نساد نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَقَصِي رُتْكَ اِلَّا تَعْبُدُوا اِلَّا اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا“<sup>(۳)</sup> (اور تیرے پروردگار نے حکم دے رکھا ہے کہ بجز اسی (ایک رب) کے اور کسی کی پرستش نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک رکھنا)۔

تفسیر قرطبی میں ہے<sup>(۱)</sup> کہ ”بر“ خیر کا جامع نام ہے، وہ فرماتے ہیں: تقدیر کلام یوں ہے: ”وَلَكِنْ الْبِرُّ مِنْ آمْرِ“ (لیکن نیکی اس شخص کی نیکی ہے جو یہاں لائے)، یا تقدیر یوں ہے: ”وَلَكِنْ مَا الْبِرُّ مِنْ آمْرِ“ (لیکن نیکی والا وہ ہے جو یہاں لائے)، وہ اس لئے کہ جب بنی اسرائیل نے مدینہ ہجرت فرمائی، فرائض کا حکم ہو، قبہ کعبہ کی طرف سر دیا، حد و متعین ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ ہیئت مارل فرمائی اس سے معلوم ہو، کہ نیکی صرف نماز میں ہی نہیں ہے بلکہ اللہ پر یہاں لائے، و آخر آیت تک بیان ہوئے، ملی فیہ کی جامع صفات میں ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ“<sup>(۲)</sup> (ایک دوسرے کی مدد نیکی و تقویٰ میں کرتے رہو، اور نساد و دریاوی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو)۔

ماوردی کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے نیکی میں تعاون کی دعوت دی ہے، اور سے تقویٰ کے ساتھ جود کیا، اس لئے کہ تقویٰ میں اللہ کی رضا ہے، اور نیکی میں لوگوں کی رضا ہے، اور جس سے اللہ کی رضا، لوگوں کی رضا کو کٹھا کر لیا اس کی سعادت مکمل ہوئی، برکت عام ہوئی۔

بن خویزمند کہتے ہیں: نیکی، تقویٰ پر تعاون مختلف سطحوں سے ہوتا ہے، جس عام کی مدد دے گی ہے کہ اپنے علم سے لوگوں کا تعاون کرے، اور نہیں تعلیم دے، والد اور اپنی وصیت سے ان کا تعاون کرے، شجاعت مند اپنی شجاعت سے اللہ کی راہ میں تعاون کرے، و مسدات یک ہاتھ کی مانند ایک دوسرے کا تعاون کرنے والے ہوں<sup>(۳)</sup>۔

(۱) حدیث نواس بن سمعان: قال سألت رسول اللہ ﷺ عن  
روایت مسلم (۳۸۰ طبع اعلیٰ) نے کی ہے  
(۲) انووی علی مسلم ۱/۱۱۱  
(۳) سورہ بقرہ ۱۷۷

(۱) تفسیر القرطبی ۳/۳۳۸  
۲۔ سورہ مائدہ ۲  
(۳) تفسیر القرطبی ۲/۶۶۳

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ، حَتَّى إِذَا قَرِغَ مِنْهُمْ، قَامَتِ الرُّوحُ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَانِدِ بِكَ مِنَ الْفَطِيئَةِ، قَالَ بَعَم، أَمَا تَرْضِينَ أَنْ أَصِلَ مِنْ وَصْدِكَ، وَأَقْطَعَ مِنْ فِطْعِكَ؟“ قَالَتْ بَلَى، قَالَ فَبَدَاكَ لَكَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقُرْءُ وَأَنْ شِئْتُمْ ﴿لَقَدْ لَعْنَهُ عَسِيسٌ إِنْ قَوْلُهُمْ أَنْ تَقْسَلُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ، أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ﴾“<sup>(۱)</sup> (اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، جب اس سے قارغ ہو گیا تو رحم کھڑا ہوا اور عرض کیا: یہ قطع رحمی سے آپ کی پناہ طلب کرنے والے کا مقام ہے، اللہ نے فرمایا: ہاں، کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ میں اس کو جوڑوں جو تم کو جوڑے، اور اس کو قطع کروں جو تم کو قطع کرے، اس نے کہا: ہاں کیوں نہیں، اللہ نے فرمایا: تو تمہارے لیے یہی فیصلہ ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گر چاہو تو پناہو: ”لَقَدْ لَعْنَهُمُ إِنْ قَوْلُهُمْ أَنْ تَقْسَلُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقْطَعُوا أَرْحَامَكُمْ، أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ“ (اگر تم سنا رہو تو یاد تم کو یہ احتمال بھی ہے کہ تم لوگ دنیا میں سنا، مچا دو گے، اور آپس میں قطع قرابت کر لو گے، یہی لوگ تو ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے سو انہیں بہر اور یا اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا۔)

یہ نصیحتیں ولادت رتی ہیں کہ صدر رحمی، حسن سلوک، جب ہیں، اور قطع رحمی دنیا میں حرام ہے، عین اس کے مختلف درجات ہیں جن میں بعض درجات بعض سے بلند ہیں، سب سے اونچی درجہ قطع تحقیق کو چھوڑنا ہے، اور اسامی حکام کے رعبہ صدر رحمی ہے۔

(۱) ۵۷/۸ طبع انتقہ (اور مسلم ۹۸۱/۳ طبع النسخ) ۷۵ ہے

(۱) سورۃ محمد ۲۲، ۲۳۔

حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے فرمایا: ”الصَّلَاةُ عَلَى وَفْقِهَا، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: بِرُ الْوَالِدَيْنِ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“<sup>(۱)</sup> (بوقت پر نماز، میں نے پوچھا: پھر کون سا عمل؟ فرمایا: والدین کے ساتھ حسن سلوک، میں نے پوچھا: پھر کون سا؟ فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد۔)

یہ نصیحتیں بتاتی ہیں کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کی تعظیم و سبب ہے، والدین کے حقوق اور ان کی فرمانبرداری سے متعلق تفصیل کے لیے اصطلاح ”بر الوالدین“ دیکھیں جائے۔

بر لرحام (صلہ رحمی):

۴۔ بر الارحام کا معنی ان کے ساتھ صلہ رحمی، حسن سلوک، احوال کی تحقیق، ضرورت کی تکمیل اور بخواری ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ”وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِأَنۡوَاعٍ مِّنۡ أَحْسَنِ ذِیۡ الْقُرۡبَىٰ وَبِالْوَالِدَیۡنِ وَالْمَسَکِیۡنِ وَالْأَجَارِ ذِیۡ الْقُرۡبَىٰ وَالْأَحَارِ الْأَخۡبِ وَالصَّاحِبِ بِالْخُصۡ وَأَبِی السَّبِیۡلِ وَمَا مَلَکُکُمۡ أِبۡمَآئِکُمۡ“<sup>(۲)</sup> (اللہ کی عبادت کر اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کر، اور حسن سلوک رکھو والدین کے ساتھ اور قرابتداروں کے ساتھ اور قریبیوں اور مسکینوں اور پاس والے پناہی اور اور لے پر وہی ورہم مجلس اور راو گیر کے ساتھ اور جو تمہاری ملک میں ہے ان کے ساتھ)۔

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے، فرماتے ہیں (۳): رسول

(۱) حدیث عبداللہ بن مسعود: ”سألت رسول الله ﷺ ...“ کی روایت بخاری رتبہ ۴۸۷ طبع انتقہ (اور مسلم ۹۸۱/۳ طبع النسخ) ۷۵ کی ہے۔

(۲) سورۃ سبہ ۶۱۔

(۳) حدیث ۳۷۱۱ ابن اللہ تعالیٰ خلق الخلق ... کی روایت بخاری (الفتح



اس طرح ہوں گے۔ آپ ﷺ نے شہادت کی انگلی اور ورمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا اور دونوں کے درمیان کشادگی فرمائی۔  
 حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "الساعي على الأرملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله، وأحسبه قال: وكالقائم الذي لا يقتر، وكالصائم الذي لا يعطر"<sup>(۱)</sup> (یواؤں اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے، (روای کہتے ہیں) میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس نمازی کی طرح ہے جو (ماز سے) تنکٹا نہیں، اور اس روزہ کی طرح ہے جو (روزہ سے) انحصار میں نہ رہتا۔)

### حج مبرور:

۶- حج مبرور: حج مقبول ہے جس میں نہ کوئی ناکاہ ہو نہ ریا<sup>(۲)</sup>۔  
 حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما، والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة"<sup>(۳)</sup> (ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے لئے کفارہ ہے، اور حج مبرور کی جزا تو صرف جنت ہے)۔  
 تفصیل کے لئے اصطلاح "حج" دیکھی جائے۔

### نق مبرور:

۷- نق مبرور: ذریعہ فراموشی ہے جس میں نہ اھوک ہو نہ خیریت۔

(۱) حدیث: الساعي على الأرملة والمسكين كالمجاهد في سبيل الله، وأحسبه قال: وكالقائم الذي لا يقتر، وكالصائم الذي لا يعطر۔ کی روایت بخاری، مسند  
 ۱۰/۳۳۷ طبع انتقید اور مسلم (۳/۲۲۸۶ طبع ۱۹۸۱ء) نے کی ہے۔  
 (۲) فتح الباری ۱/۸۷۔  
 (۳) حدیث: العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما، والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة۔ کی روایت بخاری (فتح ۳/۵۹۷ طبع انتقید) اور مسلم (۴/۳۳۷ طبع ۱۹۸۱ء) نے کی ہے۔

ضہورت اور استطاعت کے فرق سے یہ درجات بھی مختلف ہوتے رہتے ہیں، بعض درجات واجب ہوتے ہیں اور بعض تنہا، بہن کسی نے کچھ صدقہ کی، پوری صدقہ نہیں کی تو اسے قاطع رحم نہیں کہا جائے گا، اور اگر اس حد میں کوتاہی کی جس کی وہ استطاعت رکھتا ہے، اور جو اسے کرنا چاہئے تو اسے صدقہ کی کرنے والا نہیں کہا جائے گا۔

وہ لوگ جن سے صلہ رحمی واجب اور قطع رحمی حرام ہے، دورشتے ہیں جو انسان کے اصول کی جانب سے ہوں جیسے والد، والدہ، اور ان سے بہن، وراثت کے فروغ کی جہت سے ہوں جیسے بیٹے، بیٹیاں اور ان سے بیٹے، وراثت کے جہتوں سے متصل رشتے جیسے بہن، سہیلی، چچا، چچا، ماسوس، حاکم، وراثت کی بنیاد میں سے گہرا رشتہ رکھنے والے لوگ<sup>(۴)</sup>۔

تفصیل کے لئے اصطلاح "أرحام" دیکھی جائے۔

### قییموں، ضعیفوں اور غریبوں کے ساتھ برہ:

۵- قییموں، ضعیفوں اور غریبوں کے ساتھ برہ یہ ہے کہ ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے، ان کے معاملات، وراثت کے حقوق پورے کئے جائیں، ضائع نہ کئے جائیں، حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ما وكافل اليتيم في الجنة هكدا، وأشار بالسبابة والوسطى وفرج بينهما"<sup>(۳)</sup> (میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں

(۱) دلیل لافکس ۳/۱۶۷۔

(۲) السنن علی مسلم ۱/۲۷۔

(۳) حدیث سہیل بن سعدؓ کا وكافل اليتيم في الجنة۔ کی روایت بخاری (فتح ۱۰/۳۳۷ طبع انتقید) نے کی ہے۔

اور اگر کسی نفل کے ترک کی قسم کھانی تو یہی یحییٰ مکرہ ہے، اس کو پورا کرنا بھی مکرہ ہے، مسنون ہے کہ سے توڑ دے۔  
 اور اگر کسی مباح نفل پر قسم کھائی تو ایسی قسم کا توڑنا بھی مباح ہے (۱)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ لَوِ لَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَاتِ الْوَيْ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ“ (۲) (اگر تم نے کسی قسم پر حلف کیا پھر اس کے برعکس کو اس سے بہتر سمجھا تو جو بہتر ہے، وہ توڑو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو)۔  
 تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”ایمان“۔



حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: ”عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لَوِ لَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَاتِ الْوَيْ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ“ (۱) (اگر تم نے کسی قسم پر حلف کیا پھر اس کے برعکس کو اس سے بہتر سمجھا تو جو بہتر ہے، وہ توڑو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”بیعت“۔

برائیمین (قسم پوری کرنا):

۸۔ ”برائیمین“ کا معنی ہے کہ اپنی قسم میں چاہوں پس جس چیز پر قسم کھاؤں اس کو پورا کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَا تَقْسُوا، الْاِيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا تَعْلَمُوْنَ“ (۲)  
 (اور قسموں کو بعد ان کے استحکام کے مت توڑ دو اور انہیں ایک تم اللہ کو کواو بنا چکے ہو بے شک اللہ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو)۔

واجب عمل کے کرنے یا حرام کے ترک پر کھائی گئی قسم کو پورا کرنا واجب ہے، یہی صورت میں نہیں حالت ہوئی جس کو اس طرح پورا کرنا ضروری ہے کہ جس چیز پر قسم کھانی ہے اس کی پابندی کرے اور اس قسم کو توڑنا حرام ہے۔

نرسی: جب کے ترک یا کسی حرام کام کے کرے کی قسم کھانی تو یہ یحییٰ معصیت ہے، اور اس کا توڑنا واجب ہے۔  
 اگر کسی نفل کام مثلاً نفل نماز یا نفل صدقہ کی قسم کھانی تو قسم کی پابندی مستحب ہے، اور اس کی مخالفت مکرہ ہے۔

(۱) حدیث ابی ہریرہؓ عن رسول اللہ ﷺ: ”مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لَوِ لَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَاتِ الْوَيْ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ“ (۲) (اگر تم نے کسی قسم پر حلف کیا پھر اس کے برعکس کو اس سے بہتر سمجھا تو جو بہتر ہے، وہ توڑو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو)۔  
 (۲) سورہ بقرہ ۹۰۔

(۱) روایت ابی یحییٰ ۴۰۴، ائینی ۳۹۳۔

(۲) حدیث ابی ہریرہؓ عن رسول اللہ ﷺ: ”مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ لَوِ لَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَاتِ الْوَيْ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، وَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِكَ“ (۱) (اگر تم نے کسی قسم پر حلف کیا پھر اس کے برعکس کو اس سے بہتر سمجھا تو جو بہتر ہے، وہ توڑو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو)۔  
 (۲) سورہ بقرہ ۹۰۔

یہی رشتہ، اگر کو یہ حق حاصل ہوتا ہو<sup>(۱)</sup>۔

شرعی حکم:

۲- اسلام نے والدین کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے، یہ کہ فرماتا: اری اور ان کے ساتھ حسن سلوک کو فضل نیوں میں شمار کیا ہے۔ ان کی مافرمانی سے رکھا ہے، اور اس کی سخت ترین مذمت دی ہے۔ جیسا کہ رتج: ایل حکم تر آئی میں وارد ہوا ہے: "وَقَصِي رُئُكَ اَنْ لَا تَعْلُوا الْاَيْتَاهُ وَمَالُوا الدِّينَ اِحْسَانًا، اِنَّمَا يَنْفَعُ عِنْدَكَ الْكِبَرُ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اَفْ وَلَا تَسْهَرُهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا وَاحْفَظْ لَهُمَا حَاجَ الدَّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّحْتُ بِصَغِيرٍ"<sup>(۲)</sup> (۳) اور تیرے پروردگار نے حکم دے رکھا ہے کہ بجز اسی (یک رب) کے اور کسی کی پرستش نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک رکھنا، اگر وہ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں ان دونوں میں سے ایک یہ وہ دونوں تو تو ان سے ہوں بھی نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے ادب کے ساتھ بات چیت کرنا اور ان کے سامنے محبت سے کھڑے کے ساتھ جھکے رہنا اور کہتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان پر رحمت فرما جیسا کہ انہوں نے تجھے بچپن میں پالا، پرورش کی، اس میں اللہ بھی نہ متناہی نے اپنی عبادت اور توحید کا حکم دیا، اور اس کے ساتھ والدین کی فرمانبرداری کا ذکر فرمایا، آیت میں لفظ "تقصی" کا معنی یہاں پر حکم دینا ہے۔ مری قرآن یاد رہا، واجب رہا ہے۔

اسی طرح والدین کے شکر کو اپنے شکر کے ساتھ جوڑتے ہوئے فرمایا: "اِنَّ الشُّكْرَ لِي وَلِوَالِدَيْكَ اَلَيْ الْمَصِيرُ"<sup>(۴)</sup> (۵) کہ تو

(۱) الجامع لاحکام القرآن لقرطبی ۱۰/۲۳۱۔

(۲) سورہ بقرہ ۲۳، ۲۴۔

(۳) سورہ لقمان ۱۴۔

## بِرِّ الْوَالِدَيْنِ

تعریف:

۱- لغت میں ز کے معنی غیر فضل صداقت، حاجت اور صلاح وغیرہ ہیں<sup>(۱)</sup>۔

صلاح میں اس کا غالب، متمایل بری محبت آمیز لطیف، مہم گفتگو کے ذریعہ حسن سلوک، غفلت پیدا کرے، بل ترش کھائی سے گریز، اور ساتھ ساتھ شفقت، منانیت، محبت، مال کے ذریعہ حسن سلوک اور، غیر نیک اعمال کے لئے ہوتا ہے<sup>(۲)</sup>۔  
"ہوین" اور اصل باپ اور ماں ہیں<sup>(۳)</sup>۔

لیکن یہ لفظ (ہوین) دادا اور دایوں کو بھی شامل ہے<sup>(۴)</sup>، بن المسلمہ فرماتے ہیں: اجداد آباء ہیں اور جدات مائیں ہیں، تو انسان کی اجازت سے غرض وہ کرے گا، اور مجھے اس لفظ کا کوئی یہ مفہوم معلوم نہیں ہے جس سے ان کے علاوہ بھائیوں یا دوسرے

(۱) لسان العرب، الصحاح لمیر، الصحاح ماہ "برز"، الکلیات لأبلی البقاء ۳۹۸ طبع دار الفکر بیروت ۱۹۷۳ء۔

(۲) فقہ کہ اللہ والی علی درالہ میر والی ۲۸۲-۲۸۳، الخواصر عن اقراف کلہا ۱۶/۲ طبع دار المعرفہ بیروت۔

(۳) لسان العرب، الصحاح ۱/۵۰۔

(۴) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۲۰ (الطحاوی علی قول الصحاح لہ ابوہن)، تبیین الحقائق شرح کثر الدقائق ص ۲۲۲، المہذب فی فقہ الامام الشافعی ۲/۳۰۴، تحفہ المحتاج شرح المحتاج ص ۲۳۲-۲۳۳، مطالب اولی النہی ۲/۵۱۳۔

میری "اپ ماں باپ کی شکر گزاری یا ترمیمی طرف رہی ہے" یہاں کی نعمت پر اللہ کا رزقیت کی نعمت پر والدین کا شکر ہے، یہاں سے گا، غیب بن جینے مانتے ہیں "جس نے پانچ پتوں کی نماز پر بھی اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا، یہاں سے جس نے نمازوں کے بعد پاپ والدین کے لئے دعا کی اس نے والدین کا شکر ادا کیا۔"

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا: "الصلاة على وقتها" (ہفت پر نماز) یہی نے پوچھا پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "هو الوالدین" (والدین کے ساتھ حسن سلوک)، راوی نے دریافت کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "الجهاد في سبيل الله" (اللہ کی راہ میں جہاد)، نبی اکرم ﷺ نے نہ ہی کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک نماز کے بعد جو اسلام کا سب سے اہم تقویٰ ہے سب سے افضل عمل ہے (۲)۔

حدیث میں والدین کے ساتھ حسن سلوک کو جہاد پر مقدم رکھا گیا، اس لئے کہ وہ فرض عین ہے جس کی انجام دہی ہی پر متعین ہے، کوئی دوسرا اس میں اس کی نیابت نہیں سہتا، چنانچہ ایک شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں نے نہ رہائی ہے کہ غزوہ روم میں شرکت کروں اور میرے والدین مجھے منع کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "بچہ والدین کی بات مانو، روم کے غزوہ میں تمہارے علاوہ دوسرے بھی شریک ہو سکتے ہیں" (۳)۔

اور فقہ کی رو میں جہاں فرض کفایہ ہے، کچھ لوگ انجام دے لیں تو بقیہ لوگوں سے فریضہ ساقط ہو جانے کا۔ عین والدین کے ساتھ حسن سلوک فرض عین ہے، "فرض عین فرض کفایہ سے زیادہ قوی ہے۔"

اس مہیوم میں بہت ساری حادثات مروی ہیں، چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور غزوہ میں شرکت کے لئے اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "نعمي والداك؟" (کیا تمہارے والدین رضامند ہیں؟) اس نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: "فليهما فجاهدا" (۱) (تو ان ہی کی خدمت میں جہاد کرو)۔

سنن ابوداؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: میں آپ ﷺ سے ہوں کہ آپ سے ہجرت پر بیعت کروں، اور میں اپنے والدین کو روکا ہوں چھوڑ کر آیا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ارجع إليهما فاصححهما كما امكنهما" (۲) (ان کے پاس جا اور انہیں سنبھال جس طرح ان کو دلایا ہے)۔

ابو داؤد میں ہی حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک شخص عین سے ہجرت کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے پوچھا: "هل لك أحد باليمن؟" (یہاں میں میں تمہارا کوئی ہے؟) اس نے کہا: والدین ہیں، آپ ﷺ نے پوچھا: "ادما لك؟" (یا ہوں نے تمہیں اجازت دی؟) کہا: نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "فارجع فاصححهما فإن ادما" (۳)۔

(۱) حدیث مصفیہما لجاهد۔ "کی روایت بخاری (صحیح ۴۰۳ طبع انتقیر) نے کی ہے۔

(۲) حدیث مصفیہما فاصححهما۔ "کی روایت ابوداؤد (۳۸/۳ طبع عزت عید عباس) اور حاکم (۵۲/۳ طبع دار الفکر) نے کی ہے، صحیح بخاری (۳۸/۳) نے کی ہے، صحیح بخاری (۳۸/۳) نے کی ہے، صحیح بخاری (۳۸/۳) نے کی ہے۔

(۱) حدیث ابن مسعود "أحب الأعمال إلى الله" کی روایت بخاری (صحیح ۲۰۰۰ طبع انتقیر) اور مسلم (۹۰/۱ طبع بخاری) نے کی ہے۔  
(۲) جامع را حکام القرآن للقرطبی ۱۰/۳۷، ۲۳۸۔  
(۳) اہل بیت لکھنؤ، الامام الثانی ۱۳۰۴۔

لَا يَجَاهِدُ وَلَا يَرْهَبُ“<sup>(۱)</sup> (تو جائے ان دونوں سے اجازت مانگو، اگر وہ اجازت دیں تو جہاد نہ کرنا، نہ ہرنے ان کے ساتھ حسن سلوک نہ کرنا)۔

یعنی یہ حکم اس وقت ہے جب نصیر عام (عام منائی) نہ ہو، ورنہ اس صورت میں گھر سے نکلتا فرض میں ہوگا، یہ کہ اس وقت تمام لوگوں پر وفات اور شہادت کا مقدمہ جاری ہوتا ہے<sup>(۲)</sup>۔

اور جب والدین کے ساتھ حسن سلوک فرض میں ہے تو اس کے برعکس (یعنی ہنرمانی) حرام ہوگا بشرطیکہ کسی شرک یا معصیت کے کرنے کا حکم نہ ہو، کیونکہ خالق کی ہنرمانی کر کے مخلوق کی اطاعت نہیں کی جاسکتی<sup>(۳)</sup>۔

غیر مذہب و عہد دین کی فرمانبرداری:

۳۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک فرض میں ہے جیسا کہ گذرا، یہ حکم والدین کے مسلمان ہونے کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ اگر وہ کافر ہوں تو بھی ان کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک واجب ہے بشرطیکہ وہ اپنے بیٹے کو شرک یا معصیت کے ارتکاب کا حکم نہ دیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ“<sup>(۴)</sup> (اللہ تمہیں ان لوگوں کے

(۱) حدیث ”محل ایک احمد مالکی۔۔۔“ کی روایت ابو داؤد (۳۹/۳۹ طبع عزت عید دہلی) اور حاکم (۱۰۳/۱۰۳ طبع دار الفکر طرابلس) نے کی ہے وہی نے کتبہ و ردیہ کزور ہے یعنی اس حدیث کا روایت اس حدیث کا کتابہ کزور ہے۔

(۲) فتح القدیر ۵/۹۳، جامع الاحکام القرآن للقرطبی ۱۰/۲۳۰۔

(۳) ابن ماجہ ۳/۲۲۰، شرح البیہقی ۳/۳۹۳، ۳۱۷، الفروق للقرطبی ۱۳۵۔

(۴) سورہ محمد ۸۔

ساتھ حسن سلوک اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں لڑے اور تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا، بے شک اللہ انصاف کا پتہ کرنے والوں کی کوہست رکھتا ہے)۔

یہ ضروری ہے کہ والدین کے ساتھ محبت میں نرم، لطیف و نرم میں خشک کرے، نفرت پیدا کرنے والی ترش بھائی سے پرہیز کرے، اپنے الفاظ سے انہیں پارے جوں کو پسند ہوں انہیں ہی بات کہے جو، یہ دنیا میں انہیں نفع پہنچائے، تحفہ دے، کتابت یا فائدہ کا اظہار نہ کرے، نہ انہیں جھڑکے، بلکہ ان کے ساتھ پیغمبروں کی طرح

صحیح بخاری میں حضرت انسؓ سے مروی ہے، فرماتی ہیں: میری والدہ آ میں وہ مشرک تھیں قریش کے عہد اور ان کی مدت میں جب کہ انہوں نے حضرت ابوبکر کے ساتھ حضور ﷺ سے معاہدہ کیا تھا، میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میری والدہ آلی ہیں اور وہ اسلام سے ہزار تھیں، کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”نعم، صلی علیک“<sup>(۱)</sup> (ہاں، پی ماں کے ساتھ صلہ رحمی کرو)۔

ان ہی سے ایک دوسری روایت میں ہے فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے عہد میں میری ماں راغب ہو کر میرے پاس آئیں میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں ان کے ساتھ صلہ رحمی کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، ابن حبیہ فرماتے ہیں کہ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مازل فرمائی: ”لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ“<sup>(۲)</sup> (اللہ تمہیں ان لوگوں کے ساتھ حسن سلوک اور

(۱) حدیث اسناد صحیحہ تھی وہی مشرکۃ۔۔۔ کی روایت بخاری (صحیح ۱۰/۳۳۳ طبع التلخیص) نے کی ہے۔

(۲) سورہ محمد ۸، دیکھئے جامع الاحکام القرآن للقرطبی ۱۰/۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، فتح الباری شرح صحیح بخاری ۵/۳۵۰، الفروق ۱۳۵، ابو کریم الدانی

انصاف کرنے سے نہیں رہتا جو تم سے دین کے بارے میں نہیں  
 ڈرے، تم کو تمہارے گھروں سے نہیں نکالا۔ (ہرانی بابت اللہ کا حکم  
 ہے: ”وَضَيْبُ الْإِنْسَانِ بَوَالِدَيْهِ حَسْبًا وَإِنْ جَاهِدَاكَ  
 لِشُرْكَ يَوْمِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا إِلَهِي  
 مَوْجِعُكُمْ فَإِنَّكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ“ (۱) (ہر نام نے حکم  
 دیا ہے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کا بین اگر وہ تجھ  
 پر رہ رہا ہے تو کسی چیز کو میرا شریک بنا جس کی کوئی دلیل تیرے  
 پاس نہیں تو تو بے گناہ نہ رہتا تم سب کو میرے ہی پاس آنا ہے میں  
 تمہیں بتاؤں گا کہ تم کیا کچھ کرتے رہتے تھے)۔ کہا گیا ہے کہ  
 حضرت سعد بن وقاص کے سلسلہ میں یہ آیت مارل ہوئی، چنانچہ  
 مرہ کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں اپنی والدہ دھڑا مانتا، ارتقا میں نے  
 سہ ماہیوں کو سربا تو انہوں نے کہا: تم یا تو اس دین کو چھوڑ دو ورنہ میں نہ  
 کھاؤں گی نہ کچھ پیوں گی یہاں تک کہ مر جاؤں، تو مجھے عار دلایا  
 جائے اور کہا جائے: اے اپنی ماں کے قاتل... میری ماں ایک دن  
 ”ار پھر“ مر ا و ن اسی حل میں رہی تو میں نے کہا: اے ماں! اگر آپ  
 کی ساج میں ہوں ”ار یک یک کر کے ساری جانیں نکل جائیں تو بھی  
 میں چنے اس دین کو میں چھوڑوں گا، آپ چائیں کھائیں یا نہ کھائیں،  
 جب انہوں نے ایسا (میرا م) دیکھا تو کہا: ”ار“ (۲)۔

غیر مسلم والدین کے لئے اس کی رد کی میں دیا یہی رحمت کے لئے  
 دیا کرے کے مسئلہ میں اختلاف ہے جس کا تعلق ہے دیا ہے۔  
 میں ان کے سے استغفار ممنون ہے، دلیل یہ قرآنی آیت ہے:

۳۸۲/۳، اشرح البیہر ۳۰۷، الرواجع من احوال الکبار علیہم السلام ۵۲۳

طبع دار الفکر

(۲) سورہ عنکبوت ۲۸

(۳) الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ۳/۳۸۷ اور حدیث ”کتبت بآذا بائمی  
 فامسکت“ کی روایت مسلم (۳۷۷/۱۸۷ طبع المکتب) نے کی ہے۔

”مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالنَّبِيِّ امْرَأًا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ  
 كَانُوا أُولَی قُرْبَىٰ“ (۱) (بنی) ”جو لوگ یہاں لانے میں اس کے  
 لئے جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا کریں اگرچہ وہ  
 (شرکین) رشتہ داری ہو) یہ آیت نبی ﷺ کے اپنے چچا حضرت  
 ابو طالب کے لئے استغفار کرنے اور بعض صحابہ کے بپے مشرک  
 والدین کے لئے استغفار کرنے کے سلسلہ میں مارل ہوئی، ان کی  
 وفات کے بعد ان کے لئے استغفار کی ممانعت اور اس کی حرمت اور  
 ان کی روح پر صدق نہ کرنے پر اہل بیت منع ہو چکا (۲)۔

کلام والدین کے لئے اس کی زندگی میں استغفار کے مسئلہ  
 میں اختلاف ہے، چونکہ وہ اسلام لائے ہیں۔

اگر کلام والدین فرض کنایہ جہاں میں نکلنے سے اس کو اس نے  
 روکیں کہ اس پر اندیشہ ہو اور ان کو چھوڑ کر اس کے جانے سے چنے  
 لئے مشقت محسوس کرتے ہوں تو حسب کے ”ار یک“ اس کا حق  
 ہے، والدین کی اطاعت فرمانہ داری کرتے ہوئے اس کی جہارت  
 سے ہی دھڑلے گا، بین ”ار“ سے جہاں سے اس سے رک رہے  
 ہوں کہ اپنے ہم مذہب لوگوں کے ساتھ حق کو دنا پسند کر رہے ہوں  
 تو پھر وہ ان کی اطاعت نہیں کرے گا بلکہ جہاں میں نکل جائے گا (۳)۔

مالکیہ، ثانیہ ”ار“ جہاں کے نزدیک ان کی اجازت کے بغیر جہاد  
 کے لئے جہاد جائز ہے، چونکہ وہ دونوں دین میں مجہم ہیں، البتہ مالکیہ  
 کے نزدیک ”ار“ کی قرینہ سے شفقت وغیرہ کا پتہ چل رہا ہو (تو ان کی  
 اجازت لی جائے گی)، ثوری فرماتے ہیں اگر جہاد فرض کنایہ ہو تو  
 والدین کی اجازت سے ہی غزوہ میں شریک ہوگا۔

(۱) سورہ توبہ ۱۱۳

(۲) الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ۱۰/۲۳۵، احوالہ و انبیاء ۳۸۲/۳، اشرح

المشیرع حادیہ الصاوی ۳۱۳/۲، شرح احیاء علوم الدین ۱/۳۱۶

(۳) ابن ماجہ ۳۰۷/۲۳

بین تر جہا متعین ہو جائے میدان جنگ میں صنف بندی یا دشمن کے محاصرہ یا تمام مسلمانوں کی جانب سے اعلان عام کی وجہ سے، تو اس وقت والدین کی جارت ساقط ہو جائے گی، اور ان کی اجازت کے بغیر اس پر جہاد جب ہوگا، یہ تکہ اب تمام لوگوں پر جہاد کے فرض میں ہونے کی وجہ سے اس پر بھی نکتہ واجب ہوگا (۱)۔

ماں کی طاعت اور باپ کی اطاعت کے درمیان تعارض: ۴- اولاد پر والدین کا عظیم حق ہے، اسی لئے متعدد مقامات پر قرآن کریم میں اس کا حکم مازل ہو، اور احادیث مطہرہ میں بھی اس کی بہت ہی گنتی، اس کا تقاضا ہے کہ ان کی فرمانبرداری، اطاعت، ان کی دیکھ ریکھ اور ان کے حکم کی تعمیل غیر معصیت کے کاموں میں کی جائے جیسا کہ گذرا۔

بچہ کی تربیت میں ماں کے بڑے رول کے پیش نظر شریعت نے والدین کی فرمانبرداری کے حکم کے بعد والدہ کے لئے خصوصی طور پر مزید فرمانبرداری کا حکم دیا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "ووضعا الانسان بوالديه حمته، امة وهما على وجه وفضاله في غامض" (۲) (اور ہم نے انسان کو ناکید کی اس کے ماں باپ سے متعلق، اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دوسری میں اس کا دودھ چھوٹا ہے)۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: "یا رسول اللہ! من احق

(۱) لمرب ۲/۴۳۰، ترجمہ المحتاج شرح المساج ۲/۴۳۴، مطالب اولیٰ اسی ۲/۵۳۴، اسی ۳/۵۹۸، طبع ریاض المدینہ، اشرح المکیر مع حلیۃ الدروی ۲/۵۵۴، الخراج و احکام القرآن للقرطبی ۱۰/۲۳۰۔

۲۔ جوہر القس ۳۔

بحسن صحابتي؟ قال: "أمك" قال: ثم من؟ قال: "أمك" قال: ثم من؟ قال: "أمك" (۱) (۱) اللہ کے رسول امیرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے پوچھا: بچہ کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں اس نے پوچھا: بچہ کون؟ آپ نے فرمایا: تمہاری ماں، اس نے پوچھا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ)۔

اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "إن الله يوصيكم بأمهاتكم، ثم يوصيكم بآبائكم، ثم يوصيكم بالاقرب فالأقرب" (۲) (اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے حق میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں تمہیں تمہاری ماؤں کے سلسلہ میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں تمہارے آباء (والد) کے بارے میں وصیت کرتا ہے، پھر وہ تمہیں بالترتیب آباء کے بارے میں وصیت کرتا ہے)۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: "أي الناس أعظم حقا على المرأة؟" قال: "روحها، قلت: فعلى الرجل؟ قال أمه" (۳) (عورت پر سب

(۱) حدیث: "من أحق بحسن صحابتي .." کی روایت بخاری (صحیح ۲/۱۱۸، طبع انتقید) نے کیا ہے۔

(۲) حدیث: "إن الله يوصيكم بأمهاتكم .." کی روایت بخاری نے (ادب السرد (ص ۲۶، طبع انتقید) میں اور حاکم (۲/۵۱۴، طبع دائرۃ المعارف العلمانیہ) نے کیا ہے حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے، اور ابی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

(۳) حدیث: "أي الناس أعظم حقا على المرأة .." کی روایت حاکم (۲/۵۰۴، طبع دائرۃ المعارف العلمانیہ) نے کیا ہے اس کی سند میں جہاد ہے، میزان الاحوال للذہبی ۳/۵۳۹، طبع النجفی۔

## جز الاولادین ۵

سے زیادہ اس شخص کا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے شوہر کا،  
میں نے پوچھا، مرد و پر؟ آپ ﷺ نے فرمایا اس کی ماں کا۔  
مذکورہ آیات و حدیث و احادیث کے علاوہ دیگر بے شمار ہدایت  
والدین کے مقام و مرتبہ پر ولایت رہتی ہیں۔ اور فرمانہ، اری کے  
استحقاق میں باپ پر ماں کی فوقیت ثابت رہتی ہیں۔ چونکہ حمل کی  
صعوبت، چر وضع حمل، و اس کی تکلیف بچہ رضاعت و اس کی  
مشکلات، یہ وہ امور ہیں جن سے صرف ماں کو گذرنا اور انہیں  
برداشت کرنا پڑتا ہے، اس کے بعد تربیت میں باپ کی شرکت ہوتی  
ہے، اس لئے باپ کے مقابلہ میں ماں رعایت کی زیادہ مستحق ہے  
خصوصاً بچہ صاپے میں (۱)۔

اس حق کی فوقیت کا مظہر یہ بھی ہے کہ اگر والد کے پاس کے والدین  
کا نفقہ واجب ہو، اور وہ صرف کسی ایک کا نفقہ دینے کی استطاعت  
رکھتا ہو تو مصیب، مالکیہ، و شافعیہ کی صحیح روایات کے مطابق باپ پر  
ماں کو فوقیت حاصل ہوگی، یہی یک راے تاجلہ کی بھی ہے (۲)۔ یہ اس  
سے کہ حمل، رضاعت، و تربیت کی مشقت و دہشت کثرت کرتی ہے،  
اس میں شفقت بھی زیادہ ہوتی ہے نہ وہ زیادہ دگر مرد بچے کس ہوتی  
ہے، یہ حکم اس وقت ہے جب اس دونوں کی فرمانہ، اری میں باہم  
تعارض نہ ہو۔

۵۔ اگر اس میں تعارض ہو، اس طور پر کہ ایک کی اطاعت سے  
دوسرے کی مانر مانی لازم آتی ہو تو یہی صورت میں دیکھا جائے گا، اگر  
ایک کی اطاعت کا حکم دے رہا ہو اور دوسرے معصیت کا حکم دے رہا ہو تو

و اطاعت کا حکم دینے والے کی فرمانہ، اری کرے گا معصیت کا حکم  
دینے والے کی اطاعت میں معصیت کا کتاب نہیں کرے گا اس سے  
کہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے: "لا طاعة لمخلوق فی معصیة  
المخلوق" (۱) (خالق کی معصیت کر کے کسی مخلوق کی اطاعت نہیں کی  
جائے گی)، البتہ اس پر ضروری ہے کہ حکم قرآنی "و صاحبہما طبعی  
الطبیعا مغزوئی" (۲) (اور دونوں میں ان کے ساتھ خوبی سے ہر کئے  
جائے گا) کے مطابق ان کے ساتھ حسن سلوک کرے، یہ تک یہ بیت اگرچہ  
کافر والدین کے سلسلہ میں مازل ہوئی ہے، لیکن مخصوص سبب و اس  
کے بجائے لفظ قرآنی کے عموم کا اعتبار کیا جائے گا۔

لیکن اگر والدین کی فرمانہ، اری میں تعارض کسی غیر معصیت میں  
ہو، اس طور پر کہ ایک ساتھ دونوں کی فرمانہ، اری ممکن نہ ہو تو مسور  
فرماتے ہیں کہ ماں کی اطاعت مقدم ہوگی، اس لئے کہ فرمانہ و اری  
میں ماں کو باپ پر فوقیت حاصل ہے (۳)، اور کہا گیا ہے کہ  
فرمانہ و اری میں دونوں برابر ہیں، چنانچہ مروی ہے کہ ایک شخص نے  
امام مالک سے عرض کیا کہ میرے والد سوڈان میں ہیں، انہوں نے  
مجھے لکھا ہے کہ میں ان کے پاس آ جاؤں، میری ماں مجھے جانے سے  
روکتی ہیں، امام مالک نے اس سے فرمایا: اپنے باپ کی بات مانو و  
ماں کی مانر مانی نہ کرو، یعنی اپنے والد کے سے سر کر کے پتی ماں کی  
خوشی میں اضافہ کرے چاہے ماں کو اپنے ساتھ لے جا کر ہوتا کہ اپنے  
والد کی اطاعت کر سکے اور ماں کی مانر مانی بھی نہ ہو۔

۶۔ مرد و عورت کے درمیان سے خلیفہ کی مسئلہ دریافت کیا گیا تو

(۱) حدیث "لا طاعة لمخلوق فی معصیة المخلوق"..... منی روایت من الکفا فی احادیثی سے الجمع  
میں کیا ہے موفور لایکہ احمد و طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے احمد کے رجال  
صحیح کے رجال میں (صحیح ابوداؤد ۲۲۶/۵ طبع ہندی)۔

(۲) سورہ بقرہ ۱۵۷۔

(۳) ابوداؤد الدیلمی ۳۸۳۔

(۱) فتح الباری ۱۰/۱۰۳، شرح احیاء علوم الدین ۱۵/۱۶، ابوداؤد عن  
ابن ماجہ، ابوداؤد، طبع دار المعرفۃ، الجامع لاحکام القرآن للقرطبی ۱۳/۱۵، ۱۳۔

(۲) در المنہاج علی الدر المنہاج ۳/۱۵۳، ابوداؤد الدیلمی ۳۸۳، روایت طحاوی  
۱۵۰۹، طبع المکتب الاسلامی، انصاری ۵۴۳، طبع دار الفکر۔



## بِرِّ الْوَالِدَيْنِ ۶-۷

ساتھ سعد رحمی، حسن سلوک اور مشرک، قارب کے ساتھ صلہ رحمی کا کر ہے (۱)۔

کافر والدین کے ساتھ حسن سلوک میں ان کے لئے وصیت بھی داخل ہے، اس لئے کہ وہ اپنے مسملاً کے کوارٹ نہیں ہوں گے۔  
تفصیل کے لئے اصطلاح "وصیت" دیکھی جائے۔

### حسن سلوک کس طرح کیا جائے؟

۷- والدین کے ساتھ حسن سلوک کے سے اس کے ساتھ رفق و محبت آمیز سرمہ نگور سے نفرت پیدا کرنے، علی ترش کھاؤ نہ کرے، انہیں سے الفاظ سے پکارے جو انہیں پسند ہوں جیسے اے امی جان، اے ابو جان، انہیں ایسی بات کہے جو دین و دنیا میں ان کے لئے مایع ہو، ان کے دن اور کے دو محتاج ہوں ان کے بارے میں ان کو بتائے، ان کے ساتھ معروف کے مطابق زندگی گزارے یعنی جن امور کا جواز شریعت میں معروف ہے، چنانچہ واجب یا مندوب پر عمل کرنے میں اور جس چیز کے چھوڑنے میں اس کو ضرر نہ ہوں کے چھوڑنے میں ان کے حکم کی اطاعت کرے ان کے نہ نہ نہ چلے، ان سے آگے بڑھ کر چلنا تو کجا، بلکہ اگر ضرورت ہو، مثلاً اندھیر ہو تو (ریشی کے سے) "گے چل سکتا ہے، ان کے پاس جاے تو ان کی عبادت سے ہینے، بھٹوان کی اجازت لے کر غصے، نہ سنا پے یا مرض میں ان کے پیٹاب، نیمہ ویر، بے کوراندہ کھجے کہ اس سے ان کو فیت ہوگی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَاعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا" (۲) (اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرو اور حسن سلوک رکھو والدین کے ساتھ)۔

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: ملاطفت اور نرم روی کے ساتھ

انہوں نے فرمایا: اپنی ماں کی حالت نرم، چونکہ انہیں فرمانبراری کا وہ پہلی حق حاصل ہے، اسی طرح باپ کی نے غل سنا ہے کہ ایک خاتون کا حق اس کے شوہر پر تھا، تو بعض فقہاء نے اس کے لڑکے کو توتی، یا کہ پاپ والد کے خد فاس کی طرف سے نکاست کرے تا وہ مقدمہ کی محاکم میں اس کے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے باپ سے محاکمہ اور بحث کرنا تھا، بعض فقہاء نے اسے اس سے منع کیا اور کہا کہ یہ باپ کی ہار مانی ہے، اور حضرت ابو یوسف مدنی حدیث صرف یہ بتاتی ہے کہ باپ کا حق ماں سے کم ہے، نہ یہ کہ باپ کی ہار مانی کی حارے محاکم نے جسٹس نقل یا ہے فرمانبراری میں باپ پر ماں مقدم ہے (۱)۔

درحرب میں مقیم و مدین و قارب کے ساتھ حسن سلوک:

۶- بن جبر کہتے ہیں: اہل حرب میں سے ایمان یافتہ شخص کے ساتھ حسن سلوک خواہ اس سے لمبی قرابت ہو یا نہ ہو، نہ حرام ہے اور نہ ممنوع، بشرطیکہ اس سے مسلمانوں کے خلاف کفار کی تقویت یا اہل اسلام کے پوشیدہ امور سے "گامی، سامان جنگ، اسلحوں سے ان کی تقویت نہ ہوتی ہو" (۲)۔

یہی رائے "لادب اشعر عید" میں ابن الجوزی حنبلی سے منقول رائے کے موافق ہے، اور جو کچھ انہوں نے ذکر کیا ہے اس سے مختلف نہیں ہے، اور اس پر استدلال اس واقعہ سے کیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے مشرک بھائی کو ریشی جوڑا ہدیہ کیا تھا، اور حضرت اسماءؓ کی حدیث سے استدلال کیا ہے (۳)، ان دونوں میں اہل حرب کے

(۱) الفروق ۳۳، تہذیب الفروق مع حاشیہ ص ۱۶۱، فتح الباری شرح صحیح البخاری ۱۰/۲۰۳-۲۰۴۔

(۲) جامع لبیان للظہری ۶۱/۲۸، طبع مصطفیٰ لکھنؤ۔

(۳) ص ۱۵۷، اسما کی تخریج فقہ نمبر ۳ میں گذر چکی ہے۔

(۱) الادب الشریعہ ۱/۹۲-۹۳۔

(۲) سونے کا ۳۶۔

اں سے حسن سلوک رہے، نہیں سخت جواب نہ دے، نہ انہیں گھوڑ کر دیکھے، ورنہ سارے پٹے پر پٹی ہو رہی رہے (۱)۔

ب کے ساتھ حسن سلوک: بزرگ یہ بھی ہے کہ گاڑی کھنچ یا کسی بھی قسم کی بڑی رسوائی کے ذریعہ اں سے ہر ملوک کی نہ رہے کہ یہ ماہر اختلاف گناہ و بیزوہ ہے صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ مِنَ الْكِبَانِ شَتْمَ الرَّجُلِ وَالِدِيهِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ: وَهَلْ يَشْتُمُ الرَّجُلُ وَالِدِيهِ؟" قَالَ: نَعَمْ يَسْبُ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسْبُ أَبَاهُ، وَيَسْبُ أُمَّهُ فَيَسْبُ أُمَّهُ" (کبیر و گناہوں میں سے ہے کہ انسان اپنے والدین کو گاڑی دے، صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا انسان اپنے والدین کو گاڑی بھی دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، ایک انسان دوسرے انسان کے والد کو گاڑی دیتا ہے تو دوسرا اس کی ماں کو گاڑی دیتا ہے، اور وہ دوسرے کی ماں کو گاڑی دیتا ہے تو دوسرا اس کی ماں کو گاڑی دیتا ہے)، ایک دوسری روایت میں ہے: "إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَانِ أَنْ يَبْعَثَ الرَّجُلُ وَالِدِيهِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَبْعَثُ الرَّجُلُ وَالِدِيهِ؟" قَالَ: يَسْبُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسْبُ الرَّجُلُ أَبَاهُ" (۲) (بہت بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان اپنے والدین پر لعنت بھیجے، کہا: یا رسول اللہ! انسان اپنے والدین پر کس طرح لعنت بھیجتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کے والد کو، بھلا کہے گا تو دوسرا اس کے والد کو بھلا کہے گا)۔

۸ - والدین کے ساتھ حسن سلوک میں یہ بھی داخل ہے کہ ان کے

۱۰۔ بتوں کے ساتھ صلہ رحمی کی جائے، صحیح مسلم میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "إِنَّ مِنْ أَمْرِ الرَّحْمَةِ الرَّحْلُ أَهْلُ وَدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُولِيَ" (۱) (بڑی نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے والد کے جانے کے بعد ان کے ۱۰ بتوں کے ساتھ صلہ رحمی کرے)، اگر والد غائب ہو یا فوت ہو جائے تو ان کے ۱۰ بتوں کو یاد رکھے، ورنہ اں کے ساتھ حسن سلوک نہ کرے کہ یہ بھی والد ہی کے ساتھ حسن سلوک کا ایک حصہ ہے۔

حضرت ابو اسید بودری صحابی ہیں روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھا تھا، آپ ﷺ کے پاس ایک انسانی آئے اور رپوت یا: یا رسول اللہ! کیا والدین کی وفات کے بعد ان کے لئے کچھ ہے؟ باقی ہے، میں سے انجام دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نَعَمْ، الصَّلَاةُ عَلَيْهِمَا، وَالِاسْتِغْفَارُ لَهُمَا، وَبِنِهَايَةِ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا، وَإِكْرَامُ صَدِيقِهِمَا، وَصَلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا رَحِمَ لَكَ إِلَّا مِنْ قَبْلِهِمَا، فَبِنِهَايَةِ بَقِيَّ عَلَيْهِمَا" (۲) (ہاں، ان کے لئے دعا، استغفار، ان کے بعد ان کے حقدوں کی تکمیل، ان کے دوستوں کا اکرام، ان کے واسطے سے رشتہ میں آنے والوں کے ساتھ صلہ رحمی، یہ سب آپ باقی ہے)۔

خود رسول اللہ ﷺ حضرت حدیث رضی اللہ عنہما کی وفات حسن سلوک کے لئے ان کی مٹیوں کو دیا بھیجتے تھے جو آپ کی زچہ تھیں،

(۱) حدیث: "إِنَّ مِنْ أَمْرِ الرَّحْمَةِ الرَّحْلُ أَهْلُ وَدِّ أَبِيهِ بَعْدَ أَنْ يُولِيَ" کی روایت مسلم (۹۷۹) و صحیح ابی نعیم نے کیا ہے۔

(۲) حدیث: "فَبِنِهَايَةِ بَقِيَّ عَلَيْهِمَا" کی روایت ابوداؤد (۵۳۵۳) و صحیح عزت حمید (۵۵۳) و ترمذی (۲۰۳۸) و حدیث: "إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَانِ أَنْ يَبْعَثَ الرَّجُلُ وَالِدِيهِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَبْعَثُ الرَّجُلُ وَالِدِيهِ؟" قَالَ: يَسْبُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسْبُ الرَّجُلُ أَبَاهُ" کی روایت بخاری (۲۰۳۸) و ترمذی (۲۰۳۸) و صحیح ابی نعیم (۹۳۱) و صحیح ابی نعیم (۹۳۱) میں ہے۔

(۱) الخوارزمی و ابی نعیم (۸۴۲) و ابی نعیم (۸۴۲) و ابی نعیم (۸۴۲) و ابی نعیم (۸۴۲)۔

(۲) الخوارزمی و ابی نعیم (۸۴۲) و ابی نعیم (۸۴۲) و ابی نعیم (۸۴۲) و ابی نعیم (۸۴۲)۔

تو پھر والدین کے بارے میں تمہارا خیال ہے (۱)۔

تجارت یا طلب علم کے لئے سفر کی خاطر والدین کی اجازت:

۹- فقہ حنفی نے اس کے لئے ایک قاعدہ مقرر فرمایا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ہر وہ سفر جس میں ملاکت سے اطمینان نہ ہو اور خطرہ شدید ہو لڑکے کے لئے والدین کی اجازت کے بغیر اس میں نکلتا درست نہیں ہے اس سے کہ والدین کو اپنی بلا و پستیقت ہوتی ہے تو انہیں اس صورت میں ضرر پہنچے گا، اور جس سفر میں خطرہ شدید نہ ہو والدین کی اجازت کے بغیر اس میں نکلتا بشرطیکہ والدین کو بے یار و مددگار نہ چھوڑے، جائز ہے کہ اس میں ضرر نہیں رہا۔

پس تعلیم کے سفر کے لئے والدین کی اجازت لازم نہیں ہوگی اگر چہ شہر میں قیام مہیا نہ ہو، رہت پر ان ہو اور والدین کے نسب کا مدیشہ نہ ہو، اس سے کہ اس سفر سے انہیں ضرر نہیں بلکہ نفع ہوگا، اور سے مافرمائی کا عار لاحق نہیں ہوگا، بینہ تجارت کا سفر ہو اور والدین چنے چنے کی خدمت سے مستغنی ہوں اور ان کے نسب کا مدیشہ نہ ہو تو بغیر اجازت اس سفر پر نکل سکتا ہے، بینہ والدین اس کے اور اس کی خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی اجازت کے بغیر سفر نہیں کرے گا (۲)۔

مالکیہ نے طلب علم کے سفر میں یہ تفصیل کی ہے کہ اگر اس مرتبہ کے علم کے حصول کے لئے سفر ہو جو اس کے شہر میں فرام میں جیسے

(۱) جامع احکام القرآن للقرطبی ۱۰/۲۳۱ (دوسرا مسئلہ) احیاء علوم الدین ۱۶/۱۳۸، الفواکیر الدوئی ۲/۸۳۳، ص ۵۵۵، "کان یصلی" کی روایت بخاری (اصح ۳۳ طبع استغبر) نے کی ہے۔  
(۲) مجمع المصابیح فی ترتیب الشریع ۷/۸۸، تجمین الفقہاء شرح کفر الحدائق ۳۳۲، ابن ماجہ ۲۲۰/۳۔

کتاب فقہ اور سنت رسول میں تھقہ جماعت اور مواقع حدیث اور مراتب قیاس کی معرفت، تو والدین کی اجازت کے بغیر وہ عزرائلتا ہے بشرطیکہ اس کے اندر غور و تحقیق کی صداقت ہو، اور غریب و محتاج میں ان کی اطاعت نہیں کی جائے گی، اس لئے کہ مجتہدین کے مقام کا حصول فرض کفایہ ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ" (۱) اور ضرور ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت رہے جو نیکی کی طرف بلایا کرے اور بھلائی کا حکم دیا کرے اور بدی سے روکا کرے، لیکن اگر تعلیمی طریقہ پر تھقہ کے لئے سفر ہو اور اس کے شہر میں اس کا انتظام ہو تو اس کی اجازت کے بغیر سفر جائز میں ہوگا۔

۱۰- اگر اگر تجارت کے لئے سفر کا راہ ہو جس میں اس کو اسی قدر حاصل ہونے کی امید ہو جتنی وہ اپنے وطن میں حاصل کرتا ہے تو ان کی اجازت کے بغیر نہیں نکلے گا (۲)۔

نوافل کے ترک یا ان کو توڑنے میں والدین کی اطاعت کا حکم:

۱۰- شیخ ابوہریرہ رضی اللہ عنہما "بِرِّ الْوَالِدَيْنِ" میں فرماتے ہیں: کسی سنت مؤکدہ جیسے جماعت کی نماز میں حاضری، فجر کی دو رکعت اور وتر وغیرہ کے ترک میں والدین کی اطاعت نہیں ہوگی اگر وہ ہمیشہ انہیں ترک کرنے کا مطالبہ کرتے ہوں، اس کے برخلاف اگر وہ نماز کے اہل وقت میں بلا میں تو ان کی اطاعت کی جائے گی چاہے دل وقت کی فضیلت سے تخریب ہو جائے (۳)۔

(۱) سورۃ آل عمران ۱۰۴۔  
(۲) الفروق للقرطبی ۱/۱۳۵، البدیع ۲/۶۱۱، ح ۶۱۱، ح ۶۱۱، ح ۶۱۱۔  
(۳) مطالب اولیٰ ۲/۵۳، انصاری قدس سرہ ۸/۵۵، شذات القناع ۱/۲۵۲۔

فرضِ کفایہ کے ترک میں ن کی، طاعت کا حکم:

۱۱- صحیح مسلم میں حدیث کہ ایک شخص نے بیعت زنی چاہی اور اس کے والدین میں سے ایک باحیث تھے، گزر چکی ہے، اس سے واضح ہے کہ اس کی صحبت بنی کریم علیہ السلام کی صحبت پر اور ان کی حد مت جو واجب ہیں ہے فرض کفایہ پر مقدم ہے اس لئے کہ ان کی طاعت اور س کے ساتھ حسن سلوک فرض میں ہے اور جہاں فرض کفایہ ہے، وہ فرض میں قوی ہوتا ہے (۱)۔

بیوی کو طلاق دینے کے مطالبہ میں ان کی طاعت کا حکم:

۱۲- ترمذی نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے، فرماتے ہیں: میری ایک بیوی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا میرے والد اس کو پسند نہیں کرتے تھے، انہوں نے مجھے اس کو طلاق دینے کا حکم دیا، میں نے انکار کر دیا، پھر میں نے بنا علیہ السلام سے اس کا رز یا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”یا عباد اللہ بن عمر طلق امراتک“ (۲) (۱)۔

عبداللہ بن عمرؓ اپنی بیوی کو طلاق دے دو۔

ایک شخص نے امام احمد سے پوچھا کہ میرے والد مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اسے مت طلاق، اس سے بہتر یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم نہیں دیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں جب تمہارے باپ بھی حضرت عمرؓ کی مانند ہو جائیں، یعنی اپنے باپ کے

حکم سے اسے طلاق مت دے، یہاں تک کہ وہ بھی حق و عدل تک رسائی اور اس جیسے معاملہ میں خواہش نفس کی عدم اتباع میں حضرت عمرؓ کی مانند ہو جائیں۔

مثال میں سے وہ بڑے نے یہ اختیار کیا ہے۔ (باپ کے تیسے پر بیٹے کا اپنی بیوی کو طلاق دینا) واجب ہے اس سے کہ (جب حضرت بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دینے سے انکار کر دیا تو) بنی کریم علیہ السلام نے ان کو طلاق دینے کا حکم دیا۔ ”شیخ تقی لدین بن تیمیہ سے شخص کے بارے میں جس کی ماں اسے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دے، فرماتے ہیں: اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنی بیوی کو طلاق دے، بلکہ اس پر ماں کے ساتھ حسن سلوک واجب ہے، اور اپنی بیوی کو طلاق دینا ماں کے ساتھ حسن سلوک میں داخل نہیں (۱)۔

ارحباب معصیت یا ترک و جب کے مر میں ن کی طاعت کا حکم:

۱۳- ”وہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَوَضَعْنَا الْإِنْسَانَ بَوَالِدَيْهِ حُسْنًا، وَإِنْ جَاهِلَاكَ فَتَشْرُكَ بِهِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطَعِّمَاهُ“ (۲) (۱) ”میں نے حکم دیا ہے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ سلوک نیک و حسین اور جو تجھ پر رونا لیس کہ تو کسی چیز کو میرا شریک بنا جسکی کوئی دلیل تیرے پاس نہیں تو تو ان کا کہنا نہ ماننا، اور ارشاد ہے: ”وَإِنْ جَاهِلَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ بِهِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطَعِّمَاهُ وَصَاحِبَهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا“ (۳) (۲) ”اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس کا رونا لیس کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک

= متن الاقاع ۵۳۵۳۳ لہروق لہرولہ ۱۲۳-۱۲۲، المشرح المیر ۵۳۹۳، المواکر المدوالی ۲/۳۸۳، المرواج ۲/۶۷، ۷۳۔

(۱) لہروق ۱۲۳، ۱۲۵، ۱۵۰، المرواج ۲/۶۷، ۷۳۔

(۲) حدیث حضرت ابن عمرؓ ”کان نصی لہرؤا“ کی روایت ترمذی (۳) ۲۸۶ طبع لکھنؤ نے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حسن صحیح ہے دیکھئے المراجع المکام القرآن لہرطبی ۲۳۹۱۰، المرواج ۲/۵۵۔

(۱) الآداب الشرعیہ والکلی لہریمہ لابن مطلق المتحدی المجلدی ۱/۵۰۳، المرواج ۲/۷۳۔

(۲) سورہ یحیوت ۸۔

(۳) سورہ یحیوت ۸۔

(۴) سورہ یحیوت ۸۔



تک اس کی بنیادی نہ کا تعلق ہے تو تعزیر کے باب سے ہے، اس کی مقدار فرمائی ہو فرمائی کرنے والے کی حالت کے فرق سے مختلف ہوتی ہے۔

چنانچہ اگر والدین یا کسی ایک پر زیادتی گالی یا مار پیٹ کے درمیان کسی تو والدین اس کی تعزیر کریں گے یا عام اس کی تعزیر کرے گا اس دونوں کے مطالبہ پر (اگر دونوں کو گالی یا مار پیٹ ایک ساتھ کی گئی ہو کیا ان میں سے جس پر زیادتی کی گئی ہے اس کے مطابق پر، اگر گالی یا مار کھانے والے نے معاف کر دیا تو اس کی معافی کے بعد بھی وہی ظاہر کو اختیار ہو گا کہ مناسب تعزیر کرے یا معاف کر دے، اگر اگر عام تک معاملہ پہنچنے سے پہلے والدین گالی یا مار پیٹ کو معاف کر دیں تو تعزیر موقوف ہو جائے گی۔

اس کی تعزیر نہاد اور بدگواہی کے اعتبار سے رفقاری، یہ صریح (۱) یا سخت باتوں سے تنبیہ یا اس کے حدود سے دور سے ہوگی ذہن سے رہش تنبیہ ہوتی ہو (۱)۔



یہ کہ (۱) یہ میں تمہیں بڑے بڑے دُعاؤں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہم نے عرض کیا: خدا کے رسولؐ کے رسولؐ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں چیزیں ہیں، اللہ کے ساتھ ایک ٹکڑا، والدین کی مافرمائی، آپ ﷺ ایک لکائے ہوئے تھے، انکو نہ بیچو گے اور فرمایا: سن لو، جھوٹی بات، اور جھوٹی دہائی، سن لو جھوٹی بات اور جھوٹی دہائی، آپ ﷺ یہ جملہ نہ کہتے رہے یہاں تک کہ میں نے سوچا: آپ ﷺ خاموش نہیں ہوں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رضی اللہ فی دینی والوالدین۔ وسخط اللہ فی سخط الوالدین" (۲) (اللہ کی رضا والدین کی رضا میں ہے، اور اللہ کی ناراضی والدین کی ناراضی میں ہے)۔

اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "کل الملووب یؤخر اللہ مسہا ماشاء الی یوم القیامة الا عقوق الوالدین، فان اللہ یعجلہ لصاحبه فی الحیاة قبل الممات" (۳) (تمام گناہوں میں سے جسے اللہ چاہتا ہے قیامت تک کے لئے مؤخر کر دیتا ہے، والدین کی مافرمائی کے، اللہ تعالیٰ (اس کی راہ) نادار کو جلد ہی کر کے اس کے مرنے سے پہلے دنیا ہی میں دے دیتا ہے)۔

مافرمائی کی سزا:

۱۵ - والدین کی مافرمائی کی اثر وی سزا پر گفتگو گذر چکی ہے، جہاں

(۱) حدیث: "الا ابنکم باکبر الکبیر۔۔۔" کی روایت بخاری (۱۸۹۰) طبع ۱۴۱۰ھ (۱۸۹۰) طبع ۱۴۱۰ھ (۱۸۹۰) طبع ۱۴۱۰ھ (۱۸۹۰) طبع ۱۴۱۰ھ

(۲) حدیث: "رضی اللہ فی دینی والوالدین۔۔۔" کی روایت ترمذی (۳۱۱۳) طبع ۱۴۱۰ھ (۳۱۱۳) طبع ۱۴۱۰ھ (۳۱۱۳) طبع ۱۴۱۰ھ (۳۱۱۳) طبع ۱۴۱۰ھ

(۳) حدیث: "کل الملووب یؤخر اللہ۔۔۔" کی روایت حاکم (۱۵۶۳) طبع ۱۴۱۰ھ (۱۵۶۳) طبع ۱۴۱۰ھ (۱۵۶۳) طبع ۱۴۱۰ھ (۱۵۶۳) طبع ۱۴۱۰ھ

(۱) ابن ماجہ ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶۹، ۲۴۷۰، ۲۴۷۱، ۲۴۷۲، ۲۴۷۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۵، ۲۴۷۶، ۲۴۷۷، ۲۴۷۸، ۲۴۷۹، ۲۴۸۰، ۲۴۸۱، ۲۴۸۲، ۲۴۸۳، ۲۴۸۴، ۲۴۸۵، ۲۴۸۶، ۲۴۸۷، ۲۴۸۸، ۲۴۸۹، ۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ۲۴۹۲، ۲۴۹۳، ۲۴۹۴، ۲۴۹۵، ۲۴۹۶، ۲۴۹۷، ۲۴۹۸، ۲۴۹۹، ۲۵۰۰، ۲۵۰۱، ۲۵۰۲، ۲۵۰۳، ۲۵۰۴، ۲۵۰۵، ۲۵۰۶، ۲۵۰۷، ۲۵۰۸، ۲۵۰۹، ۲۵۱۰، ۲۵۱۱، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۲۵۱۴، ۲۵۱۵، ۲۵۱۶، ۲۵۱۷، ۲۵۱۸، ۲۵۱۹، ۲۵۲۰، ۲۵۲۱، ۲۵۲۲، ۲۵۲۳، ۲۵۲۴، ۲۵۲۵، ۲۵۲۶، ۲۵۲۷، ۲۵۲۸، ۲۵۲۹، ۲۵۳۰، ۲۵۳۱، ۲۵۳۲، ۲۵۳۳، ۲۵۳۴، ۲۵۳۵، ۲۵۳۶، ۲۵۳۷، ۲۵۳۸، ۲۵۳۹، ۲۵۴۰، ۲۵۴۱، ۲۵۴۲، ۲۵۴۳، ۲۵۴۴، ۲۵۴۵، ۲۵۴۶، ۲۵۴۷، ۲۵۴۸، ۲۵۴۹، ۲۵۵۰، ۲

کے لئے باہر نکلے (۱)۔

اس معہوم کی رو سے مخدرة (پردہ نشین) برزۃ (بے پردہ) کی ضد ہے۔

اجمانی حکم:

۳- خبیثہ، ثانیہ «احتالہ کی رائے ہے کہ وہی دینے کے سے بے پردہ خاتون کی حاضری ضروری ہے، بشرطیکہ یہی شہادت اس نے حاصل کی ہو جس کی شہادت دینا اس کے سے جائز ہے اور اس کی حاضری پر دعویٰ مقوف ہو، اور یہی حالت میں اس کی شہادت پر شہادت قبول نہیں کی جائے گی، والا یہ کہ اس کی حاضری سے کوئی رکعت پیسے مرض «رسغ پایا جائے، تو اس صورت میں قاضی اس کے پاس سے کوئی چیز کا جو اس کی شہادت سے گا، اس کی تفصیل شہادت کی بحث میں ہے، لیکن مخدرة (پردہ نشین) خاتون کو مجلس افتاء میں حاضر کرنا ضروری نہیں ہے۔

مالکیہ عورت کی شہادت کی «نکی میں بے پردہ «پردہ نشین میں فرق نہیں کرتے، ان کے نزدیک حکم ہے کہ عورت کی شہادت نقل کی جائے گی، چونکہ اس کے لئے مشقت اور بے پردگی ہے (۲)۔

یہ تفصیل شہادت سے متعلق ہے، اگر اس پر مقدمہ ہو تو محتالہ نے صراحت کی ہے کہ اگر بے پردہ عورت کے خلاف دعویٰ دائر کیا گیا ہے

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۳۶۱/۳، ۳۶۳، طبع بیروت، کتاب القناع عن متن الإقناع ۳۳۹/۱، طبع المصنف، حاشیہ الدرر المنثور علی المشرح الکبیر ۳۳۹/۲، طبع المصنف۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۳۶۱/۳، ۳۶۳، طبع المصنف، کتاب القناع عن متن الإقناع ۳۳۹/۱، طبع المصنف، حاشیہ الدرر المنثور علی المشرح الکبیر ۳۳۹/۲، طبع المصنف، شرح المصباح ۳۰۶/۸، طبع بیروت، حاشیہ الدرر المنثور علی المشرح الکبیر ۳۳۹/۲، ۳۳۰، طبع المصنف، تہذیب الفقہ ۳۵۲/۱، طبع المصنف۔

## برزۃ

تعریف:

۱- برزۃ خاتون جس کے میس نمایاں ہو یا جو بچہ عمر، یا تیار اور بے پردہ ہو لوگوں کے سامنے آتی ہو لوگ اس کے پاس بیٹھتے ہوں اس سے شگوار کرتے ہوں، لیکن وہ فہمہ ہو۔

کہا جاتا ہے: «امراة برزۃ» جب عورت بچہ عمر کی ہو جائے، لوجون خواتین کی طرح پردہ نہ کرے، اسکے ساتھ وہ فہمہ اور ریزک ہو، لوگوں کے ساتھ بیٹھتی ہو، ان سے شگوار کرتی ہو، یہ الفاظ برزۃ اور شروت سے ہے (۱)۔

فقہاء کے نزدیک یہ لفظ ہی لغوی معنی میں مستعمل ہے۔

متحدہ غلط:

مخدرة (پردہ نشین):

۲- لغت میں مخدرة «عورت ہے بوجہ (پردہ) کو لارم پکڑے (۲)، حد زبانی متر (پردہ) ہے۔

ملاحظہ میں یہ پردہ کی پابند خاتون ہے، خواہ بآرہ ہو یا شبہ (کنہ ری یا شہید) جسے غیر محرم مرد نہ کیج سکیں چاہے وہ نہ مرد

(۱) المصباح البیرونی، القاموس المحیط، لسان العرب، ترتیب القاموس المحیط: مادہ «برزۃ»، کتاب القناع عن متن الإقناع ۳۳۹/۱، طبع المصنف، حاشیہ ابن ماجہ ۳۶۱/۳، ۳۶۳، طبع بیروت۔

(۲) لسان العرب مادہ «مخدرة»۔

## برسام

تعریف:

۱- برسام لغت و اصطلاح میں ایسی عقلی بیماری ہے جس سے ہڈیوں کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، یہ بنون کے مشابہ ہوتی ہے (۱)۔

متعلقہ الفاظ:

الف- عتہ:

۲- عتہ لغت میں ایسا عقلی نقص ہے جس میں بنون یا کمرہ کی نہ ہو۔ اصطلاح میں یہ ایسی بیماری ہے جو عقل میں خلل پیدا کرتی ہے، اور دھمکس اختلاط عقل کا شمار ہو جاتا ہے، اس کی کچھ باتیں تو اصحاب عقل کی طرح ہوتی ہیں، اور کچھ باتیں پاگلوں کی مانند، معتود شخص پر با شعور بچہ کے احکام جاری ہوتے ہیں۔

میرم (ہڈیاتی شخص) پر اس کی ہڈیاتی حالت کے دوران بنون کے احکام جاری ہوتے ہیں (۲)۔

ب- بنون:

۳- بنون جیسا کہ شریعتی نے تعریف کی ہے: ایسا مرض ہے جو عقل کو رائل کرتا ہے، اور قوت میں ضائع کرتا ہے (۳)۔

تو تاضی اس کو طبع زرعے گا کہ اس میں مذ نہیں ہے، اس کی طبی کے سے اس سر میں خرم کا عثر بھی نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ اس پر سحر ضروری ہے، ورنہ اس نے بھی کہ یہ انسان کا حق ہے جو عقل و نگلی پر مبنی ہے، بنون زرعہ عیہ محمد رو (پرود فکین) ہوتا، سے اپنا وکیل بنانے کا حکم دیا جائے گا اس کی حاضری ضروری نہیں ہوتی اس میں اس کے سے ضرور و مشقت ہے، ر اس سے قسم لی جاتی ہوتا تاضی ایک مین کو جس کے ساتھ وہ کو وہ ہوں گے پیچے گا جو، بنون کو انہوں کی موجودگی میں اس سے حذف لے گا (۱)۔

بحث کے مقامات:

۴- فقہاء نے بے پردہ خوں کی، بنون کی شہادت، بنون میں اس کے سے شہادت دینا چاہئے، پر شگور مانی ہے جس کا طریقہ اپنے مقام پر مفصل بیان ہوا ہے۔



(۱) تاج العروس، المصباح المیزانی، المادۃ، حاشیہ ۲، ص ۲۶۱۔

(۲) فتح القدیر، ص ۳۳۳، ص ۳۳۳، حاشیہ ۲، ص ۲۶۱، ص ۲۶۱، فقرات أخری۔

(۳) مرقی الخلال، ص ۵۰، دیکھئے: المصباح المیزانی، المادۃ، حاشیہ ۲۔



یہ نئی جملہ برص میں سے ہے جن سے تکلیف (شری  
فمدوری) ساتھ ہو جاتی ہے، اور طبیعت باطل ہو جاتی ہے۔

## برص

جمہد حکم اور بحث کے مقامات:

۴- برص کے مخصوص احکام ہیں، برص کے شکار ہونے کی حالت  
میں اس کے غنود غیر مستحرم ہوں گے، اس کا تر اور درست نہیں ہوگا۔ اس  
کے قوی تصرفات شرعاً غیر مستحرم ہوں گے، ان امور میں وہ مجنون کی  
طرح ہوگا۔

اس حالت میں اس کے فعلی تصرفات کے سلسلہ میں اس پر کناہ  
نہیں ہوگا، مگر اس کے فعل کے نتیجے میں کسی کا مال یا جان ضائع  
ہو جائے تو اس کے مال میں ضمان اور اس پر ویت یا اس کے مال سے  
عوض کی قیمت، جب ہوگی۔

فقہاء نے کناہ وغیرہ پر بحث کرتے ہوئے اور اصل میں سے  
ہیت اور اس کے عوارض کے ذیل میں اس پر تصدیقی ٹیگنوں پر مانی  
ہے (۱)۔

متعلقہ الفاظ:

الف- جذام:

۲- یہ لفظ جذم سے ماخوذ ہے جس کا معنی قطع (کاٹنا) ہے، اس مرض  
کا یام اس لئے ہے کہ اس کی وجہ سے اعضا کٹنے لگتے ہیں۔

جذم ایسی بیماری ہے جس کی وجہ سے جسم سرخ ہو جاتا ہے، پھر  
سیاہ ہو جاتا ہے، پھر بدبو دار ہو جاتا ہے اور کٹنے اور رتنے لگتا ہے، یہ  
بیماری عضو میں ہوتی ہے، لیکن چہرہ میں عموماً ہوتی ہے (۲)۔

ب- ہستی:

ہستی لغت میں برص سے کم درجہ کی سفیدی ہے جو جسم میں اس

(۱) لسان العرب، المعرب للطرک، لادۃ "برص"، حاشیہ ۲، ج ۲، ص ۵۹۷  
طبع المکتبۃ الاسلامیہ، قلیہ، دہلی، ۱۳۵۳ھ، طبع المکتبۃ الاسلامیہ، دہلی، ۱۳۵۳ھ،  
طبع المکتبۃ الاسلامیہ، دہلی، ۱۳۵۳ھ۔

(۲) لسان العرب، لادۃ "جذام"، لادۃ ۱۳۵۳ھ، طبع المکتبۃ الاسلامیہ، دہلی، ۱۳۵۳ھ۔

(۱) ابن عابدین ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵

امام محمد فرماتے ہیں: برص کی وجہ سے صرف بیوی کو اہتیا حاصل ہوگا شہر کو نہیں، اس لئے کہ وہ طلاق کے ذریعہ سے دور رہتا ہے، اس کی تحصیل اس کے مقام پر دیکھی جائے۔

برص کی وجہ سے خیار کے ثبوت پر تہذیب و تمدن حضرات عید بن المسوب سے مروی اس روایت سے یہ کیا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے فرمایا: اگر کسی شخص نے کسی خاتون سے نکاح کیا اور اس سے دخول کیا تو اس میں برص یا سے مجنونہ یا جذبی پیدا تو دخول کی وجہ سے عورت کو ہر لے گا، اور شوہر مہر اس شخص سے وصول کرے گا جس نے اسے عورت کے تئیں دھوکا دیا (۱)۔

اور حضرت زید بن کعب بن جرحہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو غفار کی ایک خاتون سے نکاح فرمایا تو اس کے پہلو میں سفیدی دیکھی، تو ان سے فرمایا: ”عبدی عبدک ثابک“ (طلاق سے کنایہ ہے) اور جو انہیں دیا تھا ان میں سے کچھ نہیں یا (۲)۔

مسجد میں برص کے آنے کا حکم:

۳- مالکیہ کی رائے ہے کہ برص کے لئے جمعہ اور جماعت کا ترک مباح ہے جب کہ اس کا برص شدید ہو، اور برص دالوں کے لئے

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۷۷ طبع بیروت، الاختیار ص ۵۳۳، شرح فتح القدیر ص ۳۲۲ طبع بیروت۔

(۲) حدیث: ”علیہما رجل تزوج امرأة فدخل بها فوجد برصاً“ کی روایت سعید بن منصور (۲۰۳ طبع طبعی پریس ہندوستان) نے کی ہے اس کی سند میں سعید بن المسوب اور عمر بن خطاب کے درمیان اتفاق ہے جامع التحصیل ص ۲۲۲ طبع بیروت دار الفکر۔

(۳) حدیث: ”ابن کعب بن جرحہ کی روایت احمد (۳۹۳ طبع بیروت) نے کی ہے شیخ نے مجمع (۳۰۰ طبع اتھنی) میں اس کا ذکر کیا ہے، کہا ہے کہ امام احمد نے روایت کیا ہے اور جلیل شریف ہے۔

کے رنگ کے حذف ہوتی ہے، یہ برص نہیں ہے (۱)۔

صراح کے شمار سے حلد کے رنگ میں تبدیلی ہوتی ہے، اور اس پر نکلنے والا بال سیاہ ہو جاتا ہے، جب کہ برص پر نکلنے والا بال سفید ہوتا ہے (۲)۔

برص کے مخصوص احکام

برص کی وجہ سے فسخ نکاح میں خیار کا ثبوت:

۳- مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ نے مستحکم برص (جو پکڑے ہوئے برص) کی وجہ سے فی الجملہ فسخ نکاح کے مطالبہ کا حق دیا ہے:

مالکیہ نے صرف بیوی کو عقد نکاح کے بعد ہونے والے ضرر رساں برص کی وجہ سے فسخ نکاح کے مطالبہ کی اجازت دی ہے، خواہ مرض دخول سے پہلے ہوا ہو یا اس کے بعد، اور اگر شفا کی امید ہو تو ایک سال کی تاخیر کے بعد یہ حق ہوگا۔

شافعیہ اور حنابلہ نے بیوی اور شوہر دونوں کو دخول سے پہلے یا بعد برص کی وجہ سے فسخ کے مطالبہ کی اجازت دی ہے، اور ان تمام امور میں اسی طرح خیار کی شرائط کی رعایت کی جائے گی جس طرح نکاح میں بیان ہو ہے (۳)۔

حنفی نے سوائے امام محمد کے، زمین میں سے کسی ایک کو دوسرے کے عیب کی وجہ سے خواہ بہت بر، جو جیسے برص، اختیار نہیں دیا ہے،

(۱) لسان العرب: مادة ”یونی“۔

(۲) حاشیہ الدوسقی علی المشرح الکبیر ص ۲۷۷ طبع لکھنؤ۔

(۳) المشرح البصیر ص ۳۶۸-۳۶۹ جوہر طبع لکھنؤ، طبع بیروت، اسل مدارک ص ۹۳، حاشیہ الدوسقی علی المشرح الکبیر ص ۲۷۷-۲۷۸ طبع لکھنؤ، حاشیہ المصنف علی المشرح الکبیر ص ۳۰۶-۳۰۷ طبع لکھنؤ، لا نظامیہ المہذب ص ۲۹۲ طبع بیروت، تلمیذی عمیرہ ص ۲۶۱ طبع لکھنؤ، انقی ۱۵۱-۱۵۲ طبع لکھنؤ، کتاب النکاح ص ۱۰۹-۱۱۰ طبع لکھنؤ۔

## برص ۵-۶، بركتہ، بركتہ

مذہب کوئی جگہ مخصوص نہ روى ئى ہو كہ دهره كوان سے رنه پچھے،

اس كى تفصیل بهى پے مقام پر ہوئى (۱)۔

حنا به كے زو ديك جمعہ ور جماعت كے لے مسجد مي آما، اے شخص كے لے كرو هے جس كد ص كطيف د هو۔

ور شاميه لے مشقت كى وجہ سے اس كے لے ترك جماعت كى رخصت وى هے (۲)۔

## بركتہ

دكيسے "تشمہ" اور "تشمہ"۔

برص سے مصافحہ اور معافقہ:

۵- شافعيہ كے زو ديك برص جيسے مرض والے سے مصافحہ اور معافقہ كمر وه هے، اس لے كہ اس مي اپنے ارسالى هے، اور الله يشه هے ك دهره، جيسے شخص كو يه منتقل هو جائے (۳)۔

## بركتہ

برص كى امامت كا حكم:

۶- مالكیہ نے ايسے امام كى اقتداء جازا بتائى هے جس كو برص هو، والا يه دوشد يه هو، تو اس ملت سے لوگوں سے بالكلية دور رهے كا، جو با حكم دي جاے كا، رنه دے تو اس پر اس كو مجبور يا جائے كا۔

حنفيہ كے زو ديك ايسے برص كى امامت كمر وه هے جس كا برص جيل يه هو، يهى حكم اس كے پچھے نماز كا هے نفرت كى وجہ سے، اور اس كے علا وه كى اقتداء اولى هے (۴)۔

دكيسے "ميد"۔



(۱) حاشیہ المدنی علی المشرح الكبير ۳۸۹/۱ طبع المجلد، مع الجليل علی مختصر طبع ۲۷۲/۱ طبع مکتبہ اربع طبع۔

(۲) نہایہ الکناج ۱۵۵/۲ طبع المکتبہ الاسلامیہ بیروت، المدخل علی شرح المنهج ۵۱۹/۱ طبع دار احیاء التراث الاسلامیہ بیروت، کتاب الفتن ۲۹۸/۱ طبع مکتبہ العصر حد۔

(۳) قلوبی عمیرہ ۳۳۳، فتح الباری ۱۰/۱۳۰، ۱۳۱۔

(۴) حاشیہ من طبع ۲۷۸/۱ طبع بیروت، جوهر الاکلیل ۸۰/۱ طبع بیروت۔

اصطلاح میں رقم ایسی علامت کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ ہونے والی  
بچ کی مقدار جانی جاتی ہے جیسا کہ حنفیہ نے اس کی تعریف کی ہے (۱)۔  
مثال کے تعریف کی ہے کہ پڑے پڑھی ہوئی قیمت کو کہتے ہیں (۲)۔

ب۔ نمونہ ج:

۳۔ اس کو نمونہ ج بھی کہا جاتا ہے، یہ معرب ہے، صنعتی لڑاتے  
ہیں: نمونہ ج شی کی مثال جس پر عمل کیا جائے (۳)۔

لغت میں اس کے معانی میں سے ایک یہ ہے کہ وہ شی کی صفت پر  
علامت کرے، مثلاً گیسوں کے ڈھیر سے یک صاف دکھائے، اور اس  
سے پورا ڈھیر مہمت کرے کہ یہ ڈھیر اس صاف میں موجود گیسوں  
کے جس سے ہے۔

اس کے اقسام کی تفصیل اصطلاح "نمونہ ج" میں دیکھی جائے۔

اجمائی حکم:

۴۔ مالک نے برنائج (بلی) کی طرح کرنے کی جارت دی ہے،  
چنانچہ سی خمر میں بندھے کپڑوں کی شریہ کی کاغذ میں لکھے ہوئے  
اس کے اوصاف پر اکتفا کرتے ہوئے چاہے، اگر کپڑوں اوصاف  
کے مطابق نکالا تو بیع لازم ہوگی، ورنہ اگر اس کے اوصاف نہیں ہوں تو  
مشتی کو اختیار ہوگا، اور اگر تعدد کم نکلے تو اسی کے مطابق قیمت میں  
سے بیع کر یا جائے گا، اگر کپڑے نصف سے بھی کم نکلے تو بیع لازم  
نہیں ہوگی اور اسے حق ہوگا کہ بیع رد کر دے، اگر کپڑے کی تعدد  
زائد ہو تو زائد مقدار کی حد تک باقی اس کے ساتھ شریک تصور کی

## برنائج

تعریف:

۱۔ برنائج: حساب کا جامع ورق ہے، یہ لفظ "برنامہ" کا معرب ہے،  
المعرب میں ہے: پڑچہ (پڑہ) جس میں ایک شخص سے دوسرے  
شخص کے پاس بیچے گئے کپڑوں اور سامانوں کی اقسام، اوزان اور  
ان کی تعداد لکھی ہو، یہ کاغذ برنائج ہے جس میں بیچے گئے سامان کی  
مقدار بتاتی ہے، اسی مفہوم میں دلال کا یہ تملک ہوتا ہے: "برنائج میں  
سامان کا وزن بتا ہے" (۱)۔

فقہاء مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ برنائج وہ رجسٹر ہے جس میں  
پیکٹ میں رکھے فروخت شدہ کپڑوں کے اوصاف درج ہوتے  
ہیں (۲)۔

متفقہ غلط:

نف۔ رقم:

۲۔ رقم لغت میں "رقعت الشئ" سے ہے، یعنی مٹی میں ایسی  
علامت سے نشان دینا جو اسے دوسرے سے ممتاز کر دے، جیسے تحریہ  
وغیرہ (۳)۔

(۱) تاج العروس ۳۴۳، اس میں لکھا ہے کہ براء بن مسعود پر ہے اور کہا گیا ہے  
کہ مسعود پر ہے اور کہا گیا ہے کہ دونوں پر ہے، لفظ "برنائج"۔

ابن ماجہ ۳۴۳

۲۔ شرح الصغیر ۳۳

۳۔ اصباح البصیر: مادہ رقم۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۹۴

(۲) المنی لابن قدامہ ۳۴۷ طبع بیروت مطاب اول ۳۰۳

(۳) اصباح البصیر ۳۴۷، حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۹۴، قلیوبی و میر ۳۰۵، ۶۵

کشاف اصطلاحات الفنون ۱۳۳

جائے گا، اور کہا گیا ہے کہ زائد کو لوٹا دے گا، اس کا اسم فرماتے ہیں:  
پہلی رائے مجھے زیادہ پسند ہے۔

ترشید رائے اس پر قصہ ریا اور لے کر چلا آیا اور وہ دعویٰ کرتا ہے کہ مباح میں خرید سے یہ کم یا ناقص ہے تو باطل کا قول قسم کے ساتھ معتبر ہوگا کہ نخر میں جو کچھ ہے وہ خرید کے مطابق ہے، چونکہ دہشتہ ی کے دعویٰ کا انکار کر رہا ہے، تر و دہشتہ سے انکار کر رہے اور حلف نہ اٹھائے تو دہشتہ کی حلف لے گا، اور سامان وہیں کرے گا۔ دہشتہ ی حلف یہ لے گا کہ اس نے سامان میں تبدیلی نہیں کی ہے، اور یہ کہ یہی بعید خرید ہو سامان ہے، تر و دہشتہ باطل کی طرح قسم سے انکار کر رہے تو اس پر بیع لازم ہوگی (۱)۔

## برید

### تعریف:

۱- لغت کی رو سے برید کا ایک معنی ”رسول“ (قاصد) ہے، اسی معنی میں عرب کہتے ہیں: ”الحمی برید الموت“ (بخار موت کا قاصد ہے) ”اہرود بریداً“ یعنی اس نے قاصد بھیجی۔ حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”إذا أهردتم إليّ بریداً فاجعلوه حسن الوجه، حسن الاسم“ (۱) (جب تم میرے پاس کوئی قاصد بھیجو تو خوبصورت اور اچھے نام والے کو منتخب کرو)۔ اہرود بمعنی ارسال ہے۔

زنجیری فرماتے ہیں: ”برید“ فارسی لفظ، بمعرب ہے، برید (اک) کے پیروں کے لئے بولتے تھے، پھر اس قاصد کو برید کہا گیا جو پیر پر سوار ہوتا ہے، ”برستیں“ (دھنزل) کے درمیان کی مسافت کو برید کہا گیا، ”برسکة“ (منزل)، ”وہ مقام، گھری قبہ یا سرائے ہے جہاں اس کام کے لئے مقرر شدہ ہے“ ”رہتے ہیں ہر منزل میں پھر تیار رہتے تھے، ”منزل کے درمیان کی مسافت دو یا چار فرسخ ہوتی ہے، یک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے، اور ایک میل چار فرسخ کا، کتب فقہ



(۱) حاشیہ ۴۴۱۰۰۰ کی روایت بخاری (۲/۲۱۲ طبع ۱۴۰۰ھ) (۲) حاشیہ ۴۴۱۰۰۰ کی روایت بخاری (۲/۲۱۲ طبع ۱۴۰۰ھ) (۳) حاشیہ ۴۴۱۰۰۰ کی روایت بخاری (۲/۲۱۲ طبع ۱۴۰۰ھ) (۴) حاشیہ ۴۴۱۰۰۰ کی روایت بخاری (۲/۲۱۲ طبع ۱۴۰۰ھ) (۵) حاشیہ ۴۴۱۰۰۰ کی روایت بخاری (۲/۲۱۲ طبع ۱۴۰۰ھ)

(۱) شرح المنیر مع حاشیہ ۲۵۱-۲۵۲ شرح المنیر مع حاشیہ ۲۵۱-۲۵۲  
۲۵-۲۴، ج ۱، طبع ۱۴۰۲ھ



### بساط الیمین ۳

جہاں حکم:

۳۔ ”بساط الیمین“ مالکیہ کے نزدیک جو اس تجزیہ میں منفہ، میں: قسم کا باعث ہے اور اس پر تادم کرنے والا ہے۔

یہ مطلق الیمین کے لئے مقید یا اس کے عموم کے لئے جھص بن سکتا ہے مثلاً بازار میں کوئی ظالم بھی ہو تو یوں کہے: حد کی قسم میں اس کو زور سے گوشت نہیں خریدوں گا، تو وہ اپنی الیمین میں ”اس ظالم کے وجود“ کی قید کا سنتا ہے اور سب یہ ظالم نہ رہے: اس بازار سے اس کے سے گوشت خریدنا جائز ہوگا، اور وہ قسم میں حائل نہیں ہوگا۔

یہی طرح اگر مسجد کا خادم بد اخلاق ہو اور کوئی یوں قسم کھائے بخدا میں اس مسجد میں داخل نہیں ہوں گا، پھر وہ خادم نہ رہے تو اگر وہ مسجد میں داخل ہوگا تو حائل نہیں ہوگا، اس لئے کہ وہ الیمین کو یہ نہ مقید کر سکتا ہے کہ: ”جب تک یہ خادم موجود ہے۔“

اس ”بساط“ میں شرط ہے کہ قسم کھانے والے کی کوئی نیت نہ ہو اور اس سبب میں اس کا کوئی دخل نہ ہو، قسم کی تاکید یا تخصیص اس سبب کے زوال کے بعد ہی ہوتی ہے۔

حنابلہ کے نزدیک ”بساط الیمین“ کے باقائل ”یمنی مذہب“ ہے، مثلاً کسی شخص سے پی پی کو جو باہر نکلنے کے لئے تیار ہے، کہتا ہے: ”حد کی قسم تم نہیں نکلو“ اب اگر وہ کچھ دیر بیٹھ جاتی ہے پھر نکلتی ہے تو حنفیہ کے نزدیک اتھنا تا وہ حائل نہیں ہوگا، امام زفر کا اس سے اختلاف ہے، وہ قیاس کے مطابق اس کو حائل قرار دیتے ہیں۔

مالکیہ کے نزدیک الیمین کے سبب کا کوئی دخل نہیں ہے، الا یہ کہ اس کی نیت ہو، ان کے نزدیک ظاہر اتفاق کا اعتبار ہے، اگر عام ہے تو عام ہوگا، مطلق ہے تو مطلق اور خاص ہے تو خاص۔

حنابلہ نے ”بساط الیمین“ کو ”سبب الیمین“ اور وہ امور جو الیمین پر ابھریں، کا نام دیا ہے اور انہوں نے اسے مطلق الیمین ملا ہے اگر

قسم کھانے والے نے کسی چیز کی نیت نہ کی ہو،  
اس کی تفصیل کے حاسب کو صراح ”یمنی“ کی طرف رجوع  
کرنا چاہیے۔



(۱) فتح القدیر ۳/۳۹۲، بدائع الصنائع ۳/۳۳، المشرح الکبیر ۱۰/۲۶۶ -  
۳۰، المشرح البصیر ۲/۱۸۹، ۲۲۸، اسی مطالب ۳/۳۵۰، ۳۵۳،  
مطالب ولی ائسی ۱/۸۱، ۳۹۰۔

الرحمن الرحیم" (۱) وہ سلیمان کی طرف سے ہے، اور وہ یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم) کا جزء ہے۔

اس کے سورۃ فاتحہ اور سورۃ کی ایک آیت ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ حنفیہ کے نزدیک مشہور کتابہ کے رد ایک صحیح، ورنہ فقہاء کا قول یہ ہے کہ سملہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ کی آیت نہیں ہے، بلکہ وہ پورے قرآن کی ایک آیت ہے جو سورۃ کے درمیان فصل کے لئے مازل ہوئی ہے، اور سورۃ فاتحہ کی ہدائش برقی ٹی ہے۔

ان حضرات کی ایک دلیل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "يقول الله تعالى: قسمت الصلاة بيني وبين عبدي نصفين، فإذا قال العبد: الحمد لله رب العالمين، قال الله تعالى: حمدني عبدي، فإذا قال: الرحمن الرحيم، قال الله تعالى: مجدني عبدي، وإذا قال: مالك يوم الدين، قال الله تعالى: أثني عني عبدي، وإذا قال: إياك نعبد وإياك نستعين، قال الله تعالى: هذا بيني وبين عبدي نصفين، ولعبدي ما سأل" (۲) (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندہ کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے، پس جب بندہ کہتا ہے: "الحمد لله رب العالمين" تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندہ نے میری حمد بیان کی، پھر جب کہتا ہے: "الرحمن الرحيم" تو اللہ کہتا ہے: میرے بندہ نے میری مدد کی، اور جب کہتا ہے: "إياك نعبد وإياك نستعين" تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ میرے اور میرے بندہ کے درمیان نصف نصف

(۱) سورہ نمل ۳۰

(۲) حدیث "يقول الله تعالى قسمت الصلاة بيني وبين عبدي" کی روایت سے مسلم (۲۹۶۸ طبع عیسیٰ المابانی الخ) نے کی ہے۔

## بسملة

تعریف:

۱- بسملة لغت اور اصطلاح میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کہتا ہے۔

کہا جاتا ہے: "بسم بسملة" جب "بسم اللہ" بولے یا لکھے، اور کہا جاتا ہے: "اکثر من البسملة" جب کثرت سے "بسم اللہ" کہے (۱)۔

ظہر کی نماز میں: پیش اللہ تعالیٰ ہے۔ جس کا، کریم اللہ، جس کے، پاپا ہیں۔ اپنے بانی محمد ﷺ کو کام سے پہلے اپنے اچھے ناموں کو پینے کی تمہیم، کر چھا کر بسملہ ایسا، تمام مخلوق کے لئے سے ایک سنت بنا دی جس کی وہ تباہ کرے، ایسا، تہہ بنا دیا جس پر وہ چلے، چنانچہ ہی سورۃ کی ۱۰۰ کا آغاز کرتے ہوئے ہی ہمیں کا "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کہنا اس کی اس مرہ کی تماری کرتا ہے کہ میں اللہ کے نام سے پڑھتا ہوں، یہی بات تمام افعال میں ہے (۲)۔

بسملة قرآن کریم کا جز ہے:

۲- فقہاء کا اتفاق ہے کہ بسملة (بسم اللہ الرحمن الرحیم) قرآن کریم کی اس آیت: "انہ من سلیمان و انہ بسم اللہ الرحمن

(۱) لسان العرب، لمصباح المیز: مادة "بسم" بتخیر القرطبی ۱۷۷۔

(۲) القرطبی ۱۷۷، ۱۷۸۔



ہے، اور میرے بندہ کے لئے وہ ہے جو اس نے مانگا۔

پس اس میں ”الحمد لله رب العالمین“ سے آغاز کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ تسمیہ سورہ فاتحہ کی ابتدائی آیت نہیں ہے، کیونکہ اگر وہ سورہ فاتحہ کی آیت ہوتی تو اسی سے آغاز ہوتا، اور اس لئے بھی کہ بسم اگر آیت ہوتی تو نصف نصف (کی تقسیم) نہیں ہوتی۔ نصف ول میں ساڑھے تین آیات ہوتیں، حالانکہ (مناصفہ) نصف نصف کی صراحت ہے، اور اس لئے بھی کہ سلف کا اتفاق ہے کہ سورہ کوثر میں تین آیات ہیں، اور یہ تین آیات بغیر بسم ہوتی ہیں اور مذہب اہل حدیث (حنفی، مالکی، جمہلی) میں سے ہر مذہب میں اس کے بارہا بھی وارد ہوئے ہیں۔

چنانچہ مذہب حنفی میں ہے کہ حلی فرماتے ہیں: میں نے امام محمد سے عرض کیا، تسمیہ قرآن کی آیت ہے یا نہیں؟ اسوں نے فرمایا: وہ وہ بقیوں کے درمیان جو کچھ ہے وہ سب قرآن ہے۔ پس یہ امام محمد کی جانب سے بیان ہے کہ یہ سورتوں کے درمیان فصل کے لئے آیت ہے، اسی لئے علاحدہ رسم الخط میں اسے لکھا گیا، امام محمد فرماتے ہیں: حاضریہ اور جنبی کے لئے قرأت قرآن کے بطور تسمیہ پڑھنا ضرور ہے، اس لئے کہ قرآن ہونے کا لازمی تقاضا حاضریہ اور جنبی پر اس کی قرأت کی حرمت ہے، لیکن قرآن ہونے کا لازمی تقاضا یہ نہیں کہ سورہ فاتحہ کی طرح اسے جبراً پڑھا جائے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عثمانؓ سے دریافت کیا کہ: سورہ کوثر اور سورہ انفال کے درمیان تسمیہ کیوں نہیں لکھا گیا؟ انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ سورہ کوثر سب سے آخر میں نازل ہوئی، رسول اللہ ﷺ وفات پگئے اور اس کے بارے میں ہمیں بوضاحت نہیں فرمائی، تو میں نے محسوس کیا کہ اس سورت کا ابتدائی حصہ سورہ انفال کے اواخر کے مشابہ ہے، لہذا میں نے اس کو اس سے ملا دیا، پس ان دونوں صحابیوں

کی جانب سے یہ اس بات کی وضاحت ہے کہ تسمیہ سورتوں کے درمیان فصل کے لئے لکھا گیا ہے۔ (۱)

مالکیہ کے یہ ایک مشہور یہ ہے کہ بسم صرف سورہ نمل کی ایک قرآنی آیت ہے جو ایک آیت کا جزء ہے اور فرض نماز میں امام اور غیہ امام کے لئے سورہ فاتحہ یا اس کے بعد کی سورت سے قبل پڑھنا ضرور ہے۔ اور مالکیہ کے نزدیک سورہ فاتحہ میں اس کی بوضاحت، انتخاب اور جوب کا قول بھی ہے (۲)۔

امام احمد سے مروی ہے کہ بسم سورہ فاتحہ میں سے ہے، کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم سورہ فاتحہ پڑھو تو ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ بھی پڑھو، یہ تک یہ ”ام القرآن“ اور ”السمیع المبین“ ہے، اور ”بسم الرحمن الرحیم“ اس کی ایک آیت ہے (۳)، اور اس سے کہ صحابہ کرام نے مصاحف میں اسے اسی رسم الخط میں درج کیا ہے، حالانکہ اسوں نے، جلدوں کے درمیان سوائے قرآن کے دوسری چیز درج نہیں کی، اور فقیم البحر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، انہوں نے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھا پھر ”ام القرآن“ پڑھا، اور ابن المذہب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں ”بسم

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۳۲۷-۳۳۰ طبع بیروت، بدائع الصنائع ص ۲۰۳ طبع مکتبہ المطبوعات اطبیہ، حاشیہ الدوق علی المشرع الکبیر ص ۲۵۲ طبع دار الفکر شرح المرقاۃ ص ۲۱۶-۲۱۷ طبع دار الفکر بیروت، کتب القضاۃ ص ۳۳۵-۳۳۶ مکتبہ العصر للحدیث والایض، المثنی ص ۶۱۷ طبع ۱۴۰۶ھ، تفسیر بصر ص ۸ طبع المکتبۃ العربیہ مصر، تفسیر ابن کثیر ص ۳۰۰ طبع ۱۴۰۶ھ، ۱۱۰۰ طبع مصر ص ۱۶ طبع دار المعرفۃ بیروت۔

(۲) حاشیہ الدوق علی المشرع الکبیر ص ۲۵۱ طبع شرح المرقاۃ ص ۲۱۶-۲۱۷۔

(۳) حدیث ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“۔ مکتبہ القطیف (ص ۳۱۲ طبع مکتبہ الحرم المکی) کے روایت کیا ہے، ابن حجر نے تحقیق الخیر (ص ۲۳۲ طبع مکتبہ المطبوعات اطبیہ) میں اس کی تصحیح کی ہے۔

بسم الرحمن الرحیم پر جا، پھر ”ام القرآن“ پر جا، اور سے (بسم اللہ الح) کو ایک آیت شمار کیا اور ”الحمد لله رب العالمین“ کو وہ آیت (۱) اس امر کا فرماتے ہیں جس نے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پچھڑا دیا اس نے ایک سو تیرہ آیتیں چھڑا دیں۔

ام احمد سے مروی ہے کہ بسملہ ایک مستقل آیت ہے جو وہ سورتوں کے درمیان مارل ہوئی تھی سورتوں میں فصل کے لئے اور اس سے پہلے مروی ہے کہ یہ سورتوں کی ایک آیت کا حصہ ہے اور صرف اسی سورت میں وہ نازل ہوا ہے (۲) اس سے یہ بھی مروی ہے کہ بسملہ صرف سورہ فاتحہ کی ایک آیت ہے۔

۳- ثانیہ کا مسلک یہ ہے کہ بسملہ سورہ فاتحہ اور ہر سورت کی ایک مکمل آیت ہے، اس لئے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھا تو سے ایک آیت شمار فرمایا (۳) اور اس لئے کہ حضرت ابو بکر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”الحمد لله سبع آیات، إحداهن بسم الله الرحمن الرحيم“ (۴) ”الحمد لله“ سات آیت ہیں، ان میں سے ایک ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ ہے، حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ جب وہ نماز میں کسی سورت کا آغاز

(۱) حدیث ”ان رسول الله ﷺ...“ کو حاکم (۳۲۸) مطابح کردہ دار کتاب لبرلی نے روایت کیا ہے اس کی سند میں عمر بن ہارون بنیہ حاکم نے کہا ہے ملت کے ماسٹرن میں سے ہیں وہی نے کہا اس کے ضعف پر مانا کا اجماع ہے نائی نے کہا متروک ہے زبلی نے نصب الراية (۱۰۵۰ مطابح کردہ المکتب الاسلامی) میں اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(۲) بحسن لاسی قدس سرہ ۳۲۶ طبع مکتبہ کبیرہ۔

(۳) حدیث کی تخریج فقہ نمبر ۲ میں گذر چکی۔

(۴) حدیث ”سبع آیات...“ کو بیہقی نے اسنن الکبریٰ (۲۵۴) طبع دار معرفت میں روایت کیا ہے بیہقی نے مجمع الزوائد (۱۰۹۴) مطابح کردہ مکتبہ المدنی میں کہا اسے طبرانی نے الاوسط میں روایت کیا ہے اس کے رجحانات ہیں۔

کرتے تھے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھتے، حضرت ابو بکر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”إِذَا قُرَأَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، فَافْرَأْ وَلَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ، بِهَا أَمُّ الْقُرْآنِ وَالسَّعِ الْمَثَانِي، وَبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَحَدِي آيَاتِهَا“ (۱) (جب تم سورہ فاتحہ پڑھو تو ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ پڑھو یہ ”ام القرآن“ اور ”السبع المثانی“ ہے اور ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ اس کی ایک آیت ہے) اور اس سے کہ صحابہ کرام نے اپنے جمع کردہ قرآن میں سورتوں کے واصل میں سے کچھ ہے اور وہ قرآن کے رسم الخط میں مکتوب ہے، اور جو کچھ بھی غیر قرآن تھا سے قرآن کے رسم الخط میں نہیں لکھا گیا، اور مسلمانوں کا جماعت ہے کہ یہیوں کے رسمیں جو کچھ ہے وہ مکمل ہی ہے، اور بسملہ ان دونوں ہتھیوں کے رسمیں میں سے ہے تو ضروری ہو کہ سے بھی قرآن میں سمجھا جائے (۲)۔ اور چاروں فقہی مسالک کے اند کا اتفاق ہے کہ جو شخص اس بات کا انکار کرے کہ بسملہ سورتوں کے واصل میں ایک آیت ہے اسے کان میں سمجھا جائے گا (۳) اس سے کہ فقہی مسالک میں اس بابت اختلاف ہے جو مذکور ہوا۔

بغیر پاکی کے بسم اللہ پڑھنے کا حکم:

۴- علماء کے مابین اختلاف نہیں ہے کہ بسملہ قرآن میں سے ہے، جمہور کی رائے ہے کہ جنسی اور حیض مناس، لی عورت کے سے ”بسم اللہ“ بغرض تمامت پڑھنا مکروہ ہے، چونکہ ترمذی شریف وغیرہ لی حدیث ہے: ”لَا يقرأ الحسب ولا الحائض شيئا من

(۱) حدیث ”إِذَا قُرَأَ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ...“ کی تخریج فقہ نمبر ۲ میں گذر چکی۔

(۲) المہذب ۱۷۷ طبع دار المعرفہ نہایت المطابح ۱۷۵۵ ۳۶۰ طبع المکتبہ الاسلامیہ المراسیہ تعمیر القریٰ ۱۷۳ طبع المکتبہ وہبہ مصریہ۔

(۳) ماہد مراجع۔

کر۔ تو اس کے لئے قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے جس طرح جنبی کے لئے جائز نہیں ہے۔

حرمت کے حکم سے تمیہ کو مستثنیٰ کرنے کی دلیل یہ ہے کہ وہ اللہ عزوجل کے لئے ہے، اور غسل کرتے وقت تمیہ پڑھنے کی ضرورت ہوتی ہے، ان کے لئے اس سے پرہیز ممکن نہیں ہے، اور اس سے کہ مسلم شریف میں حضرت عائشہ سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے تمام اوقات میں اللہ کا ذکر کرتے تھے (۱)۔

اور اس سے قرأت مقسود ہو تو اس سلسلہ میں اور روایتیں ہیں؛ ایک یہ ہے کہ جائز نہیں ہے، اس لئے کہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ان سے جنبی کے قرآن پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: نہیں، ایک حرف بھی نہیں، اس لئے کہ حدیث میں ممانعت کا حکم عام ہے، مگر روایت یہ ہے کہ ممنوع نہیں ہے، اس لئے کہ اس سے انکار حاصل نہیں ہوتا، اور جائز ہے جب کہ اس سے قرآن مقسود نہ ہو (۲)۔

۱۔ ”کنز العمال“ ج ۱، ص ۱۰۰، ”غسل“ اور ”غاس“ کی اصطلاحات۔

نماز میں ”بسم اللہ“ پڑھنا:

۵۔ امام مقتدی رحمہ اللہ کے لئے ہمارے رجحان میں ”بسم اللہ“ پڑھنے کے حکم میں فقہاء کا اختلاف ہے، کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ کیا وہ سورہ فاتحہ اور سورہ کی آیت ہے؟

(۱) حدیث: ”کان النبی ﷺ یسبح اللہ“ کی روایت مسلم (۱/۲۸۲) طبع عیسیٰ المابلی النحوی نے کی ہے۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۶۱، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹

## بسملہ ۵

اللہ رب العالمین“ سے کرتے تھے بل قرأت یا ذکر قرأت میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ نہیں پڑھتے تھے (۱)۔

فرض نماز میں سورۃ فاتحہ یا اس کے بعد کی سورت سے قبل اس کا پڑھنا مکروہ ہے، مالکیہ کا ایک قول یہ ہے کہ (اس کا پڑھنا) واجب ہے، اور ایک قول جواز کا ہے۔

امام مالک کے مسلک میں ایک روایت کی رو سے نفل نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورہ سے پہلے سرایا جبراً بسملہ پڑھنا جائز ہے۔

نماز میں بسملہ پڑھنے کے حکم میں اختلاف سے نکلنے ہوئے امام قرطبی نے فرمایا: احتیاط یہ ہے کہ اول فاتحہ میں بسملہ پڑھا جائے، مزید فرمایا: بسملہ پڑھنے میں کراہت کا محل وہ ہے جب کہ مسلک میں اختلاف سے بے ممانعت نہ ہو، اگر یہ مقصود ہو تو کراہت نہیں ہے (۲)۔

شافعیہ کے نزدیک ظہر یہ ہے کہ نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ سے قبل بسملہ پڑھنا امام، مقتدی اور منفرد پر واجب ہے، خواہ نفل فرض ہو یا نفل، سری ہو یا جبری، اس لئے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فاتحة الكتاب سبع آيات، إحداها بسم الله الرحمن الرحيم“ (سورۃ فاتحہ کی سات آیات ہیں، ایک آیت ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ ہے) (۳)، اور اس روایت کی وجہ سے کہ ”لا صلاة لمن لم يقرأ بفاتحة“

اس سلسلہ میں حنفیہ کے مسلک کا حاصل یہ ہے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے آغاز میں امام ہدف دوہونوں کے لئے سرایا ”بسم اللہ“ پڑھنا مستحب ہے، اور سورۃ فاتحہ اور سورہ کے درمیان اس کا پڑھنا امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک مطلقاً مستحب نہیں ہے، اس لئے کہ بسملہ سورۃ فاتحہ میں سے نہیں ہے تمہارا اس کے آغاز میں سرایا یا ہے معطلی فرماتے ہیں: یہ سب احتیاط سے زیادہ قریب ہے۔ اس سے کہ اس کے سورۃ فاتحہ کی آیت ہونے میں علماء کا اختلاف ہے اور آثار بھی مختلف ہیں، ابن ابی رجاہ امام محمد سے روایت کرتے ہیں کہ انیسویں نے فرمایا: غیر جبری نماز میں فاتحہ اور سورہ کے درمیان سرایا بسملہ پڑھنا مستحب ہے، اس لئے کہ یہ مصحف کی جہاں سے زیادہ قریب ہے، اور اگر قراوت جبری ہو تو فاتحہ اور سورہ کے درمیان بسملہ نہیں پڑھا جائے گا، اس لئے کہ اگر اس سے پڑھے گا تو آیت پڑھے گا جس سے قراوت کے درمیان شک (شوشی) لازم آئے گا جو بقول نہیں ہے۔

مسلک حنفی کا دوسرا قول ہے کہ نماز میں بسملہ سے قرأت کا آغاز واجب ہے، اس لئے کہ وہ سورۃ فاتحہ کی ایک آیت ہے، حنفیہ کے نزدیک مقتدی کے لئے حکم یہ ہے کہ وہ نہیں پڑھے گا، اس لئے کہ اس کا امام اس کی جانب سے ذمہ دار ہوتا ہے، سرایا جبراً سورۃ فاتحہ اور سورہ کی قرأت کے درمیان بالاتفاق بسملہ پڑھنا مکروہ نہیں ہے (۱)۔ مالکیہ کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ بسملہ سورۃ فاتحہ میں سے نہیں ہے، لہذا امام یا مقتدی یا منفرد فرض نماز میں سرایا جبراً بسملہ نہیں پڑھے گا، اس لئے کہ حضرت انسؓ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ: میں سے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی، وقرأت کا آغاز الحمد

(۱) حدیث: مصیبت علی رسول اللہ ﷺ۔۔۔ کی روایت بخاری (۲۲۶/۲-۲۲۷/۲ طبع استیعاب) اور مسلم (۲۹۹/۱ طبع المکتب) کے ہے اور الفقہ مسلم کے ہیں۔

(۲) مہذب السنن علی الشرح الکبیر ۱/۲۵۱، شرح المرقاۃ فی علی مختصر غیل ۱/۴۶، ۲۴۷ طبع دار الفکر، جوہر لا کلل ۱/۵۳ طبع دار المعرفہ۔

(۳) حدیث: ۴۱۷۷۷، ۴۱۷۷۸، ۴۱۷۷۹، ۴۱۷۸۰، ۴۱۷۸۱، ۴۱۷۸۲، ۴۱۷۸۳، ۴۱۷۸۴، ۴۱۷۸۵، ۴۱۷۸۶، ۴۱۷۸۷، ۴۱۷۸۸، ۴۱۷۸۹، ۴۱۷۹۰، ۴۱۷۹۱، ۴۱۷۹۲، ۴۱۷۹۳، ۴۱۷۹۴، ۴۱۷۹۵، ۴۱۷۹۶، ۴۱۷۹۷، ۴۱۷۹۸، ۴۱۷۹۹، ۴۱۸۰۰، ۴۱۸۰۱، ۴۱۸۰۲، ۴۱۸۰۳، ۴۱۸۰۴، ۴۱۸۰۵، ۴۱۸۰۶، ۴۱۸۰۷، ۴۱۸۰۸، ۴۱۸۰۹، ۴۱۸۱۰، ۴۱۸۱۱، ۴۱۸۱۲، ۴۱۸۱۳، ۴۱۸۱۴، ۴۱۸۱۵، ۴۱۸۱۶، ۴۱۸۱۷، ۴۱۸۱۸، ۴۱۸۱۹، ۴۱۸۲۰، ۴۱۸۲۱، ۴۱۸۲۲، ۴۱۸۲۳، ۴۱۸۲۴، ۴۱۸۲۵، ۴۱۸۲۶، ۴۱۸۲۷، ۴۱۸۲۸، ۴۱۸۲۹، ۴۱۸۳۰، ۴۱۸۳۱، ۴۱۸۳۲، ۴۱۸۳۳، ۴۱۸۳۴، ۴۱۸۳۵، ۴۱۸۳۶، ۴۱۸۳۷، ۴۱۸۳۸، ۴۱۸۳۹، ۴۱۸۴۰، ۴۱۸۴۱، ۴۱۸۴۲، ۴۱۸۴۳، ۴۱۸۴۴، ۴۱۸۴۵، ۴۱۸۴۶، ۴۱۸۴۷، ۴۱۸۴۸، ۴۱۸۴۹، ۴۱۸۵۰، ۴۱۸۵۱، ۴۱۸۵۲، ۴۱۸۵۳، ۴۱۸۵۴، ۴۱۸۵۵، ۴۱۸۵۶، ۴۱۸۵۷، ۴۱۸۵۸، ۴۱۸۵۹، ۴۱۸۶۰، ۴۱۸۶۱، ۴۱۸۶۲، ۴۱۸۶۳، ۴۱۸۶۴، ۴۱۸۶۵، ۴۱۸۶۶، ۴۱۸۶۷، ۴۱۸۶۸، ۴۱۸۶۹، ۴۱۸۷۰، ۴۱۸۷۱، ۴۱۸۷۲، ۴۱۸۷۳، ۴۱۸۷۴، ۴۱۸۷۵، ۴۱۸۷۶، ۴۱۸۷۷، ۴۱۸۷۸، ۴۱۸۷۹، ۴۱۸۸۰، ۴۱۸۸۱، ۴۱۸۸۲، ۴۱۸۸۳، ۴۱۸۸۴، ۴۱۸۸۵، ۴۱۸۸۶، ۴۱۸۸۷، ۴۱۸۸۸، ۴۱۸۸۹، ۴۱۸۹۰، ۴۱۸۹۱، ۴۱۸۹۲، ۴۱۸۹۳، ۴۱۸۹۴، ۴۱۸۹۵، ۴۱۸۹۶، ۴۱۸۹۷، ۴۱۸۹۸، ۴۱۸۹۹، ۴۱۹۰۰، ۴۱۹۰۱، ۴۱۹۰۲، ۴۱۹۰۳، ۴۱۹۰۴، ۴۱۹۰۵، ۴۱۹۰۶، ۴۱۹۰۷، ۴۱۹۰۸، ۴۱۹۰۹، ۴۱۹۱۰، ۴۱۹۱۱، ۴۱۹۱۲، ۴۱۹۱۳، ۴۱۹۱۴، ۴۱۹۱۵، ۴۱۹۱۶، ۴۱۹۱۷، ۴۱۹۱۸، ۴۱۹۱۹، ۴۱۹۲۰، ۴۱۹۲۱، ۴۱۹۲۲، ۴۱۹۲۳، ۴۱۹۲۴، ۴۱۹۲۵، ۴۱۹۲۶، ۴۱۹۲۷، ۴۱۹۲۸، ۴۱۹۲۹، ۴۱۹۳۰، ۴۱۹۳۱، ۴۱۹۳۲، ۴۱۹۳۳، ۴۱۹۳۴، ۴۱۹۳۵، ۴۱۹۳۶، ۴۱۹۳۷، ۴۱۹۳۸، ۴۱۹۳۹، ۴۱۹۴۰، ۴۱۹۴۱، ۴۱۹۴۲، ۴۱۹۴۳، ۴۱۹۴۴، ۴۱۹۴۵، ۴۱۹۴۶، ۴۱۹۴۷، ۴۱۹۴۸، ۴۱۹۴۹، ۴۱۹۵۰، ۴۱۹۵۱، ۴۱۹۵۲، ۴۱۹۵۳، ۴۱۹۵۴، ۴۱۹۵۵، ۴۱۹۵۶، ۴۱۹۵۷، ۴۱۹۵۸، ۴۱۹۵۹، ۴۱۹۶۰، ۴۱۹۶۱، ۴۱۹۶۲، ۴۱۹۶۳، ۴۱۹۶۴، ۴۱۹۶۵، ۴۱۹۶۶، ۴۱۹۶۷، ۴۱۹۶۸، ۴۱۹۶۹، ۴۱۹۷۰، ۴۱۹۷۱، ۴۱۹۷۲، ۴۱۹۷۳، ۴۱۹۷۴، ۴۱۹۷۵، ۴۱۹۷۶، ۴۱۹۷۷، ۴۱۹۷۸، ۴۱۹۷۹، ۴۱۹۸۰، ۴۱۹۸۱، ۴۱۹۸۲، ۴۱۹۸۳، ۴۱۹۸۴، ۴۱۹۸۵، ۴۱۹۸۶، ۴۱۹۸۷، ۴۱۹۸۸، ۴۱۹۸۹، ۴۱۹۹۰، ۴۱۹۹۱، ۴۱۹۹۲، ۴۱۹۹۳، ۴۱۹۹۴، ۴۱۹۹۵، ۴۱۹۹۶، ۴۱۹۹۷، ۴۱۹۹۸، ۴۱۹۹۹، ۴۲۰۰۰، ۴۲۰۰۱، ۴۲۰۰۲، ۴۲۰۰۳، ۴۲۰۰۴، ۴۲۰۰۵، ۴۲۰۰۶، ۴۲۰۰۷، ۴۲۰۰۸، ۴۲۰۰۹، ۴۲۰۱۰، ۴۲۰۱۱، ۴۲۰۱۲، ۴۲۰۱۳، ۴۲۰۱۴، ۴۲۰۱۵، ۴۲۰۱۶، ۴۲۰۱۷، ۴۲۰۱۸، ۴۲۰۱۹، ۴۲۰۲۰، ۴۲۰۲۱، ۴۲۰۲۲، ۴۲۰۲۳، ۴۲۰۲۴، ۴۲۰۲۵، ۴۲۰۲۶، ۴۲۰۲۷، ۴۲۰۲۸، ۴۲۰۲۹، ۴۲۰۳۰، ۴۲۰۳۱، ۴۲۰۳۲، ۴۲۰۳۳، ۴۲۰۳۴، ۴۲۰۳۵، ۴۲۰۳۶، ۴۲۰۳۷، ۴۲۰۳۸، ۴۲۰۳۹، ۴۲۰۴۰، ۴۲۰۴۱، ۴۲۰۴۲، ۴۲۰۴۳، ۴۲۰۴۴، ۴۲۰۴۵، ۴۲۰۴۶، ۴۲۰۴۷، ۴۲۰۴۸، ۴۲۰۴۹، ۴۲۰۵۰، ۴۲۰۵۱، ۴۲۰۵۲، ۴۲۰۵۳، ۴۲۰۵۴، ۴۲۰۵۵، ۴۲۰۵۶، ۴۲۰۵۷، ۴۲۰۵۸، ۴۲۰۵۹، ۴۲۰۶۰، ۴۲۰۶۱، ۴۲۰۶۲، ۴۲۰۶۳، ۴۲۰۶۴، ۴۲۰۶۵، ۴۲۰۶۶، ۴۲۰۶۷، ۴۲۰۶۸، ۴۲۰۶۹، ۴۲۰۷۰، ۴۲۰۷۱، ۴۲۰۷۲، ۴۲۰۷۳، ۴۲۰۷۴، ۴۲۰۷۵، ۴۲۰۷۶، ۴۲۰۷۷، ۴۲۰۷۸، ۴۲۰۷۹، ۴۲۰۸۰، ۴۲۰۸۱، ۴۲۰۸۲، ۴۲۰۸۳، ۴۲۰۸۴، ۴۲۰۸۵، ۴۲۰۸۶، ۴۲۰۸۷، ۴۲۰۸۸، ۴۲۰۸۹، ۴۲۰۹۰، ۴۲۰۹۱، ۴۲۰۹۲، ۴۲۰۹۳، ۴۲۰۹۴، ۴۲۰۹۵، ۴۲۰۹۶، ۴۲۰۹۷، ۴۲۰۹۸، ۴۲۰۹۹، ۴۲۱۰۰، ۴۲۱۰۱، ۴۲۱۰۲، ۴۲۱۰۳، ۴۲۱۰۴، ۴۲۱۰۵، ۴۲۱۰۶، ۴۲۱۰۷، ۴۲۱۰۸، ۴۲۱۰۹، ۴۲۱۱۰، ۴۲۱۱۱، ۴۲۱۱۲، ۴۲۱۱۳، ۴۲۱۱۴، ۴۲۱۱۵، ۴۲۱۱۶، ۴۲۱۱۷، ۴۲۱۱۸، ۴۲۱۱۹، ۴۲۱۲۰، ۴۲۱۲۱، ۴۲۱۲۲، ۴۲۱۲۳، ۴۲۱۲۴، ۴۲۱۲۵، ۴۲۱۲۶، ۴۲۱۲۷، ۴۲۱۲۸، ۴۲۱۲۹، ۴۲۱۳۰، ۴۲۱۳۱، ۴۲۱۳۲، ۴۲۱۳۳، ۴۲۱۳۴، ۴۲۱۳۵، ۴۲۱۳۶، ۴۲۱۳۷، ۴۲۱۳۸، ۴۲۱۳۹، ۴۲۱۴۰، ۴۲۱۴۱، ۴۲۱۴۲، ۴۲۱۴۳، ۴۲۱۴۴، ۴۲۱۴۵، ۴۲۱۴۶، ۴۲۱۴۷، ۴۲۱۴۸، ۴۲۱۴۹، ۴۲۱۵۰، ۴۲۱۵۱، ۴۲۱۵۲، ۴۲۱۵۳، ۴۲۱۵۴، ۴۲۱۵۵، ۴۲۱۵۶، ۴۲۱۵۷، ۴۲۱۵۸، ۴۲۱۵۹، ۴۲۱۶۰، ۴۲۱۶۱، ۴۲۱۶۲، ۴۲۱۶۳، ۴۲۱۶۴، ۴۲۱۶۵، ۴۲۱۶۶، ۴۲۱۶۷، ۴۲۱۶۸، ۴۲۱۶۹، ۴۲۱۷۰، ۴۲۱۷۱، ۴۲۱۷۲، ۴۲۱۷۳، ۴۲۱۷۴، ۴۲۱۷۵، ۴۲۱۷۶، ۴۲۱۷۷، ۴۲۱۷۸، ۴۲۱۷۹، ۴۲۱۸۰، ۴۲۱۸۱، ۴۲۱۸۲، ۴۲۱۸۳، ۴۲۱۸۴، ۴۲۱۸۵، ۴۲۱۸۶، ۴۲۱۸۷، ۴۲۱۸۸، ۴۲۱۸۹، ۴۲۱۹۰، ۴۲۱۹۱، ۴۲۱۹۲، ۴۲۱۹۳، ۴۲۱۹۴، ۴۲۱۹۵، ۴۲۱۹۶، ۴۲۱۹۷، ۴۲۱۹۸، ۴۲۱۹۹، ۴۲۲۰۰، ۴۲۲۰۱، ۴۲۲۰۲، ۴۲۲۰۳، ۴۲۲۰۴، ۴۲۲۰۵، ۴۲۲۰۶، ۴۲۲۰۷، ۴۲۲۰۸، ۴۲۲۰۹، ۴۲۲۱۰، ۴۲۲۱۱، ۴۲۲۱۲، ۴۲۲۱۳، ۴۲۲۱۴، ۴۲۲۱۵، ۴۲۲۱۶، ۴۲۲۱۷، ۴۲۲۱۸، ۴۲۲۱۹، ۴۲۲۲۰، ۴۲۲۲۱، ۴۲۲۲۲، ۴۲۲۲۳، ۴۲۲۲۴، ۴۲۲۲۵، ۴۲۲۲۶، ۴۲۲۲۷، ۴۲۲۲۸، ۴۲۲۲۹، ۴۲۲۳۰، ۴۲۲۳۱، ۴۲۲۳۲، ۴۲۲۳۳، ۴۲۲۳۴، ۴۲۲۳۵، ۴۲۲۳۶، ۴۲۲۳۷، ۴۲۲۳۸، ۴۲۲۳۹، ۴۲۲۴۰، ۴۲۲۴۱، ۴۲۲۴۲، ۴۲۲۴۳، ۴۲۲۴۴، ۴۲۲۴۵، ۴۲۲۴۶، ۴۲۲۴۷، ۴۲۲۴۸، ۴۲۲۴۹، ۴۲۲۵۰، ۴۲۲۵۱، ۴۲۲۵۲، ۴۲۲۵۳، ۴۲۲۵۴، ۴۲۲۵۵، ۴۲۲۵۶، ۴۲۲۵۷، ۴۲۲۵۸، ۴۲۲۵۹، ۴۲۲۶۰، ۴۲۲۶۱، ۴۲۲۶۲، ۴۲۲۶۳، ۴۲۲۶۴، ۴۲۲۶۵، ۴۲۲۶۶، ۴۲۲۶۷، ۴۲۲۶۸، ۴۲۲۶۹، ۴۲۲۷۰، ۴۲۲۷۱، ۴۲۲۷۲، ۴۲۲۷۳، ۴۲۲۷۴، ۴۲۲۷۵، ۴۲۲۷۶، ۴۲۲۷۷، ۴۲۲۷۸، ۴۲۲۷۹، ۴۲۲۸۰، ۴۲۲۸۱، ۴۲۲۸۲، ۴۲۲۸۳، ۴۲۲۸۴، ۴۲۲۸۵، ۴۲۲۸۶، ۴۲۲۸۷، ۴۲۲۸۸، ۴۲۲۸۹، ۴۲۲۹۰، ۴۲۲۹۱، ۴۲۲۹۲، ۴۲۲۹۳، ۴۲۲۹۴، ۴۲۲۹۵، ۴۲۲۹۶، ۴۲۲۹۷، ۴۲۲۹۸، ۴۲۲۹۹، ۴۲۳۰۰، ۴۲۳۰۱، ۴۲۳۰۲، ۴۲۳۰۳، ۴۲۳۰۴، ۴۲۳۰۵، ۴۲۳۰۶، ۴۲۳۰۷، ۴۲۳۰۸، ۴۲۳۰۹، ۴۲۳۱۰، ۴۲۳۱۱، ۴۲۳۱۲، ۴۲۳۱۳، ۴۲۳۱۴، ۴۲۳۱۵، ۴۲۳۱۶، ۴۲۳۱۷، ۴۲۳۱۸، ۴۲۳۱۹، ۴۲۳۲۰، ۴۲۳۲۱، ۴۲۳۲۲، ۴۲۳۲۳، ۴۲۳۲۴، ۴۲۳۲۵، ۴۲۳۲۶، ۴۲۳۲۷، ۴۲۳۲۸، ۴۲۳۲۹، ۴۲۳۳۰، ۴۲۳۳۱، ۴۲۳۳۲، ۴۲۳۳۳، ۴۲۳۳۴، ۴۲۳۳۵، ۴۲۳۳۶، ۴۲۳۳۷، ۴۲۳۳۸، ۴۲۳۳۹، ۴۲۳۴۰، ۴۲۳۴۱، ۴۲۳۴۲، ۴۲۳۴۳، ۴۲۳۴۴، ۴۲۳۴۵، ۴۲۳۴۶، ۴۲۳۴۷، ۴۲۳۴۸، ۴۲۳۴۹، ۴۲۳۵۰، ۴۲۳۵۱، ۴۲۳۵۲، ۴۲۳۵۳، ۴۲۳۵۴، ۴۲۳۵۵، ۴۲۳۵۶، ۴۲۳۵۷، ۴۲۳۵۸، ۴۲۳۵۹، ۴۲۳۶۰، ۴۲۳۶۱، ۴۲۳۶۲، ۴۲۳۶۳، ۴۲۳۶۴، ۴۲۳۶۵، ۴۲۳۶۶، ۴۲۳۶۷، ۴۲۳۶۸، ۴۲۳۶۹، ۴۲۳۷۰، ۴۲۳۷۱، ۴۲۳۷۲، ۴۲۳۷۳، ۴۲۳۷۴، ۴۲۳۷۵، ۴۲۳۷۶، ۴۲۳۷۷، ۴۲۳۷۸، ۴۲۳۷۹، ۴۲۳۸۰، ۴۲۳۸۱، ۴۲۳۸۲، ۴۲۳۸۳، ۴۲۳۸۴، ۴۲۳۸۵، ۴۲۳۸۶، ۴۲۳۸۷، ۴۲۳۸۸، ۴۲۳۸۹، ۴۲۳۹۰، ۴۲۳۹۱، ۴۲۳۹۲، ۴۲۳۹۳، ۴۲۳۹۴، ۴۲۳۹۵، ۴۲۳۹۶، ۴۲۳۹۷، ۴۲۳۹۸، ۴۲۳۹۹، ۴۲۴۰۰، ۴۲۴۰۱، ۴۲۴۰۲، ۴۲۴۰۳، ۴۲۴۰۴، ۴۲۴۰۵، ۴۲۴۰۶، ۴۲۴۰۷، ۴۲۴۰۸، ۴۲۴۰۹، ۴۲۴۱۰، ۴۲۴۱۱، ۴۲۴۱۲، ۴۲۴۱۳، ۴۲۴۱۴، ۴۲۴۱۵، ۴۲۴۱۶، ۴۲۴۱۷، ۴۲۴۱۸، ۴۲۴۱۹، ۴۲۴۲۰، ۴۲۴۲۱، ۴۲۴۲۲، ۴۲۴۲۳، ۴۲۴۲۴، ۴۲۴۲۵، ۴۲۴۲۶، ۴۲۴۲۷، ۴۲۴۲۸، ۴۲۴۲۹، ۴۲۴۳۰، ۴۲۴۳۱، ۴۲۴۳۲، ۴۲۴۳۳، ۴۲۴۳۴، ۴۲۴۳۵، ۴۲۴۳۶، ۴۲۴۳۷، ۴۲۴۳۸، ۴۲۴۳۹، ۴۲۴۴۰، ۴۲۴۴۱، ۴۲۴۴۲، ۴۲۴۴۳، ۴۲۴۴۴، ۴۲۴۴۵، ۴۲۴۴۶، ۴۲۴۴۷، ۴۲۴۴۸، ۴۲۴۴۹، ۴۲۴۵۰، ۴۲۴۵۱، ۴۲۴۵۲، ۴۲۴۵۳، ۴۲۴۵۴، ۴۲۴۵۵، ۴۲۴۵۶، ۴۲۴۵۷، ۴۲۴۵۸، ۴۲۴۵۹، ۴۲۴۶۰، ۴۲۴۶۱، ۴۲۴۶۲، ۴۲۴۶۳، ۴۲۴۶۴، ۴۲۴۶۵، ۴۲۴۶۶، ۴۲۴۶۷، ۴۲۴۶۸، ۴۲۴۶۹، ۴۲۴۷۰، ۴۲۴۷۱، ۴۲۴۷۲، ۴۲۴۷۳، ۴۲۴۷۴، ۴۲۴۷۵، ۴۲۴۷۶، ۴۲۴۷۷، ۴۲۴۷۸، ۴۲۴۷۹، ۴۲۴۸۰، ۴۲۴۸۱، ۴۲۴۸۲، ۴۲۴۸۳، ۴۲۴۸۴، ۴۲۴۸۵، ۴۲۴۸۶، ۴۲۴۸۷، ۴۲۴۸۸، ۴۲۴۸۹، ۴۲۴۹۰، ۴۲۴۹۱، ۴۲۴۹۲، ۴۲۴۹۳، ۴۲۴۹۴، ۴۲۴۹۵، ۴۲۴۹۶، ۴۲۴۹۷، ۴۲۴۹۸، ۴۲۴۹۹، ۴۲۵۰۰، ۴۲۵۰۱، ۴۲۵۰۲، ۴۲۵۰۳، ۴۲۵۰۴، ۴۲۵۰۵، ۴۲۵۰۶، ۴۲۵۰۷، ۴۲۵۰۸، ۴۲۵۰۹، ۴۲۵۱۰، ۴۲۵۱۱، ۴۲۵۱۲، ۴۲۵۱۳، ۴۲۵۱۴، ۴۲۵۱۵، ۴۲۵۱۶، ۴۲۵۱۷، ۴۲۵۱۸، ۴۲۵۱۹، ۴۲۵۲۰، ۴۲۵۲۱، ۴۲۵۲۲، ۴۲۵۲۳، ۴۲۵۲۴، ۴۲۵۲۵، ۴۲۵۲۶، ۴۲۵۲۷، ۴۲۵۲۸، ۴۲۵۲۹، ۴۲۵۳۰، ۴۲۵۳۱، ۴۲۵۳۲، ۴۲۵۳۳، ۴۲۵۳۴، ۴۲۵۳۵، ۴۲۵۳۶، ۴۲۵۳۷، ۴۲۵۳۸، ۴۲۵۳۹، ۴۲۵۴۰، ۴۲۵۴۱، ۴۲۵۴۲، ۴۲۵۴۳، ۴۲۵۴۴، ۴۲۵۴۵، ۴۲۵۴۶، ۴۲۵۴۷، ۴۲۵۴۸، ۴۲۵۴۹، ۴۲۵۵۰، ۴۲۵۵۱، ۴۲۵۵۲، ۴۲۵۵۳، ۴۲۵۵۴، ۴۲۵۵۵، ۴۲۵۵۶، ۴۲۵۵۷، ۴۲۵۵۸، ۴۲۵۵۹، ۴۲۵۶۰، ۴۲۵۶۱، ۴۲۵۶۲، ۴۲۵۶۳، ۴۲۵۶۴، ۴۲۵۶۵، ۴۲۵۶۶، ۴۲۵۶۷، ۴۲۵۶۸، ۴۲۵۶۹، ۴۲۵۷۰، ۴۲۵۷۱، ۴۲۵۷۲، ۴۲۵۷۳، ۴۲۵۷۴، ۴۲۵۷۵، ۴۲۵۷۶، ۴۲۵۷۷، ۴۲۵۷۸، ۴۲۵۷۹، ۴۲۵۸۰، ۴۲۵۸۱، ۴۲۵۸۲، ۴۲۵۸۳، ۴۲۵۸۴، ۴۲۵۸۵، ۴۲۵۸۶، ۴۲۵۸۷، ۴۲۵۸۸، ۴۲۵۸۹، ۴۲۵۹۰، ۴۲۵۹۱، ۴۲۵۹۲، ۴۲۵۹۳، ۴۲۵۹۴، ۴۲۵۹۵، ۴۲۵۹۶، ۴۲۵۹۷، ۴۲۵۹۸، ۴۲۵۹۹، ۴۲۶۰۰، ۴۲۶۰۱، ۴۲۶۰۲، ۴۲۶۰۳، ۴۲۶۰۴، ۴۲۶۰۵، ۴۲۶۰۶، ۴۲۶۰۷، ۴۲۶۰۸، ۴۲۶۰۹، ۴۲۶۱۰، ۴۲۶۱۱، ۴۲۶۱۲، ۴۲۶۱۳، ۴۲۶۱۴، ۴۲۶۱۵، ۴۲۶۱۶، ۴۲۶۱۷، ۴۲۶۱۸، ۴۲۶۱۹، ۴۲۶۲۰، ۴۲۶۲۱، ۴۲۶۲۲، ۴۲۶۲۳، ۴۲۶۲۴، ۴۲۶۲۵، ۴۲۶۲۶، ۴۲۶۲۷، ۴۲۶۲۸، ۴۲۶۲۹، ۴۲۶۳۰، ۴۲۶۳۱، ۴۲۶۳۲، ۴۲۶۳۳، ۴۲۶۳۴، ۴۲۶۳۵، ۴۲۶۳۶، ۴۲۶۳۷، ۴۲۶۳۸، ۴۲۶۳۹، ۴۲۶۴۰، ۴۲۶۴۱، ۴۲۶۴۲، ۴۲۶۴۳، ۴۲۶۴۴، ۴۲۶۴۵، ۴۲۶۴۶، ۴۲۶۴۷، ۴۲۶۴۸، ۴۲۶۴۹، ۴۲۶۵۰، ۴۲۶۵۱، ۴۲۶۵۲، ۴۲۶۵۳، ۴۲۶۵۴، ۴۲۶۵۵، ۴۲۶۵۶، ۴۲۶۵۷، ۴۲۶۵۸، ۴۲۶۵۹، ۴۲۶۶۰، ۴۲۶۶۱، ۴۲۶۶۲، ۴۲۶۶۳، ۴۲۶۶۴، ۴۲۶۶۵، ۴۲۶۶۶، ۴۲۶۶۷، ۴۲۶۶۸، ۴۲۶۶۹، ۴۲۶۷۰، ۴۲۶۷۱، ۴۲۶۷۲، ۴۲۶۷۳، ۴۲۶۷۴، ۴۲۶۷۵، ۴۲۶۷۶، ۴۲۶۷۷، ۴

## بسملہ ۵

نے نماز کو اپنے اور اپنے بندو کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے۔ اور اس لئے کہ صحابہ کرام نے پٹی تحریر سے سے مصحف میں رت فرمایا ہے حالانکہ انہوں نے دو جہدوں کے درمیان صرف قرآن کو رت فرمایا ہے۔

۱۔ صبح قول کے مطابق نماز کی پہلی دو رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسملہ پڑھنا مسنون ہے، اور سورۃ فاتحہ کے بعد ہر سورت کا آغاز ہی سے یا جائے گا۔ ۲۔ ہر سے ہر پڑھا جائے گا اس سے کہ حدیث ہے: ”کان یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلاۃ“ (۱) (آپ ﷺ نماز میں ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ آیت پڑھتے تھے)۔

بسملہ کے قرآن ہونے کی بابت حضرت امام احمد کی دوسری روایت کے مطابق امام، منفرد اور مقتدی پر نماز میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسملہ پڑھنا واجب ہے (۲)۔

نیز پہلی رکعت میں گبیہ ۱۰، تہود کے بعد بسملہ پڑھا جائے گا، بعد کی رکعات میں اس رکعت کی گبیہ قیام کے بعد اسے پڑھا جائے گا، ۱۰ بسملہ حالت قیام میں پڑھا جائے گا، ۱۰ لایہ کہ کسی عذر کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھے تو بسملہ بھی بیٹھ کر پڑھا جائے گا (۳)، تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”صلاۃ“۔

”الکتاب“ (۱) (اس شخص کی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی)، اس حکم کے عموم میں مقتدیوں کے داخل ہونے کی دلیل حضرت مبادی صحیح روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم فجر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ پڑھتے، اہل بیت بارہوی نماز سے فارغ ہو کر دیر وقت فرمایا: ”لعلکم تقرءون خلف امامکم، قنوا، نعم، قال: لا تفعلوا إلا بفاتحة الكتاب، فانه لا صلاه لمن لم یقرأ بها“ (۲) (شاید تم لوگ اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو، ہم نے عرض کیا: ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا مت پڑھو سورۃ فاتحہ کے کہ جو شخص اسے نہیں پڑھے اس کی نماز نہیں)، نماز کی رکعت میں ہر سورت کی ابتدا کے وقت بسملہ پڑھا جائے گا، جہر کی حالت میں سورۃ فاتحہ اور سورت کے ساتھ اسے بھی جہر پڑھا جائے گا، اسی طرح ان دونوں کے ساتھ اسے پڑھا جائے گا، اس قول کے مطابق کہ بسملہ تمام سورتوں کی ایک آیت ہے (۳)۔

حنابلہ کے نزدیک صبح یہ ہے کہ نماز کی رکعات میں سورۃ فاتحہ اور ہر سورت کے ساتھ بسملہ پڑھنا واجب نہیں ہے، اس لئے کہ سورۃ فاتحہ اور ہر سورت کی آیت نہیں ہے، یہ تک حدیث میں ہے کہ ”قسمت الصلاۃ بیہی و بین عبدی بھیں“ (۴) (میں

(۱) حدیث: ”الصلاۃ“۔۔۔ کی روایت بخاری (۲۳۶۸-۲۳۷۷ طبع مشرق) اور مسلم (۲۹۵/۱ طبع مکتبۃ المدینہ) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”لعلکم تقرءون“ کی روایت ابو داؤد (۵۱۵/۱ طبع عزت) حیدر عباسی (اور ترمذی (۲۷۲/۲ طبع مکتبۃ المدینہ) نے کی ہے ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے۔

(۳) امام ربیع ۱۷۹، ہیثمی ۵۷۵، تفسیر جامع ۳۸ طبع مکتبۃ المدینہ۔

(۴) فیل المارک، شرح دلیل الطالب ۱۳۱/۱ طبع المطبعۃ کویت، شرح غنی نو روایت ۲۸۰/۱ طبع عالم الکتاب، و حدیث: ”قسمت الصلاۃ“ کی تخریج تقریر نمبر ۲ میں گذری ہے۔

(۱) حدیث: ”کان یسر بسم اللہ“۔۔۔ بخاری (۲۳۶۸-۲۳۷۷ طبع مشرق) اور مسلم (۲۹۵/۱ طبع مکتبۃ المدینہ) نے کی ہے۔

(۲) حدیث: ”لعلکم تقرءون“ کی روایت ابو داؤد (۵۱۵/۱ طبع عزت) حیدر عباسی (اور ترمذی (۲۷۲/۲ طبع مکتبۃ المدینہ) نے کی ہے ترمذی نے کہا حسن صحیح ہے۔

(۳) امام ربیع ۱۷۹، ہیثمی ۵۷۵، تفسیر جامع ۳۸ طبع مکتبۃ المدینہ۔

بسم اللہ پڑھنے کے دوسرے مواقع:

غ- بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت تسمیہ:

۶- بیت الخلاء میں قضاء حاجت کے لئے داخل ہوتے وقت بطور تحجب تسمیہ کے جو پر عقبہ کا تعلق ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ جب بیت الخلاء تشریف لے جاتے تو پڑھتے "بسم اللہ اللہم انی اعوذ بک من العیث والعجاث" (۱)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح "قضاء الحاجۃ"۔

ب- وضو کے وقت تسمیہ:

۷- صفیہؓ، مالکیہ کے مشہور قول میں، "رثا فعیہ کا مسلک ہے کہ وضو شروع کرتے وقت تسمیہ سنت ہے، اس حدیث کا استدلال یہ ہے کہ "تسمیہ وضو کی شرط کے بغیر مطلق ہے، اور وضو کرنے والے سے مضبوط طہارت ہے، ورنہ تسمیہ طہارت میں قاذب نہیں ہے، اس لئے کہ پانی کو اصل کے اعتبار سے پاک کرنے والا بنایا گیا ہے، البتہ اس کی طہوریت (پاک کرنے کی صلاحیت) بندہ کے عمل پر متوقف نہیں ہوگی، اور حضرت بن مسعودؓ کی اس روایت سے بھی استدلال

ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "من توضأ و ذکر اسم اللہ علیہ کاں یتھورا لجمع بدنہ، ومن توضأ ولم ی ذکر اسم اللہ کاں یتھورا لما اصاب من بدنہ" (۲) (جس نے وضو کیا (۱) حدیث: "کان یذا دخل الخلاء..." کی روایت بخاری (۲۳۲) طبع انتقادیہ اور مسلم (۲۸۳) طبع عیسیٰ الحلبي نے کی ہے الفاظ بخاری کے پیروہ دیکھئے حاشیہ ابن ماجہ بن ۱/ ۲۹، ۲۳۰، حاشیہ الدسوقی ۱/ ۱۰۰، ۱۰۶، المہذب ۱/ ۳۲، ۳۳ حاشیہ قلیوبی و میرہ ۱/ ۳۸، ۳۸ کشف القناع ۱/ ۵۸۔

(۲) حدیث: "من توضأ..." کی روایت ترمذی نے کی ہے (تحقیق الخیر ص ۷۲)۔

اور اس پر اللہ کا نام لیا تو یہ اس کے تمام بدن کے لئے پاک کرنے والا ہوگا، اور جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام نہیں لیا تو یہ اس کے بدن کے انہی حصوں کو پاک کرنے والا ہوگا جہاں وہ پہنچا)۔

اور اگر وضو کرنے والا آغاز وضو میں تسمیہ بھول جائے اور درمیان میں یاد آئے تو ان وقت پڑھ لے گا، تاکہ وضو اللہ تعالیٰ کے نام سے خالی نہ ہے (۱)۔

حنابلہ کی رائے ہے کہ وضو میں تسمیہ واجب ہے، اور تسمیہ "باسم اللہ" بتا ہے، دوسرا جملہ اس کے قائم مقام نہیں ہوگا، وجوب پر استدلال اس نے حضرت ابو یوسفؒ کی اس روایت سے کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "لا صلاۃ لمن لا وضوء لہ، ولا وضوء لمن لم ی ذکر اسم اللہ علیہ" (۲) (اس کی نماز میں جس کا وضو نہیں، اور اس کا وضو نہیں جس نے اس پر اللہ کا نام نہیں لیا)۔ بھوس جانے کی صورت میں تسمیہ معاف ہو کر ساقط ہو جاتا ہے، اس حدیث کی وجہ سے کہ "تجاوز اللہ عن اثمی الخطأ والسیئان وما استکرہوا علیہ" (۳) (اللہ تعالیٰ نے میری امت کی غلطی، بھوس چوک اور جس چیز پر انہیں مجبور کر دیا جائے اس کو معاف فرما دیا ہے)۔

(۱) ابن ماجہ بن ۱/ ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳

گر ہمنور نہ ہو، لے کو درمیان ہمنو تسمیہ یا آجائے تو بسم اللہ پڑھ کر ہمنو کرے گا۔ اور اگر عدا چھوڑے تو طہارت درست نہیں ہوگی، اس کے اس نے پی طہارت پر اللہ کا نام نہیں یا ہے، کوٹکا اور مکتبہ الا شمارہ سے پڑھے گا<sup>(۱)</sup>۔

### ج- ذبح کے وقت تسمیہ:

۸- حنفی مالکیہ و حنابلہ اپنے مشہور قول میں اس طرف کے ہیں کہ ذبح کے وقت تسمیہ واجب ہے<sup>(۲)</sup> اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ"<sup>(۳)</sup> (اور اس (جانور) میں سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ یاد کیا ہو)، جو لے جانے والے، کوٹکے اور مجبور کر دے گئے شخص پر تسمیہ واجب نہیں ہے، کوٹکا کے لئے کافی ہے کہ آسمان کی طرف اشارہ کر دے، اس لئے کہ اس کا اشارہ روئے والے کے بول کے قائم مقام ہے۔

شافعیہ اس طرف گئے ہیں اور یہی امام احمد کی ایک روایت ہے کہ ذبح کے وقت تسمیہ مسنون ہے، تسمیہ کا طریقہ یہ ہے کہ فعل (ذبح) کے وقت "بسم اللہ" کہے، اس لئے کہ یہی نے نبی کریم ﷺ کے قربانی کا جانور ذبح کرنے کا وصف یوں بیان کیا ہے کہ: "صَحِيحٌ اَنَسِي رَسُولَهُ اَنِي بَكِشْتَنِي اَمْلَحِي اَفْرِيسَ عَظِيمِيں مَوْجُو اِيں، فَاَصْجَعُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَتْلَهُمُ هَذَا عَنْ مُحَمَّدٍ، ثُمَّ اَصْجَعُ الْاُخَرَ فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَتْلَهُمُ هَذَا عَنْ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ مِمَّنْ شَهِدَ لَكَ

بالتوحيد، وشهد لي بالبلاغ"<sup>(۱)</sup> (نبی کریم ﷺ نے قربانی فرمانی، آپ ﷺ کے پاس دو چترے، سینگ والے، نر پہنچ کر دو مینڈھے لائے گئے، آپ ﷺ نے ایک کوٹکا پر پڑھا: "بسم اللہ واللہ اکبر، اللہم هذا عن محمد" (بسم اللہ، اللہ اکبر، اے اللہ یہ محمد کی طرف سے ہے)، پھر دوسرے کوٹکا پر فرمایا: "بسم اللہ واللہ اکبر، اللہم هذا عن محمد وآلته ممن شهد لك بالتوحيد وشهد لي بالبلاغ" (بسم اللہ، اللہ اکبر، اے اللہ یہ محمد اور اس کی امت کی طرف سے ہے جنہوں نے آپ کی وحدانیت اور میری رسالت رسالتی کی گواہی دی)۔

شافعیہ کے نزدیک عدا ترک تسمیہ مکروہ ہے، لیکن اگر عدا اسے ترک کر دیا تو اس کا مذبحہ حلال ہے اور اسے کھایا جائے گا، اس نے کہ اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب کے ذبائح کو مباح قرار دیا ہے، ارشاد ہے: "وَأَطْعَمُوا الْمُؤْمِنِينَ الْكُفَّاءَ حَلَّ لَكُمْ"<sup>(۲)</sup> (اور جو لوگ اہل کتاب میں ان کا کھانا تہارے سے جائز ہے) حالانکہ وہ تسمیہ میں پڑھتے، "اللہ تعالیٰ کے اس قول: وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَهْفَتِي"<sup>(۳)</sup> (اور اس (جانور) میں سے مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ یاد کیا ہو بے شک یہ بے شک ہے) سے مراد یہ ہے جس پر اللہ کا نام یاد کیا ہو، یعنی بتوں کے نام پر دینا یاد کیا ہو، اس لئے کہ قرآن میں ہے: "وَمَا أَهْلُ لَعْنِ اِلَّا كُفَّاءُ"<sup>(۴)</sup> (آیت کا سیاق جس میں اس پر لانت کرتا ہے، یہ کوٹکا کہا گیا: (۱) حدیث ۴۱۱۱ بکیشیں "لی روایت تھامی (۹) ۲۶۸ تاریخ کردہ دارالعرف (۲) وروایت (۳) ۳۲۷ طبع دارالاسلام لغزٹ (۷) کی ہے، (۴) مجمع الزوائد (۳) ۲۲۲ تاریخ کردہ مکتبہ القدسی (۱) میں کہا ہے: ابوبکر نے اس کو روایت کیا ہے اس کی سند حسن ہے۔

(۲) سورۃ مائدہ ۵۸

(۳) سورۃ مائدہ ۱۲۱

(۴) سورۃ مائدہ ۳۳

(۱) کتب القضاۃ ۱۹۷

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۱۹۰/۵، ۱۹۳، جوہر لا لیل ۱/۱۲، شرح الترمذی ۵۳/۲، مجمع ۳۳۰، الفی ۵۶۵/۸، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳۔

(۳) سورۃ المائدہ ۳۳





### ۱۰۔ تیمم کے وقت تسمیہ:

۱۱۔ تیمم کے وقت تسمیہ شروع ہے، حنفیہ کے نزدیک مسنون ہے، مالکیہ کے نزدیک مندوب ہے، شافعیہ کے نزدیک مستحب ہے، اس کے الفاظ "بسم اللہ" اور شافعیہ کے نزدیک زیادہ مکمل: "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہیں۔ اگر تیمم کے آغاز میں تسمیہ بھٹ جائے اور درمیان میں یا آئے تو پڑھ لے اور جابو جہر چھوڑ دے تو تیمم باطل نہیں ہوگا، اور اگر پڑھ لے گا تو آب پائے گا<sup>(۱)</sup>۔

حنبلیہ کے نزدیک تیمم کے وقت تسمیہ واجب ہے، اور وہ "باسم اللہ" ہے، اور اس کے الفاظ اس کے قائم مقام نہیں ہوں گے، اس کا وقت ابتدائے تیمم ہے، بھول جانے سے ساقط ہو جاتا ہے، اس لئے کہ حدیث ہے: "تجاوز الله عن المعصية والحط والسجدة" (۲) (اللہ تعالیٰ نے میری امت سے غلطی اور بھول چوک کو معاف کر دیا ہے۔۔۔) اور اگر درمیان میں یاد آ جائے تو تسمیہ کہے گا اور تیمم پورا کرے گا، اور اگر عذر اچھوڑ دے یہاں تک کہ بعض اعضاء کا مسح کر لے اور کئے ہوئے فعل کو نہ دہرائے تو اس کی طہارت درست نہیں ہوگی، اس لئے کہ اس نے اپنی طہارت پر اللہ کا نام نہیں لیا ہے (۳)۔

### زیر اہم کام کے وقت تسمیہ:

۱۲۔ ۱۱۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ ہر اہم کام عبادت وغیرہ کے وقت تسمیہ شروع ہے، جس قرآن کریم کی تلاوت اور کار کے وقت، کشتی اور جانور پر سواری کے وقت، گھر اور مسجد میں داخل ہونے یا نکلنے کے وقت، تہانہ روشن کرنے یا اس کے بجھانے کے وقت، مباح جنسی

ساتھ دھیر (شکاری جانور) بھی شامل ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: مت کھا، اس سے کتم نے اپنے کتے پر تسمیہ پڑھا ہے اور دھیرے پر تسمیہ نہیں پڑھا ہے، حنبلیہ کے نزدیک تسمیہ کے سلسلہ میں دست اور شکار کے درمیان فرق یہ ہے کہ دست پہنچل میں واقع ہوتا ہے تو تسمیہ بھولنے کی صورت میں اس میں تو تسامح ہوتا ہے بین شکار میں تسمیہ بھولنے میں تسامح نہیں ہوگا، اور امام احمد سے منقول ہے کہ اگر شکار کے وقت تسمیہ بھول جائے تو شکار مباح ہوگا اور کھایا جائے گا، ان سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر تیر پر تسمیہ بھول جائے تو مباح ہوگا، اور شکاری جانور پر بھول جائے تو مباح نہیں ہوگا (۱) مزید تفصیل کے لئے دیکھئے "صيد" کی صطوح۔

### ۱۰۔ کھاتے وقت "بسم اللہ" پڑھنا:

۱۰۔ فقہاء کی رائے ہے کہ کھانا شروع کرتے وقت تسمیہ کرنا سنت ہے، اور اس کے الفاظ "بسم اللہ" اور "بسم اللہ الرحمن الرحیم" ہیں، اگر شروع میں تسمیہ بھول جائے تو باقی میں پڑھ لے، اور یوں کہئے "باسم اللہ اولہ و آخرہ" اس لئے کہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ بنا کریم ﷺ نے فرمایا: "اذا اكل احدكم فليذكر اسم الله تعالى، فان نسي ان يذكر اسم الله في اوله فليقل: باسم الله اوله و آخره" (۲) (جب تم میں سے کوئی کھائے تو اللہ تعالیٰ کا نام لے، اگر شروع میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو کہئے: باسم اللہ اولہ و آخرہ)۔

(۱) المغنی ۸/۵۳۹، ۵۳۰، ۵۳۱، مجمع سر ۵۳۲، ۵۵۶، ۵۵۷۔

(۲) حدیث "اذا اكل احدكم" کی روایت ابو داؤد (۱۱۰/۳) طبع عزت عید دہلی اور ترمذی ۲۸۸/۳ طبع مصطفیٰ (لہائی) نے کی ہے اور کہا ہے یہ حدیث صحیح ہے دیکھئے حاشیہ ابن ماجہ ۱/۲۴۲، شرح الترمذی ۱/۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵،

تحقق سے قبل ہمسرہ پر خطیب کے چڑھتے وقت، سونے اور نفل نماز کے نماز سے قبل، برتن کوڑھانچتے وقت، کتابوں کے آغاز میں، میت کی تکفیر بند کرنے، اور اس کو قبر میں اتارنے کے وقت، بسم میں تکلیف کے مقام پر ہاتھ رکھتے وقت تمیہ کہا جائے گا، اس کے الفاظ ”باسم اللہ“ ہیں، اور مکمل ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ ہے۔ اگر تمیہ بھول جائے یا عمر آچھوڑ دے تو کوئی حرج نہیں البتہ سنے پر شائبہ ہوگا۔

اس سلسلہ کی احادیث میں سے یہ حدیث ہے: ”کل امر دی بال لا یبدأ فیہ باسم اللہ فہو اہتر“ (۱) اہم کام جس کے آغاز میں بسم اللہ نہ کہا جائے وہ اہتر (دم کٹا) ہے، ایک روایت میں ہے: ”فہو اقصع“ (تو وہ کٹا ہوا ہے)، اور ایک دوسری روایت میں ”فہو احمم“ (۲) (وہ اہمزم) (کٹا ہوا ہے) کے الفاظ ہیں، اور رسول کریم ﷺ سے مروی ہے: ”ضع یدک علی الذی نکل من جسدک وقل: باسم اللہ ثلاثاً...“ (۳) (اپنے بسم کے جس مقام پر تکلیف محسوس کرو وہاں ہاتھ رکھو اور تین بار ”باسم اللہ“ کہو...)۔

وریک حدیث ہے: ”أغلق بابک واذکر اسم اللہ، فإن الشیطان لا یفتح باباً معلقاً، وأطعن مصباحک واذکر اسم اللہ، وختم إمامک“ (۴) (اپنا دروازہ بند کر، اور اللہ کا نام لو، اس لئے کہ شیطان ایسے بند دروازہ کو نہیں کھولتا، اور اپنا تپاخٹ

(۱) حدیث ”کل امر دی بال...“ بخاری نے طبقات متافیر (۱/۶) طبع دار ہند (۲) میں روایت کیا ہے سیوطی نے الجامع البیہر میں اس حدیث کو عبد القادر دہلوی کی طرف ازبکین میں منسوب کیا ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے (نیش احمد ۵/۳ طبع المکتبۃ البجاریہ)۔

(۲) حدیث ”ضع یدک...“ کی روایت مسلم (۱۷۲۸/۳) طبع عینی اہل کتب کے کی ہے۔

(۳) حدیث ”أغلق بابک واذکر اسم اللہ...“ کی روایت بخاری (۱۸۸۱/۵) طبع المستقیم (مسلم) (۵۹۳/۳) طبع عینی اہل کتب (۱) اور احمد (۳۱۹/۳) طبع المکتب الاسلامی (۱) کے کی ہے اور بیاق بن عی کا ہے۔

بجاء اور بسم اللہ نہ ہو، اور اپنا برتن چاہیے۔ (۱)

اور ایک حدیث ہے کہ: ”إذا عثرت بک الدابة فلا تقل بسم الشیطان، فإنه یبغضک، حتی یصیر مثل البیت، ویقول: بقوتی صرعتہ، ولكن قل: بسم اللہ الرحمن الرحیم، فإنه یتصاعر، حتی یصیر مثل الدباب“ (۲) (اگر جانور تمہیں روتا ہے تو مت کہو: شیطان ملاک ہو، کہ وہ پھول کر گھر کی مانند ہو جاتا ہے، اور کہتا ہے: میں نے اپنی قوت سے اسے بچھا ڈالا، بلکہ کہو: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“، تو وہ چھوٹا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ تمہاری مانند ہو جاتا ہے)۔



(۱) تفسیر القرطبی ۱/۹۲، ۹۸-۹۹، حاشیہ ابن ماجہ ۱/۶۱، حاشیہ الدر المنثور علی المشرع الکبیر ۱/۱۰۳، شرح البرزغانی ۱/۳۷، تہذیب الکتاب ۱/۱۶۸، المیزاب ۱/۳۸، حدیث ”لا تقل بسم الشیطان...“ کی روایت ابوداؤد (۲۶۰/۵) طبع عزت عید عباسی، احمد (۵۹/۵) طبع المکتب الاسلامی، اور حاکم (۲۹۲/۳) طبع دارالکتب العربیہ کے کی ہے حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الحدیث ہے۔

متعلقہ الفاظ:

الف-خبر:

۲- خبر مخبر "دل" اور اس کے بعد والے کی طرف سے ہوتی ہے، بشارت صرف مخبر "دل" کی طرف سے ہوتی ہے<sup>(۱)</sup>، خبر چچی اور جھوٹی ہوتی ہے۔ خوش کن ہو یا ناخوش کن، جب کہ بشارت عموماً چچی خوش کن خبر کے ساتھ خاص ہوتی ہے<sup>(۲)</sup>۔

## بشارت

تعریف:

۱- بشارۃ (ب کے زیر کے ساتھ) انسان دہرے کو جس چیز کے ذریعہ بشارت دے، اور (ب کے پیش کے ساتھ) کسی امر کی بشارت دینے والے شخص کو جو چیز کی جائے جیسے کام رے والے کی بشارت کو مل کہتے ہیں، بن الاثر فرماتے ہیں: بشارۃ (پیش کے ساتھ) جو بشر (بشارت دینے والے) کو دیا جائے، عرب کے لہجہ کے ساتھ سم ہے، بشر یعنی سر سے یہ لفظ اس لئے بنایا گیا ہے کہ یہ انسان کی آمد پیشانی کو نمایاں کرتا ہے، عرب لوگ اس کے ذریعہ باہم خوشخبری حاصل کرتے ہیں، یعنی بعض بعض کو بشارت دیتے ہیں، بشارت جب مطلق بولا جائے تو اس سے بشر کی بشارت مراد ہوتی ہے، قید انکار بشر کی بشارت کے لئے بھی اس کا استعمال درست ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "الْبَشَرُ لَهُمْ بَعَثْنَا ابْنَهُمْ"<sup>(۱)</sup> (بس آپ انہیں مذاب و رفاک کی خوش خبری سن دیجئے)۔

فقہاء کی اصطلاح میں اس لفظ کا استعمال اس معنی سے الگ نہیں ہے<sup>(۲)</sup>۔

(۱) سورۃ آل عمران ۴۳

(۲) سبب العرب، تاج العرب، لمصباح المصیر: مادہ "بشر"، البدیع ۵۲/۳ طبع اوس ۱۳۴۷ھ حاشیہ ابن عابدین ۱۱۲/۳ طبع بیروت، کتاب الفہام ۵/۳۳، مکتبۃ العصر، المصباح المصیر، المصباح ۵۸/۳ طبع دار المعرفۃ بیروت، تفسیر القرطبی ۴۳۸/۳ طبع دار الکتب المصریہ ۵۳/۱۳۵، ۱۹۳۵ء طبع المکتبۃ المصریہ ۵۹ء۔

ب- جعل (معاوضہ):

۳- جعل لغت میں اس چیز کا نام ہے جو فائدہ کی دہرے کے سے اس کے عمل پر متعین کرتا ہے۔ جعل اصطلاح میں اس متعین، معصوم مشقت میں عمل پر طے شدہ متعین غرض کا نام ہے<sup>(۳)</sup>۔

بشارت (ب کے پیش کے ساتھ) کسی امر کی بشارت دینے والے کو جو کچھ دیا جائے، اس معنی میں یہ لفظ "جعل" کے مشابہ ہوا، ہایۃ النکاح میں ہے: جس عمل پر بحال دیا جائے ضروری ہے کہ اس میں مشقت اور شرج ہو، جیسے بھگے ہوئے عام کی، پس یہ کسی خبر، یا حس میں غرض ہو، خبر دینے والا سچا ہو<sup>(۴)</sup>۔

اجتماعی حکم:

۴- لوگوں کو ایسی بات کی خبر دینا جو انہیں خوش رے مرستجب ہے، اس لئے کہ اس بابت قرآن کریم کی آیت: "وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ" کا قول ہے: "وَبَشِّرِ الصَّالِحِينَ اَعْمَلُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اِنَّ لَهُمْ

(۱) تفسیر فخر الرازی ۱۲/۶۱۲ طبع المکتبۃ المصریہ

(۲) المصباح ۵۸/۳ طبع دار المعرفۃ بیروت، المصباح المصیر فی الامامہ

(۳) شرح المصباح ۵۸/۳ طبع المکتبۃ الاسلامیہ المریض

(۴) نہایۃ النکاح ۵۸/۳ طبع المکتبۃ الاسلامیہ المریض

## بشارت ۴

قبول کرو۔

حضرت عجب کے قدم میں ہے کہ جب قبولیت تو پہلی خوش خبری  
 دینے والا آیا تو آپ نے اپنے ہاتھوں پٹریں اتار کر بشارت دینے  
 والے کو اس کی بشارت کے بدلے میں پہنا دیا۔ نبی نے تافضی عیاض  
 سے نقل کیا ہے، "وہ فرماتے ہیں کہ: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ دنیا اور  
 آخرت کے یہی خوش کن امر کی بشارت و مبارک بادی دینا، اور  
 بشارت دینے والے کو عمل (نعام) دینا چاہیے۔"

حضرت عجب کی حدیث میں خبر کی بشارت دینے میں سہولت  
 کرنے کے جو اذکاریاں ہے (۲)۔

جس شخص کو کسی خوش کن امر کی بشارت دی جائے، اس کے لئے  
 مستحب ہے کہ اللہ کی حمد و ثناء بیان کرے، اس لئے کہ حضرت عمرو بن  
 مسمون سے روایت ہے جو حضرت عمر بن خطاب کے قتل کے واقعہ  
 کے ذکر میں مقام دُفن کے بارے میں مشورہ سے متعلق طویل حدیث  
 میں امام بخاری نے روایت کی ہے، کہ حضرت عمرؓ نے اپنے صاحب  
 راہ و عند اللہ کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا کہ میں بھی ان کے  
 دنوں رفقاؤں (حضور انور ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ) کے ساتھ  
 دُفن ہونے کی اجازت آئے ہیں، جب حضرت عبداللہؓ آئے تو  
 حضرت عمرؓ نے پوچھا: یا جو اب لائے؟ عرض کیا جو آپؐ پسند کر رہے  
 تھے اے میرے ائمہ المؤمنین، انہوں نے اجازت مرحمت فرمادی ہے، تو  
 حضرت عمرؓ نے فرمایا: اُحمد اللہ میرے سے کوئی چیز اس سے زیادہ نام نہ  
 تھی (۳)۔

(۱) صحیح مسلم مع شرح لابی ۱۷۳۷ طبع مطبعہ المعادہ مصر۔

(۲) فتح الباری ۱۲۳/۸ طبع استنبیہ۔

(۳) الفتوحات الربانیہ ۱۶۶/۶ طبع المکتبۃ الاسلامیہ مصر بن خطاب کے نقل کے  
 قصہ میں حضرت عمرو بن مسمون کی حدیث کی روایت سے بخاری (صحیح ۷/۶۱ طبع  
 استنبیہ) نے کی ہے۔

جَنَابِ تَجْرِیْ مِنْ تَحْصِیْهِ الْاَیْهَادُ کَلَمَا دُرُقُوا مِیْهَا مِنْ ثَمَرِہٖ  
 دُرُقًا قَدَوًا ۝ ہَا اَلْمَدِیْ دُرُقًا مِنْ قَبْلِ وَاُنُوَا بِہٖ مُشَابِہَا وَلِہِم  
 فِیْہَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَہُمْ فِیْہَا خَالِدُوْنَ" (۱) اور ان لوگوں کو  
 خوش خبری سے پہنچے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ ان کے لئے  
 (بہشت کے) باغات ہیں کہ ان کے نیچے دریا بہہ رہے ہوں گے انہیں  
 جب کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو وہ بول نہیں گے کہ یہ مٹی ہے  
 جو ہمیں (اس سے) قبل مل چکا ہے اور نہیں وہ (واقعی)، یا ہی حارے گا  
 ملتا جلتا ہو اور ان کے لئے پاکیزہ دیویاں ہوں گی اور وہ ان (بہشتوں)  
 میں ہمیشہ کے لئے ہوں گے۔ اور اسی طرح احادیث بھی وارد ہیں،  
 مثلاً بخاری و مسلم میں مروی حضرت کعب بن مالک کی توبہ کے قصہ واپس  
 حدیث ہے، "وہ فرماتے ہیں: میں نے پکارنے والے کو سنا جو بلند آواز  
 سے کہہ رہا تھا: اے کعب بن مالک خوشخبری لو، پھر لوگ ہمیں خوشخبری  
 دینے آئے لگے، میں رسول اللہ ﷺ کا قصد کر کے نکلا، لوگ مجھ سے  
 جوق در جوق ملتے، توبہ پر مبارکباد پیش کرتے، کہتے: مبارک ہو  
 کہ اللہ تعالیٰ سے آپ کی توبہ قبول فرمائی ہے، یہاں تک کہ میں مسجد  
 نبوی میں داخل ہوا، دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ یوسفؑ مانتے، ارشاد فرما رہے  
 صبح پر کرام ہیں، حضرت طلحہؓ میں حبیب اللہؓ ٹھہر رہے تھے، ہوئے آئے، مجھ  
 سے مصافحہ کیا، مبارکباد دی، حضرت عجبؓ حضرت طلحہؓ کی اس گرم  
 ہوشی کو میں بھوتے تھے، حضرت عجبؓ فرماتے تھے: پھر جب میں نے  
 رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپؐ مدیہ اسلام کا رخسارے انور خوشی سے  
 منور ہو رہا تھا، فرمایا: "ابشر بخیر یوم مر علیک صد وللتک  
 امک" (۲) (تم یہی رمدی کے سب سے بہتر دن کی خوش خبری

(۱) سورہ بقرہ ۲۵۵۔

(۲) الفتوحات الربانیہ ۱۶۶/۶ طبع المکتبۃ الاسلامیہ مصر حضرت  
 کعب بن مالک کی روایت سے بخاری (صحیح ۸/۱۱۳ طبع استنبیہ) اور مسلم  
 (صحیح ۲۱۲۸، ۲۱۳۰ طبع المکتبۃ الاسلامیہ) نے کی ہے۔

## بشارت ۵

### بحث کے مقامات:

۵۔ قرآن کریم میں بشارت کا ارتقا ہے، حدیث نبوی میں بھی بشارت کے کچھ احکام، بشارت دینے والے کے ساتھ مستحب عمل کا بیان آیا ہے، فقہاء نے انہیں کے باب میں اس کا ارتقا ہے۔ کتب آداب شریعہ میں بھی بشارت کا حکم اور کسی امر کی بشارت دینے والے کے ساتھ مستحب عمل بیان ہوا ہے۔



معاذ کا جہاٹ ہے کہ بشارت مجھ اول سے ہوتی ہے خود وہ تھا بویا دھرم کے ساتھ جس نے کسی شخص نے پہلے میرے غاموں میں سے جو مجھے یہی خوش خبری دے گا وہ آراہ ہے۔ پھر اس کے غاموں میں سے ایک یا چند نے سے خوش خبری دی تو سب سے پہلے (خوش خبری دینے والے) آراہ ہوگا (۱) فقہاء نے متعدد مقامات پر، بشارتیں دینے والی میں (۲)۔

اس کی دلیل وہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ابن مسعود کے پاس سے گذرے، وہ اس پر پڑھ رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: "من أحب أن يقرأ القرآن عصا طربها كما نزل فليقرأ بقراءة ابن أم عبد، لا يفتخر إليه أبو بكر وعمر رضي الله عنهما بالمشارة، فسبق أبو بكر عمر، فكان ابن مسعود يقول بشروني أبو بكر، وأجروني عمر" (۳) (جو چاہے بقرآن اس طرح ترنما پڑھے جس طرح نازل ہوا ہے تو ابن ام عبد کی طرح پڑھے، تو حضرت ابو بکر، حضرت عمر رضی اللہ عنہما انہیں بشارت دینے والے، حضرت ابو بکر حضرت عمر سے پہلے پہنچ گئے، تو حضرت ابن مسعود مانتے تھے، ابو بکر نے مجھے بشارت دی، عمر نے مجھے خبر دی)۔ بشارت دینے کی طرح مستحب ہے اگر اس سے اللہ کی رضا مقسم ہو (۴)۔

(۱) تفسیر القرطبی: آیت "وَنَسُورُ الْبَيْنِ أَفْئُونَ" کے تحت ۱۳۸/۱ طبع دار لکھنؤ مصر یہ ۱۳۵۳ھ تفسیر قرطبی ۱۲/۲، مکتبۃ المہدیہ مصر یہ (۲) حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۱۲-۱۱۳ طبع بیروت، المہذب ۲۸ طبع دار المعرفہ بیروت، کشاف القناع ۳۲ طبع مکتبۃ مصر المدینۃ المہدیہ (۳) حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۱۲ طبع بیروت۔ حدیث "من أحب أن" کی روایت احمد (۱/۱ طبع المہدیہ) وورعاکم (۳/۱۸ طبع دار المعرفہ المہدیہ) نے اس کی تصحیح کی ہے وورعاکم سے تعلق کیا ہے۔ (۴) کتب القناع ۳۲-۳۹۹ مکتبۃ مصر المدینۃ المہدیہ



### بصاق ۳

چھوڑ دے<sup>(۱)</sup>۔

گر مسجد کے طہ و مقام پر ہوتا اپنے سامنے یا دائیں جانب نہ تھو کے بلکہ پپہ میں پاؤں کے نیچے یا بائیں جانب تھو کے<sup>(۲)</sup>۔  
 اگر کوئی شخص کسی دھرم کے کو مسجد کے اندر تھوکتا، دیکھتے تو اس پر ضروری ہے کہ تھو کرے اور اگر قدرت ہو تو رک دے، اور اگر کوئی شخص مسجد میں تھوک وغیرہ دیکھتے تو مسنون ہے کہ اس کو بائیں سر یا بائیں پچھلک دے، اور مستحب ہے کہ اس کی جگہ ٹوٹا دیا جائے۔

اور یہ جو بہت سارے لوگ کرتے ہیں کہ اگر تھوک یا یا تھوک دیکھتے تو اس کو اس جوتے کے چلے حصہ سے ریز دیتے ہیں جس سے گندگیوں اور نجاستوں کو روکا ہو، یہ حرام ہے اس لئے کہ اس صورت میں مسجد کی مزید مہیا پائی گندگی لازم آتی ہے۔

ایک کام کسی کو کرتے ہوئے دیکھنے والے شخص پر اس کی تکمیل اپنی شرط کے ساتھ ضروری ہے<sup>(۳)</sup>۔

قرآن شریف یا اس کے کسی حصہ کو تھوک سے چھونا جائز نہیں ہے اور بچوں کے معصوم کی ذمہ داری ہے کہ ان کو مہیا کرنے سے منع کرے<sup>(۴)</sup>۔

روزہ دار کے حق میں اس کے احکام میں سے یہ ہے کہ اگر کوئی تھو یا تھوک جو منہ کے اندر رہی ہو، باہر نکلنے سے پہلے نکل جائے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا حتیٰ کہ اگر وہ منہ میں جمع بھی کر لے اور نکل جائے<sup>(۵)</sup>۔ اور اگر تھوک منہ سے باہر نکل جائے اور منہ سے جدا

ہو جائے۔ پھر اس کو منہ میں دھیں لائے اور نکل جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ

جائے گا۔ جیسا کہ اگر کوئی کسی دھرم کے تھوک نکل جائے کہ

اگر خشک کرنے یا پڑھنے وغیرہ کے وقت اپنے لب سے دھوں

ہو کر ہو جائیں اور اسے نکل جائے تو ضرورت کی وجہ سے اس کا

روزہ فاسد نہیں ہوگا<sup>(۲)</sup>۔ اور اگر قلی کرنے کے بعد منہ میں تری باقی

رہے اور اس کو تھوک کے ساتھ نکل جائے تو روزہ نہیں ٹوٹے گا<sup>(۳)</sup>۔

اور روزی نے اپنے تھوک سے دھاکہ کو تر یا پھر سے حسب

عادت سلامی کے اور منہ میں دوبارہ دھاکہ تر دھاکہ پر یہی تری

جو واحد ہو جائے یہ ہوتا ہے تھوک کے نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا،

بخلاف اس کے کہ تری جدا ہو جائے والی ہو<sup>(۴)</sup>۔



(۱) الفتاویٰ ہندیہ ۱/۱۱۱، بیروت، طبع ۱۴۱۶ھ۔

(۲) بعضی لائن قدیمہ ۳۱۳، طبع ریاض المہدیہ، قلیوبہ، مصر، ۱۳۹۳ھ، المجموع شرح المہرب ۳۰۰ ص۔

(۳) المجموع شرح المہرب ۳۰۱، اعلام المساجد احکام المساجد ص ۳۰۸۔

(۴) حاشیہ المناوی علی شرح المرقا فی علی مختصر قلیل ۱/۹۳۔

(۵) شرح المرقا فی علی مختصر قلیل ۲/۲۰۵، حاشیہ الدسوقی علی المشرح الکبیر

۱/۵۲۵، فتاویٰ الدروانی ۵۹۹، الفتاویٰ ہندیہ ۱/۲۰۳۔

(۱) الفتاویٰ ہندیہ ۱/۲۰۳۔

(۲) الفتاویٰ ہندیہ ۱/۲۰۳، رد المحتار علی الدر المختار ۲/۱۰۱، طبع دار الفکر، بیروت۔

(۳) الفتاویٰ ہندیہ ۱/۲۰۳، رد المحتار علی الدر المختار ۲/۹۸، طبع دار الفکر، بیروت۔

(۴) الفتاویٰ ہندیہ ۱/۲۰۳، رد المحتار علی الدر المختار ۲/۱۰۱، طبع دار الفکر، بیروت۔





تیز ہیں سے نگاہ چچی رکنا، سبب ہے اس سے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

”قُلْ لِّلْمُؤْمِنِينَ بَعْضُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَبَحْضُوا لِرُؤُوحِهِمْ  
 ذَلِكُمْ أَرَكِي لَهُمْ. إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ، وَقُلْ  
 لِّلْمُؤْمِنَاتِ بَعْضَضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ“ (۱) (آپ یہاں ولوں  
 سے کہہ دیجئے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت  
 کریں یہاں کے حق میں زیادہ صفائی کی بات ہے بے شک اللہ کو سب  
 کچھ خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں، اور آپ کہہ دیجئے یہاں  
 والیوں سے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”نظر“ اور ”عورة“۔

### بحث کے مقامات:

۶- نگاہ کے احکام متعدد مقامات پر ہیں، چند یہ ہیں: نگاہ پر نہایت  
 اس سلسلہ میں اہل بیت، وہو کے چہا ہونے کی شرط، ماہیت کی شہادت،  
 اس کا جنس اور ادائیگی، مصب تشہار پر ناز ہونے والے کے سے چہا  
 ہونا اور ہمیشہ چہا رہنا، جو قاضی ماہیت ہو جائے اس کے حکم کا نفاذ،  
 مار میں اور متوجہ ہونا، مار کے باہر دعا میں آسمان کی طرف  
 دیکھنا، پیغام نکاح جسے دینے کا ارادہ ہو اسے دیکھنے کا جواز اور حرام  
 تیز میں سے نگاہ نیچی رکھنا۔

مقامات نگاہ کے احکام کی تفصیل ”جنیۃ، آیات، شہادت، تشہار،  
 نماز، نکاح“ کے مباحث میں اس طرز پر کرتے ہیں جو جہاں حکم اور  
 اس کے مقامات میں مذکور ہوا۔

تَحْفَظُ أَبْصَارَهُمْ“ (۲) (اس لوگوں کو سبب دیا ہے جو اپنی نمازوں  
 میں آسمان کی جانب اپنی نگاہیں اٹھاتے ہیں، پھر آپ ﷺ کا یہ  
 جملہ اس قدر سخت ہو گیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یا ہذا من سے  
 بالکل باز آجائیں ورنہ اس کی نگاہیں، چک لی جائیں گی)۔

مذکورہ فرماتے ہیں: ”اس کی جانب نگاہ اٹھا کر آسمان کی  
 ستاروں سے سمجھت ہو، سمجھت حاصل کرنے کے لئے ہوتا مکرہ دیکھیں  
 ہے“ (۳)۔

نماز میں بلا ضرورت آنکھیں موندنا بھی مکروہ ہے، اس بابت کسی  
 اختلاف کا علم نہیں ہے۔

نماز کے باہر دعا میں آسمان کی جانب نگاہ اٹھانے کا حکم:  
 ۴- شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ نماز کے باہر دعا میں آسمان کی جانب  
 نگاہ اٹھانا اولیٰ ہے، شافعیہ میں سے امام غزالی فرماتے ہیں: دعا کرنے  
 والا اپنی نگاہ آسمان کی طرف نہیں اٹھائے گا (۴)۔

### کسی چیز سے نگاہ نیچی کرنا جو حرام ہے:

۵- اللہ ہی نہ تھاں سے مؤمن مردوں اور عورتوں کو حکم دیا ہے کہ وہ  
 اپنی نگاہیں ان سے نیچی رکھیں جو ان پر حرام ہیں، سوائے ان حصوں  
 کے جن کا دیکھنا ان کے لئے مباح ہے، جس امر اتفاقاً طور پر بغیر  
 رائے کے کسی کسی چیز پر نگاہ پڑ جائے جس کا دیکھنا حرام ہے تو اس  
 سے تیزی کے ساتھ اپنی نظر پیچھ لینی چاہیے، اس لئے کہ نگاہ ہی مل کا  
 پہلا درہ زہ و رزنا ہے، تمام خرمات اور فتنہ کا مدیہ رکھنے والی

(۱) حدیث: ”ما مال الکوام“ کی روایت بخاری (التح ۲۳۳ طبع  
 مشرق) کی ہے۔

(۲) الدبلی ۲۵۴۔

(۳) نہایت لکھ ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۵۴۔

(۱) سورہ نور ۲۹، ۳۰ دیکھئے: القرطبی ۲۲۷/۲

## بضاعت

دیکھئے "ابضات"۔

## بُضْع

دیکھئے "فروج"۔

## بطالانہ

تعریف:

۱- بطلانہ لغت میں بے روزگاری کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے: "بطل  
العامل، أو الأجير عن العمل" یعنی کارکن یا مزدور بے روزگار  
ہو گیا، ایسے شخص کو "بطل" یعنی بے روزگار کہا جاتا ہے جس کی  
"بطلانہ" بے روزگاری (باہر پرزہ کے ساتھ) واضح ہو، درملاقات  
کے بعض شامین نے (باہر پر بھی) نقل کیا ہے اور سے ہی زیادہ  
فہم بتایا ہے، "کہا جاتا ہے: "بطل الأجير من العمل، بطل  
بطلانہ وبطلانہ" یعنی مزدور بے روزگار رہا، اور ایسا شخص "بطل"  
کہلاتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

اسطلاحی معنی لغوی معنی سے الگ ہیں۔

اس کا شرعی حکم:

۲- بے روزگاری کا حکم مختلف احوال کے مطابق عدد حد عدد ہے،  
مثلاً:

کام کی قدرت نہ اپنی "رہنے" زیر کمر مت فر او کی غذا کے سے  
آمدنی کی ضرورت کے باوجود بے روزگاری، خواہ یہ عبادت کے سے  
فرغت کی خاطر ہو، حرام ہوگی، حدیث میں ہے: "إن الله يكره



(۱) المصباح الحیر، لسان العرب، مفردات، اربع الاصطلاحات فی ماہ بطل۔

الرجل البطل" (۱) (بے شک اللہ بے روزگاری کو ناپسند کرتا ہے)، اور حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ: "إن الله يحب العبد المؤمن المحترف" (۲) (بے شک اللہ پیشہ ور مومن بندہ کو محبوب رکھتا ہے)، اور حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: "إني لأمقت الرجل لا دغا ليس في شيء من عمل الدنيا ولا آخرة" (۳) (میں ایسے بے کار شخص سے نفرت کرتا ہوں جو دنیا یا آخرت کے کسی کام میں نہ ہو) شعب بن جبرؓ میں ہے کہ حضرت عمرو بن ربیعؓ سے پوچھا گیا: دنیا میں سب سے بڑی چیز کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: بطلانہ (بے روزگاری)۔

مدنی کی عدم ضرورت کے باوجود سستی و لاپرواہی کی وجہ سے بے روزگاری اختیار کرنا بھی مکروہ ہے، اور بے روزگار کے لئے باعث عیب ہے، کسی عذر مثلاً پیرانہ سالی اور کسی آفت کے سبب عدم استطاعت کی وجہ سے بے روزگاری ہو تو اس میں نہ نادم ہے نہ نہ گراہت، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لَا يَكْلَفُ اللَّهُ نَفْسًا أَلَا وَنَفْسًا" (۴) (اللہ کسی کو ذمہ وار نہیں بناتا مگر اس کی بساط کے مطابق)۔

(۱) حدیث "إن الله يكره الرجل البطل" کے بارے میں زرکشی نے کہا: مجھے نہیں ملی، اسی کے مثل لاکالی میں ہے (كشف الخفاء للمحققين ۲۵۱ طبع مؤسسۃ الرسالہ ک)

(۲) حدیث "إن الله يحب العبد المؤمن المحترف" کو کوفی نے الجمع میں نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ طبرانی نے الکبیر اور الاوسط میں اس کو روایت کیا ہے اس میں حاکم بن محمد اللہ راوی ضعیف ہے (معجم المروءہ ۶۲/۳ طبع القدی)۔

(۳) حضرت ابن مسعودؓ کے اثر "إني لأمقت الرجل لا دغا" کو کوفی نے الجمع میں درج کیا ہے اور کہا کہ طبرانی نے الکبیر میں اس کو روایت کیا ہے اس میں ایک راوی کا نام نہیں لیا گیا ہے بقید روایت ہیں "معجم المروءہ ۶۲/۳ طبع القدی"۔

توکل بے روزگاری کا داعی نہیں:

۳- توکل بے روزگاری کی دعوت نہیں دیتا، توکل تو ضروری ہے، لیکن اس کے ساتھ اسباب اختیار کرنا بھی ضروری ہے۔  
مروی ہے کہ ایک عربی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اب اللہ کے رسولؐ کیا میں اپنی ہمتی چھوڑ دوں اور توکل کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اعقلها وموكل" (۱) (اس کو بوجھ لو اور توکل کر)۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إن الله يحب المؤمن المحترف" (۲) (بے شک اللہ روزگار کرنے والے مومن سے محبت کرتا ہے)۔

حضرت عمرؓ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے تو پوچھا: تم لوگ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم لوگ توکل کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا: نہیں بلکہ تم لوگ توکل سے عاری ہو، توکل کرنے والا تو وہ ہے جو زمین میں اپنا دانہ ڈال دے پھر اپنے رب پر بھروسہ کرے، لہذا طلب معاش اور تہذیب الہی کے مطابق اسباب اختیار کرنا ترک توکل نہیں ہے، توکل تو دل سے ہوتا ہے، اور ترک توکل یہ ہے کہ انسان اللہ سے غافل ہو کر اسباب ہی پر پورا انکلیہ کر لے، اسباب اسباب کو بھول بیٹھے، حضرت عمرؓ جب کسی خاص خدمت کے لئے شخص کو دیکھتے تو پوچھتے: کیا اس کا کوئی پیشہ ہے؟ اگر کہا جاتا: نہیں، تو وہ دن کی نگاہ سے گر جاتا (۳)۔

(۱) حدیث "اعقلها وموكل" کی روایت ترمذی (۶۶۸/۳ طبع المجلد) سے حضرت ابن سے کی ہے اور ابن حبان (۳۰۱۱۱/۳ طبع ۶۳۳ طبع انتقیر) نے حضرت عمرو بن ابیہ سے کی ہے عروانی نے کہا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے (فیض القدیر ۸/۲ طبع المکتبۃ التجاریہ)۔

(۲) اس حدیث کی تخریج گذر چکی ہے (دیکھئے غفرۃ نمبر ۲)۔

(۳) فیض القدیر ۲۹۰-۲۹۱، رقم ۱۸۷۳، محترف وہ شخص ہے جو صنعت، تجارت اور روایت وغیرہ کے ذریعہ طلب حاشیے کے کوشش کرے یہ توکل کے معانی نہیں ہے۔

عبادت بے روزگاری کے لئے وجہ جواز نہیں:

۴- فقہاء کی رائے ہے کہ عبادت بے روزگاری کے لئے وجہ جواز نہیں، اور مسامحہ صحت کے لئے فراغت کے مقصد سے بے روزگاری کو نہ نہیں کرتا، بلکہ اس میں دنیا کو بے کار چھوڑنا ہے۔ حالانکہ اس میں سعی و جہد کا اللہ نے سپہ بندوں کو حکم فرمایا ہے، ارشاد ماری تعالیٰ ہے: "لَا تَمُوتُوا فِي مَنَاصِبِهِمْ وَكُلُوا مِنْ ذَرْقِهِ" (۱) (سو تم اس کے راستوں میں چلو پھرو، اور اللہ کی (دی ہوئی) روزی میں سے کھاؤ (پو))، اور ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا بُدِيَ لِلصَّلَاةِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ" (اے ایمان والو جب جمعہ کے دن ان کی جائے قیام پر آ رہے اللہ کی یا کی طرف، اور ٹھہر کر وقت چھوڑ دیا کرو)، اور اس کے بعد فرمایا: "إِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ" (۲) (پھر جب نماز پوری ہو چکے تو زمین پر چلا پھرو، اور اللہ کی روزی تلاش کرو)۔

اور مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا گدرا ایک شخص کے پاس سے ہوا، صحابہ کرام نے اس کے متعلق آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ وہ راتوں کو نماز پڑھتا ہے، اور دن میں روزہ رکھتا ہے، اور پوری طرح عبادت کے سے یکسو ہے، رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا کہ کون اس کی کفالت کرتا ہے؟ صحابہ نے کہا کہ ہم سب، آپ ﷺ نے فرمایا: "كُنْكُمْ الْفَصْلُ مَد" (۳) (تم میں سے ایک اس سے بہتر ہے)۔

(۱) سورہ لک ۵۱۔

(۲) سورہ بقرہ ۱۰۔

(۳) حدیث "كُنْكُمْ الْفَصْلُ مَد" کی روایت ابن خثیر نے عیون الأخبار (۲۱۱) طبع مطبعہ دارالکتب المصریہ میں حضرت مسلم بن یار سے کی ہے اور ان کے اور ساتھی کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔

بے روزگاری کے نفع کے مطالبہ پر بے روزگاری کا اثر:

۵- متنباء کا اتفاق ہے کہ کمانے کی صلاحیت کے باوجود بے روزگاری نہ بنے، بلکہ بیٹے کا نفع اس کے باپ پر، جب نہیں ہے، اس سے کہ وجوب نفع کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ وہ مانے سے عاجز ہو، اور مانے سے عاجز ہو، شمس کمانے کا جس کے سے عاجز ہو، وہ اس کے درمیان اپنی معیشت کا حصول ناممکن ہو، اور قدرت رکھنے والا شخص اپنی قدرت کی وجہ سے بے نیاز ہوتا ہے اور اس کے ذریعہ کمانے اور اپنی امت پر شریعت کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اور ایسی مجبوری کی حالت میں نہیں ہوتا جس میں ممانعت اور پیش ہو (۱)۔

زکاۃ کا مستحق ہونے میں بے روزگاری کا اثر:

۶- کمانے کی قدرت رکھنے والا شخص کام کا مکلف ہوتا ہے تاکہ اپنی ضروریات خود پوری کرے اگر کوئی شخص اپنی ذاتی کمزوری کی وجہ سے کمانے سے عاجز ہو، بچہ ہو، عورت یا کم عقل یا بوڑھا یا مریض ہو، اور اس کے پاس موردی مال بھی نہ ہو جس سے اس کی ضرورت پوری ہو، تو ایسا شخص اپنے خوش حال اقارب کے زیر کفالت رہے گا، اور اگر اس کی ضرورت کے بقدر کفالت کرنے والا کوئی شخص نہ ہو تو اس کے لئے رفاۃ بجا جائز ہوگا، اللہ کے دین میں اس کے سے کوئی تنگی نہیں ہے (۲)۔

اس کی تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح "زکاۃ"۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۶۷۰ اور اس کے بعد کے صفحات، طبع دارالحدیث والقرآن، مصر، بیروت، جامعہ المدینۃ العلمیہ، طبع ۱۴۱۸ھ، ۵۲۳ طبع مکتبہ المدینہ، مصر، نہایت المحتاج ۱۴۰۱ھ، ۲۰۰۹ طبع مکتبہ اسلامیہ کتب الفناح ۱۴۰۵ھ، ۲۰۱۵ طبع مکتبہ مصر المدینہ۔

(۲) البدائع ج ۲ ص ۸۸۲ الخرشنی ۱۴۱۵ھ، المجموع ج ۱ ص ۱۹۲، الفی ج ۲ ص ۵۳۵، (۱) سال الابی حیدر ص ۵۵۶۔

روزگار نہ ہونے کی وجہ سے حکومت اور معاشرہ کی جانب

سے بے روزگاروں کی کنالت:

۷۔ فقہاء نے صورت و ہے کہ ان خیر مسلمانوں کی کنالت حکومت کی ذمہ داری ہے جو بے س لاوارث، یا قیدی ہوں، اور نہ تو ال کے پاس سپہ و پھر شرف رنے کے لئے کچھ ہے، اور نہ اتنا قرب ہیں جن پر ال کے نقد کا بار سے تو ان کے شرف کٹے۔ ۱۰۰ امانت کی فیس ورمیت کی چیز بتلیں وغیرہ کی فراہمی بیت المال سے کی جائے گی (تفصیل کے لئے دیکھئے: ”بیت المال“ کی اصطلاح۔

## بطائے

تعریف:

۱۔ بطائے: ”بطانة الثوب“، وہ کپڑے جسے در سے حفاظت کے لئے لٹایا جائے (ستر)، یہ لفظ ”ظہارة“ (اہتہ پڑے کے وپر کا حصہ) کے برعکس ہے۔ ”بطانة الرجل“: کسی شخص کے حاشیہ نشیں یا قریبی لوگ، ”أبطنت الرجل“ کا مطلب ہے تم نے اسے اپنے خواہ میں بنالیا، حدیث شریف میں ہے: ”ما بعث الله من نبي ولا استخلف من خليفة الا كانت له بظانان: بطانة تأمره بالمعروف وتنهيه عنه، وبطانة تأمره بالشور وتنهيه عنه، فالمعصوم من عصمه الله تعالى“ (۱) (اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اور جس کو خلیفہ بنایا اس کے دو بظانے ہیں) (۱)۔ ایک اسے معروف کا حکم دیتا اور اس پر مادہ کرنا ہے، اور دوسرے اسے بُرائی کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دیتا ہے تو جس کو اللہ تعالیٰ بچائے وہی محفوظ رہ سکتا ہے)۔

یہ مصدر ہے جو واحد اور جمع دونوں میں مستعمل ہے۔

بطائے اصطلاح میں انسان کے ان خواہ مقررین کو کہا جاتا ہے

جنہیں وہ اپنا راز داں بناتا ہے (۲)۔



(۱) حدیث ”ما بعث الله من نبي“۔ ”اس کی روایت بخاری (صحیح ۸۹/۱۳)

طبع المستقیم نے کی ہے۔

(۲) ترتیب القاموس: مادہ ”بطن“۔

(۱) فقہی ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱

متعلقہ غلط:

غف - حاشیہ:

۲- حاشیہ: یہ لفظ ”خوشی اثوب“ (کپڑے کے کنارے) کا واحد ہے، چھوٹے ہب کے لئے یہ لفظ بولا جاتا ہے، نیز کتاب کے صفحات کے کنارے لکھی جانے والی تحریر کو بھی حاشیہ کہا جاتا ہے۔

صفحہ ۱ میں حاشیہ انسان کے وہ افراد خانہ کھاتے ہیں جو اس کے اصول و نعرے کے علاوہ ہوں جیسے بھائی اور چچا<sup>(۱)</sup>۔

ب- اہل شوریٰ:

۳- شوریٰ ”تلاوت“ کا اسم مصدر ہے اور ”اہل شوریٰ“ وہ اہل امرائے ہیں جو مشورہ طلبی پر مشورہ دیتے ہیں یہ کبھی خواص میں سے ہوتے ہیں یا ان کے علاوہ اہل امرائے میں سے بھی ہوتے ہیں<sup>(۲)</sup>۔

بطائے سے متعلق حکام:

ول: بطائے بمعنی انسان کے خواص:

صاح خواص کا انتخاب:

۴- شوریٰ چونکہ شریعت کے اصولوں اور اسلامی حکومت کے لوازم میں سے ہے اور عام رواج یہی ہے کہ انسان اپنے خواص پر بھروسہ کرتا ہے، اس لئے مسموم ہر ایکوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسے صالح خواص کا انتخاب کریں جو اصحاب امانت تقویٰ اور اللہ کی خشیت رکھنے والے ہوں۔

بن خویزہ مندر فرماتے ہیں: سربراہوں پر ضروری ہے کہ وہ علماء سے نہ دینی امور میں مشورہ کریں نہ دنیاوی اختلاف ہوں نہ رہتیں میں نہیں مشطرات پیش آئیں، جنگی امور میں سربراہان فوج سے

(۱) صحیح۔

(۲) تقریبی ۲۳۹/۳۔

مشورہ کریں، مضافاً عامہ سے متعلق امور میں معززین عوام سے مشورہ کریں، اور ملکی مصالح و باز آباد کاری سے متعلق امور میں وزراء و عمل اور شخصین سے مشورہ کریں<sup>(۱)</sup>۔

ماوردی کی ”الحکام اسطانیہ“ میں فرائض امام کے تذکرہ کے ضمن میں آیا ہے کہ لائق امانت اور اس کا انتخاب کیا جائے اور جو امام ان کے پاس جائیں اور جو اموال ان کے حوالہ کئے جائیں اس میں خیر خواہوں کو مدد دینا چاہئے، تاہم یہ وقت کی وجہ سے کام عمدہ ہو اور انتخاب امانت کے پاس وہ اہل محفوظ ہوں<sup>(۲)</sup>۔

صحیح حدیث میں ہے: ”إذا أراد الله بالأمير غيراً جعل له وزيراً صدق، إن نسي ذكره، وإن ذكره أعاده، وإن أراد غير ذلك جعل له وزيراً سوءاً، إن نسي له يذكره، وإن ذكر له بعده“<sup>(۳)</sup> (اللہ تعالیٰ جب کسی سربراہ کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لئے مختص وزیر مہیا فرماتا ہے کہ اگر وہ بھول جائے تو اس سے یاد دلانا ہے، اور اگر اس سے یاد ہو تو اس کی معصیت کرنا ہے، اور اگر اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ دوسرا فرمانا ہے تو اس کے سے بدکردار وزیر مہیا فرماتا ہے، جو اسے بھولنے پر یاد دلائے، اور اگر یاد دلائے تو معصیت نہیں کرتا ہے)۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ما بعث الله من نبي ولا استخلف من خليفة إلا كانت له بطانتان: بطانة تأمره بالخير وتحصه عليه، وبطانة تأمره بالشر وتحصه عليه، فالمعصوم من عصمه“

(۱) تفسیر القرطبی ۲/۲۵۱، ۲۵۰۔

(۲) الاحکام اسطانیہ للماوردی ص ۱۲، ۱۳۔

(۳) حدیث صحیحہ إيراد الله بالأمير غيراً۔ اس کی روایت احمد (۳/۳۵۵) نے طبع عزت عید عباسی کے کی ہے اور نووی نے ریاض الصالحین میں اس کی سند کو حیدر اویلا ہے (ص ۳۷ طبع المرسال)۔

اللہ تعالیٰ“ (۱) اللہ تعالیٰ کسی نبی کو معصیت فرماتا ہے یا کسی کو ظلم  
بناتا ہے تو اس کے دو خواہش ہوتے ہیں، ایک اسے شر کا حکم دیتا اور  
اس پر بھرتا ہے، دوسرے اسے شر کا حکم دیتا ہے اور اس پر آمادہ کرتا  
ہے، محفوظ وہ ہے جس کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔

### غیر مومنین میں سے خواہش کا انتخاب:

۵۔ ہم اسلام کا اتفاق ہے کہ مسلمانوں کے سربراہوں کے لئے  
جائز نہیں ہے کہ وہ کفر، منافقتیں کو خواہش بنا میں جنہیں وہ اپنے راز  
اور اپنے دشمنوں سے متعلق مخفی امور سے آگاہ کریں، یہ معاملات میں  
ان سے مشورہ کریں، کیونکہ اس سے مسلمانوں کے مفاد کو نقصان پہنچ  
سکتا ہے اور ان کے امن و امان کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے قرآن کریم  
نے مومنوں کو منع کیا ہے کہ وہ غیروں کو جو یقیناً عقیدہ میں ان کے  
مخالف ہیں، اپنا دوست بنا میں، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”يَا أَيُّهَا  
الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بَطْنًا مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ حَبَالًا  
وِثْرًا مَا عَسَمْتُمْ فَمَا بَدَتِ الْبَعْضَاءُ مِنْ أَقْوَاهُمْ وَمَا نَحْمِي  
صُدُورَهُمْ أَكْثَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمْ الْآيَاتِ إِنِ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ“ (۲)  
(اے ایمان والو! اپنے سوا کسی کو) گہرا دوست نہ بناؤ۔ وہ لوگ  
تمہارے ساتھ فساد کرنے میں کوئی بات اٹھائیں رکھتے، تمہارے  
دکھ پہنچنے کی آرزو رکھتے ہیں، بغض تو ان کے منہ سے ظاہر ہو پاتا ہے  
اور جو کچھ ان کے دل چھپائے ہوئے ہیں وہ دیکھ کر بھی ہرگز نہیں سمجھتا  
تمہارے لئے نشانیاں کھول کر ظاہر کر چکے ہیں، اگر تم عقل سے کام  
لیے ہو۔

اور ارشاد ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا

عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ لِمَنْهُمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ  
كَفَرُوا بِمَا حَاءَ كُمْ مِنَ الْحَقِّ بِحُجُوجٍ الزُّسُولِ  
وَيَا كُمْ أُنْزِلُوا بِاللَّهِ رَبِّكُمْ إِنَّ كِسْفَ حَرْحَمَةٍ  
جَهَادًا فِي سَبِيلِي وَابْتِغَاءَ مَرْضَانِي تُسْرَوْنَ لِمَنْهُمْ  
بِالْمَوَدَّةِ وَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا أَحْصَيْتُمْ وَمَا أَعْلَمْتُمْ وَمَنْ  
يَفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ“ (۳) اے یہاں  
وہ لوگ میرے دشمن ہیں، اپنے دشمن کو دوست نہ بنانا کہ اس سے محبت کا  
اظہار کرنے لگے، آخالیہ تمہارے پاس جو (ایمان) حق چکا ہے اس  
کے دین کے ہیں، رسول کو اور خاتم کو اس بنا پر ہر چکے میں کہ تم  
اپنے پروردگار اللہ پر ایمان لے آئے ہو، اگر تم میرے راستہ میں جہاد  
کرتے ہو میری رضا کی تلاش میں تلے ہو تم اس سے ہٹ کر چکے محبت  
کرتے ہو، اور مجھے خوب علم ہے جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اور جو کچھ تم  
ظاہر کر کے کرتے ہو، اور جو کوئی تم میں سے ایسا کرے گا وہ راہ راست  
سے ہٹ کر گیا۔

اللہ تعالیٰ نے مومن بندوں کو منع فرمایا ہے کہ وہ مومنین کے علاوہ  
دوسروں کو خواہش بنا میں جنہیں اپنے رازوں سے متعلق کریں، اور  
مسلمانوں کے مخفی امور ان پر شکار کریں، ارشاد ہے: ”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ  
آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ“ (۴)  
(اے ایمان والو! مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست مت بناؤ)، اس  
معنی میں بہت ساری آیات ہیں، اور برے خواہش کے سلسلہ میں  
حدیث پیچھے نہ رہیں۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں: حضرت عمر بن خطابؓ سے کہا گیا کہ  
اہل حیرہ سے تعلق رکھنے والا ایک لڑکا حافظ و رکاتب یہاں ہے،

(۱) سورہ مجتہدہ

(۲) سورہ انعام ۱۱۸

(۳) حدیث کی تخریج (فقہ ہنری) میں گذر چکی ہے

(۴) سورہ آل عمران ۱۱۸





اندرونی حصہ ریشم کا ہو، چونکہ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لا تلبسوا الحریر، لانه من لبسه فی الدنیا لم یلبسه فی الآخرہ“ (۱) (ریشم مت پہنو، جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں سے نہیں پہنکا)۔

کشف الثناث میں مروی ہے کہ ریشم کی حرمت اور حدیث بالا سے استدلال کے بعد تحریر ہے کہ خود ریشم اندرونی حصہ میں ہو اس لئے کہ حدیث میں ممانعت عام ہے، لیکن مالکیہ نے اندرونی حصہ کے ریشم کو اس وقت حرام قرار دیا ہے جب وہ زیادہ ہو جیسا کہ قاضی ابوالوید کے لئے ہے۔

حنفی کے نزدیک یہ مکروہ ہے جیسا کہ حاشیہ ابن عابدین میں حنفی ائمہ کے حوالہ سے منقول ہے، اور اس کی وجہ یہ بتانی گئی ہے کہ اندرونی حصہ مقصود ہوتا ہے (۲)۔ اور حنفیہ کے نزدیک جب اتنا کر بہت مطلقاً لایا جائے تو کراہت تحریمی مراد ہوتی ہے۔ اس کی تفصیل صراحۃً ”حریر“ میں لکھی جائے۔



## بطلان

تعریف:

۱۔ لغت میں بطلان کا معنی: ضیاع، نقصان یا حکم کا سقوط ہے، کہہ جاتا ہے: ”بطل الشيء یبطل بطلا وبطلانا“، یعنی ضائع، نقصان ہونا یا حکم کا ساتھ ہونا، بطلان کا ایک معنی یہ بھی ہوتا ہے (۱)۔

اس کا اصطلاحی معنی: مبادات اور معاہدات میں عذر حدود حد ہے۔ مبادات کے باب میں بطلان کا معنی ہے کہ مبادات کا اعتبار نہ ہو، دیا اس کا جو کسی نہ ہو جیسے کوئی شخص حیرت منور نہ پڑھ لے (۲)۔

معاملات کے باب میں بطلان کا مفہوم حنفیہ کے نزدیک، مروی سے مختلف ہے، حنفیہ کے نزدیک مفہوم یہ ہے کہ معاہدات اصل و ہدف دونوں اعتبار سے غیر مشروع طریقہ پر انجام پا میں، بطلان کے نتیجہ میں تصرفات پر احکام مرتب نہیں ہوتے ہیں، اور تصرفات ایسے اسباب نہیں بن پاتے جو ان پر مرتب ہونے والے حکام کے لئے مفید ہوں، چنانچہ معاملہ کے بطلان سے دنیاوی مقصود سے حاصل نہیں ہوتا ہے، اس لئے کہ معاملہ کے نتائج اس پر مرتب نہیں ہوتے (۳)۔

(۱) لسان العرب، المصباح المہر، ”بطل“، الخرج علی التوضیح، ۲۵۸۔

(۲) جمع الجوامع، ۱۰۵، دستور العمل، ۲۵۱، کشف وأسرار، ۲۵۸۔

(۳) کشف وأسرار، ۲۵۸-۲۵۹، المحصر علی الفقہ، ۲۵۲، استنبط علی اربعہ، ۵۸، البدیشی، ۵۵، الخرج علی التوضیح، ۲۳۲، کشف اصطلاحات الفقہ، ۳۸، درر الحکام، کتاب بطل، ص ۲۴، ۲۵، حاشیہ ابن عابدین، ۲۷، مجمع البکلی، ۵۵۰، جمع الجوامع، ۱۰۵۔

(۱) حدیث ”لا تلبسوا الحریر“ کی روایت بخاری (الترغیب ۲۸۳) طبع انتہیہ بخاری (۱۶۳۲ طبع المجلد) نے کی ہے۔  
(۲) حاشیہ ابن عابدین ۲۲۳/۵، الخطاب، ۵۰۵، المجموع، ۳۸، کشف القناع، ۳۸۔

## بطان ۲-۵

### ب- صحت:

۳- صحت لغت میں سالماتی کو کہتے ہیں صحیح مریض کی ضد ہے۔  
اصطلاح میں صحت کا مفہوم یہ ہے کہ فعل شریعت کے موافق واقع ہو، اس طور پر کہ تمام ارکان و شرائط پائی جائیں۔

معاملات میں اس کا اثر یہ ہے کہ تصرف پر اس کا مصلوبہ نتیجہ مرتب ہو، جیسے شریعہ فروخت میں سامان سے استفادہ حلال ہو جائے اور نکاح میں لطف اندوزی درست ہو جائے۔

عبادات میں اس کا اثر یہ ہے کہ عبادت کے عمل سے تضا ساقط ہو جائے (۱)۔

### ج- انعقاد:

۴- انعقاد حنفیہ کے نزدیک صحت اور سالماتیوں کو شامل ہوتا ہے، یہ تصرف کے اثر کا اثر غالباً نام مرتب ہوتا ہے، یہ یہ بجا ہونے میں سے ہر ایک کا، ہرے سے شرعی طریقہ پر تحقیق ہونے کا نام ہے کہ جس کا اثر ان دونوں کے تعلقات میں ظاہر ہو۔

پس عقد قاسمہ اپنی اصل سے منعقد اور اپنے وصف سے قاسمہ ہونا ہے، یہ مفہوم حنفیہ کے نزدیک ہے، اور اس طرح انعقاد بطان کی ضد ہے (۲)۔

دنیا میں تصرف کے بطان اور آخرت میں اس کے اثر کے بطان کے درمیان تلازم کا نہ ہونا:

۵- احکام: یا میں ہی تصرف کی صحت یا بطان اور آخرت میں اس

- (۱) الخراج علی الترتیب ۱/ ۲۱۹، ۲/ ۲۳، کشف الاسترار ۱/ ۵۹، ۲/ ۷۰، ۳/ ۷۱، ابن ماجہ ۲/ ۷۰، ۵/ ۷۳، شرح المنہج لآلہ ص ۷۳، ۷۴، ذخیرہ ص ۶۲، اعلام الفقہیین ۳/ ۱۱۰، ۱۱۱۔  
(۲) الخراج علی الترتیب ۲/ ۲۳، ۳/ ۷۲، کشف الاسترار ۱/ ۷۰، ۲/ ۷۱، ۳/ ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴

## بطلان ۶

کے اثر کے بطلان کے درمیان ۱۷م نہیں ہے، کوئی معاملہ اپنے شرعاً مطلوبہ ارکان و شرائط کے پوری طرح پائے جانے کی وجہ سے دنیا میں صحیح قرار دیا جاسکتا ہے، لیکن اس کے ساتھ غلط مقاصد اور نیت کی، مستقبل آخرت میں اس کے ثمرات کو باطل بنا سکتی ہے، اور اس پر ثبوت ملنے کے بجائے گناہ لازم آئے گا، اس کی دلیل نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث مبارک ہے: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كُنَّتَ هَاجِرَةً إِيَّاهِ يَصِيبُهَا أَوْ إِيَّاهِ امْرَأَةٌ يَسْكُحُهَا فَيُهْجَرُتَهُ إِيَّاهِ مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ" (۱)

(مثال کا: رہبر رقیبوں پر ہے، ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلے گا، پس جس شخص نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے سے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہوگی جس کے سے اس نے ہجرت کی ہے)، اور کبھی عمل درست ہوتا ہے اور عمل کرنے والا ثواب کا مستحق بھی، پس اس کے ساتھ کوئی ایسا فعل بھی وہ کر بیٹھتا ہے جو اس کو ثواب کو باطل کر دیتا ہے، چنانچہ احسان بنانا اور ایذا رسانی صدقہ کے اجر کو باطل کر دیتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى" (۲) (اے ایمان والو! اپنے صدقات کو احسان (بخشش) اور اذیت (پہنچا کر) باطل نہ کرو)، اور ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تَبْطُلُوا أَعْمَالَكُمْ" (۳) (اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو

رسول کی اور اپنے اعمال کو ایمان مت کرو)۔

۶- عبادہ عظام اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: بطلان سے دو مفہوم مراد لے جاتے ہیں:

۱۔ بطلان نیت یا میں عمل کے آثار و نتائج اس پر مرتب نہ ہوں، جیسے کہ ہم عبادات کے باب میں کہتے ہیں: یہ (عبادت) کافی نہیں ہے، نہ مذکورہ کرنے والی ہے، اور نہ قضا ساتھ کرنے والی ہے چنانچہ یہ باطل اس معنی میں ہے کہ یہ عبادت شریعت کے مقصود کے مخالف ہے، کبھی عبادت اس وجہ سے باطل ہوتی ہے کہ اس کے ارکان و شرائط میں سے کسی میں کوئی خلل واقع ہوا ہو جیسے یک رکعت یا یک سجدہ کم ہو گیا ہو۔

عادات کے باب میں بھی ہم کہتے ہیں: یہ باطل ہے اس کا معنی یہ ہے کہ اس کے فائدہ کا حصول شرعاً نہیں ہوتا، جیسے طہیت کا صوم، شرمگاہ کی اباحت (نکاح میں ازدواجی تعلق کا جواز) اور مطلوب (سامان) سے انتفاع۔

۲۔ بطلان سے یہ مراد کہ آخرت میں عمل کے آثار اس پر مرتب نہ ہوں، یعنی ثواب (نہ ملے) پس عبادت کبھی پہلے مفہوم کے مطابق باطل ہوتی ہے تو اس پر نیز مرتب نہیں ہوتی، اس سے کہ وہ اپنے مقصد سے ہر کے مطابق نہیں ہے، جیسے لوگوں کے دیکھنے کے سے عبادت کرنے والا، ایسی عبادت کافی نہیں ہوتی (۴)، اور اس پر ثواب نہیں ملے گا، اور کبھی عبادت پہلے مفہوم کی رو سے درست ہوتی ہے

(۱) = ۳۵۶ طبع دارالاجازۃ، حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۷۷، المعجم فی التوفیر ۳۰۳ ص

(۲) حدیث: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ" کی روایت بخاری (المعجم ۱۷۹ طبع مترجم) اور مسلم (۱۵۱۵ طبع المجلد) نے کی ہے الفاظ بخاری کے ہیں۔

(۳) سورہ بقرہ ۲۳۷

(۴) سورہ حجہ ۳۳

(۱) المروقات للشاطبی ۲۹۲، المعجم ۱۷۹

(۲) دیکھو اصول عبادت کا نکتہ جو نے کا مسئلہ مختلف ہے ابن ماجہ ج ۱ ص ۲۷۳ میں ہے کہ جس نے دیکھوے ہوشیارت کے لئے نما پڑھی اس کی ساری شرائط و ارکان پائے جانے کی وجہ سے دنیاوی نعم میں قسمت ہوگی، لیکن وہ ثواب کا مستحق نہیں ہوگا، فقیر بولیت سے نو ذیل میں کہہ چکا ہوں کہ حضرت شیخ نے کہا: ہر کسے اگر اس میں سے کسی شی میں داخل نہیں ہوتی، اور یہی صحیح مسلک ہے۔

ہیں اس پر بھی ثواب نہیں ہوتا جیسے صدق کرنے والا ایسا شخص جو صدق کے بعد حسن بھی بنائے اور اپنے آپ کو بچائے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَبْطُلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُثَقِّقُ مَالَهُ زَوَاءً أَلَّامًا" (اے ایمان والو! اپنے صدقوں کو احسان (رکھ کر) اور لایمت (پہنچا کر) باطل نہ کرو، جس طرح وہ شخص جو اپنا مال خرچ کرتا ہے لوگوں کے دکھاوے کو)۔

چنانچہ جو کچھ کرایا یا علمی میں باطل تصرف پر اقدام کا حکم: کسی باطل عمل کا اقدام اس کے بطان کا علم ہوتے ہوئے حرام ہے، اور ایسا کرنے والا گناہ ہے کہ مشرک کی مخالفت کے ذریعہ وہ معصیت کا ارتکاب کرتا ہے، اس لئے کہ بطان ایسے فعل کا وصف ہے جو شریعت کے مخالف واقع ہو، خواہ ایسا عمل عبادات کے باب میں پیش آئے جیسے بغیر طہارت کے نماز، ماہ رمضان میں دن کے وقت کھانا، یا عبادات کے دوسرے صورت، واقع ہو جیسے مرد، عورت، عورتیں اور جوہر کے نیس کی شریعتی مذمت، اور جیسے ذبح حیوان کے لئے کرید کا معاملہ، اور جیسے مسلمان کے پاس شراب، رہن رکھنا، مواد کسی ذمی کی ہو، اور اس جیسے معاملات، یا نکاح کے باب میں ایسا کیا جائے جیسے ماں اور بیٹی سے نکاح۔

یہ حکم حنفیہ کے نزدیک قاسد کو بھی شامل ہے، کیونکہ قاسد معاملہ اگرچہ بعض حرام کے سے مفید بنتا ہے جیسے مثلاً نفع قاسد کے اندر قبضہ سے ملکیت حاصل ہو جاتی ہے، لیکن ایسے عمل کا اقدام حرام ہے، ورنہ اللہ کی رعایت اور نساو کے ازالہ کے لئے اس معاملہ کو فتح کرنا واجب ہے، اس لئے کہ ایسا فعل معصیت ہے، جس ایسے متدد کرنے والے شخص پر ضروری ہے کہ اس کو فتح کر کے اس عمل سے

توبہ کرے۔

تصرف باطل پر قدم کے اس حکم سے ضرورت کے حالات مستثنیٰ ہیں، جیسے مضطرب (بالکل مجبور شخص) کے لئے مردار کی خریداری (۱)۔ یہ احکام اس صورت میں ہیں جب باطل تصرف کا اقدام اس کے

۸- نہ جانتے ہوئے باطل تصرف کے اقدام میں ماہ قنیت اور جہول پر قدم، دونوں شامل ہیں۔

۱۰ وقف کے تعلق سے اصل حکم یہ ہے (۲) کہ کسی عمل کا اقدام اس وقت تک جائز نہیں ہے جب تک کہ اس عمل کی بابت حکم ہی کا حکم نہ ہو، میں بھی کرنے والے پر واجب ہے، نفع سے متعلق شریعت کے احکام کا علم حاصل کرے، اگر کوئی اجرت کا معاملہ کرتا ہے تو اس پر ضروری ہے کہ کرایہ داری سے متعلق احکام شریعت کو جانے، نماز پڑھنے کے لئے نماز کے احکام کا جاننا واجب ہے، یہی حکم ہر عمل میں اس کے انجام دینے والے کے لئے ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ" (۳) (اور اس چیز کے پیچھے مت ہول کر جس کی بابت تجھے علم (صحیح) نہ ہو)، لہذا کسی عمل کا آغاز جب تک کہ اس کا حکم نہ معلوم کر یا جائے جائز نہ ہوگا، اس طرح ہر مسئلہ میں طلب علم واجب قرار پاتا ہے، اور سیکھنے سے گریز قائل رذلت

(۱) مجمع الجوامع ۱/۵۱۰، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱

معصیت ہے۔

ان تمام مسائل میں اختلاف و تفصیل بھی ہے جس کے لئے ”ایکار“، ”امر بالمعروف“، ”اجتناب“، ”تہذیب“، ”تشیع“، ”فتو“ اور ”رخصت“ کی اصطلاحات کی جانب رجوع کیا جائے۔

ماہ اقلیت کی صورت میں انجام پانے والے باطل تصرف پر موقوفہ کا جہاں تک تحقق ہے تو قرآن نے التفریق میں دیکھا ہے کہ مناسب شریعت نے بعض ماہ اقلیتوں سے چشم پوشی کی ہے اور ان کا ارتکاب کرنے والوں کو معاف فرمایا ہے، بعض دوسری ماہ اقلیتوں پر گرفت کی ہے اور ان کے ارتکاب کرنے والوں کو معاف نہیں کیا ہے (۱)۔

اس کی تفصیل ”جہاں“ اور ”سیاہ“ کی اصطلاحات میں دیکھی جائے۔

باطل عمل کرنے والے پر تکبیر کرنا:

۹- مگر کوئی عمل متفقہ طور پر باطل ہو تو ہم مسلمانوں پر اس کی تکبیر واجب ہے، اگر اس کے بطاں میں اختلاف ہو تو تکبیر نہیں کی جائے گی۔ دررشتی فرماتے ہیں: تکبیر کرنے والے کی جانب سے تکبیر اس صورت پر ہوگی جن پر اتفاق ہو، اگر اختلافی صورتوں میں تکبیر نہیں، اس لئے کہ ہم مجتہد صواب و صحت پر ہیں، یا صحت ہی ایک جانب ہے جس کا ہمیں علم نہیں، ہر مفسر کے درمیان فرقی مسائل میں اختلاف ہمیشہ رہا ہے ہر کسی سے بھی اجتہاد ہی صورت میں رہا ہے پر تکبیر نہیں کی، سلف صرف اس صورت میں تکبیر فرماتے تھے جب وہ صورت کسی شخص یا کسی اجماع قطعی یا کسی قیاس جلی کے مخالف ہو، اور یہ حکم اس صورت میں ہے جب عمل کرنے والا اس عمل کی حرمت کا قائل نہ ہو، اگر اس کی رائے میں وہ عمل حرام ہے تو زیادہ صحیح یہ ہے کہ اس پر تکبیر کی جائے گی (۲)۔

بطان اور فساد کے درمیان فرق میں اختلاف اور اس کا سبب:

۱۰- مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کی رائے یہ ہے کہ تصرفات کے در بطاں و فساد کے درمیان فرق نہیں ہے، خواہ یہ عمل عبادت کے باب سے ہو، جیسے نماز کے ارکان میں سے کسی رکن یا اس کی شرائط میں سے کسی شرط کا نماز میں چھوٹنا، یا نکاح سے متعلق ہو جیسے کسی محرم کے ساتھ عقد نکاح، یا اس کا تعلق معاملات سے ہو، جیسے مرد و عورتوں کی زانیہ و زانیہ، شراب کے ذریعہ خرید و بیع، اور وہ قطع جس میں سود شامل ہو، جس بطان و فساد میں سے ہر ایک سے فعل کا نصف قرار پائے گا جو حکم شرع کے خلاف واقع ہو، اور ہی مخالفت شریعت کی وجہ سے ثارٹ نے اس فعل کا یہ تو اعتبار کیا ہے کہ نہ اس پر کوئی ایسا اثر مرتب کیا ہے جو فعل صحیح پر مرتب ہوتا ہے۔

پس جمہور ان دونوں الفاظ کو استعمال کرتے ہیں تو ان سے ایک ہی معنی مراد لیتے ہیں، یعنی فعل کا خلاف حکم شرع واقع ہونا، خواہ یہ مخالفت فعل کے کسی رکن کے نہ پائے جانے کی وجہ سے ہو یا کسی شرط کے متعلق ہو، نئے کی وجہ سے ہو (۱)۔

رہے حنفیہ تو وہ اپنے مشہور قول کے مطابق اور ہی توں معتد بھی ہے، عبارات کے اندر جمہور سے اتفاق کرتے ہیں کہ فساد و بطان مترادف ہیں، لیکن معاملات کے باب میں وہ جمہور سے اختلاف کرتے ہوئے دونوں کے درمیان فرق کرتے ہیں، ورنہ ہر معاملہ (۱) حنفیہ الدررشتی ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳

بطان کے معنی سے علاحدہ ہوتے ہیں، اس فرق کی بنیاد اصل عقد اور ہدف عقد کے درمیان امتیاز پر ہے۔

اصل عقد میں عقد کے ارکان اور اس کی شرائط انعقاد، یعنی عقد کرنے والے کی اہلیت، سامان کی تخلیت وغیرہ مثلاً ایجاب اور قبول کرتے ہیں۔

میں ہدف عقد میں صحت کی شرط آتی ہیں، یعنی عقد کو مکمل کرنے والے عناصر جیسے عقد کا ربا کی فاسد شرط اور جو کہ ہضر سے خالی ہونا۔

یہ فیہ پر مبنی کہتے ہیں کہ اصل عقد میں کوئی خلل پایا جائے مثلاً اس کا کوئی رکن یا اس کے شرط انعقاد میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو عقد باطل ہوگا، اس کا وجود ہی نہیں ہوگا اور اس پر کوئی یا وہی اثر مرتب نہیں ہوگا، اس لئے کہ تصرف کا وجود اہلیت رکھنے والے شخص کی جانب سے اور محل کے اندر ہی ہوتا ہے، عقد محض صورتاً پائے جانے کے باوجود معنایاً بالکل ہی معدوم ہوگا، یا تو اس لئے کہ محل تصرف معدوم ہے جیسے مرد اور خون کی بیچ، یا اس لئے کہ تصرف کرنے والا ال میں ہے جیسے پاگل یا نابالغ بچہ کی بیچ۔

گر اصل عقد خلل سے خالی و محفوظ ہو لیکن ہدف عقد میں خلل پایا جائے، ہاں یہ طور کہ عقد کے اندر کوئی فاسد شرط پائی جائے یا ربا پایا جائے تو عقد فاسد ہوگا، باطل نہیں ہوگا، اور اس پر بعض آثار مرتب ہوں گے، بعض نہیں (۱)۔

۱۱- جمہور اور حنفیہ کے درمیان اس اختلاف کا سبب یہ ہے کہ اگر ممانعت کا حکم محل کے لاری اوصاف میں سے ہی ہدف کی وجہ سے ہو جیسے ربا یا فاسد شرط پر مشتمل بیچ کی ممانعت، تو ایسے حکم کے اثر کی بہت قریب کا اختلاف ہے۔

جمہور کہتے ہیں: ایسا حکم عقد کے ہدف اور اصل ہدف کے بطاں کا متقاضی ہے، جیسے کہ فعل کی اہلیت اور حقیقت کی بہت ممانعت و رد ہو، یہ حضرات اپنے فعل کو جس کی ممانعت اس کے کی لازمی ہدف کی وجہ سے ہونا۔ مبادی باطل کہتے ہیں، اور اس فعل کے مضبوط آثار میں سے کوئی اثر اس پر مرتب نہیں کرتے ہیں، ان سے ربا کی شرط فاسد پر مشتمل جیسی بیچ اس حضرات کے نزدیک باطل یا فاسد ہی نہیں ہے۔

حسب کہتے ہیں: ایسا حکم صرف ہدف کے بطاں کا متقاضی ہونا ہے، اصل عقد اپنی مشرعییت پر باقی رہتا ہے، برخلاف اس کے کہ فعل کی اہلیت اور اس کی حقیقت کی بہت ممانعت کا حکم و رد ہو، ایسے فعل کو جس کی ممانعت اس کے کی لازمی ہدف کی وجہ سے ہو، یہ فقہاء و فاسد کہتے ہیں، باطل نہیں، اور اس پر بعض آثار مرتب کرتے ہیں بعض نہیں، ان لئے ربا یا فاسد شرط وغیرہ پر مشتمل بیچ اس کے نزدیک فاسد کی قبیل سے ہوتی ہے، باطل سے نہیں۔

۱۲- فرق نے اپنے اپنے مسلک پر متحدہ دلائل سے استدلال کیا ہے، اہم دلائل مندرجہ ذیل ہیں:

جمہور کا استدلال نبی کریم ﷺ کے اس قول سے ہے: "من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد" (۱) (جو شخص ہمارے اس دین میں کوئی ایسی چیز پیدا کرے جو اس میں سے نہیں ہے تو وہ چیز رد کر دی جائے گی)، یہ مان اس بات کی دلیل ہے کہ اگر عمل شریعت کے حکم کے خلاف واقع ہو تو شریعت کی نظر میں وہ غیر معتبر ہوگا، اور اس عمل پر وہ حکام مرتب نہیں ہوں گے جو اس سے متعلق ہیں، خود یہ خلاف درری عمل کی اہلیت اور اس کی حقیقت سے متعلق ہو یا اس کے لازمی اوصاف میں سے کسی ہدف سے متعلق ہو۔

(۱) صحیح مسلم میں احداث فی امرنا... کی روایت بطور (صحیح) ۲۵۰ اور طبع انتقادی اور مسلم (۳۲۳ طبع اعلیٰ) نے کی ہے۔

(۲) الاشارة لابن نجيم رص ۵۳۳ من ملابین ۹۹۳ بدو الخ المصالح ۲۹۹/۵ اور اس کے بعد کے صفحات، اعلیٰ ۳۳۳، کشف الاستار ۲۵۹/۲۔

حنفیہ کا استدلال یہ ہے کہ شارع نے عبادات اور معاملات کو ان پر مرتب ہونے والے احکام کا سبب بنایا ہے، تو اگر شارع نے کسی شیئ کی ممانعت اس کے لازمی وصف میں سے ہی وصف کی وجہ سے کی ہو تو یہ ممانعت صرف اس وصف کے بطان کی متقاضی ہوگی، اس سے کہ ممانعت صرف کسی شیئ سے ہے تو ممانعت کا اثر بھی اسی تک محدود رہے گا اور وہ وصف اگر اس تصرف کی حقیقت میں خلل نہ ڈال رہا ہو تو اس کی حقیقت بڑھ کر رہے گی اور اس صورت میں وصف اور حقیقت میں سے ہر ایک کا اپنا مقتضی ثابت ہوگا جس اثر ممانعت کی نفع ہو اور اس کے رکن و محل پڑے جانے کی وجہ سے اس کی حقیقت پائی جارہی ہو تو اس نفع کی وجہ سے طہیت ثابت ہوگی، کیونکہ اس کی حقیقت پائی جارہی ہے، لیکن اس کے ممنوع وصف کو دیکھتے ہوئے اس کو نفع کرا صروری ہوگا، اس طرح وہی پیادوں کی رعایت ممکن ہوگی، اور یہ پیادوں کے مناسب حکم یا حاجت کا۔ لیکن عبادات میں چونکہ احتیاط جمیل حکم ہی مقصود ہے، اور یہ مقصود اس صورت میں حاصل ہو سکتا ہے جب کہ عبادت میں کسی بھی قسم کی خلاف ورزی نہ پائی جائے، نہ اصل میں اور نہ وصف میں، اس لئے عبادات میں حکم شارع کی مخالفت نہ ہو اور بطان کی متقاضی ہوگی، تو یہ مخالفت عبادت کی ذات سے متعلق ہو یا اس کے لازمی اوصاف میں سے کسی وصف سے متعلق ہو۔

اس نصیب کے بعد یہ بتانا باقی رہ گیا کہ جمہور اگرچہ فاسد اور باطل میں فرق نہیں کرتے، جیسا کہ ان کے عمومی قواعد میں آیا ہے، لیکن فقہ کے بیشتر ابواب میں اختلاف فرق کی موجودگی ظاہر ہے،

(۱) جمع الجوامع ۱۰۵، المحکم فی الفقہ ۲/۲۶۲، ۲۷۷، روح البیان ۱۳، المحرر فی القواعد ۳۱۳، کشف الاستار ۱/۵۸۲، ۵۸۳، الخراج علی الخراج ۲۱۶، اور اس کے بعد کے صفحات، اصول السنن ۱/۸۵، وراہ کے بعد کے صفحات، مسلم الشیخ شرح فروع المرحوم ۱/۳۰۳۔

جیسا کہ ان کی تصریحات سے اخذ کیا جاسکتا ہے، اہل سنت نے اس فرق کو عام قاعدہ سے استثناء قرار دیا ہے جیسا کہ ثانیہ کہتے ہیں، وہ دلیل کے مسائل میں فرق کیا گیا ہے جیسا کہ حنبلیہ و مالکیہ کہتے ہیں، اب فقہ میں سے ہر باب میں اس کی تعمیل پہ مقام پر دیکھی جائے۔

### تجزی بطان:

۱۳- تجزی بطان سے مراد یہ ہے کہ کوئی تصرف جائز اور ناجائز دونوں پہلوؤں پر مشتمل ہو، تصرف اپنے ایک شق میں درست ہو اور دوسری شق میں باطل۔

اس نوع میں وہ صورت ہے جسے ”تفریق صنفہ“ (عقد میں تفریق کرنا) کہتے ہیں، اور وہ ایک ہی عقد میں جائز اور ناجائز دونوں کو جمع کرنا ہے۔

اس سلسلہ کی اہم صورتوں کا تعلق نفع سے ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

۱۴- عقد نفع اپنے ایک شق میں درست ہو اور دوسرے شق میں باطل، جیسے انکسار کے دس اور شراب کی ایک ساتھ نفع، اسی طرح شرعی مذکورہ جانور اور مردار کی انکساری نفع، ایسی نفع مکمل باطل ہوں، یہ مسلک حنفیہ کا ہے، اور ابن القصار کے علاوہ مالکیہ کا ہے، یہی ثانیہ کا وہ میں سے ایک قول ہے (مہمات میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ یہی ثانیہ کا مسلک ہے)، اور یہی امام احمد سے ایک روایت ہے۔

یہ اس لئے کہ جب بعض حصہ میں عقد باطل ہو تو کل حصہ میں باطل ہو گیا، اس لئے کہ صنفہ میں تجزی نہیں ہوتا، یا اس لئے کہ حلال اور حرام دونوں جمع ہوں تو حرام غالب آتا ہے، یا اس لئے کہ قیمت کا علم نہیں ہے۔

شافعیہ کا دوسرا قول جسے شافعیہ نے اظہر بتایا ہے، نیز امام احمد کی دوسری روایت اور مالکیہ میں سے ابن القصار کا قول یہ ہے کہ معاملہ میں تجزی (ٹکڑے کرنا) درست ہے، لہذا جائز حصہ میں بیع درست ہوگی اور ناجائز حصہ میں باطل ہوگی۔

اس سے کہ ایک جز کے صحیح ہونے کی وجہ سے پورے کو صحیح قرار نہیں دیا جاسکتا تو اسی طرح ایک جز کے باطل ہونے کی وجہ سے پورے کو باطل قرار نہیں دیا جائے گا بلکہ دونوں جز اپنے اپنے حکم پر باقی رہیں گے، اور جائز حصہ میں بیع صحیح ہوگی، اور ناجائز حصہ میں باطل ہوگی۔

حنفیہ میں سے امام ابو یوسف اور محمد فرماتے ہیں کہ اگر ابتدائی ہر شق کی مبادعہ قیمت متعین کر دی ہو تو ایسی صورت میں ہم اسے وہ مستقل معاملہ تصور کریں گے اور دونوں میں تفریق درست ہوگی، پس ایک معاملہ درست ہوگا اور دوسرا باطل۔

اگر عقد اپنے ایک شق میں صحیح ہو، دوسرے شق میں موقوف، مثلاً، اپنی مملوکی میں دوسرے کی مملوک بھی کو ملا کر ایک ساتھ بیچ کی نفی ہو تو بیع، دونوں شیاؤں میں درست ہوگی، اپنی مملوک بھی میں تو بیع لازم ہوگی اور دوسرے کی مملوک میں مالک کی اجازت پر پڑم موقوف ہوگا، یہ رائے مالکیہ کی اور امام زفر کے ملاوہ صحیح کی ہے، یہ حنفیہ کے رائے ایک اس قاعدہ پر مبنی ہے کہ کبھی ایک حصہ بی بیع ابتدا ہو تو درست نہیں ہوتی میں بقاء درست ہوتی ہے، امام زفر کے نزدیک مکمل بیع باطل ہوں، اس سے کہ عقد پورے مجموعہ پر واقع ہوا ہے، اور مجموعہ میں تجزی نہیں ہوتی، شافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک سابق اختلاف جاری ہوگا، اس لئے کہ موقوف عقد ان کے نزدیک اس قول کی رو سے باطل ہوتا ہے۔

۱۵- اسی طرح نکاح میں تجزی جاری ہوئی، اگر کسی نے عقد نکاح میں

ایک حلال اور ایک غیر حلال کو جمع کر لیا جیسے مسک خاتون اور بت پرست عورت کو، تو حلال کا نکاح بلا نفاق درست ہوگا، اور جو عورت حلال نہیں اس سے نکاح باطل ہوگا۔

لیکن اگر ایک عقد میں پانچ عورتوں سے یا دو بہنوں سے نکاح کر لیا تو انہوں سے نکاح باطل ہوگا، اس سے کہ اس کو جمع کرنا حرام ہے، صرف پانچ میں سے کوئی ایک یا دو بہنوں میں سے کوئی ایک حرام نہیں ہے، اگر ایک عقد میں ایک باندی اور ایک آزاد خاتون سے ایک ساتھ عقد کر لیا تو اس میں فقہاء کا اختلاف ہے، حنفیہ کے نزدیک دونوں میں عقد باطل ہوگا، مالکیہ کے نزدیک آزاد عورت کا نکاح صحیح ہوگا اور باندی کا باطل، یہ مالکیہ کا مشہور قول ہے، یہی منہاج کی دو روایتوں میں سے اظہر روایت اور شافعیہ کی اظہر روایت ہے (۱)۔

۱۶- تمام معاملات کے حقوق جیسے چارہ وغیرہ میں فی احمد وہی حکم ہے جو بیع کا حکم ہے، مثلاً، اگر عقد میں تفریق صفقہ اور موقوفات اس کے حکم میں ہوں ان کے لئے ایک مستقل باب قائم کیا ہے، دیکھئے: "تفریق صفقہ"۔

کوئی بھی باطل ہو تو جو اس کے ضمن میں ہے اور جو اس پر مبنی ہے وہ بھی باطل ہوگا:

۱۶- ایشاد میں ابن تیم کے رائے اور فقہانی قواعد میں سے ایک یہ ہے (۲): "اذا بطل الشیء بطل ما فی صمہ" (اگر شے باطل ہو

(۱) الاشیاء لابن تیم ۱۱۳-۱۱۴، البدائع ۵۵۵-۵۵۶، ابن ماجہ ۳۳۳، ۳۳۴، الاختیار ۲۲۲، جوہر لا تلک ۶۲۲، القوانین الفکر ۱۷۲، الدرر ۱۷۲، الدرر ۲۶۶، الاشیاء للسیوطی ۱۲۰-۱۲۱، ۱۲۲، المحوری، القواعد ۳۸۲، نہایہ لکناج ۳۶۱، روح المصلحین ۳۱۵، المسنی ۳۶۱، ۳۶۲، ۵۸۳، تنقیح الارادات ۵۳۲۔

(۲) الاشیاء وفتاویٰ لابن تیم ۳۹۱، مع کردہ مکتبۃ الہدایہ بیروت۔



تو جو اس کے ضمن میں ہے وہ بھی باطل ہوگا، پھر انہوں نے فرمایا: یہی فقہاء کے اس جملہ ”بطلان المصطنع بطلان المصطنع“ (جب وہ بھی باطل ہو جائے جو ہی و ہری شی کو محض ہر اس کو شامل ہے تو وہ ہری شی بھی باطل ہو جائے گی) کا مطلب ہے، اس کی انہوں نے چند مثالیں ذرا کی ہیں بعض درج ذیل تھیں:

لف۔ اگر کسی نے کہا ”میں نے اپنا خون ایک ہزار میں تم کو فروخت کر دیا“ پھر اس نے اس کو قتل کر دیا تو قتل واجب ہوگا۔ اور اس کے ضمن میں پ قتل کی جو احکامات ہیں وہ معتبر نہیں ہوں گی۔

ب۔ کسی عقد کے فاسد یا بطلان ہونے کی صورت میں بغیر ایجاب و قبول کے تعاطی کے، و رید (دست بردار) بیع معتقد نہیں ہوگی (۱)۔

ج۔ اگر کسی عقد فاسد کے ضمن میں کسی کو یہی کر دیا یا اس کے لئے رقم لے کر یہ قیود کی کرنا بھی فاسد ہو جائے گا۔

د۔ اگر اپنی مشکوہ بیوی سے کسی مرد پر نکاح کی تجدید کر لے تو لازم نہیں ہوگا، اس سے کہ وہ نکاح صحیح نہیں ہو تو اس کے ضمن میں مذکور بھی لازم نہیں ہوگا۔

میں پیشہ کتب حنفیہ میں اس تہذیب کو نساہت پر جاری کیا گیا ہے بطلان پر نہیں، اس سے کہ باطل اصل اور وصف دونوں اعتبار سے شرعاً معدوم ہوتا ہے، اور معدوم ہی شی کو محض نہیں ہوتا، لیکن فاسد میں صرف وصف کی کمی ہوتی ہے اصل کی نہیں، اس لئے وہ اپنی اصل کے اعتبار سے معدوم نہیں ہوتا، لہذا وہ محض ہو سکتا ہے، تو اگر محض (جو ہی دوسرے کو شامل ہے) فاسد ہو تو محض (و وہ ہری

(۱) غالی رئیس دین (۱) سے یہاں مراد سامان عقد کی خواہی ہے جس اگر کوئی شخص کاربگر کے ساتھ مدکرے کر وہ اس کے لئے کوئی سامان تیار کرے گا، لیکن خواہی کا وقت طے نہیں کیا تو عقد فاسد ہوگا، اس طرح خواہی پر اس کے بعد کوئی اثر مرتب نہیں ہوگا، دیکھئے شرح الشاہ نظام الدین بن کیم ص ۵۹۲۔

شی (۱) بھی فاسد ہوگا (۱)۔

۱۷- اس کے علاوہ اگر مسابک جو بطلان و فاسد کے درمیان فرق نہیں کرتے، ان بیچ پر چلتے ہیں، انہوں نے اس سے چند صورتوں کا استثناء کیا ہے، چنانچہ کتب ثانیہ میں ہے: جازت کے بعد جازت یافتہ شخص کی جانب سے کوئی فاسد عقد ہو تو صحیح ہے، جیسے کہ مطلقہ کا مت میں ہے کہ اگر ہم اسے فاسد قرار دیں تو بھی وکیل کا تصرف جازت کی وجہ سے صحیح ہوگا، اور وکیل برائے بیع جس کے سے فاسد عوض کی شرط ساتھ میں ملے ہو، اس میں اجازت صحیح ہوگی اور عوض فاسد ہوگا (۲)۔

ابن رجب حنفی کی ”التواضع“ میں ہے (۳) کہ جازت عقلاً جیسے شرکت، مضاربت اور مکات کا فاسد ہونا، اس میں کہ جازت تصرف کرنے والے کے نفاذ کے لئے مافعی میں ہوگا، پھر وہ بیع (جو عقد تملیک ہے) کی اجازت اور جازت عقود کی اجازت کے درمیان فرق کرتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں: بیع در اصل نقل ملکیت کے لئے ہے، اجازت کے لئے نہیں، اور بیع میں تصرف کی صحت ملکیت سے مستفاد ہوتی ہے، اجازت سے نہیں، برخلاف وکالت کے کہ وہ اصل اجازت کے لئے ہے۔

ابن قدامہ فرماتے ہیں (۴) کہ اگر فاسد مضاربت میں عامل (عمل کرنے والا) تصرف کرے تو اس کا تصرف بائذ ہوگا، اس لئے کہ اسے تصرف کی اجازت حاصل ہے، پس اگر عقد مضاربت باطل ہو تو بھی اجازت باقی رہے گی، اور اس کی وجہ سے وہ تصرف کا مالک ہوگا۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۳۹۳، حاشیہ علی الترمذی ص ۱۲۳، فتح القدیر ص ۵۸۱، حاشیہ کرم الدار حاشیہ علی الترمذی، البحر الرائق ص ۵۷۵، ۵۷۶، اختیار ص ۵۷۵، البدائع ص ۱۷۳۔

(۲) المنہج فی التواضع ص ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، حاشیہ علی الترمذی ص ۳۲۹، ۳۳۰، فصل ۵۱۷، الشاہ نظام الدین ص ۹، جمع معنی ص ۱۔

(۳) التواضع لابن رجب ص ۶۳، ۶۵، ۶۶۔

(۴) المنہج ص ۲۷۔

۱۔ لکیر کے قوا اور بھی اس کے خلاف نہیں ہیں<sup>(۱)</sup>۔

یہ "تقصیر" کا قاعدہ ہے، لیکن اسی کے مشابہ یہاں ایک دوسرا قاعدہ بھی ہے: "إذا سقط الأصل سقط الفرع" (جب اصل ساقط ہوگا تو فرع بھی ساقط ہو جائے گی)، اسی قاعدہ میں سے ہے: "التابع يسقط بسقوط المتبوع" (تابع متبوع کے ساتھ ہونے کے ساتھ ساتھ ساقط ہو جاتا ہے)، فقہاء نے اس کی مثال میں فرمایا ہے کہ اگر قرض دینے والے نے مقررہ مدت کو دین سے بری کر دیا تو جس طرح مقررہ مدت میں بری ہوگا نفیل بھی دین سے بری ہو جائے گا اس سے کہ قرض میں مقررہ مدت اصل شخص ہے، نفیل اس کی فرع ہے (۴)۔

پہلے عقد کو فتح بنانا:

۱۸۔ ہر عمل عقیدہ کی تصحیح کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

دل: عقد کو باطل کرنے والی شے ختم ہو جائے تو یہ عقد صحیح ہو جائے گا؟

دوم: ہر عمل عقد کے الفاظ، ہرے معنی عقد کے معنی و مفہوم میں لے لئے جائیں۔

۱۹۔ پہلی صورت کی بابت حنفیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک یہ ہے کہ عقد کو بطل بناے ولی کی شہادت ختم ہو جائے تو بھی وصیت میں ہوگا۔

پس اس مسک کے مطابق گیہوں میں (رہتے ہوئے) آٹا کو،  
 زیتون کے پٹیل میں (رہتے ہوئے) ریتون کے تیل کو، تخت میں  
 (موہو) دو کو، شرہو رو میں چھ کو، بکجور میں گھٹلی کفر بخت کرنا جائز  
 نہیں ہے، اس سے کہ اس کی موجودہ کاظم نہیں ہے، لہذا دو معدہ ہم کی

٢) لکھائی لاء محسن عبدالجبار ۳۳۳۳۳۳

(۳) لاشہ الامین نجیم راجہ دور الخلیفہ ام ۱۸۵۰ء، م ۵۰، شاہ السیوطی ص ۱۳۲  
طبع عینی کتب خانہ مولانا صاحب کتاب خانہ لاہور

مانند ہے، بچہ اُس کا ہایا آتا تھا۔ یہ اُس کے توفد کو دُعا کی دُست  
 شمس قرار پائے گی۔ اس لیے کہ عقد کرتے وقت سامان عقد معدوم کی  
 طرح تھا، اور اس سامان کے بغیر عقد کا تصور نہیں کیا جاسکتا، اس لیے  
 وہ عقد سرے سے منعقد ہی نہیں ہوا تھا، لہذا اس میں صحیح ہونے  
 کا احتمال نہیں ہے۔<sup>(۱)</sup>

جہاں تک جمہور کا تعلق ہے (جو فی الجملہ فاسد اور باطل میں فرق نہیں کرتے ہیں) تو شافعیہ اور حنابلہ کے رائے یہ حکم حنفیہ کی طرح ہے۔ یعنی قاتل کو مارنے والی حق کے قتل ہو جانے سے باطل عقیدہ صحیح نہیں ہوگا۔

چنانچہ کتب خانہ میں ہے: "محقق کے فریقین نے محقق کو فاسد بنانے والی مٹی کو ختم کر دیا، خود یہ مجھیں خیار کے اندر ہی ہوتو بھی باطل و متدبیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ فاسد کا اعتبار ہی نہیں ہے" (۲)۔

منتہی الامرات میں ہے: فاسد عقد بدل کر صحیح نہیں ہوگا۔

ہے مالکیہ تو وہ اس حکم میں جمہور سے اتفاق کرتے ہیں، البتہ ان کے ایک ایسی شرط کے ساتھ بیع میں جو صحت کی شرائط میں سے کسی میں خلل نہ پیدا کرتی ہو۔ اگر وہ شرط ساقط کر دی جائے تو عقد درست ہو جائے گا، جیسے ”بیع ثمنیا“۔ یہ وہ بیع ہے جس میں سامان کی خریداری اس شرط پر ہوتی ہے کہ جب فروخت کنندہ قیمت ۱۰ اہس دے گا تو سامان اسی کا ہو جائے گا، جیسے قرض کی شرط کے ساتھ بیع، ایسی بیع مالکیہ کے نزدیک فاسد ہوتی ہے میں اگر وہ شرط ختم کر دی جائے تو بیع صحیح ہو جانے کی (۳)۔

(۱) ابن طبری ۳۲۸، ۱۰۸، ۱۳، الخلیفہ ۳۷۷، ۵۰، فتح القدیر ۶/۵۲، شائع کردہ در احیاء التراث العربیہ ۵/۳۹۔

(۲) نمایه کتاب: ۳۷۳-۵۴۳، روضه الطالبین ص ۱۰، مشق کتاب

(۳) انہی ۲۵۹۳ طبع المایض شرح تفسیری از ابیات ۲، ۴۵۰، منع جلیل  
۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱

۲۰- جہاں تک دہری صورت کا تعلق ہے، یعنی باطل عقد کا دہرے صحیح عقد میں منتقل ہو جانا تو فقہاء اس بات پر قریب متفق ہیں کہ جب باطل عقد کو سب صحت کے پائے جانے کی وجہ سے دہرے صحیح عقد میں بدل دینا ممکن ہو تو یہ صحیح ہوگا خود یہ صحت بعض فقہاء کے نزدیک ”عش طریق لمعنی“ ہو یا بعض دہرے فقہاء کے نزدیک ”عش طریق النظم“ ہو۔ کیونکہ فقہاء کا اس قاعدہ میں اختلاف ہے کہ کیا عقود کے الفاظ کا اعتبار کیا جائے گا ان کے معانی کا (۱)۔

۲۱- اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

مضاربیت، اس کی اصل یہ ہوتی ہے کہ ایک شخص دہرے کو اپنا مال دیتا ہے کہ وہ اس سے تجارت کرے۔ ”تفیع من دینوں کے درمیان ہوا مٹے شدہ تناسب سے تقسیم ہو جائے گا۔ اس معاملہ میں تجارت کرنے والے شخص کو ”مضارب“ کہا جاتا ہے، اب اگر اس نے عقد مضاربیت میں یہ شرط لگا دی کہ نفع پورا کا پورا مضارب کا ہوگا تو یہ معاملہ مضاربیت ہوتی نہیں رہے گا، بلکہ یہ عقد صحیح کے لئے اسے قرض قرار دیا جائے گا، اس لئے کہ اگر اسے مضاربیت مانا جائے تو عقد باطل ہو جائے گا، کیونکہ مضارب اصل مال مضاربیت کا مالک تو ہے نہیں کہ پورا نفع سے مل جائے، لہذا معنی کو دیکھتے ہوئے اسے قرض قرار دیا گیا تاکہ عقد صحیح ہو جائے۔

اسی طرح اگر پورے نفع کی شرط ”رب المال“ (مالک مال) کے لئے لگا دی تو یہ صورت میں صحیح عقد کے لئے اس عقد کو ”ابتناء“ قرار دیا جائے گا، اور اس صورت میں مضارب لی حیثیت صاحب مال کے لئے ربا کار نہ دیکھل کی ہوگی، فقہاء حنفیہ اس کی

صراحت کی ہے، اسی کے قائل مالکیہ، شافعیہ، رحمہ اللہ ہیں، فقہاء نے اس نکات کو جو حوالہ کے الفاظ سے کیا جائے، اس حوالہ کو جو کالت کے الفاظ سے کیا جائے، معنی میں دونوں کے شدہ کی وجہ سے درست بتایا ہے۔ چنانچہ دفر ماتے میں: ”اس کی یہ شخص نے جس پر نہیں ہے ایک آدمی کو اپنے کسی مقررہش آدمی پر محول کیا تو یہ تصرف حوالہ نہیں کہلائے گا۔ بلکہ نکات ہوں اور اس پر نکات کے حکام جاری ہوں گے، اور اگر کسی ایک شخص نے جس پر دین ہے، صاحب دین کو اپنے آدمی پر محول یا جس پر دین نہیں ہے تو یہ تصرف حوالہ نہیں بلکہ قرض سمجھا ہے۔

دہرے جس کو اس نے محول یا اس کا دین محول کرنے والے پر نہیں ہے تو اس کو قرض لینے میں نکات قرار دیا جائے گا۔  
عقد شامعی میں ہے: ”اگر کسی شخص نے دہرے کو کوئی چیز بدل کی شرط کے ساتھ یہ یا تو امتحان قبول کی رہے اس کو دہرے میں بلکہ قیمتاً قرض قرار دیا جائے گا“ (۱)۔

طویل مدت گزرنے یا حاکم کے فیصلہ سے باطل صحیح نہیں ہوگا:  
۲۲- باطل تصرفات امتداد زمانہ کی وجہ سے صحیح نہیں ہوں گے، خواہ حاکم نے باطل تصرفات کے نفاذ کا فیصلہ کر دیا ہو، جس حق کا ثبوت اس لی، اسی نئی دہرے باقی رہے، اگر کسی کے سے جائز نہیں ہوگا کہ باطل تصرف کے نتیجہ میں دہرے کے حق سے نفع اٹالے جب تک کہ وہ اس کو جانتا ہو، کیونکہ حاکم کا فیصلہ نہ تو کسی حرام کو حلال کر سکتا ہے اور نہ کسی حلال کو حرام۔

(۱) در احکام شرع مجلہ ۱۸/۱، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱

میں مافیت کے گڈرنے کا کوئی اثر تعریف کی صحت پر نہیں ہوگا  
اُردو باطل ہو، دین ٹیمبرماتے ہیں (۱) کہ متہ دزمانہ کی وجہ سے  
حق سادہ نہیں ہوتا، خواہ وقت ف یا قصاص، یا لعاب یا ہندہ کا کوئی  
وجہ انت ہو۔

» فرماتے ہیں (۲) کہ مجتہد فیہ مسائل میں قاضی کا فیصلہ نافذ ہوتا ہے۔ چند مسائل اس سے مستثنیٰ ہیں جیسے مدت گزرنے کی وجہ سے قاضی حق کے مطالب کا فیصلہ نہ کرے، یا نکاح منع کی محنت کا یا امتداد زمانہ کی وجہ سے۔ مگر ساتھ ہونے کا فیصلہ کرے۔ (تو یہ فیصلہ نافذ نہیں ہوگا)۔

تعلیم دین عابدین میں ہے: باطل ٹھوس میں سے یہ بھی ہے کہ چند سال گزرنے کی وجہ سے حق کے ساتھ ہونے کا فیصلہ کیا جائے۔ چرما تے ہیں: تصرف پر مہکتیت کے باوجود، تیس سال گزرنے کے بعد دعویٰ کی عدم سماعت اس مسئلہ میں حق کے جتان پر مبنی نہیں ہے، بلکہ مؤخر میں دعویٰ کی سماعت سے قضا کو روکنا ہے، صاحب حق کا حق باقی رہے گا۔ یہاں تک کہ اگر فریق مقابل اس حق کا اثر رزلے تو اس پر وہ حق لازم ہو جائے گا (۳)۔

مختی لڑاوات میں ہے: کسی قدیم حد کی شہادت صحیح قلوب کے مطابق قبول کی جائے گی، اس لئے کہ وہ حق کی شہادت ہے، لہذا امتداد زمانہ کے باوجود درست ہوگی (۱۴۸)۔

مالیہ اُردوچہ عدم ماعت، عونی کے سے یہ شرط گاتے ہیں کہ جس چیز کا عونی یا آیا ہے وہ ایک مدت تک جو غیہ منقوں جاہدہ وغیرہ کے مناظر سے مختلف ہوگی، قبضہ میں رہے، پس اس کے ساتھ یہ قید بھی

صل تو یہی ہے، تافض حضرت محض اپنے سامنے ظاہر ہونے والے دلائل و شہوتوں کی بنیاد پر فیصلہ کرتے ہیں، جو نفس الامر کے اعتبار سے کبھی غیر درست ہوتے ہیں<sup>(۱)</sup>۔

ی لئے حضرت ام سلمہؓ کی روایت میں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: "إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِذَا كُنتُمْ تَحْتَ صُورٍ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَوْ أَحَدُكُمْ أَهْلُ الْحَرِّ بِحِجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ، فَأَقْصِي لَهُ بِمَا أَسْمَعُ، وَاحْضِهِ صَادِقًا، فَمَنْ لَقِيتَ لَهُ بَشِيئَةً مِنْ حَقِّ أَحِبِّهِ فَلَا يَأْخُذُ مِنْهُ شَيْئًا، لِإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ" (۲) (میں شخص سے کوئی شخص دوسرے کے مقابلہ میں اپنے ثبوت میں آیا، وہ شاید تم میں سے کوئی شخص ہو، اور میں اپنی نہایت کے مطابق اس سے بچا سمجھتے ہوئے اس کے حق میں فیصلہ کروں، تو میں جس کے لئے بھی اس کے بھائی کے حق سے کچھ حصہ کا فیصلہ کروں، تو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے، اس لئے کہ میں اس کو آگ کا ٹکڑا دے رہا ہوں)۔

۲۲- اگر کسی تعریف پر کچھ عرصہ گزر جائے اور اس تعریف کے بنیاد کا دعویٰ ہی کی جانب سے اور نہ ہو تو بسا اوقات اس کو اس تعریف کی صحت یا اس صورت حال پر صاحب حق کی رضامندی سمجھا جاتا ہے، یہیں سے یہ بات آتی کہ ایک مقررہ مدت گزرنے کے بعد دعویٰ کی سماعت نہ کی جائے، اس مدت کی تحدید میں حالات، وہی جس کا دعویٰ کیا گیا ہے، قریب بہت مہم قرار دیتے اور قبضہ کی مدت کے اعتبار سے فقہاء کا اختلاف ہے لیکن سماعت دعویٰ

( ) تبصرہ بہاش فتح اعلیٰ لٹاک ۷۵۱ء متاخر کردہ دارالعرف الہدای  
۳۴۳، ۳۴۲، ۳۴۱، ۳۴۰۔

(۳) "اور میری" اِیکم نخعصمون الیٰ واما انا بشر . "کی روایت بخاری  
، صحیح ۱۳/۱۵۷ طبع استغیہ) اور مسلم (۳/۱۳۳ طبع ۱۳۱) کے کی ہے  
لفظ بخاری کے ہیں۔

(۱) الشاه ولی محمد بن اسماعیل - ۲۴۴

(۲) الشاہدین - تمیز میں۔

(۳) الحکمہ الامین علیہ بنی / ۱۹۴۶ء۔

(۴) قسمی را دولت ۵۳۶/۳ -

## بطان ۲۴

تک کہ اس کی نشان دہی لے۔

بطان کے آثار:

بطان کے آثار و تصرفات کی نسبت سے مختلف ہوتے ہیں، اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

اول: عبادات میں:

۲۴- عبادات کے بطاں پر متعدد آثار مرتب ہوتے ہیں، جیسے:

۱- عبادت کے ساتھ دوسرے مشغول رہنے کا (یہاں تک کہ) اس سے ایسا کیا جائے کہ عبادت ایسی ہو کہ اس کا وقت متعین ہو جیسے رات کا بعض وقت، اس کی تعبیر عبادت سے کی ہے (۲)۔

۲- یا اس کی نشا کی جائے کہ عبادت کے وقت میں اس عبادت کے مشا کی منجائش نہ ہو، جیسے رمضان۔

۳- یا اس کا عبادت یا جائے کہ وقت میں اس عبادت کے ساتھ ہی جیسی عبادت کی منجائش ہو، جیسے صوم۔

۴- اور وقت نکل جائے تو مارتنا ہوگی (۳)۔

۵- یا اس کا بدل انجام دیا جائے جیسے ظہر کی نماز اس شخص کے لئے جس کی نماز جمعہ باطل ہوگئی ہو (۴)۔

۶- بعض عبادات میں دنیاوی چیز ہوں، جیسے رمضان میں چائے

ہے کہ دوسرے کے قبضہ کی مدت کے دوران مدتی ہو جو رہا ہو اور اس نے نہدام تہیہ و تصرف ہوتے دیکھ کر بھی خاصا رہا ہو، میں اگر وہ اعتراض کرتا رہا ہوتا قبضہ خود کو کتنا ہی طویل ہو کچھ مفید نہیں ہوگا، فتح علی المانک میں ہے (۱) ایک شخص نے کسی زمین پر اس زمین والے کے مرنے کے بعد ماحق قبضہ کر لیا، حالانکہ ان کے ورثین موجود ہیں، اس نے اس زمین پر تہیہ کی، اور ورثین نے اس پر اعتراض تو کیا میں سے روک نہیں تے، اس لئے کہ وہ شخص شجر کے راس میں سے ہے تو یہ اس کا قبضہ معتبر نہیں ہوگا جو اس کی مدت طویل ہو؟ جواب دیا: ہاں اس کا قبضہ معتبر نہیں ہوگا جو اس کی مدت طویل ہو، نیکی نے ابن القاسم سے سنا ہے کہ جو شخص لوگوں کا مال غصب کرنے میں معروف ہو، اس کے قبضہ میں دوسرے کا مال رہنا مفید نہیں، لہذا اس کے اس دعویٰ کی تصدیق نہیں کی جائے گی کہ اس نے وہ مال خرید لیا اسے عظیم مال ہے، خواہ اس کے پاس وہ مال طویل عرصہ تک دتی رہے، اگر وہ مدعی کی اصل ملکیت کا قرا کرنا ہو تو مدعی کے حق میں بینہ قائم ہو چکا ہو، ابن رشد فرماتے ہیں: یہ رائے صحیح ہے، اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، اس لئے کہ شخص قبضہ موجب ملک میں ہوتا، قبضہ صرف ملکیت کی ایک علامت ہے جس کی وجہ سے اگر کوئی غیر غاصب شخص اس میں اپنی ملکیت کا دعویٰ کرے تو اس کی تصدیق کی جائے گی، اس لئے کہ خلاف یہ ہے کہ کسی کا مال مینا جائز نہیں ہے، حالانکہ وہ حاضر ہے، نہ طلب کرتا ہے، نہ اس کا دعویٰ کرتا ہے، تو اس کے قابض کا ہو جائے گا، اگر اس سال یا اس کے بعد اس پر قابض رہے۔

عبادت کے تعلق سے یہ امر طے شدہ ہے کہ جس شخص کی عبادت باطل ہو جائے، اس کا وہ اس عبادت کے ساتھ مشغول رہے گا جب

(۱) فتح علی المانک ۲/۳۲۱ فتح کردہ دارالمعرف

(۱) دستور العلماء، ۲۵۱، جمع الجوامع، ۱۰۵، شعبہ دارالعلوم دیوبند۔

(۲) زکاة میں بطان سے مقصود اس کا کافی نہ ہونا ہے جیسے کہ بیت ۲۰۰ حوالہ میں شرط ہے فوج المصروفات ۱۸۶۱، المصنفی ۱۸۶۱-۱۸۶۲، مجمع المصنف ۱۸۶۲، ۳۰۳، ۳۳۳، المہدیہ ۱۱۳۔

(۳) المصنف ۱۸۶۱، حوالہ کے بعد کے صفحات، جمع الجوامع ۱۸۱۰۹، دیوبند، ۱۸۶۱۔

(۴) المصنف ۱۸۶۲، ۱۰۳، المصنف المروانی ۱۸۶۳، ۳۶۵، المہدیہ ۱۸۶۱، ۹۰، ختمی لادولت ۱۸۵۱۔

ہو چھ روزہ توڑنے پر کفارہ (۱)۔

ج۔ نماز جب باطل ہو جائے تو اس کو جاری نہ رکھنا، سبب ہے، روزہ اور حج میں ایسا نہیں ہے، رمضان میں روزہ (ٹوٹنے کے باوجود) کھانے پینے سے رُکنا، رُکنا حج کو بھی جاری رکھنا ضروری ہے، جب کہ وہ ٹوٹنے کا سبب بھی نہ ہو (۲)۔

د۔ رُکنا اگر غیر مستحق کو دے دی جائے تو اس کو واپس لینے کا حق ہوگا (۳)۔

ن تمام سابق امور میں تفصیل بھی ہے جو ان کے جواب میں دیکھی جاسکتی ہے۔

دوم: معاملات میں بطلان کا اثر:

۲۵۔ عیب کی اصطلاح میں باطل عقد سوائے ظاہری صورت کے اپنا وجود نہیں رکھتا، اس کا شرعی وجود نہیں ہوتا، لہذا وہ معدوم ہوتا ہے اور معدوم کا کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا (۴)۔

ایہ عقد اپنی اساس ہی سے ٹوٹا ہوتا ہے، اس کو توڑنے کے لئے کسی حکم کے فیصلہ کی ضرورت نہیں (۵)۔

جائز بھی اس میں لاحق نہیں ہوتی، اس لئے کہ وہ منعقد ہی نہیں ہوتا ہے، لہذا وہ معدوم ہے، اور معدوم میں اجازت لاحق نہیں ہوتی کہ وہ نہ ہونے کی مانند ہے۔

باطل عقد سے روپیہ عین کی طبیعت حاصل نہیں ہوتی جس طرح عقد باطل کے حادہ سے حاصل ہوتی ہے، اگر اس عقد میں جو گئی ردی گئی ہو اس کی واپس ضروری ہوگی، تو بیع باطل میں قبضہ سے طبیعت منتقل نہیں ہوتی، اس لئے واپس کرنا واجب ہوگا۔

مالکیہ میں سے ابن رشد فرماتے ہیں: فقہاء کا اتفاق ہے کہ فاسد بیع۔ یہ حنفیہ کے نزدیک باطل ہوتے ہیں۔ اگر نفع ہوں ورنہ نہیں ہوتے تو اس کا حکم واپس کا ہے، یعنی بیع قیمت واپس کرے گا، اگر یہ اردو سامان واپس کرے گا جس کی قیمت دی گئی ہے (۶)۔

باطل صلح میں صلح کرنے والا اس عین کا مالک نہیں ہوگا جس پر صلح کیا ہے، اور ادا کرنے والے نے جو کچھ ادا کیا ہے اس سے وہ واپس لے لے گا (۷)۔

باطل بیہ میں وہ شخص جسے بیہ کیا گیا ہے بیہ کا مالک نہیں ہوگا (۸)۔ باطل رہن میں مرتہن (رہن لینے والا) مال مرہون کو روکنے کا مالک نہیں ہوگا (۹)۔

باطل معاملہ کتابت (غلام کی آزادی کا معاملہ) میں مکاتب (معاملہ کرنے والا غلام) اپنی آزادی کا مالک نہیں ہوگا (۱۰)۔

اجارہ باطلہ جو اجارہ کا محل نہ ہو اس میں اجرت پر طبیعت حاصل نہیں ہوگی، اس کو لوٹنا واجب ہوگا، اس لئے کہ ایسی اجرت ہی حرام ہے،

(۱) البدائع ۵/۳۰۵، الشاہ لابن کیم رحمہ ۳/۳۳۷، بیہدید لکھنؤ ۲/۹۳، نہایت المحتاج ۳/۳۳۷، ختمی لادارات ۲/۹۰۔

(۲) الشاہ لابن کیم رحمہ ۳/۳۳۷، جوہر لائیل ۲/۱۰۳، انہی ۲/۵۵۰، ختمی لادارات ۲/۲۶۳۔

(۳) الدرر ۳/۹۸، لکھنؤ ۲/۵۵، ختمی لادارات ۲/۹۰۔

(۴) الشاہ لابن کیم رحمہ ۳/۳۳۷، جوہر لائیل ۲/۸۰، انہی ۲/۳۳۰۔

(۵) الشاہ لابن کیم رحمہ ۳/۳۳۸، البدائع ۳/۳۷، نہایت المحتاج ۲/۹۶، التوہد والفقہ الاصول ۲/۱۱۔

(۶) البدائع ۳/۱۰۴، جوہر لائیل ۲/۱۰۳، لکھنؤ ۲/۹۸، ختمی لادارات ۲/۱۰۳۔

(۷) البدائع ۳/۳۳۷، جوہر لائیل ۲/۱۰۳، لکھنؤ ۲/۸۲، ختمی لادارات ۲/۲۶۶۔

(۸) بدائع ۳/۳۰۵، ابن ماجہ ۲/۲۸، حلیۃ الدرر ۳/۵۳، ختمی لادارات ۲/۹۰۔

(۹) الدرر ۳/۱۰۶، انہی ۲/۶۶۔

(۱۰) ابن ماجہ ۲/۳۷، البدائع ۳/۱۰۵، ختمی لائیل ۲/۵۷۲، کشف القناع ۳/۵۷، ختمی لائیل ۲/۱۶۰۔

بایں طور کہ اس پر قبضہ کی اجازت، اجازت کے اہل شخص نے دی ہو تو اس حالت میں اس پر قبضہ کرنا درست ہوگا، اور فساد قبضہ کے ساتھ ضمان نہیں ہوگا۔

اور اجازت سرے سے پائی ہی نہ تھی ہو یا پائی تھی ہو یہیں صحیح نہ ہو، نہ نکرہ وغیرہ اہل کی طرف سے ہو یا دباؤ جبر کے ماحول میں ہو تو قبضہ باطل ہوگا، اور اس صورت میں ضمان مطلقاً واجب ہوگا خواہ اس عقد کے صحیح ہونے میں ضمان واجب ہو یا نہ ہو۔

”ہایۃ الحیات“ میں ہے: ”فاسد عقد جو کسی دلی غش کی طرف سے صادر ہوا ہو، ضمان اور عدم ضمان میں اپنے صحیح عقد کی طرح ہے، اس لئے کہ عقد اگر صحیح ہونے کی صورت میں حاکمی کے بعد ضمان کا متقاضی ہو بیسے نفع اور امارہ (عارضیت) بنا، تو وہ فاسد ہونے کی صورت میں بدرجہ اولیٰ (مقتضی ضمان) ہوگا۔“

”اور صحیح ہونے کی صورت میں عدم ضمان کا متقاضی ہو بیسے رہن اور بغیر بدلہ کے بیہ اور کرایہ پر لیا ہو ضمان، تو وہ فاسد ہونے کی صورت میں بھی اسی طرح ضمان کا متقاضی نہیں ہوگا (۱)۔“

۲۷- تفرقات اور لامات کے عقود میں بطان کے ساتھ اہل شخص کی جانب سے اجازت ہونے کی صورت میں ضمان کے نہ ہونے کا اعتبار اور غیر اہل کی جانب سے اجازت ہونے کی صورت میں ضمان ہونے کا اعتبار کرنا، یہی فی الجملہ حنفی کا بھی مسلک ہے جیسا کہ ان کے قول سے مستفاد ہوتا ہے، البتہ اس میں اختلاف ہے کہ کون

(۱) نہایۃ الحاج ۲۲۸/۵، ۲۲۹، ۲۳۳، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۳۹، ۲۴۱، ۲۴۳، ۲۴۵، ۲۴۷، ۲۴۹، ۲۵۱، ۲۵۳، ۲۵۵، ۲۵۷، ۲۵۹، ۲۶۱، ۲۶۳، ۲۶۵، ۲۶۷، ۲۶۹، ۲۷۱، ۲۷۳، ۲۷۵، ۲۷۷، ۲۷۹، ۲۸۱، ۲۸۳، ۲۸۵، ۲۸۷، ۲۸۹، ۲۹۱، ۲۹۳، ۲۹۵، ۲۹۷، ۲۹۹، ۳۰۱، ۳۰۳، ۳۰۵، ۳۰۷، ۳۰۹، ۳۱۱، ۳۱۳، ۳۱۵، ۳۱۷، ۳۱۹، ۳۲۱، ۳۲۳، ۳۲۵، ۳۲۷، ۳۲۹، ۳۳۱، ۳۳۳، ۳۳۵، ۳۳۷، ۳۳۹، ۳۴۱، ۳۴۳، ۳۴۵، ۳۴۷، ۳۴۹، ۳۵۱، ۳۵۳، ۳۵۵، ۳۵۷، ۳۵۹، ۳۶۱، ۳۶۳، ۳۶۵، ۳۶۷، ۳۶۹، ۳۷۱، ۳۷۳، ۳۷۵، ۳۷۷، ۳۷۹، ۳۸۱، ۳۸۳، ۳۸۵، ۳۸۷، ۳۸۹، ۳۹۱، ۳۹۳، ۳۹۵، ۳۹۷، ۳۹۹، ۴۰۱، ۴۰۳، ۴۰۵، ۴۰۷، ۴۰۹، ۴۱۱، ۴۱۳، ۴۱۵، ۴۱۷، ۴۱۹، ۴۲۱، ۴۲۳، ۴۲۵، ۴۲۷، ۴۲۹، ۴۳۱، ۴۳۳، ۴۳۵، ۴۳۷، ۴۳۹، ۴۴۱، ۴۴۳، ۴۴۵، ۴۴۷، ۴۴۹، ۴۵۱، ۴۵۳، ۴۵۵، ۴۵۷، ۴۵۹، ۴۶۱، ۴۶۳، ۴۶۵، ۴۶۷، ۴۶۹، ۴۷۱، ۴۷۳، ۴۷۵، ۴۷۷، ۴۷۹، ۴۸۱، ۴۸۳، ۴۸۵، ۴۸۷، ۴۸۹، ۴۹۱، ۴۹۳، ۴۹۵، ۴۹۷، ۴۹۹، ۵۰۱، ۵۰۳، ۵۰۵، ۵۰۷، ۵۰۹، ۵۱۱، ۵۱۳، ۵۱۵، ۵۱۷، ۵۱۹، ۵۲۱، ۵۲۳، ۵۲۵، ۵۲۷، ۵۲۹، ۵۳۱، ۵۳۳، ۵۳۵، ۵۳۷، ۵۳۹، ۵۴۱، ۵۴۳، ۵۴۵، ۵۴۷، ۵۴۹، ۵۵۱، ۵۵۳، ۵۵۵، ۵۵۷، ۵۵۹، ۵۶۱، ۵۶۳، ۵۶۵، ۵۶۷، ۵۶۹، ۵۷۱، ۵۷۳، ۵۷۵، ۵۷۷، ۵۷۹، ۵۸۱، ۵۸۳، ۵۸۵، ۵۸۷، ۵۸۹، ۵۹۱، ۵۹۳، ۵۹۵، ۵۹۷، ۵۹۹، ۶۰۱، ۶۰۳، ۶۰۵، ۶۰۷، ۶۰۹، ۶۱۱، ۶۱۳، ۶۱۵، ۶۱۷، ۶۱۹، ۶۲۱، ۶۲۳، ۶۲۵، ۶۲۷، ۶۲۹، ۶۳۱، ۶۳۳، ۶۳۵، ۶۳۷، ۶۳۹، ۶۴۱، ۶۴۳، ۶۴۵، ۶۴۷، ۶۴۹، ۶۵۱، ۶۵۳، ۶۵۵، ۶۵۷، ۶۵۹، ۶۶۱، ۶۶۳، ۶۶۵، ۶۶۷، ۶۶۹، ۶۷۱، ۶۷۳، ۶۷۵، ۶۷۷، ۶۷۹، ۶۸۱، ۶۸۳، ۶۸۵، ۶۸۷، ۶۸۹، ۶۹۱، ۶۹۳، ۶۹۵، ۶۹۷، ۶۹۹، ۷۰۱، ۷۰۳، ۷۰۵، ۷۰۷، ۷۰۹، ۷۱۱، ۷۱۳، ۷۱۵، ۷۱۷، ۷۱۹، ۷۲۱، ۷۲۳، ۷۲۵، ۷۲۷، ۷۲۹، ۷۳۱، ۷۳۳، ۷۳۵، ۷۳۷، ۷۳۹، ۷۴۱، ۷۴۳، ۷۴۵، ۷۴۷، ۷۴۹، ۷۵۱، ۷۵۳، ۷۵۵، ۷۵۷، ۷۵۹، ۷۶۱، ۷۶۳، ۷۶۵، ۷۶۷، ۷۶۹، ۷۷۱، ۷۷۳، ۷۷۵، ۷۷۷، ۷۷۹، ۷۸۱، ۷۸۳، ۷۸۵، ۷۸۷، ۷۸۹، ۷۹۱، ۷۹۳، ۷۹۵، ۷۹۷، ۷۹۹، ۸۰۱، ۸۰۳، ۸۰۵، ۸۰۷، ۸۰۹، ۸۱۱، ۸۱۳، ۸۱۵، ۸۱۷، ۸۱۹، ۸۲۱، ۸۲۳، ۸۲۵، ۸۲۷، ۸۲۹، ۸۳۱، ۸۳۳، ۸۳۵، ۸۳۷، ۸۳۹، ۸۴۱، ۸۴۳، ۸۴۵، ۸۴۷، ۸۴۹، ۸۵۱، ۸۵۳، ۸۵۵، ۸۵۷، ۸۵۹، ۸۶۱، ۸۶۳، ۸۶۵، ۸۶۷، ۸۶۹، ۸۷۱، ۸۷۳، ۸۷۵، ۸۷۷، ۸۷۹، ۸۸۱، ۸۸۳، ۸۸۵، ۸۸۷، ۸۸۹، ۸۹۱، ۸۹۳، ۸۹۵، ۸۹۷، ۸۹۹، ۹۰۱، ۹۰۳، ۹۰۵، ۹۰۷، ۹۰۹، ۹۱۱، ۹۱۳، ۹۱۵، ۹۱۷، ۹۱۹، ۹۲۱، ۹۲۳، ۹۲۵، ۹۲۷، ۹۲۹، ۹۳۱، ۹۳۳، ۹۳۵، ۹۳۷، ۹۳۹، ۹۴۱، ۹۴۳، ۹۴۵، ۹۴۷، ۹۴۹، ۹۵۱، ۹۵۳، ۹۵۵، ۹۵۷، ۹۵۹، ۹۶۱، ۹۶۳، ۹۶۵، ۹۶۷، ۹۶۹، ۹۷۱، ۹۷۳، ۹۷۵، ۹۷۷، ۹۷۹، ۹۸۱، ۹۸۳، ۹۸۵، ۹۸۷، ۹۸۹، ۹۹۱، ۹۹۳، ۹۹۵، ۹۹۷، ۹۹۹، ۱۰۰۱، ۱۰۰۳، ۱۰۰۵، ۱۰۰۷، ۱۰۰۹، ۱۰۱۱، ۱۰۱۳، ۱۰۱۵، ۱۰۱۷، ۱۰۱۹، ۱۰۲۱، ۱۰۲۳، ۱۰۲۵، ۱۰۲۷، ۱۰۲۹، ۱۰۳۱، ۱۰۳۳، ۱۰۳۵، ۱۰۳۷، ۱۰۳۹، ۱۰۴۱، ۱۰۴۳، ۱۰۴۵، ۱۰۴۷، ۱۰۴۹، ۱۰۵۱، ۱۰۵۳، ۱۰۵۵، ۱۰۵۷، ۱۰۵۹، ۱۰۶۱، ۱۰۶۳، ۱۰۶۵، ۱۰۶۷، ۱۰۶۹، ۱۰۷۱، ۱۰۷۳، ۱۰۷۵، ۱۰۷۷، ۱۰۷۹، ۱۰۸۱، ۱۰۸۳، ۱۰۸۵، ۱۰۸۷، ۱۰۸۹، ۱۰۹۱، ۱۰۹۳، ۱۰۹۵، ۱۰۹۷، ۱۰۹۹، ۱۱۰۱، ۱۱۰۳، ۱۱۰۵، ۱۱۰۷، ۱۱۰۹، ۱۱۱۱، ۱۱۱۳، ۱۱۱۵، ۱۱۱۷، ۱۱۱۹، ۱۱۲۱، ۱۱۲۳، ۱۱۲۵، ۱۱۲۷، ۱۱۲۹، ۱۱۳۱، ۱۱۳۳، ۱۱۳۵، ۱۱۳۷، ۱۱۳۹، ۱۱۴۱، ۱۱۴۳، ۱۱۴۵، ۱۱۴۷، ۱۱۴۹، ۱۱۵۱، ۱۱۵۳، ۱۱۵۵، ۱۱۵۷، ۱۱۵۹، ۱۱۶۱، ۱۱۶۳، ۱۱۶۵، ۱۱۶۷، ۱۱۶۹، ۱۱۷۱، ۱۱۷۳، ۱۱۷۵، ۱۱۷۷، ۱۱۷۹، ۱۱۸۱، ۱۱۸۳، ۱۱۸۵، ۱۱۸۷، ۱۱۸۹، ۱۱۹۱، ۱۱۹۳، ۱۱۹۵، ۱۱۹۷، ۱۱۹۹، ۱۲۰۱، ۱۲۰۳، ۱۲۰۵، ۱۲۰۷، ۱۲۰۹، ۱۲۱۱، ۱۲۱۳، ۱۲۱۵، ۱۲۱۷، ۱۲۱۹، ۱۲۲۱، ۱۲۲۳، ۱۲۲۵، ۱۲۲۷، ۱۲۲۹، ۱۲۳۱، ۱۲۳۳، ۱۲۳۵، ۱۲۳۷، ۱۲۳۹، ۱۲۴۱، ۱۲۴۳، ۱۲۴۵، ۱۲۴۷، ۱۲۴۹، ۱۲۵۱، ۱۲۵۳، ۱۲۵۵، ۱۲۵۷، ۱۲۵۹، ۱۲۶۱، ۱۲۶۳، ۱۲۶۵، ۱۲۶۷، ۱۲۶۹، ۱۲۷۱، ۱۲۷۳، ۱۲۷۵، ۱۲۷۷، ۱۲۷۹، ۱۲۸۱، ۱۲۸۳، ۱۲۸۵، ۱۲۸۷، ۱۲۸۹، ۱۲۹۱، ۱۲۹۳، ۱۲۹۵، ۱۲۹۷، ۱۲۹۹، ۱۳۰۱، ۱۳۰۳، ۱۳۰۵، ۱۳۰۷، ۱۳۰۹، ۱۳۱۱، ۱۳۱۳، ۱۳۱۵، ۱۳۱۷، ۱۳۱۹، ۱۳۲۱، ۱۳۲۳، ۱۳۲۵، ۱۳۲۷، ۱۳۲۹، ۱۳۳۱، ۱۳۳۳، ۱۳۳۵، ۱۳۳۷، ۱۳۳۹، ۱۳۴۱، ۱۳۴۳، ۱۳۴۵، ۱۳۴۷، ۱۳۴۹، ۱۳۵۱، ۱۳۵۳، ۱۳۵۵، ۱۳۵۷، ۱۳۵۹، ۱۳۶۱، ۱۳۶۳، ۱۳۶۵، ۱۳۶۷، ۱۳۶۹، ۱۳۷۱، ۱۳۷۳، ۱۳۷۵، ۱۳۷۷، ۱۳۷۹، ۱۳۸۱، ۱۳۸۳، ۱۳۸۵، ۱۳۸۷، ۱۳۸۹، ۱۳۹۱، ۱۳۹۳، ۱۳۹۵، ۱۳۹۷، ۱۳۹۹، ۱۴۰۱، ۱۴۰۳، ۱۴۰۵، ۱۴۰۷، ۱۴۰۹، ۱۴۱۱، ۱۴۱۳، ۱۴۱۵، ۱۴۱۷، ۱۴۱۹، ۱۴۲۱، ۱۴۲۳، ۱۴۲۵، ۱۴۲۷، ۱۴۲۹، ۱۴۳۱، ۱۴۳۳، ۱۴۳۵، ۱۴۳۷، ۱۴۳۹، ۱۴۴۱، ۱۴۴۳، ۱۴۴۵، ۱۴۴۷، ۱۴۴۹، ۱۴۵۱، ۱۴۵۳، ۱۴۵۵، ۱۴۵۷، ۱۴۵۹، ۱۴۶۱، ۱۴۶۳، ۱۴۶۵، ۱۴۶۷، ۱۴۶۹، ۱۴۷۱، ۱۴۷۳، ۱۴۷۵، ۱۴۷۷، ۱۴۷۹، ۱۴۸۱، ۱۴۸۳، ۱۴۸۵، ۱۴۸۷، ۱۴۸۹، ۱۴۹۱، ۱۴۹۳، ۱۴۹۵، ۱۴۹۷، ۱۴۹۹، ۱۵۰۱، ۱۵۰۳، ۱۵۰۵، ۱۵۰۷، ۱۵۰۹، ۱۵۱۱، ۱۵۱۳، ۱۵۱۵، ۱۵۱۷، ۱۵۱۹، ۱۵۲۱، ۱۵۲۳، ۱۵۲۵، ۱۵۲۷، ۱۵۲۹، ۱۵۳۱، ۱۵۳۳، ۱۵۳۵، ۱۵۳۷، ۱۵۳۹، ۱۵۴۱، ۱۵۴۳، ۱۵۴۵، ۱۵۴۷، ۱۵۴۹، ۱۵۵۱، ۱۵۵۳، ۱۵۵۵، ۱۵۵۷، ۱۵۵۹، ۱۵۶۱، ۱۵۶۳، ۱۵۶۵، ۱۵۶۷، ۱۵۶۹، ۱۵۷۱، ۱۵۷۳، ۱۵۷۵، ۱۵۷۷، ۱۵۷۹، ۱۵۸۱، ۱۵۸۳، ۱۵۸۵، ۱۵۸۷، ۱۵۸۹، ۱۵۹۱، ۱۵۹۳، ۱۵۹۵، ۱۵۹۷، ۱۵۹۹، ۱۶۰۱، ۱۶۰۳، ۱۶۰۵، ۱۶۰۷، ۱۶۰۹، ۱۶۱۱، ۱۶۱۳، ۱۶۱۵، ۱۶۱۷، ۱۶۱۹، ۱۶۲۱، ۱۶۲۳، ۱۶۲۵، ۱۶۲۷، ۱۶۲۹، ۱۶۳۱، ۱۶۳۳، ۱۶۳۵، ۱۶۳۷، ۱۶۳۹، ۱۶۴۱، ۱۶۴۳، ۱۶۴۵، ۱۶۴۷، ۱۶۴۹، ۱۶۵۱، ۱۶۵۳، ۱۶۵۵، ۱۶۵۷، ۱۶۵۹، ۱۶۶۱، ۱۶۶۳، ۱۶۶۵، ۱۶۶۷، ۱۶۶۹، ۱۶۷۱، ۱۶۷۳، ۱۶۷۵، ۱۶۷۷، ۱۶۷۹، ۱۶۸۱، ۱۶۸۳، ۱۶۸۵، ۱۶۸۷، ۱۶۸۹، ۱۶۹۱، ۱۶۹۳، ۱۶۹۵، ۱۶۹۷، ۱۶۹۹، ۱۷۰۱، ۱۷۰۳، ۱۷۰۵، ۱۷۰۷، ۱۷۰۹، ۱۷۱۱، ۱۷۱۳، ۱۷۱۵، ۱۷۱۷، ۱۷۱۹، ۱۷۲۱، ۱۷۲۳، ۱۷۲۵، ۱۷۲۷، ۱۷۲۹، ۱۷۳۱، ۱۷۳۳، ۱۷۳۵، ۱۷۳۷، ۱۷۳۹، ۱۷۴۱، ۱۷۴۳، ۱۷۴۵، ۱۷۴۷، ۱۷۴۹، ۱۷۵۱، ۱۷۵۳، ۱۷۵۵، ۱۷۵۷، ۱۷۵۹، ۱۷۶۱، ۱۷۶۳، ۱۷۶۵، ۱۷۶۷، ۱۷۶۹، ۱۷۷۱، ۱۷۷۳، ۱۷۷۵، ۱۷۷۷، ۱۷۷۹، ۱۷۸۱، ۱۷۸۳، ۱۷۸۵، ۱۷۸۷، ۱۷۸۹، ۱۷۹۱، ۱۷۹۳، ۱۷۹۵، ۱۷۹۷، ۱۷۹۹، ۱۸۰۱، ۱۸۰۳، ۱۸۰۵، ۱۸۰۷، ۱۸۰۹، ۱۸۱۱، ۱۸۱۳، ۱۸۱۵، ۱۸۱۷، ۱۸۱۹، ۱۸۲۱، ۱۸۲۳، ۱۸۲۵، ۱۸۲۷، ۱۸۲۹، ۱۸۳۱، ۱۸۳۳، ۱۸۳۵، ۱۸۳۷، ۱۸۳۹، ۱۸۴۱، ۱۸۴۳، ۱۸۴۵، ۱۸۴۷، ۱۸۴۹، ۱۸۵۱، ۱۸۵۳، ۱۸۵۵، ۱۸۵۷، ۱۸۵۹، ۱۸۶۱، ۱۸۶۳، ۱۸۶۵، ۱۸۶۷، ۱۸۶۹، ۱۸۷۱، ۱۸۷۳، ۱۸۷۵، ۱۸۷۷، ۱۸۷۹، ۱۸۸۱، ۱۸۸۳، ۱۸۸۵، ۱۸۸۷، ۱۸۸۹، ۱۸۹۱، ۱۸۹۳، ۱۸۹۵، ۱۸۹۷، ۱۸۹۹، ۱۹۰۱، ۱۹۰۳، ۱۹۰۵، ۱۹۰۷، ۱۹۰۹، ۱۹۱۱، ۱۹۱۳، ۱۹۱۵، ۱۹۱۷، ۱۹۱۹، ۱۹۲۱، ۱۹۲۳، ۱۹۲۵، ۱۹۲۷، ۱۹۲۹، ۱۹۳۱، ۱۹۳۳، ۱۹۳۵، ۱۹۳۷، ۱۹۳۹، ۱۹۴۱، ۱۹۴۳، ۱۹۴۵، ۱۹۴۷، ۱۹۴۹، ۱۹۵۱، ۱۹۵۳، ۱۹۵۵، ۱۹۵۷، ۱۹۵۹، ۱۹۶۱، ۱۹۶۳، ۱۹۶۵، ۱۹۶۷، ۱۹۶۹، ۱۹۷۱، ۱۹۷۳، ۱۹۷۵، ۱۹۷۷، ۱۹۷۹، ۱۹۸۱، ۱۹۸۳، ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۸۹، ۱۹۹۱، ۱۹۹۳، ۱۹۹۵، ۱۹۹۷، ۱۹۹۹، ۲۰۰۱، ۲۰۰۳، ۲۰۰۵، ۲۰۰۷، ۲۰۰۹، ۲۰۱۱، ۲۰۱۳، ۲۰۱۵، ۲۰۱۷، ۲۰۱۹، ۲۰۲۱، ۲۰۲۳، ۲۰۲۵، ۲۰۲۷، ۲۰۲۹، ۲۰۳۱، ۲۰۳۳، ۲۰۳۵، ۲۰۳۷، ۲۰۳۹، ۲۰۴۱، ۲۰۴۳، ۲۰۴۵، ۲۰۴۷، ۲۰۴۹، ۲۰۵۱، ۲۰۵۳، ۲۰۵۵، ۲۰۵۷، ۲۰۵۹، ۲۰۶۱، ۲۰۶۳، ۲۰۶۵، ۲۰۶۷، ۲۰۶۹، ۲۰۷۱، ۲۰۷۳، ۲۰۷۵، ۲۰۷۷، ۲۰۷۹، ۲۰۸۱، ۲۰۸۳، ۲۰۸۵، ۲۰۸۷، ۲۰۸۹، ۲۰۹۱، ۲۰۹۳، ۲۰۹۵، ۲۰۹۷، ۲۰۹۹، ۲۱۰۱، ۲۱۰۳، ۲۱۰۵، ۲۱۰۷، ۲۱۰۹، ۲۱۱۱، ۲۱۱۳، ۲۱۱۵، ۲۱۱۷، ۲۱۱۹، ۲۱۲۱، ۲۱۲۳، ۲۱۲۵، ۲۱۲۷، ۲۱۲۹، ۲۱۳۱، ۲۱۳۳، ۲۱۳۵، ۲۱۳۷، ۲۱۳۹، ۲۱۴۱، ۲۱۴۳، ۲۱۴۵، ۲۱۴۷، ۲۱۴۹، ۲۱۵۱، ۲۱۵۳، ۲۱۵۵، ۲۱۵۷، ۲۱۵۹، ۲۱۶۱، ۲۱۶۳، ۲۱۶۵، ۲۱۶۷، ۲۱۶۹، ۲۱۷۱، ۲۱۷۳، ۲۱۷۵، ۲۱۷۷، ۲۱۷۹، ۲۱۸۱، ۲۱۸۳، ۲۱۸۵، ۲۱۸۷، ۲۱۸۹، ۲۱۹۱، ۲۱۹۳، ۲۱۹۵، ۲۱۹۷، ۲۱۹۹، ۲۲۰۱، ۲۲۰۳، ۲۲۰۵، ۲۲۰۷، ۲۲۰۹، ۲۲۱۱، ۲۲۱۳، ۲۲۱۵، ۲۲۱۷، ۲۲۱۹، ۲۲۲۱، ۲۲۲۳، ۲۲۲۵، ۲۲۲۷، ۲۲۲۹، ۲۲۳۱، ۲۲۳۳، ۲۲۳۵، ۲۲۳۷، ۲۲۳۹، ۲۲۴۱، ۲۲۴۳، ۲۲۴۵، ۲۲۴۷، ۲۲۴۹، ۲۲۵۱، ۲۲۵۳، ۲۲۵۵، ۲۲۵۷، ۲۲۵۹، ۲۲۶۱، ۲۲۶۳، ۲۲۶۵، ۲۲۶۷، ۲۲۶۹، ۲۲۷۱، ۲۲۷۳، ۲۲۷۵، ۲۲۷۷، ۲۲۷۹، ۲۲۸۱، ۲۲۸۳، ۲۲۸۵، ۲۲۸۷، ۲۲۸۹، ۲۲۹۱، ۲۲۹۳، ۲۲۹۵، ۲۲۹۷، ۲۲۹۹، ۲۳۰۱، ۲۳۰۳، ۲۳۰۵، ۲۳۰۷، ۲۳۰۹، ۲۳۱۱، ۲۳۱۳، ۲۳۱۵، ۲۳۱۷، ۲۳۱۹، ۲۳۲۱، ۲۳۲۳، ۲۳۲۵، ۲۳۲۷، ۲۳۲۹، ۲۳۳۱، ۲۳۳۳، ۲۳۳۵، ۲۳۳۷، ۲۳۳۹، ۲۳۴۱، ۲۳۴۳، ۲۳۴۵، ۲۳۴۷، ۲۳۴۹، ۲۳۵۱، ۲۳۵۳، ۲۳۵۵، ۲۳۵۷، ۲۳۵۹، ۲۳۶۱، ۲۳۶۳، ۲۳۶۵، ۲۳۶۷، ۲۳۶۹، ۲۳۷۱، ۲۳۷۳، ۲۳۷۵، ۲۳۷۷، ۲۳۷۹، ۲۳۸۱، ۲۳۸۳، ۲۳۸۵، ۲۳۸۷، ۲۳۸۹، ۲۳۹۱، ۲۳۹۳، ۲۳۹۵، ۲۳۹۷، ۲۳۹۹، ۲۴۰۱، ۲۴۰۳، ۲۴۰۵، ۲۴۰۷، ۲۴۰۹، ۲۴۱۱، ۲۴۱۳، ۲۴۱۵، ۲۴۱۷، ۲۴۱۹، ۲۴۲۱، ۲۴۲۳، ۲۴۲۵، ۲۴۲۷، ۲۴۲۹، ۲۴۳۱، ۲۴۳۳، ۲۴۳۵، ۲۴۳۷، ۲۴۳۹، ۲۴۴۱، ۲۴۴۳، ۲۴۴۵، ۲۴۴۷، ۲۴۴۹، ۲۴۵۱، ۲۴۵۳، ۲۴۵۵، ۲۴۵۷، ۲۴۵۹، ۲۴۶۱، ۲۴۶۳، ۲۴۶۵، ۲۴۶۷، ۲۴۶۹، ۲۴۷۱، ۲۴۷۳، ۲۴۷۵، ۲۴۷۷، ۲۴۷۹، ۲۴۸۱، ۲۴۸۳، ۲۴۸۵، ۲۴۸۷، ۲۴۸۹، ۲۴۹۱، ۲۴۹۳، ۲۴۹۵، ۲۴۹۷، ۲۴۹۹، ۲۵۰۱، ۲۵۰۳، ۲۵۰۵، ۲۵۰۷، ۲۵۰۹، ۲۵۱۱، ۲۵۱۳، ۲۵۱۵، ۲۵۱۷، ۲۵۱۹، ۲۵۲۱، ۲۵۲۳، ۲۵۲۵، ۲۵۲۷، ۲۵۲۹، ۲۵۳۱، ۲۵۳۳، ۲۵۳۵، ۲۵۳۷، ۲۵۳۹، ۲۵۴۱، ۲۵۴۳، ۲۵۴۵، ۲۵۴۷، ۲۵۴۹، ۲۵۵۱، ۲۵۵۳، ۲۵۵۵، ۲۵۵۷، ۲۵۵۹، ۲۵۶۱، ۲۵۶۳، ۲۵۶۵، ۲۵۶۷، ۲۵۶۹، ۲۵۷۱، ۲۵۷۳، ۲۵۷۵، ۲۵۷۷، ۲۵۷۹، ۲۵۸۱، ۲۵۸۳، ۲۵۸۵، ۲۵۸۷، ۲۵۸۹، ۲۵۹۱، ۲۵۹۳، ۲۵۹۵، ۲۵۹۷، ۲۵۹۹، ۲۶۰۱، ۲۶۰۳، ۲۶۰۵، ۲۶۰۷، ۲۶۰۹، ۲۶۱۱، ۲۶۱۳، ۲۶۱۵، ۲۶۱۷، ۲۶۱۹، ۲۶۲۱، ۲۶۲۳، ۲۶۲۵، ۲۶۲۷، ۲۶۲۹، ۲۶۳۱، ۲۶۳۳، ۲۶۳۵، ۲۶۳۷، ۲۶۳۹، ۲۶۴۱، ۲۶۴۳، ۲۶۴۵، ۲۶۴۷، ۲۶۴۹، ۲۶۵۱، ۲۶۵۳، ۲۶۵۵، ۲۶۵۷، ۲۶۵۹، ۲۶۶۱، ۲۶۶۳، ۲۶۶۵، ۲۶۶۷، ۲۶۶۹، ۲۶۷۱، ۲۶۷۳، ۲۶۷۵، ۲۶۷۷، ۲۶۷۹، ۲۶۸۱، ۲۶۸۳، ۲۶۸۵، ۲۶۸۷، ۲۶۸۹، ۲۶۹۱، ۲۶۹۳، ۲۶۹۵، ۲۶۹۷، ۲۶۹۹، ۲۷۰۱، ۲۷۰۳، ۲۷۰۵، ۲۷۰۷، ۲۷۰۹، ۲۷۱۱، ۲۷۱۳، ۲۷۱۵، ۲۷۱۷، ۲

### نکاح میں بطلان کا اثر:

۲۸- جہور کے بعد ایک عمومی قواعد میں سے یہ بھی ہے کہ باطل اور فاسد کے درمیان فرق نہیں ہے، خفیہ بھی ان کے ساتھ نکاح کے دہانہ میں اس میں متفق ہیں۔ جیسا کہ ان کے عمومی قواعد سے معلوم ہوتا ہے۔ البتہ متبادر بھی نکاح نہ صحیح کے لئے باطل کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور بھی فاسد کا لفظ، اور ان دونوں لفظ سے مراد دیتے ہیں جو صحیح کے مقابل ہو۔

لیکن فاسد سے اس کی مراد نکاح ہے جس کے فاسد ہونے میں فتنی مسالک کے درمیان اختلاف ہو جیسے بغیر گواہوں کے نکاح، سرامائلیہ گواہوں کے بغیر نکاح، درست قرار دیتے ہیں، البتہ شرط لگاتے ہیں کہ دخول سے پہلے گواہ بنائے جائے، یہ نکاح کو الٹا اور ایک جماعت بھی درست قرار دیتی ہے، اور جیسے حج کے احرام کی حالت میں نکاح، اور بغیر ولی کے نکاح، ان دونوں نکاح کو خفیہ درست بتاتے ہیں، اور جیسے نکاح شغار جس کو خفیہ صحیح قرار دے کر شرط کو لٹا دیتے ہیں اور دونوں عورتوں کے لئے مہر مثل واجب کرتے ہیں۔

اور باطل سے فقہاء کی مراد ایسا نکاح ہے جس کا فاسد ہونا فتنی مسالک میں متفق ہو جیسے (چار بیوی کے ہوتے ہوئے) پانچویں سے نکاح یا ۱۰۰ سے کی مسکوحہ سے نکاح، یا تین طلاق والی سے نکاح یا محرم سے نکاح<sup>(۱)</sup>۔

باطل یا فاسد نکاح کو فسخ سنا، واجب ہے، اگر اس کا سبب دہانہ متفق

جائز کا اہل ہوگا، ورنہ نہیں، جیسے حیہ، اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ کون سے حق و صحیح ہوئے کی صورت میں قائل خنان میں اور کون سے غیر قائل خنان ہیں جیسے رہیں اور عاریت<sup>(۱)</sup>۔

عام ابو حنیفہ باطل میں حج کو رشتہ کی نے اس پر قبضہ کر یا ہو، امانت قرار دیتے ہیں، اگر حج طاک ہو جائے تو شریعہ پر خنان نہیں ہوگا، اس لئے کہ عقد جب باطل ہو گیا تو مالک کی اجازت سے محض قبضہ باقی رہا جو ضامن کو سب نہیں رہتا ہے البتہ ایک نقدی پانی جائے۔ اور جو لوگ ضامن کے قائل ہیں وہ اس کی وجہ بیان کرتے ہیں کہ یہ قبضہ خریداری کا بھی دوسرے قبضہ کرنے سے کم درجہ کا نہیں ہوگا۔ (۱) جب اس میں ضمان ہوتا تو اس میں بھی ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

مالکیہ مقد فاسد میں بیرون کرتے ہیں کہ جس چیز پر مالکانہ قبضہ یا کیا ہو وہ تو قائل ضمان ہوگا، درجس پر بطور امانت قبضہ یا کیا ہو اس میں ضمان نہیں ہوگا۔

”انوار المد والی“ میں ہے ہر فاسد حج جس پر شریعہ ارے، انکی قبضہ حج مکمل ہونے کے بعد کیا ہو تو شریعہ کی طرف سے اس کا ضمان اس پر قبضہ کے دن سے ہوگا، اس لئے کہ اس نے اس پر مالکانہ قبضہ کیا ہے، امانت کے بطور نہیں<sup>(۳)</sup>۔

اسی کے مثل شرکت میں ہے، اگر ایسے شخص نے شرکت کی جس کا اذن معتبر نہیں ہے جیسے غیر اجازت یافتہ بچہ یا سبیہ، تو اس پر ضمان نہیں ہوگا<sup>(۴)</sup>۔

(۱) القواعد والمواعظ الاصولیہ ص ۱۱۲، الہدیہ ص ۳۳۲، الاشیاء لابن نجیم ص ۳۳۷، جامع احکام الصغار ص ۱۷۲، البدائع ص ۵۳۵، فتح القدیر والفتاویٰ والکفایہ ص ۹۰، ابن ماجہ ص ۳۰۳۔

(۲) ابن ماجہ ص ۳۰۳، البدائع ص ۵۰۵، یزدنجی جامع الأصول ص ۸۱۔

(۳) انوار المد والی ص ۱۳۹۔

(۴) البدائع ص ۳۳۸۔

(۱) جامع الصغیر ص ۳۳۵، فتح القدیر ص ۱۲۷، ابن ماجہ ص ۳۰۳، ۳۵۱، ۳۵۷، ۶۰۸، ۶۰۹، طہذیب الدرر ص ۴۳۱، ۴۳۸، جوہر لوفیل ص ۲۸۵، حج الجلیل ص ۲۹۲-۵۲، نہایہ الحج ص ۲۰۶، الہدیہ ص ۳۶۶، مفتی لکناؤ ص ۳۸، الہدیہ ص ۳۵۲-۳۵۴، مفتی الارسلان ص ۲۳۸، ۲۳۹۔



سے پہلے تفریق ہو جانے تو متبادل کے نزدیک مہر کا استحقاق نہیں ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

اس سے بعض مسائل مستثنیٰ ہیں جن میں دخول سے پہلے نصف مہر ثابت ہوتا ہے۔ اس میں مسائل میں مالکیہ کا یہ مسئلہ بھی ہے کہ اگر سبب فساد میں ظلم نہ پیدا کرتا ہو جیسے حج کا اہرام بدھے ہوئے شخص کا نکاح تو طلاق کی صورت میں نصف مہر ورموت کی صورت میں مکمل مہر ہوگا۔

اسی طرح مالکیہ کے نزدیک نکاح جو بچہ کے شرعی مہر سے کم ہونے کی وجہ سے فاسد ہو اور شوہر مہر پورا کرنے پر آمادہ نہ ہو (یہ صورت ”نکاح لہو دیمیں“ کہلاتی ہے، اس لئے کہ رزم کی مقدار مہر شرعی سے کم ہے)، اس نکاح میں دخول سے پہلے فسخ کی صورت میں رزم کا نصف مہر ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

ایسا ہی مسئلہ وہ بھی ہے جب دخول سے پہلے شوہر باعث حرمت رضاعت کا دعویٰ بلا ثبوت کرے اور بیوی شوہر کی تصدیق نہ کرے تو نکاح کو فسخ کر دیا جائے گا۔<sup>(۳)</sup> رشم پر نصف مہر ہوگا جیسا کہ مالکیہ و متبادل کہتے ہیں<sup>(۴)</sup>۔

مطلقاً نکاح فاسد میں دخول (بجلی) کی وجہ سے مہر کے وجوب پر فقہاء کا اتفاق ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے: ”ایما امرأة أنکحت نفسها بغیر إذن ولیها فکاحها باطل، فإن دخل بها فلا مہر مثلها“<sup>(۵)</sup> (جس خاتون نے بھی پہلے نکاح

ہو تو سمجھوں کہ نزدیکی کرنا واجب ہوگا، اور اگر اس کے فاسد ہوے میں اختلاف ہو تو جن کے نزدیک فاسد ہوگا ان کے نزدیک فسخ کرنا واجب ہوگا، البتہ اگر کوئی حاکم اس نکاح کی صحت کا فیصلہ کرے تو اس کا فیصلہ نہیں توڑ جائے گا، اس پر فقہاء کا اجماع ہے کہ جس نکاح کے فاسد ہونے پر سب کا اتفاق ہے اس میں تفریق طلاق نہیں ہے، بلکہ محض فسخ یا متارک ہے، البتہ جس نکاح کے فاسد ہونے میں فقہاء کا اختلاف ہے اس میں تفریق طلاق ہوئی یا نہیں اس میں اختلاف ہے<sup>(۶)</sup> (دیکھئے: ”طریق“، ”نکاح“، ”مہر“، ”فسخ“۔)

بطلان فاسد نکاح کے لئے دخول سے پہلے فی الجملہ کوئی حکم نہیں، جیسا کہ فقہاء میں ہے گا، اس لئے کہ یہ حقیقت نکاح ہی نہیں ہے، کیونکہ بطلان فاسد عقد کی وجہ سے منافع صمغ (جنسی لطف اور مری) کی حیثیت حاصل نہیں ہے۔

یعنی دخول ہونے سے تو فاسد نکاح سے بعض احکام طلاق ہوتے ہیں، اس سے کہ حاصل شدہ منافع کے حق میں اس نکاح کو ضرر یا منفعہ مانا جاتا ہے<sup>(۷)</sup>۔

ذیل میں اس سے تفصیل رکھنے والے ہم احکام بیان کے جا رہے ہیں:

نکاح فاسد:

۲۹- نکاح فاسد میں خواہ نکاح کا فاسد ہونا متفقہ ہو یا مختلف فیہ، اگر دخول سے پہلے تفریق ہوئی ہو تو فی الجملہ متفقہ طور پر کا استحقاق نہیں ہوگا، اگر جس نکاح کے فاسد ہونے میں اختلاف ہو اس میں خلوت

(۱) بدائع الصنائع ۲/۳۵۵، فتح القدیر ۳/۲۳۳، الفتاویٰ الہندیہ ۱/۳۳۰، الدرر النوری ۲/۲۳۰، البحر فی القواعد ۲/۹۳، مختصر الارادات ۳/۸۳، معنی ۲/۵۵۶۔

(۲) جوہر لا کلیل ۱/۴۸۵، معنی ۲/۵۵۶۔

(۳) جوہر لا کلیل ۱/۴۸۵، معنی ۲/۵۶۰، مختصر الارادات ۳/۲۳۳۔

(۴) حلیۃ النکاح ۱/۱۰۰، کی روایت ابوہریرہ (۵۶۶۲) طبع عزت عید دہلی (۱۳۷۶) طبع لکھنؤ، اور ترمذی (۳۰۸۳) طبع

(۵) ابن ماجہ ۱/۲۵۱، الفتاویٰ الہندیہ ۱/۴۷۹، بدائع الصنائع ۲/۴۳۰، البحر فی القواعد ۲/۵۵۶، مختصر الارادات ۳/۸۳، معنی ۲/۵۵۶، روضة الطالبین ۱/۵۵، مختصر الارادات ۳/۸۳، معنی ۲/۵۵۶۔

(۶) بدائع الصنائع ۲/۳۳۵۔

اور مسمیٰ میں جو کم ہو وہ ملے گا مالکیہ کے نزدیک مہر مسمیٰ ملے گا، اور اگر مسمیٰ نہ ہو جیسے نکاح شغار تو مہر مثل ملے گا، مثلاً فعیہ و رخصتہ میں سے امام زفر کے نزدیک مہر مثل ملے گا حنابلہ کے نزدیک فاسد میں مہر مسمیٰ اور باطل نکاح میں مہر مثل ملے گا<sup>(۱)</sup>۔

اس موضوع میں بہت ساری تفصیلات ہیں جو ”مہر، صداق، نکاح“ کی اصطلاحات میں دیکھی جائیں۔

ب۔ عدت اور نسب:

۳۰۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ یہ نکاح میں وحی کی وجہ سے نسب ثابت ہوگا اور عدت واجب ہوگی جس کی بدولت فتنی مسک میں اختلاف ہے، جیسے بغیر کو اہوں کے نکاح، بغیر ولی کے نکاح اور جیسے حج کا احرام باندھنے والے کا نکاح اور نکاح شغار، حنابلہ اضافہ کرتے ہیں کہ خلوت سے بھی دونوں (ثبوت سب اور وجوب عدت) ثابت ہوں گے، اس لئے کہ ایسا نکاح حاکم کے فیصلہ سے مائذ ہو جاتا ہے تو دو صحیح کے مشابہ ہوگا۔

اسی طرح فقہاء متفق ہیں کہ جو نکاح بلا جماع فاسد ہوا اس میں بھی وحی کی وجہ سے عدت واجب ہوں، اور نسب ثابت ہوگا جیسے عدت اول عورت سے نکاح، اور عرے کی منکوحہ، و محرم سے نکاح، بشرطیکہ کوئی ایسا شبہ پایا نہ گیا ہو جس سے حد ساتھ ہوئی ہو، و شخص حرمت سے واقف نہ ہو، اور اس لئے بھی کہ فقہاء کے نزدیک اصل یہ ہے کہ جو نکاح جس میں حد ساتھ ہوئی ہو اس میں بچہ وحی سے نہ ملے سے جوڑا جائے گا۔

لیکن اگر حد ساتھ نہ ہو، یا شبہ نہ ہو، یا اس طور کہ جو حرمت سے واقف ہو تو جمہور کے نزدیک بچہ فاسد اس شخص سے نہیں جوڑا جائے گا،

(۱) ساتھ مراجع۔

پ۔ ولی کی جازت کے بغیر یا اس کا نکاح باطل ہے، اگر شوہر نے اس سے دخول کر لیا تو عورت کو مہر مثل ملے گا۔ بنی مریم علیہ السلام نے عورت کو مہر مثل کا حق قرار دیا جب کہ نکاح کو فاسد بتایا گیا اور وہ کو دخول سے جوڑا جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ کا وجوب دخول سے متعلق ہے، حنابلہ کے نزدیک مختلف فیہ نکاح میں بھی خلوت کی وجہ سے مہر واجب ہوگا، ”فتنی لارومات“ میں ہے: اس نص کی وجہ سے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”لقدھا المہر بما استحل من فرجھا“<sup>(۱)</sup> (عورت کو مہر ملے گا اس وجہ سے کہ شوہر نے اس کے شرمگاہ کو حلال کیا)۔

ابن قدامہ نے المغنی میں ذکر کیا ہے کہ نکاح فاسد میں خلوت کی وجہ سے کچھ بھی مہر واجب نہیں ہوتا مہر کا وجوب دوسرے وحی سے ہوتا ہے، اور وہ نہیں پائی گئی، پھر فرمایا: امام احمد سے ایسا بھی مروی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں خلوت بھی صحیح کی طرح ہے، لہذا اس نکاح میں بھی نکاح صحیح کی طرح مہر واجب ہوگا، لیکن پہلی رائے رائج ہے مالکیہ کا کہنا ہے کہ عورت سے بغیر وحی کے لطف مدد نہ ہوے والا احتیاط کی رو سے وجوہ اعراض دے گا، خواہ نکاح کے فاسد ہونے میں اتفاق ہو یا اختلاف<sup>(۲)</sup>۔

فقہاء کا اس بات میں اختلاف ہے کہ مہر مسمیٰ (مقرر مہر) واجب ہو گا یا نہ مثل؟

حنفی کے نزدیک سوائے امام زفر کے عورت کو اس کے مہر مثل

= شخص کے ملے گا اور اسے صحت ملتا ہے۔

(۱) حدیث: ”لقدھا المہر“ کی تخریج ابھی گذر چکی ہے۔

(۲) البدیع ۳۵۳، فتح القدیر ۳/۲۳۳، ابن ماجہ ۲/۵۰۲، ۵۱۳، ۵۱۴، حاشیہ الدسوقی ۲/۲۳۰-۲۳۱، ۵۱۷، جوہر لاکل ۱/۲۸۵، مخ الجلیل ۲/۵۱۳-۵۱۴، المہذب ۲/۳۶۳، روضۃ الطالبین ۲/۵۱۳، ۵۱۴، ہدایۃ المحتاج ۱/۲۲۰، المنہج ۲/۹، فتنی لارومات ۳/۸۳، نیل المارغب ۲/۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲۔



ہے (۱)۔

اجمائی حکم:

فقہاء نے اس اصطلاح کا استعمال کتب فقہ میں چند مواقع پر کیا ہے۔ جن میں اہم مندرجہ ذیل ہیں:

طہارت کے باب میں:

۳- سر کے مسح کی واجب مقدار کے سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، تنفیذ کے نزدیک مامیہ کی مقدار یعنی چوتھائی سر کا مسح کرنا واجب ہے۔ مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک پورے سر کا مسح کرنا واجب ہے۔ ثنائیہ کے نزدیک اتنی مقدار کافی ہے جس کو مسح سر کہا جاسکے، خواہ وہ مقدار قلیل ہو (۲)۔

اس کی تفصیل اصطلاح ”غزو“ میں دیکھی جائے۔

اسی طرح فقہاء کا اس شخص کی ذہنیت اختلاف ہے جس کے پاس صرف اپنے بعض اعضاء (بھونے) کے لائق پانی ہو، مثلاً، مالکیہ اور حنابلہ کے لئے ہے کہ دینا شخص اس پانی کو چھوڑے گا جو صرف اس کے بعض اعضاء کے لئے کافی ہو، مرتیم کر لے گا، نہ بد کی ایک رائے یہی ہے۔ ثنائیہ کا غیر قول یہ ہے کہ اس شخص کے سے ضروری ہے کہ وہ پانی استعمال کرے، پھر مرتیم کرے، نہ بد کی دوسری رائے یہی ہے (۳)۔

اس کی تفصیل اصطلاح ”تیم“ میں دیکھی جائے۔

(۱) لمصباح المیز، مادة ”مسح“۔

(۲) اہدایہ مع فتح القدیر، ۱۰، کشاف الخصال، ۹۸، الفی ۱۲۵، مجموع ۳۹۹۔

(۳) طہارۃ الخطاوی علی الدر المختار، ۱۲۵، ہوہب، الجلیل، ۳۳۲، قلبی، ۱۱۶، ۸۰، الفی ۳۳۲۔

## بعضیہ

تعریف:

۱- بعضیہ کا لفظ ”بعض“ کا مصدر ثنائی ہے۔ ”بعض الشيء“ کسی چیز کا ایک حصہ، بعض کہتے ہیں: اس کا ایک حصہ، اس کی جمع ”البعاض“ ہے۔

شعب فرماتے ہیں: اصل نحو کا تعلق ہے کہ بعض کا مطلب کسی شے میں سے کچھ حصہ یا شے، میں سے ایک شے ہے، اس لفظ سے نہف سے زائد مراد ہو سکتا ہے، جیسے آٹھ کو شے من العشرة کہا جاسکتا ہے، اور نصف سے کم پر بھی بولا جاسکتا ہے۔

”بعضت الشيء تبعیضاً“ کا مطلب ہے میں نے شے کو علاحدہ علاحدہ و متمايز بنا دیا (۱)۔

صراح میں یہ لفظ اپنے معنی ”مثنوی“ سے خارج نہیں ہے (۲)۔

متحدہ غلط:

۲- تحقیق رکھنے والے الفاظ میں سے ”جزیہ“ اور ”فریہ“ ہیں، یہ دو ہم مقارب الفاظ ہیں، اس لئے کہ ”جزیہ“ کا لفظ ”جزء“ سے ہے اور ”فریہ“ کا جزء اس کا ایک حصہ ہوتا ہے (۳)، اور ”فریہ“ کا لفظ ”فرع“ سے ہے اور یہ دو ہے جو اپنی اصل سے فرع (شاخ)

(۱) سنن العرب، لمصباح المیز، مادة ”بعض“۔

(۲) نہایۃ الحاج، ۸، ۳۳، معنی الحاج، ۳۹۹، ۵۹۹، ۱۱۶۔

(۳) لمصباح المیز، مادة ”جزء“۔

نماز کے باب میں:

۴۔ فقہاء کا اتفاق ہے کہ جس شخص کے پاس صرف اس قدر رکڑا ہو جس سے وہ اپنی شرم گاہ (پوشیدہ رکھنے کے اعضاء) کے بعض حصہ کا ستر کر سکے تو اس حصہ کا ستر اس پر ضروری ہوگا<sup>(۱)</sup>، ثانیہ کی اصطلاح میں ”بعض حصہ“ سے مراد دستیں ہیں جن کی تانی (ان کے چھوٹ جانے کی صورت میں) سجدہ سہو سے کی جاتی ہے۔ اور وہ صبح (کی نماز) میں یا نصف ماہ رمضان کی نماز وتر میں قنوت قنوت کے سے قیوم تشبیہ دل، اس کا تعدد ہی جائز ہے، رہ: (قول اللہ کے مطابق) ہیں، نہیں بعاض اس لئے کہا گیا کہ جب سجدہ سے ان کی تانی لازم ہوئی تو یہ حقیقی بعاض یعنی رکعت کے مشابہ ہو گئے<sup>(۲)</sup>۔

ن کے علاوہ سنتوں کو ”ہیئات“ کہا جاتا ہے جن کی تانی سجدہ سہو سے نہیں ہوتی، ورنہ ان کے لئے سجدہ شرمٹ ہے، ثانیہ کے رک: یک ”بعض“ پیدا امور میں ”ہیئت“ سے متاثر ہے:

دل: بعض کی تانی سجدہ سہو سے ہو جاتی ہے، یہ خلاف سنت کے کہ اس کی تانی سجدہ سہو سے نہیں ہوتی، اس لئے کہ اس کی باہت سجدہ سہو کا حکم، رک: نہیں ہے۔

۵۔ بعض مستثنیٰ سنت ہے، ۱۰۔ سے کی تابع نہیں، اس کے بر حد بذات مستثنیٰ نہیں ہے، بلکہ رکعت کے تابع ہے جیسے عقیقہ ات، نتیجہ ۱۰۔ میں جو قیوم یا رکعت یا رکعت سے اٹھنے یا سجدہ دیا ۱۰ سجدوں کے درمیان بیٹھنے کے اوقات کی ہیں۔

سوم: نماز میں بعاض کے لئے مخصوص مقام ہیں جن میں ۱۰۔ ان کے شریک نہیں ہے، اس کے برخلاف ہیئات کے لئے مخصوص مقام

نہیں ہیں۔ بلکہ ہوا رکعت کے اندر پائی جاتی ہیں جیسے کہ بھی گزر۔ چارم: نماز کے بار بعاض کی نیام ہی مطوب نہیں ہوتی، سو ۱۰۔ شریف کے حیئات اس سے مختلف ہیں، چنانچہ عقیقہ ات اور تسبیحات وغیرہ کا نماز کے اندر اور باہر دونوں مطوب ہوتے ہیں۔

عمد بعض کارک ثانیہ کے رک: یک ترک ہے، بہن اس سے نماز باطل نہیں ہوتی، اس کے ترک سے سخت، حدہ سہو یا جائے گا جیسے کہ نیام اس کے ترک پر ثانیہ کے معتدقوں کے مطابق حدہ کیا جاتا ہے، اس لئے کہ ظلم، ہوں حالتوں میں پیدا جاتا ہے، بلکہ عمد ترک کا ظلم زیادہ جاتا ہے تو اس کی تانی کی ضرورت بھی زیادہ ہے۔ ثانیہ کے رک: یک مروج قول یہ ہے کہ ترک ترک کر دیا تو سجدہ میں نہ گنا، اس لئے کہ کو سنت سے محروم رکھنے کی کفایت اس لئے کی ہے، برخلاف ہول جانے والے کے کہ وہ معذور ہے، تو اس کے لئے تانی کی شریعت مناسب ہوتی<sup>(۳)</sup>۔

حنبلہ اور حنابلہ کے رک: یک بعض واجب کے بالمتعلق ہے، حسب کے رک: یک بعض وہ ہے جس کے ترک سے نماز فاسد نہیں ہوتی، مین اُردہ ترک رک: یا یا سہو ترک یا سجدہ سہو میں یا تو نماز کا حدہ اس پر واجب ہوگا، اُردہ نماز کا حدہ میں یا تو گناہ ہوگا، اور ہر دونوں حالتوں میں درست ہوتی۔

اُردہ واجب کو عمد ترک رک: یا تو حنابلہ کے نزدیک نماز باطل ہو جائے گی، اُردہ رسول رک: چھوڑا تو حنفیہ مرتبہ دونوں کے نزدیک سجدہ سہو واجب ہوگا<sup>(۴)</sup>، مالکیہ کے رک: یک ثانیہ کی طرح بعاض سنت ہے، لیکن مالکیہ اس کو سنت قائم نہیں دیتے، کی طرح ن کے

(۱) تحفۃ المحتاج ۴/۵۰، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳

نزدیک تہجد ہیونت ہے (۱)۔ (دیکھئے ”صلاۃ“)

طلاق، طہارہ، آزاد کی غلام کے باب میں:

۷- فتا، کا اتفاق ہے کہ طلاق یا طہارہ میں عصیت یا جزیت نہیں ہوتی۔ اگر کسی نے اپنی زوجہ سے کہا: ”تو طلاق والی ہے بعض طلاق یا نصف طلاق یا جز طلاق“ تو یک پوری طلاق، طہج ہوگی اگر اسی طرح فتا، کا اتفاق ہے کہ اگر کسی نے طلاق یا طہارہ کی نسبت کسی زوجہ کے بعض حصہ کی طرف کی تو مکمل طلاق یا طہارہ لازم ہوگا، اگر وہ بعض حصہ (غیر متعین حصہ) ہو جیسے زوجہ کا نصف یا اس کا تہائی حصہ اور اگر طلاق یا طہارہ کی نسبت کسی متعین جز کی جانب کی (۲) تو اس میں تحصیل، اختلاف ہے جس کے سے اصطلاح ”طلاق، طہارہ“ کی جانب رجوع کیا جائے۔

حق (آزادی غلام) میں عصیت پر بحث کے سے اصطلاح ”حق“ دیکھی جائے۔

شہادت کے باب میں:

۸- بیہ کی شہادت اپنے باپ کے حق میں عصیت کی وجہ سے رد کر دی جائے گی، یہی جمہور علماء کا قول ہے، بیس باپ کے حد بیہ کی شہادت عام اہل علم کے رد ایک قبول کی جائے گی، فقہاء نے بیہ کی شہادت اپنے باپ کے حق میں اس سے رد کر دی کہ دونوں کے درمیان عصیت ہے تو یہ شہادت کو یا خود اپنے سے یا اپنے خداف قرار پائے گی (۳)۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۲۵۵، التوالمین العقبہ ص ۳۳۳، مفتی الکھاج ص ۲۹۸، کشف اللھد رلت ص ۳۵۔

(۲) رد المحتار شرح مختصر خليل ص ۱۰۹، الخرش ص ۱۰۵، فتح القدیر ص ۵۲-۵۳، ۲۲۸-۲۲۹، ۲۱۵ مفتی ص ۲۳۶، ۲۳۷، کشاف القناع ص ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳

۱۔ کہیں احاطہ ح "شہادت"۔

بعضیت کی وجہ سے غلامی کی آزادی:

۹۔ شافعیہ کی رائے ہے کہ جو شخص اپنے اصول یا نروٹ (آماء، اجداء،  
یا ولاد) میں سے کسی کا مالک ہو وہ اس سے آزاد ہو جائے گا، حتیہ  
وہ کتابدہ نے حلق (آزادی) کے دائرہ کو وسیع کر دیا ہے۔ انہوں نے  
فرمایا: اس صورت میں ملت محرم ہوتا ہے، تو جو شخص کسی ذی رحم خرم کا  
مالک ہوگا وہ ذی رحم خرم اس سے آزاد ہو جائے گا۔

والدہ کا مذہب ہے، نفسِ طہیت سے والدین مراد ہے، آپ  
 کے لوگ، بلا، اور آپ سے بچنے والے حقیقی باپ شریک یا ماں  
 شریک بھائی بہن جزو ہوا میں آئے (۱)۔

یغاء

تحریر:

۱۔ "بغاء" کا لفظ "بغت المرأة تبغي بغاء" کا مصدر ہے، جس کا معنی ہے فتنہ و فحور کرنا، اس کی مفت "بغی" یعنی فاحشہ ہے، اس کی جمع "بغایا" ہے، یہ عورت کے ساتھ مخصوص وصف ہے، مرد کو "بھی" نہیں کہا جاتا ہے <sup>(۱)</sup>۔

بغاء، فتناء کے عرف میں عورت کے زنا کو کہتے ہیں، مرد کے زنا کو  
 "بغاء" نہیں کہتے ہیں، عورت کے بغاء سے مرد عورت کا باہر نکل کر  
 اپنے آدمی کو تاش رما ہے جو اس کے ساتھ فعل کرے، خواہ عورت کو  
 اس پر مجبور یا یا مجبور میں یا یا ہو، یہ مفہوم آیت قرآنی "ولا  
 تکرھوا فتناتکم علی البغاء ان اردن تحصصاً" (۴) (۱۰۰) پر مبنی  
 باد یوں کو مت مجبور کر، مرد پر جب کہ وہ پاک و من رہنا چاہیں) کی  
 تفسیر میں، ائمہ کے قول میں ہے، صلیح ہوتا ہے، چنانچہ کتب تفسیر میں  
 اس آیت کا سبب رد مل یہ بتایا گیا ہے کہ عبداللہ بن ابی بن سہل کی  
 کچھ بادیاں تھیں، وہ ان کو اس فعل پر مجبور کیا کرتا تھا، اس آیت میں  
 ان عورتوں کے اس فعل کو جس پر ان کو مجبور کیا گیا تھا "بغاء" کہا گیا، تو  
 ان کی رضامندی سے یہ فعل ہو تو اس پر اس لفظ کا اطلاق درست  
 ہوگا بلکہ اولیٰ ہوگا، آیت رد یہ میں جو "ان اردن تحصصاً" کی تفسیر کی



(١) لسان العرب، المصباح المير، المصباح المحيط، المحيط، القاموس المحيط: مادة "نقش".

53/2004 (P)

( فتح القدیر ۳/۳۷۳، حاشیہ ابن عابدین ۹/۳۸۹، حاشیہ المدنی علی المشرح الكبير

۳۶۶/۱۰ تا ۳۶۷/۱۰

ہوئی ہے اس کی جانب اشارہ آئندہ آئے گا<sup>(۱)</sup>۔

زنیہ عورت کے مہ بننے کا حکم:

۲۔ نبی کریم ﷺ نے نبی (زانیہ عورت) کے مہر سے منع فرمایا، حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ہے، فرماتے ہیں: ”یہی رسول اللہ ﷺ عن ثمن الکلب ومهر البغي وحلوان الکاهن“ (۲) (رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کے مہر اور کاهن کی حرت سے منع فرمایا ہے)، کچھ زانیہ عورتیں اپنے زنا کا عوض یا کرتی تھیں، چنانچہ ”یت کریمہ“ ولا نکروہوا فتیانکمہ علی البغاء“ کی تفسیر میں حضرت مجاہد سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ وہ لوگ اپنی باندیوں کو حکم دیتے تھے تو وہ زانیہ تھیں اور ماتی تھیں، پھر اپنی کمائی ان کے پاس لاتی تھیں، عبد اللہ بن ابی بن سہل کی ایک باندی تھی جو زانیہ تھی، پھر اس نے اس عمل سے نفرت کر لی اور قسم کھائی کہ یہاں نہیں کرے گی تو عبد اللہ بن سہل اس کو مجبور کیا تو وہ گئی اور ایک سبز چادر کے عوض زنا کر ابی بن سہل کے پاس آئی، اسی سلسلہ میں یہ آیت مازلں ہوئی (۳)۔

”مذہبی“ سے مراد وہ اہل تہ ہے جس کے عویش عورت رما کے لئے چلی فوات کو اجرت پر دے، اس کی حرمت میں علماء کے درمیان اختلاف نہیں ہے، بغاء سے تعلق رکھنے والے بقیہ احکام کی تمصیل کا مقام اصطلاح ”رما“ ہے۔

يُغَاة

تقریب:

۱۔ لغت میں کہا جاتا ہے: "بغی عسی الناس بغیا" جس سے علم اور زیادتی کی، یا شخص "ماعی" کہلاتا ہے، اس کی جمع "بغاة" ہے۔ "بغی" یعنی نسا کی کوشش کی، اسی سے ہے "العلة الباغية" (مائی برمو) (۱)۔

فتاویٰ ہندیہ اس فقرہ کو ہی معنی میں استعمال کرتے ہیں، البتہ وہ تعریف میں بعض قیود لگاتے ہیں، چنانچہ انہوں نے بعاۃ کی تعریف اس طرح کی کہ وہ امام برحق کی اطاعت سے تاویل کے ذریعہ نکل جانے والے مسلمان ہیں جن کو شوکت بھی حاصل ہو۔

لام کے مطالبہ کردہ کسی حق واجب جیسے زکاۃ کی ادائیگی سے گریز بھی بھڑلے ثروت تصور کیا جائے گا۔

بغاؤ کے علاوہ لوگوں کے لئے اہل عدل کا نام استعمال کیا جاتا ہے، یہ نام کی اطاعت و حمایت پر ثابت قدم رہنے والے لوگ ہوتے ہیں۔<sup>(۲)</sup>

(١) المصباح للسان العرب، مادة "غني".

(۲) الفتحی ۱۶۱۳، روح المعانی ۱۵۰۱، معالم الفریل بہاشر ابن کثیر  
۱۵۱۸، حاشیہ ابن ماجہ ۳۰۸، الہدایۃ فتح ۳۰۸، جامع النعمان  
علی تبیین الحقائق ۳۴۳، اشرح البیہر ۳۶۶، سواہب خلیل  
۱۵۸، المراج و تکلیل ۲۷۶، مشہاج الطالبین و جامعہ التقدیوی  
۳۰۷، کتاب الفتاویٰ ۱۵۸۔

(۱) روح المعانی ۵/۸، تقریبی ۱۲/۲۵۳، احکام القرآن لابن العربی ۳/۲۳، تفسیر البغوی ۱/۳۸۳۔

(۴) جوہرے، مہی رسول اللہ ﷺ۔ مکی روایت بخاری (الخ ۳۶/۳)  
طبع مستقر (۱ اور موسم، ۱۹۸۸ء طبع نئی دہلی) نے کی ہے۔

(۳) احکام القرآن لابن العربي ۲/۴۷۳، احکام القرآن للکلبی ۱/۴۷۳،  
صحیح ترمذی ۵/۱۷۵، سنن ابن ماجہ ۲/۳۰۷۔



متحدہ غلط:

غ- خورج:

۲- جہ جانی فرماتے ہیں: خورج وہ لوگ ہیں جو سلطان کی اجازت کے بغیر عرش واصل کرتے ہیں<sup>(۱)</sup>۔

یہ لوگ دراصل جنگ میں حضرت علیؑ کی صف میں تھے، جب انہوں نے تحکیم قبول کر لی تو یہ لوگ اس کے خلاف شریعت کر گئے اور کہنے لگے: ”پس جب حق پر ہیں تو غصہ بنانا یوں قبول کیا۔“

ابن عابدین فرماتے ہیں: یہ لوگ حضرت علیؑ کو ان کے تحکیم قبول کرنے کی وجہ سے دھڑلے پر سمجھتے ہیں، ان سے قتال کو واجب سمجھتے ہیں، اہل عدل کے خون کو مباح سمجھتے ہیں، ان کی خواتین اور بچوں کو قید کرتے ہیں، اس لئے کہ یہ لوگ ان کی نظر میں کفار ہیں<sup>(۲)</sup>۔

نہ مقہور کا خیال ہے کہ یہ لوگ (خوارج) بغاوت ہیں، اس کو کافر نہ سمجھتے، محدثین کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ وہ مرتد کفار ہیں، ابن اُمیر نے فرمایا: میرے علم کے مطابق کسی نے ان کو کافر قرار دیا ہے، میں محدثین سے اتفاق نہیں کیا ہے، ابن عبد البر نے فرمایا: یہ ہے کہ امام علیؑ سے ان کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ کیا وہ کافر ہیں؟ انہوں نے فرمایا: کفر سے ہی وہ بھاگے ہیں، کہا: کیا وہ منافق ہیں؟ فرمایا: منافق تو اللہ کا کرہت کم کرتے ہیں، چھپاؤ یا نہ چھپاؤ کون میں کفر فرمایا وہ یہ لوگ ہیں جو فتنہ کا شمار ہو گئے، تو اللہ سے ہرے ہو گئے، ہمارے صدف بغاوت کی ”رقال یا تو ہم نے بھی ان سے قتال کیا، حضرت علیؑ سے ان سے بغاوت ہم تم سے تین باتوں کا وعدہ کرتے ہیں: ہم تم کو اللہ کی مسجد میں سے نہیں روکیں گے کہ تم ان

میں اللہ کا نام لو، اور ہم تمہارے ساتھ جنگ کا آغاز نہیں کریں گے، اور ہم تم سے لڑی کو نہیں روکیں گے جب تک کہ تمہاری حمایت ہمارے ساتھ ہو<sup>(۱)</sup>۔

ماورائی فرماتے ہیں: اگر خوارج اپنے عقائد کا اظہار کریں جب کہ وہ اہل عدل کے ساتھ ملے جلے ہوں تو امام کے لئے جائز ہوگا کہ ان کی بغاوت پر رے<sup>(۲)</sup>۔  
تفصیلی بحث اصطلاح ”فرق“ میں دیکھی جائے۔

ب- محاربین (حراہت (ڈاکہ زنی اور قتل) کا ارتکاب کرنے والے):

۳- ”محاربوں“ کا لفظ ”محرابۃ“ سے مشتق ہے جو ”حرب“ کا مصدر ہے، ”محرابہ“ کا معنی ہے اس نے اس کا مال لے لیا، محاربہ غصب کرنے اور لوٹ لینے کا<sup>(۳)</sup>۔

”محرابۃ“ کا مفہوم غصب، مٹا فیر اور مٹا بلہ نے قطع طریق یعنی: شیعہ بتایا ہے، قتال نے فرمایا: حربہ، رعبہ اس کے خدا شریعت کر کے ان پر غلبہ آکر مال لوٹا ہے، اس طور پر کہ رعبہ اس کو گھرنے سے روک دے، اور رعبہ سے قطع ہو جائے، خواہ یہ قطع کسی جماعت کی جانب سے ہو یا یک فرد کی جانب سے ہو قطع کی قوت اسے حاصل ہو، اور خواہ یہ قطع ہتھیار کے، رعبہ ہو یا بغیر ہتھیار کے لاشی اور پتھر وغیرہ کے، رعبہ، محرابۃ کو ”بڑی چوری“ کہتے ہیں۔

”چوری“ اس اعتبار سے کہا جائے گا کہ یہ قطع کرنے والا (ڈاکو) امام کی نیکو سے کسی پر حفظ میں نہ دہری ہے، چھپ کر مال لوٹتا ہے، اور ”بڑی“ اس وجہ سے ہے کہ اس کا ضرر عام

(۱) الحنفی ۱۰۵/۸، ۱۰۷/۸

(۲) الاحکام السلطانیہ ص ۱۵۸

(۳) لسان العرب، مادة ”حرب“

(۱) اشترکات للبحر ج ۱ ص ۹۰

(۲) حاشیہ ص ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴،

ہوتا ہے کہ امن و امان ختم ہو جانے کی وجہ سے سبھوں سے راستہ کٹ جاتا ہے (۱)۔

پس حربہ وری بھی کے درمیان فرق یہ ہے کہ جی میں تاویل کا جوہر وری ہے، جب کہ حربہ کا مقصد زمین میں فساد پھیلانا ہے۔

بغی کا شرعی حکم:

۴۔ جی حرام ہے، ورنہ امت کرنے والے نہ گارتیں۔ بین میں ایمان سے ٹھٹھا نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے بغاۃ کو اس آیت میں مومنیں نہ ہے: "وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْحَبُوا بِيَسْمَا فَإِنْ بَعَثَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ فَقَاتِلُوا أَلْتِي تَبْغِي حَتَّى تَقْتُلَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ سَ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِسْوَةٌ لِّأَصْلَحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ تَك" (۲) (اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں جنگ کرنے لگیں تو ان کے درمیان اصلاح کرو پھر گرتن میں کا یک گروہ دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے لڑو جو زیادتی کر رہا ہے یہاں تک وہ رجوع کر لے اللہ کے حکم کی طرف بے شک مسلمان (آپس میں) بھائی بھائی ہیں، سو اپنے ۱۰ بھائیوں کے درمیان صدمہ نہ کرنا، ان سے قتل جائز ہے اور لوگوں پر ان سے قتل میں امام کا تعاون واجب ہے، اور ان سے قتل کے دوران اہل عدل میں سے جو مارا جائے وہ شہید ہے، اور اگر وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آ میں تو ان سے قتل ساقط ہو جائے گا، صنعائی فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص جماعت سے جدا ہو جائے، بین ان کے حریف نہ ٹروٹ کرے ورنہ ان سے جنگ کرے تو اس سے اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا، اس لئے کہ امام سے محض اختلاف کی (۱) بحر الرائق ۲/ ۵۲۵، البدیع ۷/ ۹۰، حاشیہ الطحطاوی علی تبیین الحقائق ۳/ ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱،

طرح اس صورت میں ہے جب کہ ان کی تاویل قطع طور پر باطل ہو۔  
۵- فقہاء نے باغیوں کے فعل کے جوہر اور اس کے معنی دیا ہے وہ  
ہوے کے شمار سے اس کی چند قسمیں بیان فرماتی ہیں:

الف۔ باغی اگر اہل بدعت میں سے نہ ہوں تو وہ فاسق نہیں ہیں  
بلکہ وہ محض اپنی تاویل میں خطہ پر ہیں جیسے کہ فقہاء مجتہدین، ابن  
قدامہ فرماتے ہیں: میرے علم کے مطابق ان کی شہادت کے قبول  
کرنے میں کوئی ختاف نہیں<sup>(۱)</sup>، اس کا بیان ختاف یہ ہے کہ اس کی  
طرح اگر انہوں نے شریعت کی منگوت کی ہیں اب تک شریعت کا حرم  
نہیں کیا ہے تو امام کو اس سے تعرض کا حق نہیں ہے۔ اس لیے کہ  
جماعت کا حرم نہیں پڑتا، اس کی مثال وہ ہے جو بعض صحابہ کے  
ساتھ پیش رفتہ جنہوں نے امام کی مافرمانی کی لیکن غالب آنے کے  
طور پر نہیں، بایں طور کہ چند ماہ تک انہوں نے خلیفہ کی بیعت نہیں  
کی، پھر بیعت کی مقرر فرماتے ہیں: اس کی وجہ سے باغیوں پر  
عنت، ان سے برادرت اور ان کی تفسیق لازم نہیں ہوتی<sup>(۲)</sup>۔

ب۔ اگر بخاۃ اہل عدل میں کھل مل جائیں اور اپنے اعتقاد کا  
اظہار کریں، جنگ نہ کریں تو بھی امام کو ان کی تعزیر کا حق ہوگا، اس  
سے کہ اپنے اعتقاد کا اظہار کرنا، اہل عدل میں اس کی اشاعت  
کرنے اور جنگ نہ کرنا گناہ صغیر شمار کیا جائے گا<sup>(۳)</sup>۔

ج۔ اگر مسلمان کسی ایک امام پر اکٹھے ہو جائیں اور اس کی وجہ  
سے امن و امان میں ہوں، پھر مومنین کا ایک گروہ اس کے خلاف  
خروج کر جائے جو امام کے کسی ظلم کی وجہ سے نہیں بلکہ عینی حق  
و لاییت کی وجہ سے ہو اور وہ کسی کو حق نہ مارے ساتھ ہے اور حکومت

(۱) بحسی ۷/۸۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۰۹، مواہب الجلیل ۴/۸۱، حاشیہ الدرر  
۳۰۹، تفسیر القرطبی ۱۶/۲۱۱۔

(۳) لامکا مہسط یہ تفسیر ص ۵۸۔

کا دعویٰ کریں اور ان کے پاس تاویل توجیہ و رتوت بھی ہو تو یہ  
لوگ اہل بغاوت ہیں، جو لوگ بھی قتال کی طاقت رکھتے ہوں اہل حق  
کے خلاف امام کی نصرت ان پر ضروری ہے، ابن ماجہ فرماتے  
ہیں: خوارج بغاوت میں سے ہیں۔

ابن قدامہ فرماتے ہیں: اگر وہ امام کے خلاف خروج کریں تو وہ  
فاسق ہیں<sup>(۱)</sup>۔

بغاوت کے تحقق کی شرطیں:

۶۔ مندرجہ ذیل صورتوں میں بغاوت ثابت ہوگی:

الف۔ امام کے خلاف خروج کرنے والے لوگ مسلمانوں کی  
ایک ایسی جماعت ہوں جنہیں قوت حاصل ہو اور تاویل فاسد کا سہار  
لے کر انہوں نے امام کو معزول کرنے کے ارادہ سے معلن خروج کیا  
ہو، لہذا اگر اہل بدعت (دعی لوگ) خروج کریں تو وہ باغی ہیں بلکہ حربی  
قرار پائیں گے، اور اگر مسلمانوں کا کوئی گروہ خروج کرے جس کے  
پاس نہ تاویل ہو اور نہ نبوت طلبی کا قصد تو وہ قطع طریق (اکوؤں  
کی جماعت) قرار پائیں گے، اسی طرح اگر ان کو قوت نہ ہو،  
نہ ان سے قتال کا اندیشہ ہو، نہ اوہ تاویل کرتے ہوں (تو بھی وہ باغی  
نہیں کہلا میں گے)، اور اگر کسی حق جیسے خاتمہ ظلم کے لئے امام کے  
خلاف خروج کریں تو بھی وہ باغی نہیں کہلا میں گے، اور امام پر لازم  
ہوگا کہ وہ ظلم چھوڑے اور ان کے ساتھ العاف سے پیش آئے،  
لوگ ان کے خلاف امام کا تعاون نہیں کریں گے، اس سے کہ یہ ظلم  
میں تعاون ہوگا، اور نہ ہی خروج کرنے والے گروہ کا تعاون  
کریں گے، اس لیے کہ یہ خروج و فتنہ پھیلنے میں تعاون ہوگا،  
اور اللہ تعالیٰ نے فتنہ بھارت نے، والوں پر عنت فرمائی ہے۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۳ ص ۳۰۹، حاشیہ الدرر ۳۰۹، بحسی ۷/۸۔

## بخاۃ ۷-۸

وہ کسی ایک حلقہ میں واحد ہو گئے ہوں، کہاں اس سے قتال کے لئے پہنچ شرط ہے (۲)۔

کس امام کے خلاف خروج بغاوت ہے؟

۷۔ جس شخص کی امامت اور بیعت پر مسلم متفق ہو جائے، اور اس کی امامت ثابت ہو جائے تو اس کی اطاعت اور اس کا تقویٰ واجب ہوگا۔ ان طرح اگر اس کی امامت اس طور پر ثابت ہوئی ہو کہ سابق امام نے اس کو مستعین قرار دیا ہو، یہ تک امامیہ تو بیعت کی وجہ سے یہ سابق امام کی جانب سے تقویٰ کے درجہ مامتر رہتا ہے، اور کوئی شخص امام کے خلاف خروج نہ کرے اور اس کو غلبہ نہ کر لے اور اپنی تلوار کے تل پر لوگوں پر غلبہ آجائے یہاں تک کہ لوگ اس کے سامنے جھک جائیں اور اس کے تابع ہو جائیں تو وہ امام ہو جائے گا جس کے خلاف خروج نہ اس سے قتال حرام ہوگا (۳)، نسبیوں کے سے دیکھیے: اصطلاح "امامت کبریٰ"۔

بخاۃ کی علامات:

۸۔ اگر کوئی جماعت امام کے خلاف خروج اور اس کے حکام کی مخالفت کی بات کرے سر تابی کا اظہار کرے اور وہ مردہ بند ہوں اور

اور جو لوگ امام کے خلاف قوت کے ساتھ یمن ایسی تامل کا سر لے کر خروج کریں جو قطعی طور پر فاسد ہو اور مسلمانوں کی جان و مال کو حائل قرار دے لیں جو قطعی طور پر حرام ہیں، جیسے مرتدین کی تامل، تو وہ بھی باغی نہیں کہہ دیں گے، اس لئے کہ باغی وہ ہے جس کی تامل میں صحت و فساد دونوں کی گنجائش ہو یمن تامل کا فاسد ہونا ہی ظلم ہو، وہ اپنے رزم میں شریعت کا قبیح ہو، اس کا فساد صحیح میں شامل قرار پائے گا اگر اس کے ساتھ دفاع کے لئے قوت بھی موجود ہو (۱)۔

ب۔ لوگ کسی امام پر اکٹھا اور اس کی وجہ سے پُر امن ہوں اور رستے بھی مامون ہوں، اس لئے کہ اگر ایسا نہیں ہوگا تو امام یا تو بے بس ہوگا یا ظالم و جابر، اور اس کے خلاف خروج کرنا اور اس کو معزول کرنا جائز ہوگا بشرطیکہ اس سے فتنہ نہ پیدا ہو ورنہ باغی فتنہ منشاء چھیننے سے بہت صبر کرنا ہی ہے۔

ج۔ خروج مسلح ہو، یعنی قوت کے اظہار کے ساتھ ہو، اور کہا گیا ہے کہ جنگ و قتال کے ساتھ ہو، اس لئے کہ جو فیہ مسلح طور پر امام کی نافرمانی کرے، وہ باغی نہیں ہوگا، اور جو قوت کے اظہار کے بغیر امام کی اطاعت کا قیادہ تار پیچھے نہ لے لیں ہوگا (۲)۔

د۔ ممانعہ سے یہ شرط کافی ہے کہ خروج کرے والوں کا اپنا ایک سربراہ ہو جس کی رائے پر وہ چلتے ہوں، خود وہ مقرر کردہ امام نہ ہو، اس سے کہ جن کا سربراہ نہ ہوں کی شوکت نہیں ہوگی۔

وہ رہا یہ ہے: بلکہ شرط ہے کہ ان میں مقرر کردہ امام ہو۔

اس کے ساتھ ساتھ بخاۃ کے تحقق کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ

(۱) نہایۃ المحتاج ۷/۳۸۲-۳۸۳۔

(۲) ان تمام شرائط کے سلسلہ میں دیکھئے ابن طاہر بن ۳۰۹/۳-۳۱۰، فتح القدیر ۳۰۸/۳، حاشیہ الطحاوی علی تبیین الحقائق ۳/۴۳، المناجیح والاکلیل ۲/۴۷۶، سواہب الجلیل ۲/۴۷۸-۴۷۹، حاشیہ الدسوقی ۳/۴۹۹، المشرح البخیری ۳/۴۷۳، المجلد ۲/۲۱۹، منهاج الطالبین وحصیۃ القلوب ۱/۱۷۰-۱۷۱، نہایۃ المحتاج ۷/۳۸۲-۳۸۳، کشف القناع ۶/۶۱، المغنی ۸/۱۰۷۔

(۳) المغنی ۸/۱۰۷، الدر المختار وحاشیہ ابن عابد بن ۳۱۰/۳، المناجیح والاکلیل ۲/۴۷۶، منهاج الطالبین وحصیۃ القلوب ۳/۴۷۳-۴۷۴۔

(۱) المناجیح والاکلیل ۲/۴۷۸-۴۷۹، نہایۃ المحتاج ۷/۳۸۲-۳۸۳، فتح القدیر ۳/۴۹۳۔  
(۲) المشرح البخیری ۳/۴۷۳۔

ہو قندہ رکے اور تک ہم اس سے نہیں گے۔<sup>(۱)</sup>

اہل قندہ سے تھپار کی فرہنگی:

۹۔ جمہور قندہ بائیں رائے ہے کہ باغیوں اور اہل قندہ کے ہاتھوں تھپار فرہشت کرنا حرام ہے۔ اس لئے کہ یہ معصیت پر تھاہوں کے درو زد کو بند کرنا ہے۔ اہل کوثر ایہ یا معاہدہ میں نہیں دینے کا بھی یہی حکم ہے۔ امام احمد نے فرمایا: ”یہی رسول اللہ ﷺ عن بیع السلاح فی العتہ“<sup>(۲)</sup> (رسول اللہ ﷺ نے قندہ کے زمانہ میں تھپار فرہشت کرنے سے منع فرمایا ہے)۔

حنفی نے صراحت کی ہے کہ ان سے تھپار فرہشت کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس لئے کہ یہ معصیت پر تھاہوں ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ“<sup>(۳)</sup> (ایک دوسرے کی مددگی اور تقویٰ میں کرتے رہو، اور نادار ریاہتی میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو)، اور اس لئے بھی واجب ہے کہ جہاں تک ممکن ہو ان کے تھپار لے سے ہا میں تاک۔ وہ قندہ میں ان کا استعمال نہ کر سکیں، تو ان سے تھپار فرہشت کرنا بد رہہ اہل ممانہ ہا۔

۱۰۔ اگر کہبت کا حکم نفس تھپار کو بیچنے کا ہے جو استعمال کے لئے تیار شدہ ہو، اور اگر یہ یہ معلوم ہو کہ تھپار کا طالب اہل قندہ میں سے ہے تو

جنگ کے راہ سے تیار ہوں تاکہ امام کو معزلی کر کے خود مارت حاصل کر لیں۔ اور اس کے پاس تاویل بھی ہو جو جنگ کی بابت ان کے نقطہ نظر کو جو زفر ہم کرتی ہو، تو یہ امور ان کی بغاوت کی علامت ہوں گے۔

امام کو چاہئے کہ جب اسے اس صورت حال کی خبر پہنچے اور معلوم ہو کہ وہ اسلحہ خرید رہے ہیں اور جنگ کے لئے تیار کر رہے ہیں تو وہ اس کو پکڑ کر قید کر دے یہاں تک کہ وہ اس اسلحہ سے باز آجائیں اور از سر نو تہ کر لیں تاکہ شر کو ہدرامکان دور کیا جائے اس لئے کہ اگر امام ان کی طرف سے جنگ شروع ہونے کا انتظار کرے گا تو سلامت و فائز ممکن نہیں ہوگا کہ مہا۔ اس کی شوکت میں اضافہ ہو جائے اور ان کی عقدہ بدھ جائے، و خصوصاً جب کہ قندہ کی طرف اہل فسادیہ سے بڑھتے ہیں<sup>(۴)</sup>۔ ان سے آغاز جنگ کے سلسلہ میں قتال کا اختلاف ہے جس کی تفصیل آگے کر رہی ہے۔

اسی طرح اگر وہ امام کی مخالفت کرتے ہوئے حق اللہ یا حق الانسان کو روکیں جیسے زکاۃ اور زمین کے شراج کی ادائیگی جو انہوں نے بیت المال کے لئے وصول کر رکھا ہو، ساتھ ہی وہ مردہ اور امام کے خلاف مسلح خروج کے لئے تیار ہوں، اور اس کی پروا بھی نہ ہو تو یہ چیز ان کی بغاوت کی علامت ہوگی<sup>(۵)</sup>۔

۱۱۔ وہ خوارج کی رائے کا اظہار کریں جیسے نادبیہ دہرے والے کی تکفیر، جماعتوں کا ترک، مسلمانوں کے جان و مال کو مباح سمجھنا، ملین وہ ان امور کا ارتکاب نہ کریں، نہ قتال کا قصد کریں اور نہ امام کی اطاعت سے انکس تو یہ بغاوت کی علامت نہیں ہوگی، تو وہ لوگ کسی ایک مقام پر اکٹھا ہو کر نمایاں ہو گئے ہوں، یمن، ایران سے منہ رتی رہا

(۱) نہایہ الکتاب ۷/۳۸۳، کتاب القاتل ۶/۶۶، الفی ۸/۱۱۱۔

(۲) کتاب ۳/۲۵۳، نہایہ الکتاب ۳/۵۵۳، الفی ۳/۲۳۶، اعلام الموقعین ۳/۵۸۳، حدیث ۳۳، یہی رسول اللہ عن بیع السلاح۔۔۔ کوثری نے حضرت عمر بن حصین سے دو سندوں سے نقل کیا ہے، پہلی سند کے درے میں بخاری نے کہا اس کا مرفوع ہوا وہم ہے موقوف ہوا نیا دہجج ہے اور دوسری سند میں بحر القاف ہوئی ہے اس کے بارے میں کہا ہے صیغہ ہے اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا (اسنن الکبریٰ للبخاری ۵/۳۲۷)۔

(۳) سورہ مائدہ ۲۔

(۴) فتح القدیر ۳/۱۱۳، تہذیب الفقہ و صلیہ الفی ۳/۹۳، البدایہ ۷/۱۲۰۔

(۵) شرح الکبیر و صلیہ الدسولی ۳/۲۹۹۔

اس کے ہاتھ فروخت کرنا مکروہ نہیں ہوگا، اس لئے کہ دارالاسلام میں اہل صلیح کو منسوب ہوتا ہے اور حکام کی بنیاد غائب پر بیوقوفی ہے۔  
 یمن اگر اس شے سے قتال نہیں کیا جاتا تو جب تک کہ اس کو اختیار نہ بنایا جائے جیسے لوہا تو اس کو فروخت کرنا مکروہ نہیں ہے، اس لئے کہ معصیت کا تحقق یمن اختیار کے پینے سے ہے نہ کہ لوہا سے، فقہاء نے لوہا کو سزائی پر قیاس کیا ہے جس سے گائے کے آلات بنائے جاتے ہیں کہ اس سزائی کا فروخت کرنا مکروہ نہیں ہے اس لئے کہ بدعت جو سزائی قائل تھے نہیں ہے بلکہ اس کا حار استعمال ہوگا ہے۔ لوہے کو اہل حرب کے ہاتھ پہنچنا اگرچہ مکروہ تحریمی ہے یمن اہل یمن کے ہاتھ فروخت کرنا جائز ہے، اس لئے کہ وہ لوہے کو اختیار بنائے گا۔ واقعہ نہیں پاتے ہیں، کیونکہ اہل کافہ عموماً توپ کی وجہ سے یا ان کی جمعیت منتشر ہو جائے گی وجہ سے زوال کے قریب ہوتا ہے، اہل حرب کا معمد اس کے ہر طرف ہے (۱)۔

ابن عابدین سے کہتے ہیں کہ یہی ہوئے کو طابہ سمجھا ہے اور فرمایا ہے: مجھے اس موضوع پر کسی کا حکم نہیں ملا (۲)۔

باغیوں کے تئیں مام کی ذمہ داری:  
 سب - قتال سے پہلے:

۱۰ - مام کو چاہئے کہ اپنے خلاف شرمین کرے، مام لے باغیوں کو جمعیت میں لوٹ آنے اور اپنی اطاعت میں داخل ہو جائے لی عورت دس ٹایہ وہبت مام لیں اور عورت قبول کر میں، مریوں فیعت سے شرمین ہو رہو جائے، اس سے کہ اس کی توپ کی امید ہوتی ہے، مام ان سے شرمین کی وجہ دریافت کرے، اگر مام کی جانب سے ہی ظلم کی وجہ سے شرمین

ہو تو اس ظلم کو وہ دور کرے، اگر وہ کوئی ایسی وجہ بتائے جس کا زائد ممکن ہو تو اس کا ارادہ کرے اگر کسی شے کا ظہر کریں تو اس کی وضاحت کرے (۱)۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے قتال سے پہلے صلیح کا حکم دیا ہے، فرمایا: "وَلَوْ كُنَّا ظَالِمًا لَلَمَسْنَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الْفُلُوعَا" (۲) (اور اگر مسلمانوں کے دورود میں جنگ کرنے لگیں تو ان کے درمیان صلیح کرے)، اور اس سے بھی کہ اس کو رہنا اور اس کا شرمین مام مقصود ہے نہ کہ اس کو قتل کرنا اور یہ مقصود محض گفتگو سے حاصل ہو سکتا ہو تو وہ قتال سے بہتر ہے کہ اس میں دونوں فریق کا نقصان ہے، اس (اصلاحی کوشش) سے پہلے ان سے قتال کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ یہ کہ ان کے شر کا اندیشہ ہو، اور اگر وہ مہبت طلب کریں (۳) اور ان کا قصد بظاہر طاعت کی طرف لوٹ آنے کا ہو تو مام ان کو بات دے گا۔

ابن اُمید نے فرمایا: اس مام پر اس تمام اہل علم کا جماع ہے یمن سے میں، اتف ہوں (۴)۔ اب اس قشری شرمین سے فرمایا: مام ان کو ایک قسرت جیست جیسے، یوم یاتیں یوم کی مہبت دے گا (۵)۔

دراثر مود اپنی طاعت پر ہر ر کریں بعد اس کے کہ مام نے ان کے پاس کسی طاعت اور نیے خواہ کو دعوت کے لئے بھیجا ہو جو ان کو ترجیحی مرتبہ میں معذ کے رمیہ اختیار باقیعت کرے گا، دینی اتھو، رکفر کے ایسی نہ ارانے لی خوبی بتائے گا، پھر وہ ہر ر کریں تو ان سے عدل

(۱) تخمین الحقائق ۳۳/۳۳، البدع حاشیہ ابن حلوین ۳۳/۳۳، فتح القدیر ۳۳/۳۳، البدع ۳۳/۳۳، المشرع الکبیر ۳۳/۳۳، المشرع الصغیر ۳۳/۳۳، المہذب ۳۳/۳۳، نہایہ المحتاج ۳۳/۳۳، المصنی ۳۳/۳۳، کتاب الفتن ۳۳/۳۳۔

(۲) سورہ حجرات ۹۔

(۳) المصنی ۳۳/۳۳، کتاب الفتن ۳۳/۳۳۔

(۴) المصنی ۳۳/۳۳۔

(۵) المہذب ۳۳/۳۳۔

(۱) تخمین الحقائق ۳۳/۳۳، صحیح والعیاض ۳۳/۳۳، البدع ۳۳/۳۳۔  
 (۲) حاشیہ ابن حلوین ۳۳/۳۳۔

جنگ روئے گا<sup>(۱)</sup>، اور امام بغیر دعوت کے ان سے قتال کرے تو بھی جائز ہوگا، اس کے کد دعوت واجب نہیں ہے<sup>(۲)</sup>۔

مالکیہ کے نزدیک نہیں گادڑا اور اس کو دعوت دینا واجب ہے جب تک کہ دعوت نہ کریں<sup>(۳)</sup>۔

ترمنظر و رالہ شہ کے لئے ہی کو بھیجا جائے تاہم وہی ہے کہ وہ شخص واقفیت رکھنے والا وزیر یک ہو، اگر ہی اور غرض سے بھیجا جائے تو یہی وصف کا حامل ہونا واجب ہے<sup>(۴)</sup>۔

کسانی نے تفصیل کی ہے فرماتے ہیں: اگر امام کو معلوم ہو کہ وہ ہتھیار بند ہو رہے ہیں اور مقابلہ کے لئے تیار کر رہے ہیں تو اس کو چاہئے کہ نہیں پکڑ لے اور قید کرے تاکہ وہ توبہ کریں، اور اگر امام کو علم ہوئے سے پہلے وہ ہتھیار بند اور قتال کے لئے تیار ہو چکے ہوں تو مناسب ہے کہ پہلے نہیں جرحت کی جائے کی طرف لوٹ آنے کی دعوت دے، حضرت علیؓ کے خلاف جب اہل حیرہ راے سے ترمین یا تو انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو ان کے پاس بھیجا کہ وہ انہیں عدل کی طرف بلائیں، اگر وہ قبول کر لیں تو انہیں چھوڑ دے، اگر انکار کریں تو ان سے قتال کرے۔ اور اگر دعوت سے پہلے امام ان سے قتال کرے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے، اس لئے کہ دعوت ان تک پہنچی ہوئی ہے، کیونکہ وہ اور اسلام میں رہنے والے مسلمان ہیں<sup>(۵)</sup>۔

کسانی سے اپنی سخن گیری میں حضرت ابی عباسؓ سے غل یا ہے، ورنہ مانتے ہیں: جب حیرہ سے شریعت آیا تو ایک احاطہ میں اکٹھے ہو گئے، ان کی تعداد چھ تھی، میں نے امیر المومنین علیؓ سے کہا: میں

ان لوگوں سے بات کرےں۔ انہوں نے فرمایا: مجھے آپ پر اس سے اندیشہ ہے، میں نے کہا: ہم دشمنیں پھر میں نے آپ کو پکڑے پکڑے اور ان کی طرف روانہ ہوا، ان کے پاس پہنچے تو وہ کھٹے تھے، میں نے کہا: میں تم لوگوں کے پاس اصحاب نبیؐ کی طرف سے آیا ہوں، نبیؐ کے پنی زناہی اور اس کے اہل کی طرف سے آیا ہوں، ابھی حضرت پر قرآن نازل ہوا، وہ قرآن کی تاویل سے تم لوگوں کی بہ نسبت زیادہ واقف ہیں، تمہاری جماعت میں ان حضرات میں سے کوئی بھی نہیں ہے۔ اور میں نے کہا: تاؤ، رسول اللہ ﷺ کے اصحاب اور آپ علیہ السلام کے اہل پر تمہارا یہ امتیازت ہیں؟ انہوں نے کہا: تین امتیازت ہیں، ایک یہ کہ انہوں نے اللہ کے دین میں لوگوں کو حکم بنایا، جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **يَا أَيُّهَا الْمَلَأَئِمَّةُ كُونُوا بَيْنَ يَدَيْ الْحُكْمِ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُكْمٌ** (اور حکومت صرف اللہ ہی کا حق ہے)، دوسرے یہ کہ انہوں نے قتال کیا تو نہ تو شرفدار یا ورنہ غنیمت جمع کیا، تو اگر (فریق مقابل) کاڑھے تھے تو ان کی عورتیں اور ان کے موال بہارے لئے حامل تھے، اور اگر مومنین تھے تو ان کا خون ہم پر حرام تھا، تیسرے یہ کہ انہوں نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لفظ بنایا<sup>(۱)</sup>، اور مومنین کے امیر کہیں ہیں تو کافر اس کے امیر ہیں، میں نے کہا: اگر میں تمہیں اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت سنوں جس سے تمہاری اس بات کی تردید ہوتی ہو تو کیا تم لوگ لوٹ آؤ گے؟ انہوں نے کہا: ہاں، میں نے کہا: جہاں تک تمہارا یہ ہتراض ہے کہ انہوں نے اللہ کے دین میں لوگوں کو حکم بنایا تو میں تم کو مانتا ہوں کہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ ایک شریعت کے سلسلہ میں جس کی قیمت

(۱) مہدیہ الحجاج ۱/۲۷۸

(۲) تمییز الحقائق ص ۴۹۳، الدرر وحاشیہ ابن ماجہ ص ۱۱۳

(۳) مشرح الصغیر ص ۳۸۳

(۴) مہدیہ الحجاج ۱/۲۷۸

(۵) الدرر ۲/۲۰۷

(۱) سورۃ احکام ۵۷

(۲) حضرت علیؓ اس بات پر راضی ہو گئے کہ حضرت معاویہؓ کے ہاتھ بے حاشیہ اند میں اپنے نام سے "امیر المومنین" کی عبارت حذف کر دیں۔

ایک معلوم نامہ تیار نہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے پ کا تب سے فرمایا: **اصح**

”ہذا ما قصی علیہ محمد رسول اللہ“ (اس کا فیصلہ محمد رسول اللہ نے کیا ہے) تو اسوں نے بہاء خدا کی قسم اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم آپ کو بیت اللہ سے نہ روکتے اور نہ آپ سے جنگ کرتے۔ آپ نصیحت محمد بن عبد اللہ۔

آپ ﷺ نے فرمایا: ”واللہ بنی لوسول اللہ وبن کلہموسیٰ“ (خدا کی قسم میں یقیناً اللہ کا رسول ہوں، چاہے تم لوگ مجھے سناؤ)۔ اے علیؑ! اصح: ”محمد بن عبد اللہ“ تو رسول اللہ ﷺ تو حضرت علیؑ سے بہتر ہیں، لیکن انہوں نے اپنے نام سے لفظ رسول اللہ نہ لایا، حالانکہ یہ ناماثبوت کامانا میں ہو۔

(اس مناظرہ کے بعد) ان میں سے دوہزار افراد نے رجوع کر لیا اور باقی رہے تو ان سے جنگ کی گئی (۱)۔

آپ نے صراحت کی ہے کہ قتال سے پہلے ضروری ہے کہ وضع حجت اور قطعی دلائل سے ان کے شبہات دور کئے جائیں اور باغیوں کو جماعت میں لوٹ آنے اور امام کی اطاعت میں داخل ہو جانے کی دعوت دی جائے (۲)۔

### ب۔ باغیوں سے قتال:

۱۱۔ امام باغیوں کو دینی اطاعت قبول کرنے کی دعوت دے اور ان کے شبہات دور کرے پھر بھی وہ قبول نہ کریں اور سخت تر ہو بند ہوں اور جنگ کے لئے آمادہ ہوں تو ان سے جنگ سنا جائز ہے، میں کیا

ربیع ورمہ ہے لوگوں کے یہ فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”ولا تفسلوا الضیغہ واثم حرم“ (غیر کو مت مارو جب کہ تم حالت احرام میں ہو)، یہاں تک فرمایا: ”یخکم بہ دوا علی منکم“ (۱) (اور) اس کا فیصلہ تم میں سے وہ معتبر شخص کریں گے)۔ اور اللہ تعالیٰ نے عورت اور اس کے شوم کے سلسلہ میں فرمایا: ”وان حضمہ شقاق ینسہما فابعدوا حکما من اہلہ وحکما من اہلہا“ (۲) (اور اگر تمہیں وہ بوب کے درمیان کشمکش کا علم ہو تو تم ایک ختم مہر کے خادم سے اور ایک ختم عورت کے خادمہ سے مقرر کرو)۔ میں تمہیں اللہ کا وعدہ ہے کہ اگر وہ چھتا ہوں کہ یا مسافروں کے خون و مال کی جان کے تحفظ اور باہمی اصلاح کے لئے لوہوں کا فیصلہ زیادہ بہتر ہے یا ایک یہ شوش کے لئے جس کی قیمت محض ربیع ورمہ ہے؟

اور جہاں تک تمہارا یہ اعتقاد ہے کہ اسوں نے قتال کیا اور نہ گرفتار کیا اور نہ غنیمت جمع کیا تو کیا تم اپنی ماں حضرت عائشہؓ کو گرفتار کرو گے، پھر ان سے بھی وہ چیز حاصل کر لو گے جو ان کے مال و دوسری عورتوں سے حاصل کر لیتے ہو، حالانکہ وہ تمہاری ماں ہیں؟ اگر تم یہاں کرو گے تو کفر کے مرتکب ہو جاؤ گے، اگر تم یہ کہو کہ وہ تمہاری ماں نہیں ہیں تو بھی تم کفر کرو گے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”النبی اؤسی بالمشو میں من انفسہم وادو حہ انہما تہم“ (۳) (نبی مومنین کے ساتھ خود ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ ﷺ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں)۔ اور جہاں تک تمہارا یہ اعتراض ہے کہ انہوں نے اپنے نام سے امیر المومنین کا لفظ نہ لایا تو رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے منقرض کو دعوت دی کہ آپس میں

(۱) سورہ مائدہ ۹۵

(۲) سورہ نساء ۵۵

(۳) سورہ احزاب ۶

(۱) تاریخ ۱۰۴۴ ہجری دیکھئے البدائع ۷/۳۰۹، المصنف ۶/۸، المصنف

۳۱۹/۲، تہذیب الامور ۷/۱۶۸۔

(۲) روح المعانی ۱۸/۱۵۱۔



ہم ان سے قتل کا آغاز کریں یا ہم ان سے اس وقت تک قتال نہ کریں جب تک کہ وہ خود ہی مقابلہ آرائی پر آمادہ نہ ہو جائیں، اس سلسلہ میں دو رجحانات ہیں:

پہلا رجحان: قتال کا آغاز سبباً ہے، اس لئے کہ اگر ہم ان کی جانب سے "مارجنگ کا آغاز کریں گے تو سبباً ہمارے قاتل نہیں ہوگا یہ سبباً خود زائد ہے" نقلی ہے۔ پہلی فرمائے میں یہی حقیقت کا مسلک ہے، اس لئے کہ نص قرآنی میں ان کی جانب سے آغاز قتل کے بغیر حکم آیا ہے: "لَا تَبْغُوا الْبَغْثَ الْاُخْرٰی فَقَاتِلُوا الَّذِیْ نَبِغِیْ" (۱) (پھر اگر اس میں کا ایک مردہ ہو کر رہے ہو تو اس سے بڑھ کر بڑی بڑی ہے)۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "سَبَّحُوحُ قَوْمٍ لِّیْ اَیْمَانِ الرَّمَانِ، اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ، سَمَاءُ الْاَحْلَامِ، یَقُولُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَیْرِ الْبَرِیَّةِ، لَا یَجَاوِزُ اِیْمَانُہُمْ حَاجِرُہُمْ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ کَمَا یَمْرُقُ السَّہْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ، فَاِیْمَا لِقِتْمُوْہُمْ لِقَاتْلُوْہُمْ، لَانْ فِی قَتْلِہُمْ اَجْرًا لِّمَنْ قَتَلَهُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ" (۲) (آخر زمانہ میں ایسے لوگ آئیں گے جو کم عمر اور کم عقل ہوں گے، وہ حضور اکرم ﷺ کی بات نقل کریں گے، یسین ان کا ایمان ان کے طلق سے بھی تجاوز نہیں کرے گا، وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے تو تم جہاں بھی نہیں پائے، ان کو قتل کرو، ان کو قتل کرے پر قیامت کے سبب قتل کرنے والے کو اجر ملے گا)۔

دوسرا رجحان: قتل کرنے کا آغاز وہ اس کی علامت پر ہوتا ہے اور یہ بحث صورت میں علامت ان کی تیاری اور مردہ بندی ہے، اور اگر ہم

(۱) سورہ محرت ۱۶۔

(۲) حدیث: "سَبَّحُوحُ قَوْمٍ لِّیْ اَیْمَانِ الرَّمَانِ" کی روایت بخاری (۱۲۸۳) طبع (۲۸۳) طبع (۱۲۸۳) اور مسلم (۱۶۳۶) طبع (۱۲۸۳) نے کی ہے۔

ان کی جانب سے حقیقت قتال کا آغاز کریں تو یہ چیز ان کی تقویت کا وسیع ثابت ہوگی، اس لئے ان کے شر کے ازالہ کی ضرورت کے پیش نظر حکم کاہ امدامت پر ہوگا اور اس سے بھی کہ امام کے خلاف شروع کی وجہ سے وہ مفرمان قرار پائے، تو ان سے قتال جائز ہے جب تک کہ وہ مفرمانی سے باز نہ آجائیں، اور حضرت علیؑ سے خوارج کے بارے میں جو منقول ہے کہ "ہم تم سے قتل نہیں کریں گے جب تک کہ تم ہی ہم سے قتال نہ کرو" تو اس کا مصعب یہ ہے کہ جب تک کہ تم ہم سے قتال کا حزم نہ کرو، اور اگر ان کو قید کر کے رکھو، تو یہ ممکن ہو جب کہ وہ تیاری نہ چھوڑیں تو ایسی ہی یا جائے گا اور ہم ان سے قتال نہیں کریں گے، اس لئے کہ قتل سے کم از صورت سے ان کے شر کا دفعہ ممکن ہے (۱)۔

ان کے ساتھ جنگ میں خود پہل کرنے کے جواز کی رائے فقہاء و متاخرین نے اختیار کی ہے، چنانچہ کشاف القناع میں ہے: اگر وہ رجوع سے انکار کریں تو امام ایں نیعت کرے گا، مرقال کا خوب دلائل گا، اگر رجوع کر کے اطاعت اختیار نہیں تو ایں چھوڑ دے گا، ورنہ اگر وہ ان سے جنگ کرنے پر کاربند ہو تو ان سے جنگ سناں پر واجب ہوگا، اس لئے کہ صحابہ برام کا اس پر رجاء ہے (۲)۔

اور ارتحان: قدوری نے نقل کیا ہے کہ امام ان سے جنگ کا آغاز نہیں کرے گا جب تک کہ وہ خود نہ پہل کریں، یہی رائے کاسانی اور عمال نے بھی روایت کی ہے، کاسانی کہتے ہیں: اس لئے کہ ان سے قتال ان کے شر کے دفعہ کے لئے ہے، ان کے شرک کے شرک کی وجہ سے نہیں ہے، کیونکہ کہ وہ مسلمان ہیں، لہذا جب تک ان کی جانب سے شر کا آغاز نہیں ہو امام ان سے قتال نہیں کرے گا، اس سے

(۱) تبیین الحقائق ۳/۲۴۳، الفتح ۱۱/۲۱۱۔

(۲) کشاف القناع ۱/۱۶۲، دیکھئے: الفتنی ۱۰۸/۸۔

اختیار کرے اور اپنے گھر میں بیٹھ جائے تو یہ قیوں بھی اس صورت پر محمول ہے کہ امام نہ ہو، اور جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے: "إِذَا لَقِيَ الْمُسْلِمَانِ بَعْضُهُمَا فَاَلْقَا الْقَاتِلَ وَالْمَقْتُولَ فِي الْمَارِ" (۱) (اگر دو مسلمان اپنی تلواروں سے ٹکریں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے) تو یہ حکم اس صورت پر محمول ہے کہ وہ دونوں عصیت اور (جائی) حمیت میں لڑتی لڑیں۔ یاد دہانہ اور حکومت کے لئے لڑیں۔

۱۱۔ اگر سلطان خام ہو، لوگوں کی ایک جماعت ظلم کے خاتمہ کے لئے اس کے خلاف شریعت کرے، اور امام سے صلح کے خاتمہ کا مطالبہ یا جائے تو وہ قبول نہ کرے تو لوگ نہ تو سلطان کی معافیت کریں، نہ باغیوں کی مدد (۲)، اس لئے کہ غیر عادل کی معافیت واجب نہیں ہے، امام مالک کہتے ہیں: اس سے اور جس چیز کا اس سے مطالبہ ہے دونوں سے صرف نظر کرو، اللہ تعالیٰ ایک خام سے دوسرے خام کے رعبہ انتقام لے گا پھر ان دونوں سے انتقام لے لے گا (۳)، اور ثانیہ نے صراحت کی ہے کہ اگر وہ امام کے خلاف خروج کریں - خود امام خام ہو - تو باغیوں سے قریب رہنے، لے مسلمانوں پر واجب ہے کہ امام کی اعانت کریں تاکہ ان کی شوکت ختم ہو جائے (۴)۔

باغیوں کی مدافعت کے لئے امام کے تعاون کے وجوب پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ روایت دلیل ہے جس میں

کہ مسلمانوں سے قتال صرف و قاعاً جائز ہے، برخلاف کافر کے کہ کفر بذات خود قبیح ہے (۱)، اس لئے کہ بعض مالکیہ نے ظاہر سمجھا ہے، اور یہی ثانیہ کا مسلک، اور امام احمد بن حنبل کا قول ہے، اس لئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ وہ ان سے جنگ کا شمار نہ کریں جنہوں نے اس کے خلاف شریعت کیا ہے اور اگر قتل کے بغیر اس کا دفاع ممکن ہو تو قتل جائز نہیں ہے، اور اس سے قبل ان سے قتال جائز نہیں ہے الا یہ کہ حملہ آور کی طرف ان کے شر کا خوف ہو جائے، اور بن تیمیہ نے کہا: "الفضل یہ ہے کہ ان کو چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ خود غارت کریں" یعنی جنگ کا آغاز کریں (۲)۔

باغیوں سے جنگ میں معافیت:

۱۲۔ باغیوں سے جنگ کے لئے امام کسی کو بلائے تو اس پر قبول کرنا فرض ہے، اس لئے کہ غیر معصیت میں امام کی معافیت فرض ہے۔

بن عابدین کہتے ہیں: ہر اس شخص پر جو مقابلہ کی سکت رکھتا ہو امام کی معیت میں جنگ کرنا واجب ہے، الا یہ کہ زمین کا سب امام کا یہ ظلم ہو جس میں کوئی شبہ نہ ہو، چونکہ ایسی صورت میں ان کے انصاف کے لئے ان کا تعاون کرنا ممکن ہو تو واجب ہے، اور جو شخص سکت نہ رکھتا ہو وہ اپنے گھر میں بیٹھے، اور اپنی پابلیش صحابہ کرام سے متعلق مرویہ ان کا یہ عمل محمول کیا گیا ہے کہ فتنہ کے زمانہ میں انہوں نے ناروشتی اختیار کی، اور بعض صحابہ کرام کو تو قتال کے حال ہو سہ میں ہی تر تھا۔

۱۱۔ امام ابوحنیفہ سے جو یہ قول مرویہ ہے کہ "اگر مسلمانوں کے درمیان فتنہ واقع ہو تو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ فتنہ سے ناروشتی

(۱) حدیث: إِذَا لَقِيَ الْمُسْلِمَانِ - کی روایت بخاری (طبع ۱۳۰۳ھ) ۳/۳۷۱ (۲) الدرر المفقار وحاشیہ ابن عابدین ۳/۳۷۱ طبع ۱۳۰۳ھ (۳) الدرر المفقار وحاشیہ ابن عابدین ۳/۳۷۱ طبع ۱۳۰۳ھ (۴) حاشیہ الدرر المفقار ۳/۳۷۱ طبع ۱۳۰۳ھ

(۱) الدرر المفقار وحاشیہ ابن عابدین ۳/۳۷۱ طبع ۱۳۰۳ھ (۲) حاشیہ الدرر المفقار ۳/۳۷۱ طبع ۱۳۰۳ھ (۳) حاشیہ الدرر المفقار ۳/۳۷۱ طبع ۱۳۰۳ھ (۴) حاشیہ الدرر المفقار ۳/۳۷۱ طبع ۱۳۰۳ھ

(۱) حاشیہ الدرر المفقار ۳/۳۷۱ طبع ۱۳۰۳ھ (۲) حاشیہ الدرر المفقار ۳/۳۷۱ طبع ۱۳۰۳ھ (۳) حاشیہ الدرر المفقار ۳/۳۷۱ طبع ۱۳۰۳ھ (۴) حاشیہ الدرر المفقار ۳/۳۷۱ طبع ۱۳۰۳ھ

(۱) الدرر المفقار وحاشیہ ابن عابدین ۳/۳۷۱ طبع ۱۳۰۳ھ (۲) حاشیہ الدرر المفقار ۳/۳۷۱ طبع ۱۳۰۳ھ (۳) حاشیہ الدرر المفقار ۳/۳۷۱ طبع ۱۳۰۳ھ (۴) حاشیہ الدرر المفقار ۳/۳۷۱ طبع ۱۳۰۳ھ

وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:  
 "مَنْ أَعْطَى إِمَامًا صَفْحَهُ يَدَهُ وَثَمَرَهُ قَلْبَهُ قَلْبُطَعَهُ أَنْ  
 اسْتَطَاعَ، فَإِنْ جَاءَ أَحَرٌ يَدْرَعُهُ فَاصْرَبُوا، عَقِبِ الْإِحْرَاءِ" (۱)  
 (جس شخص نے کسی امام کو اپنے ہاتھوں کا معاملہ اور اپنے قلب کا ثمرہ  
 دیا وہ اس کی طاعت استطاعت بجز ترے بچے اور وہ شخص آخر اس  
 سے فرار نہ کرے تو دوسرے کی رونا مارا)۔ اور اس لئے بھی کہ جس  
 کی امامت ثابت ہوگئی اس کی طاعت واجب ہوئی۔ دلیل حدیث  
 مذکور "يُحْرَجُ قُلُوبُ لِي أَحَرِّ الزَّمَانِ..." ہے (۲)۔

باغیوں سے قتال کی شرائط و اس کے امتیازات:

۱۳- اگر باغیوں کو بیعت کرنے سے کوئی قائد نہ ہو اور وہ امام کی  
 طاعت کی جانب رجوع اور جماعت میں شامل ہونا قبول نہ کریں یا  
 تو پہرہ قبول نہ کریں اگر امام کے قبضہ میں ہوں، ورنہ ہم سے قتال کا  
 روادار نہیں تو ان سے قتال واجب ہے (۳) بشرطیکہ وہ اہل عدل کی  
 عزت و حرمت سے چمبیہ خونی کریں یا ان کی وجہ سے مشرکین سے حما  
 معطل ہو جائے۔ یہ بیت المال کے حقوق میں دیکھ لے نہیں جو ان کا  
 نہیں ہے، یہ جوان پر جب الامار ہے اس کی اولاد کی ساری ساری  
 یہ پیسے امام کی معزولی کا مظاہر کریں جس کی بیعت معتقد ہو چکی ہے،  
 جیسا کہ ماہری کے فرمایا ہے "اور رٹی سے کہا ہے: ریا و مناسب یہ  
 ہے کہ ان سے قتال مطلقاً جب ہے، اس لئے کہ ان باغیوں کی  
 موجودگی سے، خواہ مذکورہ امور نہ پائے جائیں، مفاسد پیدا ہوں گے،  
 اور بہا و فاساد کا تر رک ممکن نہ ہوگا بالخصوص جب کہ وہ امام کے

(۱) حدیث: "مَنْ أَعْطَى" کی روایت مسلم (۳۷۳۷ طبع النسخ) نے کی

ہے۔

(۲) ابن ابی شیبہ ۱۰۵/۸۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۳، حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸، حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸۔

قبضہ سے نکل چنے اور قتال کے لئے قادیان چلے ہوں"۔  
 ان کے شر کا زہر سی آساں تر شل سے نمٹیں ہو تو ضروری حد  
 تک اس شل کا اپنا واجب ہے اس سے کہ اس سے جنگ کے سے  
 یہ شرط ہے کہ اس کے شر کو دفع کرنے کے سے قتال کے سے کوئی  
 راستہ نہ درو یا ہو، تو اگر شخص تنگ سے حصوں متعقد ممکن ہو تو وہ قتال  
 سے زیا دہ بہت ہے (۴)۔

باغیوں سے قتال کی کیفیت:

۱۴- باغیوں سے قتال، اصل اختیارات تفریق کو قائم کرنے کے  
 لئے یا جانا ہے، انہیں نہ کار نہیں تر رادیا جانا، اس سے کہ وہ تاویل  
 کرنے والے ہوتے ہیں، اسی لئے باغیوں سے قتال اور کفار سے  
 قتال کے درمیان گیارہ باتوں میں فرق ہے: باغیوں سے قتال کا  
 مقصد ان کو برکشی سے باز رکھنا ہے، ان کا قتل نہیں، ان میں سے جو  
 میدان جنگ سے بھاگ جائیں ان میں چھوڑ دیا جائے گا، ان کے  
 زخموں کو قتل نہیں یا جائے گا، نہ ان کے قیدی قتل کے  
 جائیں گے (۵)، نہ ان کے اموال غنیمت بنائے جائیں گے، نہ ان  
 کے بچے رفتار کئے جائیں گے، نہ ان کے خلاف مشرکین کی مدد لی  
 جائے گی، نہ ان سے مال پر صلح کی جائے گی، نہ ان کے مقابلہ میں  
 نوپ و نیر و اسلحہ نصب کئے جائیں گے، نہ ان کے گھروں کو جلا دیا  
 جائے گا، نہ ان کے درخت کاٹے جائیں گے (۶)۔

اگر باغی کسی ایک مقام پر تدارش ہو رہا ہو جائیں، یا کسی

(۱) نہایہ الحجاج ج ۱ ص ۸۶، ابواب ۲ ص ۲۲۲۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۳، حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۰۳، حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸۔

(۴) حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸، حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸، حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸۔

حاشیہ ابی داؤد ج ۱ ص ۲۸۸۔

گروہوں میں پناہ لیں اور ان کے شرکار اور بغیر قتال کے ممکن نہ ہو تو ان سے قتال کرنا جائز ہوگا تا آنکہ ان کی جمعیت منتشر ہو جائے، اور ان کی تیاری رہینے کے بعد قید و رقتاری سے ان کا ٹھہرا یا جاسکتا ہو تو یہی طریقہ پناہ جائے گا، اس لئے کہ ان سے جہاں صرف اس حد تک ضرر کی ہے کہ ان کا ٹھہرا ہو جائے جیسا کہ پیچھے ذکر ہوا، حضرت علیؓ نے اہل حرہ و عفرہ سے یہاں کے مقام پر صحابہ کرام کی موجودگی میں قتال یہاں جو نبی اکرم ﷺ کے اس قول کی تصدیق تھی کہ ”ان قتال علیٰ شریہ القرآن و علیٰ یفضل علیٰ تلویہ“ (۱) (میر قرآن کے نزول پر قتال کروں گا اور میرا قرآن کی تاویل پر قتال کریں گے)، تاویل کی بنا پر قتال دراصل باغیوں سے قتال ہے جیسا کہ مصنف ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رہا قند نے اہل حق سے قتال کیا (۲)۔

مگر امام ان سے قتال کرے اور انہیں شکست دے دے۔ اور وہ  
واپس بھی گئے تھیں اور امام ان کی جانب سے مضمین ہو جائے یا وہ  
تخصیر نہ اں کر پا شکست کھا کر جنگ بند کر دیں یا زخمی یا گرفتار ہو کر  
جنگ کے قاتل نہ رہیں تو اہل عدل کے لئے جائز نہیں ہے کہ ان کا  
پیچھا کریں اور ان کے زخمیوں کو قتل کریں اور ان کے قیدیوں کو قتل  
کریں، اس سے کہ ان کے شر سے فائدہ حاصل ہو چکا ہے، اسی طرح  
ان کے بچوں کو شرفِ قتل نہیں کیا جائے گا نہ ان کا مال تقسیم یا جائے گا،  
حضرت علیؓ کا ارشاد ہے: ”شکست کے بعد نہ میدان میں موجود شخص کو  
قتل کیا جائے گا اور نہ بھی گنے والے کو، نہ ان کا شہر فتح کیا جائے گا، نہ

( ) حدیث: ”ای ناقص...“ بخود انھیں نے ”نافرمانی“ میں روایت کیا ہے اور کہہ اس کی روایت تمہا جائز ہے کی ہے جو انھیں ہے (کنز العمال ۱۱/۶۱۳ طبع امرتسرہ)۔

(۳) المدخل ۱/ ۱۴۰۴، الفتح ۱/ ۱۴۰۴، حاشیہ ابن علی بن سر ۱۱، تہذیب المتألفین ۲/ ۲۷۳، شرح الکبیر وحاشیہ المدنی ۱/ ۲۹۹، الفرج و کلیل ۱/ ۲۷۸، انوار ۲/ ۲۱۹، النہج ۱/ ۱۰۸۔

ان کی عورتوں کو باندی بنا کر حلال قرار دیا جائے گا، اور نہ ان کا مال لوٹا جائے گا، بلکہ انہوں نے باغیوں سے فرمایا کہ جو اپنی چیز پہچان لے اسے حاصل کر لے، یعنی جو باغی اپنا سامان پہچان لے سے وہ اس لے لے، جنگ جمل میں آپؐ نے فرمایا: کسی بھگنے والے کا پیچھا مت کرو، کسی زخمی کو قتل نہ کرو، کسی قیدی کو قتل نہ کرو، اور عورتوں کو کچھ نہ کرو۔<sup>(۱)</sup> اور اس لیے بھی کہ ان سے قتال کا شر اور کرنے اور نہیں اطاعت گزار بنانے کے لئے کیا جاتا ہے، یہیں قتل سرما مقصود نہیں ہے<sup>(۲)</sup>، ابن قتہ لہد کہتے ہیں: ہمارے علم کے مطابق ان کے ہواں کو غنیمت بنانے اور ان کے بچوں کو قیدی بنانے کی حرمت میں ہل ملم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں، اس سے کہ ان کا خون مسموم ہے، ان کے شر کے ازالہ اور ان سے قتال کی ضرورت کے بقدر یعنی ان کا خون اور مال مباح ہوا ہے، لہذا اس مقصد کے علاوہ ان کا خون بھی حرام باقی رہے گا۔<sup>(۳)</sup>

شافیہ کی رائے یہ ہے کہ اگر باغیوں کا اپنا گروہ اور رہنما مقام پر ہو جہاں وہ ہٹا دیتے ہوں، اور گروہ کے ان تک پہنچنے کی توقع عام طور پر نہ ہو، اور جنگ قائم ہو اور مناسب حالت ہو کہ سب گروہ میں پہنچے گا، تو ایسی صورت میں بھاگنے والے باغیوں سے قتل نہیں کیا جائے گا، ان کے زخمیوں کو قتل نہیں کیا جائے گا کہ ان کے شر سے میں بچتا ہے، والا یہ کہ وہ اپنی رحمت کی نیت رکھتے ہوں۔

لیکن ان کا رُوح اتر قریب کے مقام پر ہو، اور عموماً سب  
پہنچاتا ہو اور جنگ قائم ہو تو ایسی صورت میں ن کا چھپنا کرنا، اور

(۱) الفج ۳۱۱، ۳۰۸، ۳۰۷، ۳۰۶، ۳۰۵، ۳۰۴، ۳۰۳، ۳۰۲، ۳۰۱، ۳۰۰، ۲۹۹، ۲۹۸، ۲۹۷، ۲۹۶، ۲۹۵، ۲۹۴، ۲۹۳، ۲۹۲، ۲۹۱، ۲۹۰، ۲۸۹، ۲۸۸، ۲۸۷، ۲۸۶، ۲۸۵، ۲۸۴، ۲۸۳، ۲۸۲، ۲۸۱، ۲۸۰، ۲۷۹، ۲۷۸، ۲۷۷، ۲۷۶، ۲۷۵، ۲۷۴، ۲۷۳، ۲۷۲، ۲۷۱، ۲۷۰، ۲۶۹، ۲۶۸، ۲۶۷، ۲۶۶، ۲۶۵، ۲۶۴، ۲۶۳، ۲۶۲، ۲۶۱، ۲۶۰، ۲۵۹، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۵۳، ۲۵۲، ۲۵۱، ۲۵۰، ۲۴۹، ۲۴۸، ۲۴۷، ۲۴۶، ۲۴۵، ۲۴۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۴۱، ۲۴۰، ۲۳۹، ۲۳۸، ۲۳۷، ۲۳۶، ۲۳۵، ۲۳۴، ۲۳۳، ۲۳۲، ۲۳۱، ۲۳۰، ۲۲۹، ۲۲۸، ۲۲۷، ۲۲۶، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۲۲۰، ۲۱۹، ۲۱۸، ۲۱۷، ۲۱۶، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲، ۲۰۱، ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۹۷، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱.

(۲) محبوب ۳۱۹، انجمن ۱۱۵۔

$$-11\sqrt{-11} \cdot A_1^{(2)} \quad (3)$$

ن کے زخمیوں کو قتل کرنا جائز ہوگا، اور اگر ان کا ردود و بدین باغیوں تک اس کا پہنچنا عام طور پر متوقع ہو اور جنگ بھی قائم ہو اور اس کا غالب گمان ہو جائے تو اس صورت میں ان سے قتال ہی مناسب ہے<sup>(۱)</sup>۔

اور اسی سے قریب مالکیہ کی رائے ہے، چنانچہ انہوں نے صراحت کی ہے کہ ان پر غلبہ پا کر ان کی جانب سے اطمینان ہو جائے تو نہ تو شکست خوردہ کا پیچھا کیا جائے گا اور نہ زخمی کو مارا جائے گا<sup>(۲)</sup>۔

حنابلہ نے یہ صراحت کی ہے کہ باغی اگر جنگ بند کر دیں جو وہ اس طور پر ہو کہ وہ امانت قبول کر لیں، یا تمنا رائل، یا قسمت کھا جائیں اور اپنے رد میں حاکمیں یا نہ لیں یا زخمی یا برفاری کی وجہ سے جنگ کے قائل نہ بنیں تو ایسی صورت میں اس کو قتل کرنا اور بھگنے، لے کر پیچھا کرنا حرام ہے، اور قتل کرے ایسی رویت و آثار غل کی ہیں ان میں بھگنے والے کو قتل کرے، زخمی کو مارنے والے اور قیدی کو قتل کرے کی ممانعت آتی ہے، یہ روایات عام ہیں، پھر انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ ان سے قتال کا مقصد ان کو روکنا ہے اور وہ مقصد حاصل ہو چکا ہے، لہذا ان کو قتل کرنا جائز نہیں ہوگا جیسا کہ حملہ آور کو قتل کرنا ایسی صورت میں جائز نہیں ہوتا، اور ان کو جسدہ کے اندیشہ سے بھی کہ اس کا گرد ہے قتل نہیں کیا جائے گا جیسا کہ اگر اس کا کوئی ردود نہ ہو<sup>(۳)</sup>۔

جہاں تک حمیر کا تعلق ہے تو انہوں نے صراحت کی ہے کہ اگر باغیوں کا رد ہو جہاں وہ ہتھیار لیتے ہوں تو ایسی صورت میں ہی تفصیل کے بغیر اہل عدل کو چاہئے کہ بھگنے والے کو قتل کریں اور

(۱) مہیۃ المحتاج ۲/۳۸۶۔

(۲) شرح الکبیر و جامعہ ردی ۲/۳۹۹-۳۰۰، ج ۱، ص ۲۷۸۔

(۳) مہیۃ المحتاج ۲/۳۸۶۔

زخمیوں کا خاتمہ کریں تاکہ وہ اپنے ردود سے جائز نہ بن جائیں، اور اس کے رد میں محفوظ ہو جائیں اور پھر پست اہل عدل پر حملہ کریں، اور اس کے قتل کے بعد کے لئے اس کی جانب سے قتال کی صرف ممانعت کا پایا جانا کافی ہے، حقیقت قتال ضروری نہیں، اور اس سے بھی نہ کر باغیوں کا ردود تو اس کا قتل امانت کے رد سے باہر نہیں ہوگا کیونکہ امانت اپنے رد میں شامل ہو جائے گی اور اس کا شرط پہلے کی طرح پھر لوٹ آئے گا، فقہاء حنفیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؑ کا قتل اس صورت کی ممانعت ہے جب کہ اس کا ردود نہ ہو<sup>(۱)</sup>۔

یہ سر پرکار باغی عورت:

۱۵- جمہور فقہاء (حنفی، مالکیہ، شافعیہ، حنبلیہ) کی رائے ہے کہ باغیوں میں شامل عورت اگر قتال کر رہی ہو تو اسے قید یا بھگے گا صرف دور ان مقابلہ ہی اسے قتل کی اجازت ہے، قید اس لئے کیا جائے گا کہ وہ معصیت پر ہے اور تاکہ اس سے شر و فتنہ سے روکا جائے<sup>(۲)</sup>۔

مالکیہ کہتے ہیں کہ اگر عورتوں کا قتل محض جوش و لات سے اور پھر پھینکنے کی صورت میں ہو تو انہیں قتل نہیں کیا جائے گا<sup>(۳)</sup>۔

باغیوں کے اموال کو غنیمت بنانا، ان کو ضائع کرنا اور ان کا ضمان:

۱۶- فقہاء اس بات پر اتفاق ہے کہ باغیوں کے اموال کو غنیمت نہیں بنایا جائے گا، نہ انہیں تقسیم کیا جائے گا اور نہ ان کو ضائع کرنا جائز ہوگا، بلکہ ضروری ہے کہ اموال نہیں لوٹا کرے جائیں، بیس نام کو

(۱) البدائع ۲/۳۰۰-۳۰۱، ص ۳۰۰۔

(۲) فتح القدیر ۲/۳۱۲، حاشیہ من طبعہ ۳۰۰، تمہید الحقائق ۳/۳۹۵، بحر

الرائق ۵/۱۵۲، حاشیہ رد المحتار ۲/۳۹۹، مہیۃ المحتاج ۲/۳۸۶۔

(۳) ج ۱، ص ۲۷۸، شرح المنیر ۲/۳۰۰۔

چاہئے کہ اس کی شوکت کو تو ذکر ان کے شر کو دفع کرنے کے مقصد سے اس کے اموال کو روک لے یہاں تک کہ وہ تو بہ ترس تب انیس اموال لوٹا دے کہ بضرورت تم ہوئی، اور قسمت بنانا درست نہیں ہے، اور ترس کے اموال کھوڑے وغیرہ کی مثل میں ہوں جن کی حفاظت کے سے اثر جات دکھارہو تے ہیں تو بہتہ یہ ہے کہ انیس فرخت کر کے اس کی قیمت رکھ لی جائے۔

ن کے مالی نقصان پر ضمان کے مسئلہ میں تفصیل ہے، عادل اگر دوسرا قتل ہوئی کی جا یا مال کو قتل کے سبب یا قتل کی ضرورت کے تحت ضائع کرے تو وہ ضامن نہیں ہوگا، اس لئے کہ ان کا کچھ مال جیسے کھوڑ ضائع سے بغیر اس کا قتل ممکن ہی نہیں ہے اور دوسرا ہو کر لڑ رہے ہوں تو ان کے جانور کو زخمی کرنا جائز ہوگا، تو جب جان تلف کرنے پر ضمان نہیں ہے تو مال ضائع کرنے پر ضمان بدرجہ اولیٰ نہیں ہوگا۔

مگر قتل کی حالت اور اس کی ضرورت نہ ہوتی ان کے مکانات نہیں ہائے جا میں گئے اور ان کے درخت نہیں کاٹے جا میں گئے، اس لئے کہ اگر مقابلہ کے دوران ان کا مال امام کے ہاتھ لگ جائے تو اس کا حکم یہ ہے کہ وہ اسے محفوظ رکھے تاکہ انہیں و لوٹا دے، لہذا ان کے اموال نہیں لوٹے جائیں گے، اس لئے کہ ان اموال پر وراثت کے حکام برقرار ہیں، ان سے مقابلہ صرف اس لئے یا جارہا ہے کہ انہوں سے بی بدعت بیگ کر لی ہے، لہذا یہ مقابلہ ایک حد کی طرح ہے جو ن پر قائم کی جارہی ہے<sup>(۱)</sup>۔

ماوردی نے ضمان کو اس صورت کے ساتھ مقید کیا ہے کہ جنگ سے باہر اپنے سکون قلب و انتقام کی نیت سے ان کا مال ضائع یا گیا ہو، مگر باغیوں کو مذکور کرے اور خلست دینے کی غرض سے مال

(۱) حاشیہ الدہلوی ص ۳۰۰، ص ۲۷۸/۶، ص ۲۷۹/۲۷۸

ضائع یا یا ہو ضمان نہیں ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

زیلعی اور ابن عابدین نے باغیوں کے سر و بند ہونے اور شریعت کرنے سے پہلے یا ان کی قوت ٹوٹ جانے اور جمعیت منتشر ہو جانے کے بعد ہونے والے نقصان پر ضمان کو محمول کرنے کو ظاہر سمجھا ہے<sup>(۲)</sup>۔

اہل عدل کا باغیوں کو نقصان پہنچانا:

۱۷- زیلعی نے مرخصانی سے نقل کیا ہے کہ عادل اگر باغی کی جان یا مال کا اضافہ کرے تو وہ ضامن نہیں ہوگا اور نہ گنہگار ہوگا، اس لئے کہ وہ ان کے شر کے ازالہ کے لئے ان سے قتل پر مامور ہے۔ محیط میں ہے: اگر اس نے باغی کا مال ضائع کر دیا تو ضمان لیا جائے گا، اس لئے کہ باغی کا مال ہمارے حق میں معصوم ہے اور ضمان لازم کرنا ممکن ہے، لہذا ضمان واجب تر اردینے میں فائدہ ہے<sup>(۳)</sup>۔

باغیوں کا اہل عدل کو نقصان پہنچانا:

۱۸- اگر مقامات کرنے والے اہل عدل کا مال ضائع کر دیں تو ن پر کوئی ضمان نہیں ہے، اس لئے کہ وہ تامل کرنے والا یک گروہ ہے، لہذا انہیں اہل عدل کی طرح ضمان تر نہیں دیا جائے گا، اور اس لئے بھی کہ وہ مال ہمارے حق میں تحفظ رکھتا ہے، اور شارح کے حق میں سناد کو تحفظ حاصل نہیں ہے، اور اس لئے بھی کہ ان کو ضمان تر ار دینے کے نتیجے میں اطاعت شعاری کی طرف سے انہیں نفرت ہو جائے گی، چنانچہ عبد الرزاق نے اپنی سند سے زہری سے روایت کیا ہے کہ سیمان بن شام نے زہری کو لکھ کر ایک ایسی عورت کے بارے میں دریافت کیا جو اپنے شوہر کے پاس سے چلی گئی، پتی قوم

(۱) نہایہ الخصال ص ۳۸۵/۷

(۲) حاشیہ ابن عابدین ص ۱۲۳، تمییز الحقائق ص ۲۹۶/۳

(۳) تمییز الحقائق ص ۲۹۶/۳

اگر باقی تو پھر نہیں اور رجوع نہیں تو اہل حق کے جو اموال اس کے پاس ملیں وہ وہیں ملے لے جائیں گے، اور جو اموال اسوں نے خرچ کر لے ہوں وہ اس سے وہیں نہیں لے جائیں گے خود وہ مال دار ہوں۔ اس لئے کہ وہ تاویل کرنے والے ہیں۔

اگر باقی ہی اہل عدل کو معزک کے ساتھ و قتل کر دے تو اس کو قتل یا جائے گا، اس لئے کہ اس باقی نے تھیہ رکھا مگر وہ اس کے قتل یا ہے۔ اور زمین میں فساد برپا کرنے کی کوشش کی ہے جیسے رہنما کرتے ہیں، اور ایک قول یہ ہے کہ اس باقی کا قتل ضروری نہیں ہے، یہی رائے حنبلیہ کے نزدیک صحیح ہے، اس سے کہ حضرت علیؑ کا ارشاد ہے: ”اگر میں چاہوں تو معاف کر دوں اور اگر چاہوں تو قتلاں لوں“ (۲)۔

### باقی مقتولین کا مسئلہ کرنا:

۱۹- باقی مقتولین کا مسئلہ کرنا حنبلیہ کے نزدیک مکروہ تحریمی ہے، مالکیہ کے نزدیک حرام ہے، جناب تک ان کے سر منتقل کرنے کا سوا حل ہے تو حنبلیہ نے کہا: ان کے سر کاٹ کر شہر میں کھانا کر دیا جائے، اس لئے کہ یہ مسئلہ ہے، بین بعض متاثرین حنبلیہ نے اس کو یہی صورت میں جاری کر دیا ہے جب اس سے اہل عدل کے اطمینان قلب اور باغیوں کی شوکت توڑنے کا مقصد حاصل ہوتا ہو، مالکیہ نے باقی مقتولین کے سر میں کی مائش ان کے مقام قتل پر چار متر روپیہ ہے (۳)۔

(۱) الحج والکلیل ۱/۲۷۸-۲۷۹۔

(۲) انبی ۸/۱۱۳۔

(۳) الحج ۱۶/۳۵۱ حاشیہ ابن ماجہ ۳۳/۳۱۲، تبیین الحقائق ۳/۴۹۵، حاشیہ الدولی ۳/۴۹۹، الحج والکلیل ۱/۲۷۸-۲۷۹، نہایت المحتاج ۳۸۶/۲، انبی ۸/۱۱۳، کشاف الفتاویٰ ۶/۶۳۔

کے سامنے شریعت کی شہادت دی، جو میرے سے جا ملی اور شامی کر لیا، پھر وہ پگھر والوں کے پاس صاحب یوزر لوٹ کر آئی ہے، راوی کہتے ہیں کہ زہری نے نہیں سنا: ”مابعد ایذا فتنہ اس وقت پر پا ہوا جب کہ وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ جنہوں نے غزوہ بدر میں شرکت فرمائی تھی بڑی تعداد میں موجود تھے، ان کی متفقہ رائے ہوئی کہ قرآن کی تاویل کر کے جس کسی نے شرم گاہ کو حلال کر لیا ہو اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی، جس نے قرآن کی تاویل کر کے خون کو مباح کر لیا ہو اس پر قصاص جاری نہیں کیا جائے گا، کسی نے قرآن کی تاویل کر کے مال کو حلال کر لیا ہو وہ مال نہیں لوٹایا جائے گا، سوائے اس کے کہ کوئی مسلمان بھیہ محفوظ ہو تو اسے اس کے مالک کو واپس کیا جائے گا، اور میری رائے یہ ہے کہ وہ عورت اپنے شوہر کے پاس لوٹا دی جائے، اور اس پر تہمت لگانے والے پر حد جاری کی جائے۔

۱۰۔ امام شافعی کے ایک قول میں باغیوں کو ضامن قرار دیا جائے گا، اس سے کہ حضرت ابو بکرؓ فرمایا: ”تم ہمارے مقتولوں کی ویت کرو گے، ہم تمہارے مقتولوں کی ویت اور نہیں کریں گے“ (۱)، اور اس لئے بھی کہ یہ جائیں، اموال مسموم ہیں، نہیں مباح، ”رہی جار وفاق کی ضرورت کے بغیر نشان کیا گیا ہے، تو اس کا ضمان واجب ہوگا، جس طرح غیر جنگی حالت میں ۱۳۱ الف پر ضمان ہوتا ہے (۲)۔

(۱) انبی ۸/۱۱۳۔

ابن قدامہ نے اس رائے سے حضرت ابو بکر کا رجوع نقل کیا ہے کہ انہوں نے اس رائے پر عمل نہیں کیا، اور یہ منقول نہیں کہ انہوں نے کسی پر مالی تاوان اس وجہ سے لازم کیا ہے، اگر مرقیہ کے حق میں تاوان واجب بھی قرار دیا جائے تو بھی یہی صورت میں لازم نہیں ہوگا، اس لئے کہ باغی تاویل کر دے والے مسلمان ہیں۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۳۳/۱۲۳، البدائع ۷/۳۱۲، تبیین الحقائق ۳/۴۹۱، حاشیہ المدنی ۳/۴۹۹، الحج والکلیل ۱/۲۷۸-۲۷۹، نہایت المحتاج ۳۸۵/۲، انبی ۸/۱۱۳۔

باقی قیدی:

۲۰- باقی قیدیوں کے ساتھ خصوصی معاملہ کیا جائے گا، اس لئے کہ ان سے جنگ کرنا محض ان کے شر کے دفع کے لئے ہے تو ان کے ساتھ صرف اسی قدر عمل مہارت ہوگا جس سے قتال کا دفع ہو، لہذا ان کا کوئی گروہ نہ ہو تو بلا اتفاق نہیں قتل نہیں کیا جائے گا جس کی وجہ پیچھے گزری چکی ہے اسی لئے نہیں مطلقاً غام نہیں بنایا جائے گا خود ان کا کوئی گروہ ہو یا نہ ہو اس مسئلہ پر اتفاق ہے۔ اس لئے کہ وہ آزاد مسلمان ہیں، ان کے بچوں، عورتوں کو بھی رفاقت نہیں کیا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

گروہ کا گروہ ہو تو بھی مالک<sup>(۲)</sup>، شافعیہ<sup>(۳)</sup> اور حنابلہ<sup>(۴)</sup> کے نزدیک نہیں قتل نہیں کیا جائے گا، لیکن مالک<sup>(۲)</sup> میں سے عبد الملک کی رائے یہ ہے کہ اگر کوئی باقی قید کر لیا جائے اور جنگ ختم ہوئی ہو تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا، اگر جنگ جاری ہو تو تمام کو قتل ہے کہ اگر اس سے عیشہ محسوس کرے تو اسے قتل کر دے<sup>(۵)</sup>۔

(۱) تبیین الحقائق ۲۹۵/۳، شرح صفیر و بلادہ لہذاک ۱۵۴/۳، حاشیہ لہذاک ۱۱۸، ۱۱۹، الفروع ۳۳/۵۳

علامہ کیل کہتے ہیں: اگر اس مسئلہ پر جماع کا تم نہ ہو چکا ہو تو ان کے ملوک بنائے جائے پر بعض واقعات سے استدلال ممکن ہوتا، ابن ابی شیبہ (۲۶۳/۱۵) نے اپنی سند سے ابو یوسف سے نقل کیا ہے کہ جب نعل حمل کو شکست ہو گئی تو حضرت علیؑ نے کہا: جو لوگ جنگ سے علاحدہ ہیں انہیں مت پکڑو جو تھکے ہوئے اور چاروں طرف سے لڑ رہے ہیں وہ تم لے لو لیکن کوئی عورت تمہاری ام ولد نہیں ہوگی، اور جس خاتون کا شوہر مارا گیا وہ چار ماہ دس دن صحت گزارے تو لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ان کا خون تو ہمارے لئے حلال ہے اور ان کی عورتیں حلال نہیں؟ لوگوں نے آپ سے حجت کی تو آپ نے کہا: اچھا عورتوں کو لڑاؤ اور مانتے پر قہر اندازی کرو کہ وہی تو سربراہ ہونگا کہ ہیں اس طرح حضرت علیؑ نے انہیں خاموش کیا (الفتح ۳۳/۲۳)۔

(۲) حاشیہ ندوی ۲۹۹/۳

(۳) لمعوب ۱۱۹/۳

(۴) ہمیں ۸/۱۳، کتاب الفتن ۱۶۲/۱۶۳

(۵) فتاویٰ الکلیں ۲۷۸/۶

مالکیہ کی بعض کتابوں میں ہے کہ اگر جنگ بند ہونے کے بعد ہی کو قید کیا جائے تو اس سے توبہ رائی جائے اگر توبہ نہ کرے تو قتل کر دیا جائے گا، اگر کہا گیا ہے کہ اس کی توبہ کی جائے گی، قتل نہیں کیا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

شافعیہ نے کہا ہے کہ اگر باقی قیدی کو قتل کر دیا جائے تو اس کی اہمیت کا خیال دینا ہوگا اس لئے کہ قیدی وہ ہے جس کا خوب محفوظ ہو گیا ہے، اگر ایک قول یہ ہے کہ اس کو قتل کرنے پر قناس لازم آئے گا، ایک قول یہ بھی ہے کہ اس میں قصاص نہیں ہوگا، اس لئے کہ تمام اہل ضیغہ نے اس کے قتل کو جائز قرار دیا ہے تو اس مسئلہ میں شبہ پیچ ہو گیا<sup>(۲)</sup>، اگر قیدی بالغ ہو اور اطاعت قبول کر لے تو اسے آزاد کر دیا جائے گا، اگر اطاعت قبول نہ کرے تو جنگ ختم ہونے تک اسے محبوس رکھا جائے گا<sup>(۳)</sup>، اگر تمام یا بچہ ہو تو قید میں یا چاہے گا، اس لئے کہ وہ بیعت کی اہلیت والوں میں نہیں ہے، بعض شافعیہ نے کہا ہے کہ اسے بھی قید میں رکھا جائے گا، اس سے کہ ان کے قید سے بھی باغیوں کی دل شکنی ہوگی<sup>(۴)</sup>، یہی رائے حنابلہ کی بھی ہے<sup>(۵)</sup>۔

حنفیہ کی رائے ہے کہ اگر قیدی کا کوئی گروہ ہو تو تمام کو اختیار ہوگا، اگر چاہے تو اسے قتل کر دے یا چاہے تو بقدر امکان اس کے شر کے دفع کے لئے قید رکھے، جس اقدام سے باغیوں کی قوت زیادہ نہ ہو، یہ وہی کے مطابق تمام فیصلہ کرے گا<sup>(۶)</sup>۔

(۱) بدایہ المجتہد ۳۹۸/۲

(۲) لمعوب ۲۲۰/۲

(۳) لمعوب ۲۲۰/۲، کتاب الفتن ۱۶۵/۱۶۵

(۴) لمعوب ۲۲۰/۲، نہایۃ المحتاج ۳۸۷/۷

(۵) کتاب الفتن ۱۶۵/۱۶۵

(۶) حاشیہ ابن عابدین ۳۱۱/۳



### قیدیوں کا فدیہ:

۲۱- فقہاء نے تصرحت کی ہے کہ اہل عدل قیدیوں کے فدیہ میں بائیں قیدیوں کو دینا جائز ہے، فقہاء کہتے ہیں بائیں اہل عدل قیدیوں کو قتل کر دیں تو اہل عدل کے لئے جائز نہیں ہوگا کہ بائیں قیدیوں کو قتل کریں، اس سے کہ بائیں قیدی دوسروں کے فدیہ میں قتل نہیں لے جائیں گے، اور اگر بائیں قیدیوں کو فدیہ میں چھوڑنا قبول نہ کریں اور نہیں قید رکھیں تو ان کا فدیہ کہتے ہیں اہل عدل کے لئے اس جو ان کی بھی گنجائش ہے کہ بائیں قیدیوں کو قیدی رکھیں جب تک ان کے عوض اپنے قیدیوں کی رہائی کی صورت نہ نکل آئے، اور یہ بھی محتمل ہے کہ بائیں قیدیوں کو قید رکھنا جائز نہ ہو اور انہیں رہا کر دیا جائے، اس لئے کہ اہل عدل قیدیوں کو قید رکھنے کا نادر بائیں قیدیوں کے سر نہیں ہے (۱)۔

بائیں قیدیوں سے متعلق تفصیل کے لئے اصطلاح ”اسری“ دیکھی جائے۔

### باغیوں سے مصالحت:

۲۲- فقہاء کا اتفاق ہے کہ باغیوں سے صلح کر لینا جائز نہیں ہے، اگر امام مال پر مصالحت کر لے تو مصالحت باطل ہوگی (۲)۔ اگر بائیں بغیر مال کے جنگ بندی پر صلح کا مطالبہ کریں تو یہ پیشکش اس وقت قبول کی جائے گی جب اس میں فدیہ ہو، اگر امام یہ دیکھے کہ ان کا ارادہ رجوع فی الیعت اور معرفت حق کا ہے تو انہیں مہلت دے گا، بن لہذا کہتے ہیں ان امور پر ان تمام اہل علم کا اتفاق ہے جن کی رائے میں سے محقق نظر رکھی ہیں، عین اگر باغیوں کا مقصود یہ ہو کہ مقابلہ کے سے وہ کچھ ہوئیں، مکمل آجائے یا اچانک امام پر حملہ آور

ہو جائے تو ایسی صورت میں امام فوری کارروائی کرے گا، ورنہ مصلحت نہیں، گ (۱)۔

اگر مصالحت ہو جائے اور ہر فریق دوسرے فریق کے پاس رہن رکھے کہ اگر کوئی فریق اندر نہ آئے گا تو دوسرا فریق رہن میں رکھے گے تو وہ قتل کرے گا پھر بائیں اندر کریں اور رہن کو بھی قتل کر دیں تو اہل عدل کے لئے جائز نہیں ہوگا کہ وہ بھی رہن کو قتل کر دیں، بلکہ اہل عدل رہن کو قید رکھیں گے تا آنکہ باغی مالک ہو جائیں یا توبہ کر لیں، اس لئے کہ رہن کے لوگ مصالحت کی وجہ سے ماموں ہو چکے ہیں، نیز انہیں رہن کے بطور لیتے وقت مال دیا جاتا ہے، دوسروں کے اندر پر ان سے معاوضہ نہیں یا جانتا، اس میں قید رکھا جائے گا تا کہ اپنے گروہ میں لوٹ کر شامل نہ ہو جائیں (۲)، اس کی قوت میں نہایت بن کر جنگ کی آگ کو مزید بڑھانے کا سبب بنیں۔

۲۳- اگر باغی اہل عدل کو رہن دیں کہ ان کو مہلت دی جائے تو اس غرض کے لئے یہ رہن بجا جائز نہیں ہوگا، اس سے کہ رہن کو قتل کرنا ان کے اصحاب کے اندر کی وجہ سے جائز نہیں ہوتا ہے، اور اگر باغیوں کے قبضہ میں کچھ اہل عدل قیدی ہوں، ان کے عوض وہ کچھ لوگوں کو بطور رہن پیش کریں تو امام انہیں قبول کرے گا، اور اہل عدل کے سے مدد کا ذریعہ بنائے گا، اور اگر وہ اہل عدل قیدیوں کو رہا کریں تو امام ان کے رہن کو رہا کر دے گا، اور اگر وہ ان کو قتل کر دیں تو امام ان کے رہن کو قتل نہیں کرے گا، اس لئے کہ رہن کے لوگ دوسروں کے قتل کرنے کی وجہ سے قتل نہیں کئے جائیں گے، کیونکہ وہ امن و امان پانچنے ہیں، اگر جنگ ختم ہو جائے تو رہن کو چھوڑ دیا جائے گا جس طرح

(۱) النسخ ۱۵۴، حاشیہ ابن ماجہ ۱۱/۳، شرح الکبیر، جامعہ اسلامی

۲۹۹/۳، ج ۱، ۲۸/۶، ۲۷/۲، ۲۹/۲، ۲۸/۲، ۲۸/۲۔

(۲) النسخ ۱۵۴، ۱۵۵/۳۔

(۱) ابن ماجہ ۱۱/۵، کتاب قتال، ۱۵۸/۱۔

(۲) الاحکام، ۱۵۸/۱، باب قتال، ۱۵۸/۱۔

اس کے قیدیوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

کن باغیوں کا قتل جائز نہیں:

۲۴- فقہاء کا اس قاعدہ کی اصل پر اتفاق ہے کہ اہل حرب میں سے جن لوگوں جیسے عورتوں، بچوں، بوڑھوں، اور امدہوں کو قتل کرنا جائز نہیں ہے، باغیوں میں سے بھی اس لوگوں کو قتل کرنا جائز نہیں ہے بشرطیکہ وہ جنگ میں شریک نہ ہوں، اس لئے کہ باغیوں کا قتل ان کے قتال کے شر کو دفع کرنے کے لئے ہے لہذا قتل کا جواز اہل قتال کے ساتھ مخصوص رہے گا، اور یہ مذکورہ لوگ عادیہ قتال کرنے والے نہیں ہوئے، لہذا قتل نہیں کیا جائے گا سوائے اس کے کہ وہ جو قتال میں حصہ لیں<sup>(۲)</sup>، خود تخریب، ہتھیار لگنے کی صورت میں حصہ ہو کہ یہ بھی معنوی اعتبار سے قتال ہے، ایسی صورت میں بچہ اور معذور (کم عقل) کے علاوہ لوگوں کو قتل کرنا مباح ہوگا، بچہ اور معذور کے سلسلہ میں اصل یہ ہے کہ ان دونوں کا قتل قصد نہیں کیا جائے گا، لیکن اگر یہ حقیقتاً یا معنوی جنگ میں حصہ لیں تو دوران جنگ ان کا قتل جائز ہوگا<sup>(۳)</sup>۔

مذہب کے رہنما ایک نام کو اختیار ہے کہ باغی قیدیوں کو قتل کرنا یا ان میں قید رکھنے ان کے رہنما کو جوڑھے وغیرہ قتل کریں یا تخریب ہتھیار لگنے والے میں سے کسی کا قتل جائز ہے، ایسے لوگ جنگ کے دوران یہ جنگ سے فرار کے بعد قتل کے جائز ہیں، لیکن بچہ اور معذور کو جنگ ختم ہونے کے بعد قتل نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ جنگ بند ہونے کے بعد قتل یا گرفتاری بطور عادیہ ہوتی ہے، اور یہ

انہوں میں سے ان کے اہل نہیں ہیں، جہاں تک دوران جنگ ان کے قتل کا تعلق ہے تو یہ ان کے شر کے دفع کے لئے ہے جس طرح حملہ آور کا قتل کیا جاتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

مثال کے تحت یہ: اگر باغیوں کے ساتھ عام عورتیں، بچے بھی آئیں، تو سامنے آنے پر ان سے مقدمہ نہ کیا جائے گا لیکن پیچھے ہٹ کر ہتھیار رکھنے والے ہوں تو نہیں بھی اور سوائے ان لوگوں اور باغی مردوں کی طرح چھوڑ دیا جائے گا، اس لئے کہ ان سے جنگ دفع شر کے لئے ہے، اگر ان میں سے کوئی کسی انسان کو قتل کرنا چاہے تو اس سے مقدمہ اہل قتال جائز ہوگا۔

مالکیہ نے صراحت کی ہے کہ اگر باغی چھوٹے بچوں کو حاصل بنالیں تو انہیں چھوڑ دیا جائے گا، والا یہ کہ ان کو چھوڑ دینے میں کفر مسلمانوں کی بجائے لازم آتی ہو<sup>(۲)</sup>۔

قدرت کے باوجود جنگ نہ کرنے والوں کا باغیوں کے ساتھ شریک ہونا:

۲۵- اگر باغیوں کے ساتھ ایسے لوگ بھی میدان میں ہوں جو جنگ نہ کریں، حالانکہ وہ جنگ کی قدرت رکھتے ہوں تو قصد نہیں قتل کرنا جائز نہیں ہوگا، اس لئے کہ باغیوں سے قتال کا مقصد انہیں روکنا ہے، اور ایسے لوگوں نے خود ہی اپنے آپ کو روک لیا ہے قرآن کریم میں لفظ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَدِّيًا لِحُرَّاهُ" چھٹہ<sup>(۳)</sup> (اور جو کوئی کسی مؤمن کو قصد قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے)، یہ آیت بتاتی ہے کہ عام حالات میں مؤمن کا عمدہ قتل حرام

(۱) البدیع ۷/۱۰۱، ابن ماجہ ۳۱۱، ابوداؤد ۴۲۰۰، حاکم ۲/۲۲۰، حاکم

الدروقی ۲/۲۹۹، مسند ابوالکلیل ۱/۲۷۸۔

(۲) کتاب القتل ۱/۳۳، ابن ماجہ ۱۱۰۸، ابوداؤد ۴۹۹۔

(۳) سورہ بقرہ ۱۷۳۔

(۱) البدیع ۷/۱۰۱، مسند ابوداؤد ۴۲۰۰، ابوداؤد ۴۲۰۰، حاکم ۲/۲۲۰، حاکم

(۲) حاکم ۲/۲۹۹، ابن ماجہ ۳۱۱، البدیع ۷/۱۰۱، حاکم ۲/۲۹۹، ابوداؤد ۴۹۹۔

ابوداؤد ۴۲۰۰، ابوداؤد ۴۲۰۰، حاکم ۲/۲۲۰، حاکم

(۳) البدیع ۷/۱۰۱۔

ہے، باغی و رجمہ اور کے وفات کی ضرورت کے حالات اس حکم سے ملتا ہے، لہذا وہ ان کے لوگوں کے مطابق اس صورت میں حرمت کا حکم پر عموم پر مبنی رہے گا جس پر کوئی شخص قتال نہیں کر رہا ہے اس سے بچنا چاہتا ہے، جب کہ وہ قتال کی قدرت رکھتا ہے، اور اس شخص کی طرف سے جنگ کے بعد بھی قتال کا اندیشہ نہیں ہے اور وہ مسلمان ہے تو چونکہ اس کے وفات کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لیے اس کا خوب مہلت نہیں ہوگا۔

ثناغیہ کے نزدیک کب قول میں، یہ شخص قاتل حار ہے۔ اس سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے محمد بن عمار بن عبد اللہ کے قتل سے منع فرمایا تھا، وہ قاتل نہیں کہتا تھا صرف اپنے باپ کا قتل اٹھا رہے ہوئے تھا، لیکن کب شخص سے اسے قتل نہ کیا، ایک شعر پر تھا، تو حضرت علیؑ نے اس کے قتل پر توبہ نہیں فرمائی، اس قاتل اس سے بھی جار ہے کہ وہ ساتھیوں کے لئے معاون بنا ہوا ہے (۲)۔

بغیوں میں سے محرم سے قتال کا حکم:

۲۶- فقہاء کافی جہدِ شاق ہے کسی عامل کے لئے جائز نہیں ہے کہ بغیروں میں سے اپنے دیلمِ حرم (ترجیحی رشتہ دار) کو قتل کرے۔ مالکیہ نے اس حکم کو والدین تک محدود کر دیا ہے، بلکہ بلاشِ مالکیہ اپنے والدین کا قتل بھی جائز بتلایا ہے، حنا بلہ کے نزدیک ایک روایت میں بھی ایسا ہی حکم ہے، اس روایت کو قاضی نے رد کیا ہے، اور بعض فقہاء نے صرف کراہت کی تصریح کی ہے یہی رائے زیادہ صحیح ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَأِنْ جَاهِلَاکَ عَلٰی اَنْ تُشْرَکَ بِهِ مَا لَیْسَ لَکَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُقَاطِعْهُمَا

المادة 4 ( )

— ۲۲۹ —

و صاحبہما فی الدنیا معروفاً (۱) اور دونوں تجھ پر اس کا  
 زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھہرائے جس کی تیرے  
 پاس کوئی دلیل نہیں۔ تو تو اس کا بہانہ مانتا اور دنیا میں اس کے ساتھ غیبتی  
 سے سرے جاتا، اور اس لئے بھی کہ امام شافعی نے روایت کی ہے:  
 "ان السبی یجوز کف ابی حلیفۃ بن عتبہ عن قس ابیہ" (۲)  
 (نبی ﷺ نے حبیب کے بیٹے ابو حذیفہ کو اپنے والد کے قتل سے منع  
 کیا)، اور بعض فقہاء نے والدین کا قتل حلال نہ ہونے کی ہرمت کی  
 ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ جس صحت کا حکم دیا ہے  
 اور حکم وجوب کا متقاضی ہے (۳)، اس مسئلہ میں فقہاء کی آراء میں  
 تفصیل ہے۔ (۴) لامل میں۔

خفیہ کہتے ہیں: مال کے لئے چار میں ہے، اہل حق میں سے  
 نہ اور است اپنے ہی رحمِ حرم کے قتل سے قنارہ کرے، اس سے کہ اس  
 میں وہ حرمتیں جمع ہو جاتی ہیں، اسلام کی حرمت اور قربت و رشتہ کی  
 حرمت، لیکن باغی اگر مال کے قتل کا رد کرے تو ہے وفات کا حق  
 ہے، اور اگر وفات قتل کے بغیر ممکن نہ ہو تو چار ہے کہ وہ کسی صورت  
 پیدا کرے کہ وہ شخص اس باغی کو قتل کرے، اس سے کہ اسلام  
 دراصل خون کو محفوظ نہ دیتا ہے، اللہ کے نبی ﷺ کا ارشاد ہے:

(۱) سورہ طہمان ۲۵۱۔

(۲) حدیث ۳۸ النبی ﷺ کف ثوبا حلیفہ۔۔۔ کو امام شافعی نے (۱۸/۲۲۲ طبع دار المعرفہ) اور تاتاری نے اپنی سنن (۸/۱۸۶ طبع دار المعارف افغانستان) میں روایت کیا ہے ان کی سند میں محمد بن عمر ابو قتدی دہلوی ہے جو مجسم بلال کعب ہے احمد عیوب لابن حجر (۹/۳۶۳ طبع دار المعارف افغانستان)۔

(۳) البدائع ۲/۴۲۱ حاشیہ ابن ماجہ بن ۳۱۱۱۱ ص ۳۳۳ تفسیر شافعی  
۳۱۶۶ حاشیہ الدرر سنی ۳۱۰۰ ص ۱۱۱ ج ۱ طبع ۱۹۶۶ء شرح اصبح  
۳۱۶۶ ص ۲۰۲ الجواب ۲۰۲ نہایت الکراج ۲۰۲ ص ۲۰۲ کشف القناع  
۱۸۸۸ ص ۱۸۸

”فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا عَنِ دِمَآءِ ھُمْ وَ اَنْوَالِھُمْ“ (۱) اگر وہ (کلمہ اسلام) کو کہہ لیں تو وہ مجھ سے اپنے خون اور مال کو محفوظ کر لیں گے) اور باغی مسلمان ہے، غیر ذی رحم مہربانی کا قتل ان کے دفع شر کے لئے ہے، اس لئے نہیں کہ ان میں شرک ہے، اور دفع شر کی تکمیل صرف دفاع اور دوسرے کی طرف سے باغی کو قتل کرنا، بے سبب بن جانے سے ہو جاتی ہے (۲)۔

مالکیہ نے کہا انسان کے لئے مکروہ ہے کہ اپنے باغی باپ کو قتل کرے، ماں کا حکم بھی باپ کی طرح ہے، بلکہ ماں کے قتل کی رات بدرجہ اولیٰ ہے کہ اس کی فطرت میں شفقت و محبت رچی ہوئی ہے، چنے و دانہ بھٹی اور بیٹے کا قتل مکروہ نہیں ہے (۳)، ابن حنبل نے فرمایا: کوئی حرت نہیں کہ انسان باغیوں سے مقابلہ میں اپنے بھائی، رشتہ بہت، کو قتل کرے، جہاں تک صرف والد کا تعلق ہے تو میں والد کا عداوت قتل پسند نہیں کرتا، ابن عبد السلام نے باغی بیٹے کے قتل کا جو نقل کیا ہے، لیکن یہ رائے غیہ مشہور ہے (۴)۔

در ثانی غیہ سے کہا: دی رحم نحریم کے قتل کا قصد مکروہ ہے، جیسا کہ کفار سے قتال میں ان کا قتل مکروہ ہے، اگر وہ قتال کرے تو اس کا قتل مکروہ نہیں ہے، نابہ سے کہا: دی رحم نحریم باغی کا قتل صحیح قول کی رو سے مکروہ ہے، اس قدر اس لئے قاضی سے غل یا ہے کہ مکروہ نہیں ہے، اس سے کہ یہ حق کی بنیاد پر قتل ہے، لہذا یہ اس پر نہ جاری کرنے کے مستحب ہے (۵)۔

(۱) حدیث ”فَاِذَا قَالُوْهَا“ کی روایت بخاری (فتح ۱۲/۶ طبع استغبر) ورمسم ۵۳ طبع کس) سے کی ہے۔

(۲) البدیع ۷/۱۳۸، حاشیہ ابن ماجہ ۱۱/۱۳۸، فتح ۱۱/۱۳۸، تبیین الحقائق ۲۷۶۔

(۳) حاشیہ ردی ۱۱/۱۳۸، شرح المغیر ۲۹۹۔

(۴) البدیع و لائیل ۷/۱۳۸۔

(۵) لکھنؤ ۲۲۰، نہایت البدیع ۷/۱۳۸، کتاب الفتاویٰ ۱۳/۱۳۸، انہی ۸/۱۳۸۔

مقتول باغی سے عادل کی وراثت دوس کے برعکس:

۲۷- حنفیہ اور مالکیہ کی رائے ہے کہ یہی کتابد میں سے ابو بکر کی رائے ہے کہ عادل اپنے باغی رشتہ دار کا وراثت ہوگا جسے اس نے قتل کیا ہے، اس لئے کہ یہ حق کی بنیاد پر قتل ہے لہذا یہ میراث سے مانع نہیں ہوگا جیسے کہ قصاص کا قتل (باغی میراث میں مانع نہیں ہوتا)، اور اس لئے بھی کہ ماتی کا قتل واجب ہے اور اس کے قاتل پر کوئی سزا نہیں ہے اور نہ ضمان واجب ہوتا ہے۔ تو ان طرح وہ قاتل وراثت سے بھی محروم نہیں کیا جائے گا، اور اسی طرح اگر باغی اپنے والد رشتہ دار کو قتل کرے تو مالکیہ نیز کتابد میں سے ابو بکر کے ایک یہی حکم ہوگا (۱) کہ س قاتل، قاتل ہے کہ اس کے درمیان باہم میراث قائم رہے گی (۲)۔

لیکن حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر باغی اپنے ماں رشتہ دار کو قتل کر دے اور عورتی کرے کہ میں حق پر ہوں تو وہ باغی امام ابو حنیفہ اور امام محمد کے نزدیک وراثت ہوگا، امام ابو یوسف کے نزدیک نہیں، اور اگر باغی یہ کہے کہ میں نے اسے قتل کیا اور میں باطل پر ہوں تو اس صورت میں امام ابو حنیفہ، اصحاب کے نزدیک بالاتفاق وہ وراثت میں ہوگا، امام ابو حنیفہ کا استدلال یہ ہے کہ اس نے جو کچھ بھی تلف کیا تاویل فاسد کا سہارا لے رہا ہے، اور فاسد تاویل کے ساتھ اگر قوت بھی شامل ہو جائے تو وہ صحیح سے ملحق ہو جاتی ہے، اس تاویل پر چہلی صد فاسد ہے لیکن اس کی وجہ سے ضمان ساقط ہو جاتا ہے تو اسی طرح اس کی وجہ سے وراثت سے محرومی نہیں لازم آئے گی، جیسا کہ اس کے متقنا میں وی تاویل صحیح ہے (۳)۔

ثانی غیہ کی رائے ہے کہ یہی کتابد میں سے اس صاحب قاتل ہے

(۱) انہی ۸/۱۳۸، کتاب الفتاویٰ ۱۳/۱۳۸۔

(۲) البدیع و لائیل ۷/۱۳۸، حاشیہ ردی ۱۱/۱۳۸، شرح المغیر ۲۹۹۔

(۳) البدیع ۱۱/۱۳۸، تبیین الحقائق ۲۷۶۔

کہ مندرجہ ذیل حدیث کے عموم کی بنیاد پر ہر شخص وارث نہیں ہوگا۔ حدیث ہے: "لَيْسَ لِقَاتِلِ شَيْءٍ" (۱) (قاتل کے لئے کوئی شئی نہیں ہے)۔ یہی حکم اس باغی کا ہوگا جس نے عادل کو قتل کیا ہو (۲)۔ اور شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ قاتل اپنے مقتول کا مطلق وارث نہیں ہوگا (۳)۔

باغیوں سے قتل کے لئے کن اسلحوں کا استعمال جائز ہے: ۲۸- حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک باغیوں سے قتال میں اور و قلعہ بند ہو گئے ہوں، ہر اس اسلحہ کا استعمال درست ہے جس سے اہل حرب سے جنگ کی جاتی ہے جیسے گولہ، تیر اندازی، پھینک (توپ)، جگ لگانا، ڈبو دینا، رسد اور پانی کی سپلائی کاٹ دینا وغیرہ۔ کسی حکم اس صورت میں بھی ہے جب باغی تو اہل بیتوں کا استعمال کریں۔ اس لئے کہ باغیوں سے قتل اس کے شر کے نفع اور اس کی قوت و شوکت کو توڑنے کے لئے ہوتا ہے، لہذا جن ذرائع سے یہ مقاصد حاصل ہوں ان کا استعمال ان سے قتل میں یا جائے گا (۴)۔ مالکیہ کے یہاں کہ اگر ان میں عورتیں اور بچے بھی ہوں تو ان پر آگ نہیں چھینکی جائے گی (۵)۔

شافعیہ و حنابلہ کے یہاں کہ آگ اور پھینک (توپ) کے ذریعہ ان

(۱) حدیث: "لَيْسَ لِقَاتِلِ شَيْءٍ" کو امام مالک نے ۳۷۵ (۸۶۷ء) طبع (نفس) میں مرسل روایت کیا ہے اور بخاری نے لفظ "القاتل لا یورث" کے ساتھ اسی کی روایت کی ہے اس کی سند میں کلام ہے بخاری نے کہا اس کے شواہد سے اس کو تھوڑے ہو جاتی ہے (سنن ابی یوسف ۲۲۰/۱ طبع دار الفکر)۔

العراق و حجاز

(۲) ابنی ۱۱۸/۸

(۳) منہاج الطالبین و حاشیہ القلیبی ۳۸۸

(۴) المدخل ۱/۲۷۱، حاشیہ ابن ماجہ ۳۱۱، فتح ۱۱/۳۱۱

(۵) لشرح الکبیر و حاشیہ الدسوقی ۲۹۹، المدخل و الاکلیل ۲۷۸/۱

سے قتال جائز نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی سے بڑے ذریعہ کا استعمال جائز ہے جس کا نقصان عام ہو جیسے بونا، زبردست تانکوں یا بچھوڑنا۔ نہ ہی ان کا محاصرہ کرنا اور گھیرنا پانی کی سپلائی کا قطع کر دینا جائز ہے، والا یہ کہ کوئی ضرورت ہو مثلاً دشمنوں نے یہ رات اختیار کر کے ہوں یا ہمارے محاصرہ کر لیا ہو اور رات کے بغیر دشمن نہیں نہ ہو تو یہی صورت میں یہ عمل ان سے کٹو خلاصی کی نیت سے انجام دیا جائے گا نہ کہ اس کے قتل کے مقصد سے (۱)۔ اس لئے کہ جو قتال نہ کرے اس کا قتل جائز نہیں ہے۔ اور جن چیزوں کا نقصان معمولی ہوتا ہے اس کی رو میں قتال کرنے والے اور نہ کرنے والے دونوں آتے ہیں۔

باغیوں کا ان سے مقبوضہ ہتھیار سے مقابلہ:

۲۹- حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک جائز ہے اور یہی حنابلہ کی ایک رائے ہے کہ باغیوں کا مقابلہ اہل بی کے اسلحوں، گھوڑوں اور ان سامان جنگ سے یا جائے جن پر قبضہ کر لیا گیا ہو، اگر اہل عدل کو اس کی ضرورت پیش آئے، اس لئے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے باغیوں سے مقبوضہ ہتھیار کو اپنے اصحاب میں بصرہ میں تقسیم کیا تھا اور یہ تقسیم ضرورت کی بنیاد پر تھی، میں اسلحوں کا مالک نہیں بنایا تھا، اور اس لئے بھی کہ امام بوقت ضرورت اہل عدل کے ہاں میں بھی ایسا تصرف درست ہے تو باغیوں کے ہاں میں بدرجہ اولیٰ درست ہوگا (۲)۔

ابن قدامہ نے قاضی سے نقل کیا ہے کہ امام احمد نے ورنہ جنگ ان اسلحوں سے انتفاع کے جوڑ کا ٹاٹا روایا ہے، ان سے

(۱) نہایۃ الحاج ۷/۲۸۸، ۲۸۸، ۲۸۸، ۲۸۸، ۲۸۸، ۲۸۸، ۲۸۸، ۲۸۸، ۲۸۸، ۲۸۸

الفتاویٰ ۱۳/۱

(۲) فتح و ہدایہ ۳/۳۳۳، حاشیہ ابن ماجہ ۳۱۱، فتح ۱۱/۳۱۱، ۳۹۳

ابنی ۱۱۸/۸، المدخل و الاکلیل ۲۷۸/۱، حاشیہ الدسوقی ۲۹۹

قتل کے علاوہ میں استعمال کو منع کیا ہے، اس لئے کہ وہ ان جنگ  
میں جانوں کا تلف و اس کے اسٹوں و جانوروں پر قبضہ جائز  
ہے تو اس سے تباہ بھی جائز ہوگا جیسا کہ اہل حرب کے اسٹوں  
سے تباہ جائز ہے ابو خطاب نے کہا: اس مسئلہ میں وہ نہیں  
ہیں (۱)۔

ثانیہ کی رائے اور یہی مقابلہ کے نزدیک دوسری رائے ہے جس کا ذکر  
ابو خطاب نے کیا ہے۔ یہ ہے کہ باغیوں کے جن اسٹوں اور کھوڑوں پر قبضہ  
کر لیا گیا ہے اس کے لئے اس میں سے کچھ بھی استعمال جائز نہیں ہے۔ (۲) یہ  
کہ ضرورت ہو تو اس صورت میں نہیں جہت مثل و اسلازم ہوگا۔ جیسے کہ  
ایک مفصل شخص دوسرے کا کھانا استعمال کر لے تو کھانے کی قیمت اس سے (۳)  
کر لی لازم ہوتی ہے (۴) اور اس لئے کہ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "لا  
یحل مال امرئ مسلم الا بطیب نفس منہ" (۵) (کسی مسلمان کا  
مال صرف اس کی رضامندی سے ہی استعمال کرنا جائز ہے)۔ اور اس  
لئے بھی کہ جس کا مال لیا جائز نہیں ہے اس کے مال سے اتنا بھی  
بخیر اس کی جائز اور بغیر ضرورت جائز نہیں ہے، اور اس لئے بھی کہ  
اسلام نے ان کا مال معصوم کر دیا ہے، اور ان سے قتال تو صرف اس  
لئے مباح ہے کہ انہیں امانت کی طرف لوٹایا جائے، لہذا مال معصوم  
ہی رہے گا، ورجب جنگ ختم ہو جائے گی تو ان کا اسلحہ، تمام ہتھیار  
کی طرح ان کو لوٹا جائے گا، جب ہوگا، جنگ ختم ہوئے سے قبل اس لئے نہیں  
لوٹایا جائے گا کہ وہ ہم سے قتال میں اس کا استعمال کریں گے (۶)۔

(۱) ایسی ۶۸۔

(۲) نہایت الجناح ۷/۷۷، المہذب ۲۲۱/۲۔

(۳) حدیث: "یحل مال امرئ مسلم"۔ بحوالہ احمد (۲۲۵/۵) طبع  
المکرمہ (۱) نے ابو حنیفہ راجع سے روایت کیا ہے غشی نے مجمع میں اسے  
روایت کیا ہے اور کہا اس کو نام احمد اور بنی نے روایت کیا ہے سہوں کے  
رجحان صحیح کے رجال ہیں (مجمع فروغ ۳۸۱ طبع تہذیبی)۔

(۴) نہایت الجناح ۷/۷۷، المہذب ۲۲۱/۲، کتاب القناع ۱۶۳۔

باغیوں سے قتال میں شرکین سے:

۳۰۔ مالکیہ، ثانیہ اور مقابلہ کا اتفاق ہے کہ باغیوں سے قتال میں  
کفار سے استعانت و مدد حرام ہے۔ اس سے کہ قتل کا مقصد باغیوں  
کا قتل نہیں بلکہ انہیں باز رکھنا ہے، ورنہ اگر مقصد اس کا قتل  
نہیں گے، اور اگر کفار سے تعاون کی ضرورت جائے تو گرجن کفار  
سے مدد کی جارہی ہے انہیں کفار میں رہنے کی قدرت ہو تو جائز ہوگا،  
اور ایسی قدرت نہ ہو تو جائز نہیں ہوگا۔

جیسا کہ ثانیہ اور مقابلہ نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ باغیوں  
سے قتال میں ایسے اہل عدل کا تعاون مباح بھی جائز نہیں ہے جو پیچہ  
پیچہ نہ رہیں مگر باغیوں کے قتل کی رائے رکھتے ہوں (یہ رائے فقہاء و  
حنبل کی ہے) جیسا کہ تفسیل پیچہ یاں ہوتی۔

حنبلہ جمہور کے ساتھ اس بات پر متفق ہیں کہ اہل شرک سے  
استعانت جائز نہیں ہے اگر اہل شرک ہی کا حکم نافذ ہوتا ہو، لیکن اگر  
اہل عدل کا حکم چلتا ہو تو وہ باغیوں کے کسی گروہ سے استعانت  
میں کوئی حرج نہیں ہے، خود مدد کی ضرورت نہ ہو، اس سے کہ اہل عدل  
دین کی رخنہ دہنی کے لئے قتال کرتے ہیں، اور باغیوں کے خلاف  
اہل شرک کا تعاون ایسا ہی ہے جیسے جنگی سطوں سے کام لیا جائے (۱)۔

باغیوں سے معرکہ کے مقتولین ورنہ کی نماز جنازہ:

۳۱۔ اہل عدل میں سے جو قتل ہو وہ شہید ہوگا، اس لئے کہ وہ اللہ کے  
حکم کے لئے قتال میں مارا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "فقاتلوا  
الَّتِي بَيْنَکُمْ" (۲) (تو اس سے لڑو جو یا دینی کر رہا ہے)، اس شہید کو نہ

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ص ۱۶۳، حاشیہ الدیلمی ۴۹۹/۳، الجناح و لائل  
۴۷۸/۱، المہذب ۲۲۰/۲، نہایت الجناح ۷/۷۷، ایسی ۶۸، کتاب  
القناع ۱۶۳۔

(۲) سورہ حجرات ۹۔

جہوہ نے غسل و تہنیں «ر نماز جنازہ کے حکم میں باغیوں میں سے  
خوارق» وغیرہ خوارق کے درمیان فرق نہیں کیا ہے۔<sup>(۱)</sup>

باغیوں کی باغی لڑائی:

۳۴- اگر باغیوں کے ائمہ میں بانم لڑائی ہو جائے اور امام اس  
دو کو کاہنوں میں رستا ہو تو پھر امام کی یکطرفہ فرق کی مائیں کرے گا۔  
اس لئے کہ «دو فرق ملٹی پر ہیں» بین تمام دونوں فرقوں کو  
کاہنوں میں نہیں رستا ہوا اور اس بات کا اطمینان ہوا امام سے قتوں  
کے لئے «دو فرق متحد ہو جائیں گے تو دونوں میں سے ہر فرق  
حق سے زیادہ قریب ہو اس فرق کو امام اپنے ساتھ لے گا» اگر  
«دو فرق برابری میں ہیں تو امام اپنی رائے اختیار سے کسی  
ایک کو اپنے ساتھ لے گا» اس عمل سے مقصود ایک فرق کے مقابلہ  
«دوسرے فرق کی مائیں ہو کی بلکہ «دوسرے فرق کے خلاف اپنے  
فرق سے» یعنی مقصد ہوگی» پھر دوسرا فرق شکست کھ جائے تو  
امام اس پہلے فرق سے قتال میں کرے گا جس کو اپنے ساتھ» یا قت  
تا آنکہ اس فرق کو اطاعت اختیار کر لینے کی دعوت دے دے اس  
لئے کہ اس فرق سے استقامت کی وجہ سے اسے مان حاصل ہو چکا  
ہے «ثافعیہ اور حنابلہ نے اس کی صراحت کی ہے»<sup>(۲)</sup>

حنفیہ اور مالکیہ کی جن کتابوں سے ہم نے رجوع کیا ہے ان میں  
اس صورت کا حکم نہیں ملتا۔

حنفیہ کی کتابوں میں آیا ہے کہ اگر کوئی باغی اپنے لشکر میں دوسرے  
باغی کو قتل کرے پھر باغیوں پر اہل عدل غلب جائے تو قتال  
پر کچھ بھی نہیں ہوگا» یونکہ مقتول کا خون مباح تھا» اگر سے کسی عا دس

غسل دیا جائے گا» رنہ اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے لی» اس لئے کہ دو  
یہ معرکہ میں شہید ہو ہے جس میں قتال کا حکم تھا» لہذا وہ کفار سے  
معرکہ میں شہید ہونے والے کے شاہد ہو گیا» حنابلہ کی ایک روایت یہ  
ہے کہ سے غسل دیا جائے گا» و نماز جنازہ پڑھی جائے لی» یہی امام  
«وزی» و «بن احمد» کا قول ہے» اس لئے کہ بنی «علی» نے فرمایا:  
«صلوا علی من قال لا إله إلا الله»<sup>(۱)</sup> (جاء لا إله إلا الله) سنے  
«لے پر نماز جنازہ پڑھو» آپ نے معرکہ کے کفار مقتولین کا استثناء  
فرمایا تو ان کے مدد و لوگوں کے لئے اصل حکم ہی باقی رہے گا»<sup>(۲)</sup>

جہاں تک باغی مقتولین کا تعلق ہے تو مالکیہ» ثافعیہ اور حنابلہ کا  
مسک یہ ہے کہ انہیں غسل دیا جائے گا» کفن دیا جائے گا اور ان پر نماز  
جنازہ پڑھی جائے گی» حضور ﷺ کے اس ارشاد کے عموم کی وجہ سے  
کہ «صلوا علی من قال لا إله إلا الله»» اور اس لئے بھی کہ دو  
مسم میں بین ان کے لئے شہادت کا حکم ثابت نہیں ہوا» لہذا انہیں  
غسل دیا جائے گا» و نماز جنازہ پڑھی جائے گی» یہی حکم حنفیہ  
کے نزدیک بھی ہے خو باغیوں کا اگر وہ ہویا نہ ہو» یہ حنفیہ کی صحیح رائے  
ہے»<sup>(۳)</sup> اور مروی ہے کہ حضرت علیؑ نے اہل حرہ» پر نماز جنازہ  
نہیں پڑھی» بین انہیں غسل دیا گیا» کفن پہنایا گیا» و «تہنیں لی  
گئی»<sup>(۴)</sup>

(۱) حدیث: «صلوا علی من قال ...» مکرور قلمی (۵۶۴ طبع دارالکتاب)  
عے حضرت ابن عمر سے روایت کیا ہے ابن عمر نے کہہ عثمان بن عفان  
- جو اس سند کے ایک راوی ہیں - کو یحییٰ بن مہزیب سے جھوٹا لیا ہے (انہیں  
۳۵۴ طبع شرکت المطابع المکیہ)۔

(۲) المربع ۴۲۷» حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۲۳۴ حاشیہ العینی علی تبیین الحقائق  
۳۹۶» ۱۱۲/۸»

(۳) المربع ۴۲۷» حاشیہ ابن ماجہ بن ۱۲۳۴ حاشیہ العینی علی تبیین الحقائق  
۳۹۶» ۱۱۶/۸» ۱۱۷/۱۱۷»

(۴) المربع ۴۲۷»

(۱) المغنی ۸/۱۱۷»

(۲) المہذب ۳/۲۳۰» المغنی ۸/۱۱۰» ۱۱۱»

نے قتل کر دیا ہوتا تو قاتل پر کچھ بھی وجہ نہیں ہوتا، لہذا باقی قاتل پر بھی دیت یا قصاص واجب نہیں ہوگا، اور نہ ہی اس پر نادم ہوگا، اور اس نے بھی قتل کے وقت اہل مدینہ کو ولایت حاصل نہیں تھی، لہذا یہ قتل موجب جزا نہیں بنائے گا، اور اگرچہ قاتل موجب جزا نہیں ہوتا۔

مقتبہ حنفیہ کہتے ہیں: اگر باقی کی شہ پر غلبہ آجائے، پھر باغیوں کا دوسرا سردار سے جنگ کرے اور شہر و ملک کو رقتار کرنا چاہے تو اہل شہر پر واجب ہوگا کہ اپنے لوگوں کے قاتل کے لئے مقدمات کریں۔<sup>(۱)</sup>

حنفیہ نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر باغیوں کے لشکر میں ایک اہل عدل نادم ہو کر اہل عدل تاجر کو قتل کر دے یا اہل عدل قیدی کو قتل کر دے پھر یہ لوگ قبضہ میں آئیں تو قصاص واجب نہیں ہوگا، اس لئے کہ یہ قاتل موجب جزا نہیں بنائے گا، کیونکہ وہ اہل عدل اور شہر پر ہے اور ان پر ولایت بھی حاصل نہیں ہے، جیسا کہ اگرچہ اہل عدل میں ایسی صورت پیش آئے تو نہ واجب نہیں ہوتی، اس لئے کہ باغیوں کے لشکر اور دارالحرب دونوں میں یکساں طور پر ولایت حاصل نہیں ہے۔<sup>(۲)</sup>

باغیوں کا شمار سے مدد لینا:

۳۳- حنفیہ، ثنائیہ اور حنبلیہ کی رائے ہے کہ باقی اہل حرب سے مدد لینے اور نہیں مانگیں یا ان سے معاہدہ کریں، مگر ہمیں ان اہل حرب پر کامیابی حاصل ہو تو ہمارے لئے اس امان کا اعتبار نہیں

ہوگا، اس لئے کہ امان کی صحت کے لئے یہ شرط ہے کہ انہیں لازماً مسلمانوں سے باز رکھا جائے، لیکن یہاں انہوں نے مسلمانوں سے قتال کرنے کی شرط قبول کی ہے، لہذا انہیں امان حاصل نہیں ہو، اہل عدل ان سے قتال کریں گے، اور ان کے جو قیدی اہل عدل کے ماتحتوں رقتار ہوں گے، وہ جنگی قیدی کے حکم میں ہوں گے۔<sup>(۱)</sup>

اگر باقی امان یا مدد لوگوں (مستائین) سے مدد طلب کریں تو جو نئی یہ لوگ باغیوں کی اعانت کریں گے عہد شکن قرار پائیں گے اور اہل حرب کے حکم میں ہو جائیں گے، اس لئے کہ انہوں نے مسلمانوں سے مدد تعرض کی شرط توڑ دی، اور ان کا معاہدہ میوں کے برخلاف بنتی ہوتا ہے، لیکن اگر انہیں عہد شکنی پر مجبور یا یہ ہو اور نہیں قوت بھی حاصل ہو تو ان کا عہد برقرار رہے گا۔<sup>(۲)</sup>

اگر باغیوں نے اہل ذمہ سے مدد لی اور انہوں نے باغیوں کی مدد کی اور ان کے ساتھ مل کر قتال کیا تو ثنائیہ اور حنبلیہ کے نزدیک دو را میں ہیں:

ایک رائے یہ ہے کہ ان کا عہد ٹوٹ جائے گا، اس لئے کہ انہوں نے اہل حق سے قتال کیا تو ان کا عہد باقی نہیں رہا، جیسا کہ انہوں نے خود ہی تمنا قتال کیا ہو، اس رائے کے مطابق یہ ذمی اہل حرب قرار پائیں گے، ہر حال میں انہیں قتل کیا جائے گا، ان کے رخصیوں کو بھی مارا جاتا جائے گا، نہیں عام بنایا جائے گا، اور ان پر حربیوں سے قتال کے تمام احکام جاری ہوں گے۔

دوسری رائے یہ ہے کہ ان کا عہد نہیں ٹوٹے گا، اس لئے کہ اہل ذمہ کو انہیں معلوم کہ کون حق پر ہے، رکوع و ظل پر، لہذا اس مسئلہ میں

(۱) الہدایہ و فتح و الغنائہ ص ۱۳۸ الحدائق ص ۱۲۳ تبیین الفتاویٰ ص ۲۹۵

طہ ص ۲۹۵

(۲) فتح القدیر ص ۱۶۳

(۳) بدائع الصنائع ص ۱۳۲-۱۳۳

(۱) فتح القدیر ص ۱۶۳ نہایۃ المحتاج ص ۸۸۷ الحاشیہ ص ۱۲۱/۸

(۲) نہایۃ المحتاج ص ۸۸۷ المہذب ص ۲۲۱، الحاشیہ ص ۱۲۱/۸، کشف

الاحتجاج ص ۱۶۶



لیکن شافعیہ اور حنابلہ نے صراحت کی ہے کہ ذمی قتل کے دوران یا اس کے بغیر اہل عدل کا جو کچھ نقصان کریں اس کے وہ ضامن ہوں گے، اس لئے کہ ان کے لئے تاویل نہیں ہے۔<sup>(۱)</sup>

باقی کو مادل کی جانب سے امان فراہم کرنا:

۳۴- حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ اہل عدل میں سے کوئی شخص اگر کسی مانی کو مالا دے دے تو اس کا مال جائز ہوگا اس سے کہ باقی سے اختلاف کاخ سے بڑھ کر نہیں ہے، اور کاخ کو مالا دینا جائز ہے تو باقی کو مالا دینا بھی جائز ہوگا بلکہ باقی مال کا مستحق درجہ اولیٰ ہوگا، اس لئے کہ وہ سلاہ ہے، اور یہاں اوقات اس سے مناظرہ کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ تو بے برے، اور یہ ہی وقت ممکن ہے جب سے نریق مانی کی جانب سے مکمل اطمینان ہو، اگر کوئی باقی مان کے ساتھ لے کر کوئی مال اسے عہد اقل کرے تو قاتل پر بیت واجب ہوگی<sup>(۲)</sup>۔

باغیوں کے مام کے تصرفات

اگر باغی اور کلام کے کسی شہ پر غالب ہو جائے اور یہ امام مقرر نہیں اور یہ امام بحیثیت حاکم تصرفات انجام دے جیسے زکاۃ، جہاد، رزق کی وصولی، حدود، وغیرہ کا فیہ، قاصیوں کی تفری تو کیا یہ تصرفات ماند ہوں گے، ورنہ ان کے آثار اہل عدل کے حق میں مرتب ہوں گے؟ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

الف- زکاۃ، جزئیہ، شرعی، خرچ کی وصولی:

۳۵- فقہاء کی رائے ہے کہ باغی جن علاقوں پر غالب آگئے ہوں،

اس کے سے شہید ہو گیا، اس رائے کی رو سے یہ ذمی بھی اس مات میں باغیوں کی طرح ہونے کے ان کے قیدی، میدان سے ہونے والوں و رزخیوں کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

حنفیہ و مالکیہ نے شافعیہ و حنابلہ سے اس مسئلہ میں اتفاق کیا ہے کہ اگر باغیوں کی درخواست پر ذمی اس کی مدد کریں تو ان کا عہد ذمہ نہیں ٹوٹے گا جیسا کہ باغیوں کی جانب سے یہ فعل نقصان نہیں ہے جو اہل ذمہ باغیوں میں شامل ہوئے وہ اس بات سے نہیں ملے ہیں کہ معاملات میں اسلامی احکام کی پابندی کریں گے اور دلائل اسلام والوں میں سے کہنا نہیں گے<sup>(۱)</sup>۔

اگر باغی ان کو اپنی مدد پر مجبور کریں تو اس میں ایک ہی رائے ہے کہ ان کا عہد نہیں ٹوٹے گا، اور ان کا قول قبول کیا جائے گا اس لئے کہ وہ باغیوں کے ماتحت قدرت ہیں<sup>(۲)</sup>۔

حنفیہ نے صراحت کی ہے کہ ایسے ذمی بھی باغیوں کے حکم میں ہوں گے، فقہاء حنفیہ کے یہاں اس جملہ کے اطلاق سے معلوم ہوتا ہے کہ ذمی اور ان قتال اہل عدل کے سامان کا اتفاق کریں تو وہ اپنی طرح صحت نہیں ہوگا جس طرح باغیوں پر نہیں ہوتا ہے<sup>(۳)</sup>۔ مالکیہ سے بھی اس کی صراحت کی ہے، چنانچہ انہوں نے ایسے ذمی کے بارے میں جو صاحب تاویل باغیوں کے مطالبہ پر ان کے ساتھ تروٹ کریں، یہ کہا ہے کہ وہ باغیوں کے ضامن نہیں ہوں گے<sup>(۴)</sup>۔

(۱) فتح ۱۵۴۲ھ، کتاب الاکلیل ۲/۲۷۹، شرح البیہر ۳۰۴، شرح الکبیر و حلیۃ الدینی ۳۰۴، المہذب ۲۱۲، نہایۃ المحتاج ۷/۱۸۸، مسمیٰ ۱۲۱/۸، کتاب المحتاج ۱۶۶/۱۔

(۲) مسمیٰ ۱۲۲/۸۔

(۳) فتح القدیر ۳/۵۳۔

(۴) شرح البیہر ۳۰۴، شرح الکبیر و حلیۃ الدینی ۳۰۴، کتاب الاکلیل ۲/۲۷۹۔

(۱) المہذب ۲۱۲، نہایۃ المحتاج ۷/۱۸۸، مسمیٰ ۱۲۱/۸، کتاب المحتاج ۱۶۶/۱۔

(۲) فتح ۱۶۴۳ھ، رد المحتار و حلیۃ الدینی ۳۰۴/۱۲۔

وہاں سے جو کچھ رقاۃ، جزئیہ، مشر اور خراج وہ وصول کریں گے ان کا اعتبار ہمارا ہوگا، اس لئے کہ انہوں نے جو کچھ کیا یا یا وہ جائز تاویل کے ساتھ ہو، لہذا وہ مانڈ ہوگا، جیسے کہ حاکم کسی ایسے امر کا فیصلہ دے جس میں جتنی ہی گنجائش ہو، ”ربا غیوں کو مشر و زکاۃ وغیرہ دینے میں لوگوں پر کوئی حرج نہیں ہے، چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس نحدۃ حروری کا نمونہ دیا تھا تو آپ اسے اپنی زکاۃ دے، یا کرتے تھے کسی طرح حضرت سلمہ بن اکوع کا عمل تھا۔

اہل عدس کا امام بلاقوں پر غائب آجائے تو جو کچھ باغیوں نے وصول کیا تھا اس میں سے کسی چیز کے مطالبہ کا اسے حق نہیں ہوگا، اور نہ ہی ان لوگوں سے طلب کرے گا جن سے وصول کیا گیا تھا، حضرت ابن عمرؓ اور حضرت سلمہ بن اکوعؓ سے اسی کے مثل مروی ہے، اور اس سے بھی کہ امام کو وصولی کی ولایت لوگوں کے تنہا کرنے کی وجہ سے حاصل تھی، یہاں امام کی طرف سے حمایت و تحفظ نہیں پایا گیا، اور اس سے بھی کہ اس کا شمار متبرکہ کرنے میں عظیم نہ رہا، یہی مشقت ہے، ممکن ہے وہ طویل عرصہ تک ان بلاقوں پر غائب رہیں، اور اگر ان کی وصولی کا متبرکہ نہ کیا جائے تو اس پوری مدت کی رقاۃ لوگوں سے ملتی پر سکی (۱)۔

ابوصید سے کہا: باغیوں سے جن لوگوں سے وصولی کی ہے، وہ لوگ دوبارہ ساریں گے، اس لئے کہ ان سے جسے وصول کیا ہے اسے ولایت صحیحہ حاصل نہیں ہے، لہذا اس کا وصول کرنا عام افراد کے وصول کرنے کی مانند ہوگیا (۲)۔

فقہاء و صحیحہ کی رائے ہے کہ اہل حق کے امام نے وصول شدہ موبل (۱) صحیح ۴۳۳، تاریخ ۴۳۲، المہذب ۴۳۱، نہلیہ المساجد ۴۸۵، البیہ ۱۱۸/۸، کشاف المساجد ۱۶۵/۱، الکافی لابن عبد اللہ ۴۸۶، صحیح بخاری ۳۳۶۔ (۲) البیہ ۱۱۸/۸۔

کو ان کے معارف میں سرف سردیا ہو تو دینے، لوں کی طرف سے کفایت کرے گا۔ ”رائیں“ بار و نہیں ”سنا ہوگا اس سے کہ حق اپنے مستحق تک پہنچ چکا ہے، یمن سرف نام نے وہ موال اس کے معارف میں سرف نہیں یا ہو تو ان سے وصولی کی گئی ہے اس پر ”فین ینہ وین قتہ“ لازم ہے کہ دوبارہ ساریں اس سے کہ وہ موال اپنے مستحق تک نہیں پہنچے ہیں، مال بن الہمام کہتے ہیں: ”مشائخ کہتے ہیں کہ مالکان پر خراج کی دوبارہ ساری لازم نہیں ہے اس سے کہ مانی جنگ کرنے والے ہوتے ہیں، جو خراج کا نصف میں خود مالدار ہوں، اگر باغی متبرکہ ہوں تو یہی حکم مشر کا ہوگا، یمن سرف باغی مالدار ہوں تو مشائخ نے دوبارہ سارنے کا فتویٰ دیا ہے، تمام موال کی رقاۃ میں یہی حکم ہوگا (۱)۔

ثانیہ ”دنا لہ کہتے ہیں: اگر باغیوں کا شہر اہل عدس کے قبضہ میں آجائے، اور رقاۃ دے، والے دعویٰ کریں کہ انہوں نے باغیوں کو ”اکر دیا ہے تو ان کی بات قبول کی جائے گی، ان سے قسم لینے کے سلسلہ میں ثانیہ کی رائے ہے، امام احمد نے کہا: لوگوں سے ان کی رقاۃ پر خلاف نہیں یا جائے گا۔

”اگر ساریں“ اگر سارنے والے دعویٰ کریں کہ انہوں نے باغیوں کو تبرید دے دیا ہے تو ان کی بات قبول نہیں کی جائے گی، اس سے کہ تبرید عوض ہے، لہذا ”دنگی کی بابت ان قاتوں قبول نہیں کیا جائے گا، جیسے کہ اہل حق پر لینے والا اہل حق کی ”دنگی کا دعویٰ کرے تو قبول نہیں کیا جائے گا، دنا لہ کے نزدیک اگر سال گزر گیا ہو تو ان قاتوں قبول کرنے کی گنجائش ہے، اس لئے کہ ظاہر یہی ہے کہ باغی ان سے تبرید میں چھوڑیں گے، لہذا ان قاتوں قبول کیا جائے گا، اس سے کہ ظاہر کی صورت ان کے حق میں ہے، اور اس لئے بھی کہ اگر اسی طرح بہت

سارے میں بیت جا میں تو اپنے بیوی پر بیٹہ پیش کرنا ان کے لئے مشکل ہوگا، اور بیٹہ اس کو دہر جائز یہ ہے اور نے پر مجبور نہ ہوا پڑے گا۔ جس پر شرط ہے جب ہے اور دہر باغیوں کو رنج اور، یہ کا دعویٰ کرے تو اس میں دہر میں بیٹہ ایک راے یہ ہے کہ اس کا قول قبول کیا جائے گا اس کے کہ وہ مسلم ہے پس اس کی بابت اس کا قول قبول کیا جائے گا جس طرح زکاۃ کی اس کی میں قبول یا حاکم ہے۔ دہر کی راے یہ ہے کہ قبول نہیں کیا جائے گا اس لئے کہ شرع میں یا حاکم ہے، لہذا اس کی کے سلسلہ میں اس کی بات نہیں قبول کی جائے گی جس طرح بیچ میں شریعت اور حاکم میں اس کی بابت قبول نہیں کی جاتی ہے (۱)۔

شرعی و طبیعتی طور پر حصہ اپنی فوج پر تقسیم کر دیں تو درست ہے، اس سے کہ وہ مختل تاویل کا عقائد رکھتے ہیں، لہذا یہ اجتہاد کے درمیان فیصلہ کے متعلق ہے، اور اس لئے بھی کہ اس کا متبادرہ راے میں رعیت کو نقصان پہنچا ہے، اور اس لئے بھی کہ ان کی فوج بھی اسلامی فوج میں سے ہے، اور ان سے بھی کفار پر رعب قائم ہے، یہ حکم دونوں صورتوں میں ہے خواہ زکاۃ معین ہو یا نہیں، اور تو ہوا فیوں کی شوکت و جوہر زکاۃ تک برقرار ہو یا نہیں، ایک قول یہ ہے کہ ان کی تقسیم کا اعتبار نہیں کیا جائے گا تاکہ وہ اس کے درمیان ہمارے خلاف قوت نہ حاصل کر لیں (۲)، شرط ہے، یعنی ان کے معنی میں ہوتا اس کا حکم یہی ہے، کیونکہ وہ غیر مسلم کی طرف سے عرصہ ہے (۳)۔

ب۔ باغیوں کا فیصلہ اور اس کا نفاذ:

۳۶۔ شرعی یا شرعی پر قاضی ہو جائیں اور وہ اس میں شریعت سے

کسی کو قاضی مقرر کریں جو باغیوں میں سے نہ ہو تو یہ بالافاق درست ہے، اور وہ قاضی عدل کا اہل ہو گا اور اگر وہ قاضی باغیوں میں سے ہو، پھر اہل عدل شہ پر غائب جا میں اور اس قاضی کے فیصلے قاضی اہل عدل کے سامنے پیش کئے جائیں تو یہ قاضی اس فیصلوں کو نافذ کرے گا جو معنی عدل ہوں، ان طرح کے فیصلوں کو بھی نافذ کرے گا جو باغی قاضی نے کسی مجتہد کی رائے کے مطابق لے لئے ہوں۔ اس لئے کہ اجتہاد ہی امور میں قاضی کا فیصلہ نافذ ہوتا ہے، خود وہ فیصلے قاضی اہل عدل کی راے کے خلاف ہوں گے۔

مالیہ نے کہا: اگر باغی تاویل پر ہو اور کسی کو قاضی مقرر کرے اور وہ کسی چیز کا فیصلہ لے تو وہ نافذ ہوگا، اس کے فیصلوں کو نظر انداز نہیں کیا جائے گا، بلکہ ان میں صحت پر محمول کیا جائے گا اور اس سے اختلاف رفع ہو جائے گا، مگر اس نے کہا: یہ ظاہر مذہب ہے، بین شرعی تاویل و خلاف ہوتا اس کے فیصلوں پر نظر ثانی کی جائے گی، ابن القاسم نے کہا: ان باغیوں کا فیصلہ کرنا جائز نہیں ہے (۴)۔

شافعیہ اور حنابلہ نے کہا: اگر وہ قاضی اہل عدل کے خون و مال کو مباح سمجھتے، ان میں ہوتا اس کے حکام نافذ نہیں ہوں گے، اس لئے کہ فیصلہ کے لئے عدل اور اجتہاد شرط ہے، اور یہ قاضی نہ تو عادل ہے اور نہ مجتہد، بین اگر وہ اہل عدل کے خون و مال کو مباح نہ سمجھتا ہوتا اس کے بھی وہ فیصلے نافذ ہوں گے جو فیصلے اہل عدل کے نافذ ہوتے ہیں، اس لئے کہ وہ بھی تاویل لے ہیں جس میں اجتہاد کی گنجائش ہے، لہذا اس کے وہ فیصلے ان میں جتنی کی گنجائش ہے نافذ نہیں ہوں گے، اور اس لئے بھی کہ یہ جائز تاویل کے ساتھ فرق میں اختلاف ہے، لہذا یہ فیصلہ کی صحت میں مانع نہیں ہوگا اور نہ

(۱) فتح ۱۶۸۳، البدیع ۷/۲۲۲، المغنی ۸/۱۱۹۔

(۲) المشرع الکبیر و صلیح المدون ۳۰۰، المراجع و الاکلیل ۷/۴۹۶، المشرع المکبیر ۳۰۰، فتح البکلیل ۱/۳۳۶۔

(۱) المہر ۲۲۱۔

(۲) نہج المجتہد ۷/۲۸۵، المغنی ۸/۱۱۹۔

(۳) المغنی ۸/۱۱۹، کتاب النکاح ۱/۱۶۶۔

وہ قاسم ہوگا جس طرح مختلف مقبلاً، مانع نہیں ہوتا ہے، اُمرائی قاضی یہ فیصلہ دے جو جہت کے مخالف نہ ہو تو اس کا فیصلہ مانڈ ہوگا، اور اگر وہ فیصلہ جہت کے خلاف ہو تو رد فرمایا جائے گا، اور اگر وہ وہاں جگہ کے جائے، لے نقصانات کا ضمان باغیوں سے ساتھ ہونے کا فیصلہ دے تو یہ فیصلہ مانڈ ہوگا اس لئے کہ یہ مقبلاً ہی مسئلہ ہے اگر باغیوں نے جگہ سے قبل نقصان دیا ہو تو اس کے ضمان کے ساتھ ہونے کا فیصلہ مانڈ نہیں ہوگا اس لئے کہ یہ فیصلہ اجماع کے خلاف ہے اور اگر باغی قاضی اہل عدل پہ اس نقصانات کے ضمان کا فیصلہ دے جو وہاں جگہ انہوں نے دے تو یہ فیصلہ مخالف درجات ہونے کی وجہ سے مانڈ نہیں ہوگا، لیکن جگہ کے علاوہ کئے جانے والے نقصانات کے ضام کا فیصلہ دے تو یہ مانڈ ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

### ج۔ باغی قاضی کا خط عادل قاضی کے نام:

۳۷- حنفیہ کے نزدیک قاضی اہل عدل باغیوں کے قاضی کا خط قبول نہیں کرے گا اس لئے کہ وہ قاسم ہیں<sup>(۲)</sup>، مثافیر اور حناہ کے رد ایک ہمارے نام ان کی تحریر کی بنیاد پر بینہ ثبوت سننے کے بعد فیصلہ صیح قول کے مطابق جاز ہے، لیکن اس پر فیصلہ نہ دینا اور اس کو مانڈ نہ کرنا صحیح ہے تاکہ اس کا اکتفاء ہو، لیکن فیصلہ کے فرق کا نقصان بھی نہ ہو، اگر قاضی سے قبول کر لے تو جاز ہے اس لئے کہ باغی قاضی کا فیصلہ مانڈ ہوتا ہے تو اس کی تحریر پر فیصلہ بھی جاز ہوگا، جس طرح قاضی اہل عدل کی تحریر پر فیصلہ جاز ہوتا ہے، اس لئے کہ وہ فیصلہ دے، وہ فیصلہ کرے والا اس کا اہل ہے، بلکہ اگر ہمارے کسی شخص کے حق میں ن کے کسی شخص کے خلاف فیصلہ ہو تو بھی فیصلہ کا نفاذ ضروری ہے، ایک قول یہ ہے کہ اس کی تحریر کا اعتبار نہیں لیا جائے گا

یہ نکتہ اس سے باغی قاضی کے منصب کی بندگی لازم آتی ہے۔ اس مسئلہ میں مالکیہ کی کوئی صراحت ہمیں نہیں ملی، لیکن انہوں نے اپنے قاضی کے لئے عدالت کی شرط لگائی ہے جس کی تحریر قبول کی جائے لی، خود اس قاضی کو منصب قضاء کی غائب جانے والے والی نے دیا ہوا کافر نے مالک لوگوں کے اصلاح کی رعایت ہوئے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باغیوں کے قاضی کی تحریر قبول کرنا درست ہے<sup>(۳)</sup>۔

د۔ باغیوں کا اجرائے حدود و دہر ت پر حدود و کا وجوب:

۳۸- باغیوں کے نام کی جاری کردہ حد صحیح و نفع ہوتی ہے، در کفایت لڑتی ہے، چنانچہ مجرم اگر تہم قتل کا مرتکب نہ ہو تو اس پر دہر و حد جاری نہیں کی جائے گی، اور اگر قتل ہو تو اس پر حدیت نہیں ہے، اس لئے کہ حضرت علیؑ نے اہل بصرہ سے قتل یا دہر انہوں نے جو کچھ اہل بصرہ کے تھے نہیں منسوخ نہیں کیا، اس سے کہ انہوں نے جاری کیا، اہل کے درجہ عمل کیا ہے، تو وہ مانڈ ہوں گے، مالکیہ، مثافیر اور حناہ میں سے ہر ایک نے اس کی صراحت کی ہے<sup>(۴)</sup>۔

حنفیہ نے کہا ہے: اگر باغیوں کے نام کا منصب اور قاضی اس شہر کے اہلیان میں سے ہو جس پر باغیوں نے قبضہ کیا ہے، خود باغیوں میں سے نہ ہو تو اس قاضی پر حد سے حدود واجب ہے، اور وہ مانڈ ہوں گے، اور اگر وہ قاضی باغیوں میں سے ہو، اور باغیوں نے اس کو اہل بصرہ سے قوت حاصل کر لی ہو تو حد کا وجوب نہیں ہوگا، اس لئے کہ فعل فیہ اور اہل نام میں نفع ہونے کی وجہ سے سرے سے موجب حد بنائی نہیں ہے، یہ نکتہ قہریم کے وقت قتل کے مقام

(۱) المہذب ۲/۲۲۱، الفہامۃ ۷/۲۸۳، اہل ۳۰/۸، شافعی ۶/۶۶۔

(۲) دہر و لا یل ۱/۳۳۔

(۳) المشرح المستعبر ۳/۳۰، دہر و لا یل ۶/۲۹، حنفیہ ۲۰/۲۰۰، دہر و لا یل ۲۰/۲۰۰۔

المہذب ۲/۲۲۱، اہل ۱۱۸۔

(۴) المہذب ۲/۲۲۱، الفہامۃ ۷/۲۸۳، اہل ۳۰/۸، شافعی ۶/۶۶۔

(۵) ص ۱۶، المہذب ۲/۳۲۔

## بغاث ۳۹۳: بغی

مالکیہ کہتے ہیں: باغیوں کی شہادت قبول کی جائے کی شرطیکہ وہ اہل بدعت نہ ہوں، اگر بدعت والے ہوں تو قبول نہیں کی جائے گی، اور اس میں ۱۱۱-گی شہادت کے وقت کا اعتبار ہوگا۔<sup>(۱)</sup>

شافعیہ نے باغیوں کی شہادت ان کی تاویل کی وجہ سے قبول کی جائے گی، بلا یہ کہ وہاں لوگوں میں سے ہوں جو آپ سوائسین کے حق میں ان کی تصدیق کی وجہ سے شہادت دیتے ہیں۔ یہی صورت میں اس میں سے بعض کے حق میں شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔<sup>(۲)</sup>

حنابلہ نے کہا ہے: باغی اگر اہل بدعت نہ ہوں تو وہ فاسق نہیں ہیں، وہ شخص اپنی تاویل میں خطا پر ہیں، لہذا وہ مجتہدین کی طرح ہیں، ان میں سے جو شخص شہادت دے گا اگر وہ عادل ہو تو اس کی شہادت قبول لی جائے گی۔

ہامد حنینہ سے منقول ہے کہ میں عدالت درہام کے خلاف شہادت کی وجہ سے فاسق قرار دیا جائے گا، لیکن اس کی شہادت قبول کی جائے گی، اس لئے کہ ان کا فسق، یں کی جانب سے ہے تو اس کی وجہ سے شہادت نہیں لی جائے گی۔<sup>(۳)</sup>

## بغی

دیکھئے ”بغاث“۔

پر ملاہیت حاصل نہیں ہے، اور اگر مجرم دارالسلام لوٹ آئے تو بھی اس پر حد جاری نہیں کی جائے گی، اسی طرح اگر ان پر ہمارا غلبہ ہو جائے تو بھی حد وہ اس پر قائم نہیں لے جائیں گے، اور اگر باغیوں نے حد وہ قائم کے ہوں تو اس کا عاودہ نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ ان کا جوہر ہی حد نہیں ہو ہے۔<sup>(۱)</sup>

مالکیہ شافعیہ و حنابلہ نے کہا کہ: اگر انہوں نے بغاوت کے دور میں یہ قسم کا کتاب کیا جس پر حد واجب ہوتی ہے، پھر ان پر غلبہ حاصل ہو اور نکال دیا جائے کہ حد وہ عاودہ ہو تو ایسی صورت میں اس کے درمیان اللہ کی حد وہ جاری کی جائے گی، ملکوں کے فرق میں حد وہ ساکت نہیں ہوں گی، یہی من المسلمہ رہا قول ہے، اس لئے کہ حد و ریاست و ریاست میں حکم عام ہے، اور اس لئے بھی کہ وہ مقام جہاد میں اپنے وفات پر واجب ہوتی ہیں، مابعد حد وہ بھی اپنے سہاب کے پائے جائے پر واجب ہوں گی جیسے کہ اہل عدل کے ملک میں ہوتا ہے، اور اس لئے بھی کہ وہ مجرم ایسا زانی یا چور ہے جس کے زنا و چوری میں کوئی شبہ نہیں ہے تو اس پر حد واجب ہوگی جس طرح دار عدل میں ذمی پر حد واجب ہوتی ہے۔<sup>(۲)</sup>

## باغیوں کی شہادت:

۳۹- اصل یہ ہے کہ باغیوں کی شہادت قبول کی جائے گی، حنفیہ نے صریحت کی ہے کہ اصحاب ہوئی، خونہش، اگر اپنی خواہشات میں عادی ہوں تو ان کی شہادت قبول کی جائے گی، سوائے بعض ردائض جیسے فرقہ خوار، کے، ورنہ یہ لوگ جن کی بدعت کفر کا سبب ہو یا عصییت و لے یہ لوگ جن میں فسق و فجور ہو، یہ لوگوں کی شہادت ان کے کفر و فسق کی وجہ سے قبول نہیں کی جائے گی۔<sup>(۳)</sup>

(۱) فتح ۳۸، ۱۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳،

## بقرہ

تعریف:

۱- ”بقرہ“ اسم جنس ہے بن سید نے کہا: اس لفظ کا اطلاق پالتو اور وحشی بزر ورمادہ (گائے) پر ہوتا ہے اس لفظ کا واحد ”بقرة“ ہے، اور نہ گویا ہے: اس لفظ پر ”ق“ اس لئے آئی ہے کہ وہ اپنی جنس کا ایک فرد ہے، ورنہ لفظ ”بقرات“ ہے۔

مقبول ہے بھینس کو ذبح مشرٹ میں گائے کے برابر رکھا ہے، اور ان دونوں جانوروں کے ساتھ ایک جنس جیسا معاملہ کیا ہے (۱)۔

گائے کی زکاة:

۲- گائے کی زکاة واجب ہے سنت اور اجماع سے اس کا ثبوت ہے۔ جہاں تک سنت کا تعلق ہے تو امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”والدي نفسي بهده، أو والدي لا إله غيره“ - او کما حلف - ما من رجل تكون له إبل أو بقرة أو غنم لا يؤدي حقها إلا أتى بها يوم القيامة أعظم ما تكون وأسمه، تطوه بأحفاها، وتطحنه بقر وبها، كما جارت آخرها ردت عليه لولاها حتى يقضى بين الناس“ (۲) (قسم اس وقت کی جس کے قبضہ میں یہ کی

(۱) لمصباح الحمبر لسان العرب، القاموس المحیط: متعلقہ مادہ۔

(۲) حدیث: ”والدي نفسي“ کی روایت بخاری (فتح ۳۲۳) طبع ۱۸۶۲ء اور مسلم (۱/۲۸۶ طبع ۱۸۶۲ء) نے کی ہے۔

جان ہے۔ یا یوں فرمایا: قسم اس وقت کی جس کے مذکور کوئی معبود نہیں) یا جیسی آپ ﷺ نے قسم کھائی (جس شخص کے پاس بھی مت دی گائے یا بکری ہو اور وہ اس کا حق ادا نہیں کرے تو قیامت کے دن جانور کو اس طرح لایا جائے گا کہ وہ جانور انتہائی فرہ اور نہ ہوگا، پھر وہ اس سے اے رہے گا، ”راپٹی سیٹلوں سے اسے مارے گا، جب جب آٹری جانور گزر جائے گا تو پرہا جانور اس پر لوٹا جائے گا یہ سلسلہ جاری رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ نہ ہو جائے گا، یہ نہانی اور مخفی نے حضرت مسرت سہرتی سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معا کو یس روایت کیا اور میں حکم دیا کہ ہر دفع سے ایک دینار گایوں میں ہر تیس گائے میں ایک تنج یا تمیہ (یک سالہ جس کا دوسرا سال شروع ہو گیا ہو)، اور ہر چالیس گائے میں ایک مسے (۱۰ سالہ جس کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہو) دسویں کریں (۱)۔

صحابہ ”ان کے بعد علماء کا اجماع ہے کہ پالتو جانوروں (انعام) پر زکاة واجب ہے، اس مسئلہ میں کسی کا اختلاف نہیں ہے، اور بقر (گائے) انعام کی ایک قسم ہے، لہذا بقر پر بھی اسی طرح زکاة واجب ہوئی جس طرح ایش اور بکری پر واجب ہے، محض بعض شرط کے سلسلہ میں اختلاف ہے، جس کی تفصیل ”ندو“ میں (۲)۔

بقر میں: جو ب زکاة کی شرط:

۳- بقر میں: جو ب زکاة کے لئے عمومی شرط ہیں، ان کی تفصیل زکاة کی بحث میں موجود ہے، یہاں اس سے متعلق چند مخصوص شرط

۱. میں: یاں لی جاتی ہیں:

(۱) حدیث: ”بعث معاداً“ کی روایت میں (۵/۲۶ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، بیروت) اور طحاوی (۳۹۸/۱ طبع دار الفکر، بیروت) نے کہا ہے وہی ہے اس کی تصحیح اور موافقت کی ہے۔

(۲) انہی لابن قدامہ ۵۹۱/۲۔

چرنے کی شرط:

۴- جانور کی زکاة میں ”چرنے“ سے مراد یہ ہے کہ جانور سال کے ایک حصہ میں مباح گھاس میں چرتا ہو، خود خود بذات خود چرتا ہو یا کوئی چہرہ سے چراتا ہو، جمہور علماء حنفیہ، شافعیہ اور حنبلیہ وغیرہ کا مذہب ہے کہ مویشی جانور کی زکاة میں چرنے کی شرط ہے، اور مویشی جانور میں بقہ و فحل ہے، لہذا اس کے لئے بھی چرنے کی شرط ہے۔ بین جو گائے کام میں استعمال ہوتی ہو اور اس کو چارہ فراہم کیا جاتا ہو اس پر زکاة واجب نہیں ہے، اس لئے کہ اس گائے میں چرنے کی شرط نہیں پوری ہو رہی ہے۔

۵- مام مالک نے کہا: بقر کی زکاة میں چرنے کی شرط نہیں ہے، لہذا کام میں استعمال ہونے والی، مرنے والی یا چارہ کھانے والی گائے پر بھی مام مالک کے نزدیک زکاة واجب ہوگی۔

۶- مام مالک نے اپنی رائے پر استدلال اس بات سے بیان کیا کہ جن حادثات میں بقر پر زکاة واجب بتائی گئی ہے وہ احادیث مطلق ہیں، نیز اہل مدینہ کا عمل بھی اسی پر ہے، اور اہل مدینہ کا عمل مالکیہ کے اصولوں میں سے ایک ہے (۱)۔

جانوروں کی زکاة میں چرنے کی شرط لگانے والے علماء حضرت علیؓ سے مروی روایت سے استدلال کرتے ہیں، اس روایت کے راوی کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ بقر کی زکاة کے سلسلہ میں حضرت علیؓ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لیس فی البقر العوامل شئی“ (۲) ”کام کرنے والے جانوروں پر کچھ واجب نہیں ہے“، یہ حضرت عمرؓ بن شعیب کی روایت سے بھی استدلال

(۱) الدرر النوری، ۳۲/۱، ابن قدامہ ۵۷۶ھ۔

(۲) حدیث: ”لیس فی البقر العوامل شئی“ کی روایت ابو داؤد (۲۲۹/۲) طبع عزت عبید (عاص) نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے کی ہے، نووی نے اس کو حسن بتایا ہے، صبر (عاص) ۲۲۸/۲، طبع مجلس اعلیٰ میں ہے۔

ہے جس میں راوی اپنے والد سے اور وہ اس کے دادا سے اور وہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”لیس فی البقر العوامل شئی“ (۳) ”کام کرنے والی گایوں پر کچھ واجب نہیں ہے“، جمہور نے بقر کے سلسلہ میں رد مطلق خصوص کو اہنت اور بکری کے سلسلہ میں وادواں خصوص پر محمول کیا ہے جن میں چرنے کی قید ہے، نیز جمہور نے چرنے کی شرط کے مسئلہ میں بقر کو اس روایت پر قیاس سے رد کیا، استدلال کیا ہے (۴)۔

اور اس طرح بھی کہ زکاة میں صفت ممو و موزائش کا اعتبار کیا گیا ہے، جانوروں میں یہ صفت صرف چرنے والے جانوروں میں پائی جاتی ہے، کام کرنے والی گایوں میں ممو و موزائی کی صفت مفقود ہے، یہی حال چارہ پر پلنے والے جانوروں کا ہے کہ ان میں بھی موزائش کا صفت مفقود ہے، اس لئے کہ چارہ اس کی موزائش کے برابر ہو جاتا ہے، لہذا یہ کہ ان جانوروں کو تجارت کے لئے تیار کیا گیا ہو تو ان میں سامان تجارت کی زکاة واجب ہوگی (۵)۔

### جنگلی گائے پر زکاة:

۵- اکثر علماء کے نزدیک جنگلی گائے پر زکاة واجب نہیں ہے، حنبلیہ کے نزدیک دو روایتیں ہیں، مسلک ان کا یہ ہے کہ اس پر زکاة واجب ہے، اس لئے کہ جس حدیث میں گائے پر زکاة بتائی گئی ہے جو ابھی مذکور ہوئی وہ مطلق ہے اس میں جنگلی گائے بھی شامل ہے، حنبلیہ کی

(۱) حدیث: ”لیس فی البقر“ کی روایت دارقطنی (۱۰۳/۲) طبع شریک (مباحث فقہیہ) نے کی ہے، خطیبی نے روایت کے راوی غائب بن عبید اللہ کی وجہ سے حدیث کو معطل قرار دیا ہے، ابن عیینہ کہتے ہیں: اس (روایت) سے استدلال نہیں کیا جائے گا (صبر (عاص) ۳۹۰/۲، طبع مجلس اعلیٰ)۔  
(۲) ابن قدامہ ۵۹۲/۲، المجموع ۳۵۷/۵، طبع مصر ۱۳۵۷ھ۔  
(۳) ابن قدامہ ۵۷۷/۲۔

دوسری روایت یہ ہے کہ اس پر زکاۃ واجب نہیں ہے، لیکن قدس نے فرمایا: یہی زیادہ صحیح ہے اور یہی اکثر اہل علم کا قول ہے کہ جنگلی گائے میں زکاۃ جب نہیں ہے (۱)، اس لئے کہ مطلقاً بقر میں وہ داخل نہیں اور نہ وہ مفہوم ہوتا ہے اس لئے کہ اس کو صرف ”بقر“ نہیں کہا جاتا ہے، بلکہ اس میں مناسفت کر کے ”بقر الوحش“ (جنگلی گائے) کہا جاتا ہے۔ اور اس سے بھی کعموماً جنگلی گائے میں منساب کا جوہر جس میں پورے سال چرنے کی صفت بھی پائی گئی ہو نہیں ہوتا ہے۔ اور اس لئے بھی کہ بقر پانی اور چھج کے جانور میں جنگلی گائے درست نہیں ہوتی ہے۔ تو اس میں زکاۃ بھی واجب نہیں ہوگی جس طرح۔ تو اس میں نہیں ہوتی، نیز یہ پالتو جانوروں (بیۃ الاحیاء) میں سے بھی نہیں ہے۔ تو اس میں بھی رباۃ واجب نہیں ہوگی جس طرح۔ اور تمام جنگلی جانوروں میں نہیں ہوتی ہے، اس میں نیز یہ ہے کہ زکاۃ صرف ان جانوروں میں واجب ہوتی ہے جو پالتو ہوں۔ اور جانوروں میں نہیں ہوتی، اس سے کہ پالتو جانوروں میں ۱۰۰ھ اور ۱۰۱ھ میں اس کی وجہ سے نمونہ کثرت ہوتی ہے۔ نیز کثرت تعدد۔ اور کم تریت ہونے کی وجہ سے انتفاہ بھی بہت ہوتا ہے، یہ ساری باتیں صرف پالتو جانوروں میں پائی جاتی ہیں، اس لئے زکاۃ بھی صرف ان میں ہی واجب ہوگی (۲)۔

پالتو و جنگلی سے مل کر پیدا ہونے والے جانوروں کی زکاۃ:

۶۔ ناسب کی رائے یہ ہے کہ اس جانوروں پر زکاۃ واجب ہے جو جنگلی اور پالتو سے مل کر پیدا ہوئے ہوں، خود نہ جانور جنگلی ہو یا ناسب جنگلی ہو، ان کا استدلال یہ ہے کہ پالتو اور جنگلی سے مل کر پیدا ہوئے۔

(۱) الاصاب ۳۴۳ میں انہوں نے اقوال سے بھی نقل کیا ہے انہی ۵۹۵/۲، مجمع ۸۔

(۲) منہج ۲۳/۵۹۳، مجمع ۱۱۸۔

جانور ایسا جانور ہے جس کی پیدائش وہ سے جانور سے ہو رہی ہے جن میں ایک پر زکاۃ واجب ہے اور دوسرے پر زکاۃ واجب نہیں ہے، تو وہ زکاۃ کے پلو کو ترجیح دی جانے کی جس طرح ایک چہ نے ۱۰۱ھ اور ۱۰۲ھ چاروں جانوروں سے پیدا ہونے والے جانور پر زکاۃ واجب ہوتی ہے ان پر اس مسئلہ کو قیاس کیا جائے گا اور روشنی پالتو سے مل کر پیدا ہونے والے جانور پر بھی زکاۃ واجب ہوگی، اس رائے کی رو سے ایسے جانوروں کو زکاۃ کے مسئلہ میں اس جنس کے دوسرے پالتو جانوروں میں شامل کیا جائے گا، اور ان کو ناسب زکاۃ پورا کیا جائے گا، اور یہ بھی پالتو جانوروں کی نوع کا ایک نمونہ قرار پائے گا (۱)۔

امام ابوحنیفہ اور مالک کہتے ہیں: اگر جانور پالتو ہو تو زکاۃ واجب ہوگی، اگر نہیں ہوگی، اس رائے کی دلیل یہ ہے کہ جانور میں مادہ اعتبار ہوتا ہے، اس لئے کہ جانوروں میں مادہ ہی اپنے بچہ کی دیکھ کر پہچانتی ہے (۲)۔

امام شافعی کہتے ہیں: ایسے جانور میں زکاۃ واجب ہی نہیں ہے خواہ اس کی پیدائش جنگلی نہ سے ہوگی ہو یا جنگلی مادہ سے (۳)۔

گائے کی زکاۃ میں سال گزرنے کی شرط:

۷۔ علماء کا اتفاق ہے کہ دوسرے پالتو جانوروں کی طرح بقر کی زکاۃ میں بھی سال کا گذر ضروری ہے، سال گزرنے کا مطلب یہ ہے کہ مالک منساب ہونے کے بعد پورا قمری سال اس پر گزر جائے تب اس پر زکاۃ واجب ہوگی (۴)۔

(۱) انہی ۵۹۵/۲۔

(۲) بدائع الصنائع ۳۰۲/۲ انہی ۵۹۵/۲۔

(۳) منہج ۱۱۸/۲۹۹، محل علی شرح ۲۱۹/۲۔

(۴) منہج ۱۱۸/۲۹۸ انہی ۵۹۵/۲۔



### نصاب مکمل ہونے کی شرط:

جہاں تک نصاب کا تحقق ہے تو اس سال میں فقہاء کے چند اقوال ہیں جن میں دو درجات مشہور ہیں:

۸۔ پہلا درجہ: یہ حضرت علی بن ابی طالب، حضرت معاویہ بن جبلی اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم کا قول ہے، "میں، شہر بن حوشب، طاہر بن عمر بن عبد اہدیر، حسن بصری بھی اسی کے قائل ہیں، زہری نے اہل شام سے یہی نقل کیا ہے، "ابو حنیفہ مالک، احمد بن حنبل اور شافعی کی بھی یہی رائے ہے یہ سب فرماتے ہیں کہ تم سے کم گایوں پر کچھ بھی واجب نہیں ہے، اگر گائے کی تعداد میں جو چارے تو اس پر ایک تنبیہ واجب ہے (تنبیہ دو حاور ہے جو دو سال کا ہو یا دو ہے جس کا ایک سال پورا ہو گیا ہو اور دوسرے سال میں داخل ہو یا ہو، اور ایک قول یہ ہے کہ یہ وہ ہے جو چھ ماہ کا ہو، تنبیہ (یعنی مادہ) کے بارے میں بھی یہی تفصیل ہے) (۱) پھر کچھ واجب نہیں ہے یہاں تک کہ چالیس کی تعداد ہو جائے، چالیس ہونے پر ایک مسہ (دو سال) گائے واجب ہے (۲)، پھر ساٹھ سے پہلے کچھ واجب نہیں ہے، ساٹھ کی تعداد ہونے پر دو تنبیہ یا دو تنبیہ واجب ہے، پھر کچھ واجب نہیں ہے یہاں تک کہ دس گایوں کا اضافہ ہو جائے، اس کا اضافہ ہو جائے تو اس پوری تعداد میں سے تم سے گائے پر ایک تنبیہ یا تنبیہ واجب چالیس گائے پر ایک مس یا مسہ واجب ہوگا (۳)، پنانچہ ستر گایوں پر ایک تنبیہ اور ایک مسہ، اسی گایوں پر دو مسہ، نو گایوں پر

تین تنبیہ، ایک سو گایوں پر ایک مسہ اور دو تنبیہ، ایک سو دس گایوں پر دو مسہ اور ایک تنبیہ واجب ہوگا، ایک سو بیس گایوں پر تین مسہ یا دو تنبیہ واجب ہوگا یعنی مالک کو اختیار ہوگا کہ تین مسہ کا لے یا دو تنبیہ کا لے، لیکن بہتر ہوگا کہ فقہاء کی ضرورت اور اس کے فائدہ دکان طریقیہ کے بھر جب جب اس گایوں کا اضافہ ہوگا واجب زکوٰۃ کی قائل ہوتی رہے گی۔ اس رائے کے قائلین کا استدلال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے ہے کہ "فی رسول اللہ ﷺ میں بعثتہ الی البصر امرہ أن یأخذ من کل حالہ دیناراً، ومن البقر من کل ثلاثین قبلاً، فو قبعة یوم من کل أربعین مسة" (۱) (جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ ہر بالغ سے ایک دینار وصول کریں، اور گایوں میں ہر تین کی تعداد میں سے ایک تنبیہ یا تنبیہ اور ہر چالیس میں سے ایک مسہ وصول کریں)، اور ابن ابی لیلیٰ اور حکم بن حمید نے حضرت معاویہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے "اوکامس" یعنی تین سے چالیس کے درمیان کی تعداد، اور چالیس سے پچاس کے درمیان کی تعداد کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "لیس فیہا شیء" (اس میں کچھ واجب نہیں ہے) (۲)۔

ان حضرات کا استدلال اس سے بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر بن خطاب کو نصاً: "فرائض البقر لیس فیہا دون الثلاثین من البقر صلفۃ، فإذا بلغت ثلاثین ففیہا عجل رابع جلدع، الی أن تبلغ أربعین، فإذا بلغت أربعین ففیہا بقرة مسة، الی أن تبلغ سبعین، فإن فیہا بقرة وعجلا

(۱) حدیث حضرت سہاد کی تاریخ فقہاء میں مذکور ہے۔

(۲) حدیث حضرت سہاد کا "اللہ سل علیہ وسلم" کی روایت در قطن

(۳) طبع مکتبہ المدینہ (تقریباً) کے ہے، اس میں ۱۰۰ سال کی وجہ سے

اس کو مطبوعہ طبع ہے (نصاب الماریہ ۲/۳۲۸ طبع کتب احسن)۔

(۱) مجموع لحدوی ۱۶/۵ طبع المدینہ علی الشرح الکبیر ۳۵/۱ لکھنؤ

(۲) مجموع لحدوی ۱۶/۵ طبع المدینہ علی الشرح الکبیر ۳۵/۱ لکھنؤ

(۳) طبع المدینہ ۳۵/۱ طبع المدینہ علی الشرح الکبیر ۳۳/۲، انش ۵۴/۵،

لکھنؤ ۲۹/۵

اس گایوں میں دو ہریاں اور پندرہ گایوں میں تیس ہریاں اور تیس گایوں میں چار ہریاں واجب ہیں۔

زمری کہتے ہیں: گائے کی زکاة اونت کی زکاة کی طرح ہے، لیکن گائے میں عمر میں کاٹاؤ نہیں ہے۔ جس گرہچس گائے میں ہوں تو اس میں ایک گائے واجب ہے پختہ کی تعداد ہونے تک، پختہ سے زمر ہونے پر، گائے میں ایک سو تیس تک واجب ہیں، ایک سو تیس سے زائد ہو تو چالیس میں ایک گائے واجب ہے، زمری کہتے ہیں: ہمیں معلوم ہوا کہ صحابہ کا قول کہ تیس میں ایک تہی و زمر چالیس میں ایک گائے ہے یہ اہل یمن کے لئے تخفیف تھی، پھر اس کے بعد کی تفصیل مری نہیں ہے۔

حضرت کرمہ بن خالد سے بھی مری ہے، کہتے ہیں کہ جب مجھے مقام "نک" کی زکاة کی مصولی پر مامور یا یا تو یہی، ثقات چند ایسے شیعہ سے ہوئی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں زکاة "ان کی تھی، اسوں نے مجھ سے باہم مختلف باتیں بتائیں، بعض نے کہا: میں اونت کی طرح گائے کی زکاة کاٹاؤ تھا، کسی نے کہا: تیس گایوں پر ایک تہی ہے، کسی نے کہا: چالیس گایوں پر ایک مسہ گائے ہے، بن ترم نے بھی اپنی سند سے ابن المسوب اور ابو قتادہ اور دوسروں سے اسی طرح ذکر کیا ہے جس طرح زمری سے نقل کیا ہے، اور حضرت عمر بن عبد الرحمن بن خالد انصاری سے مری ہے کہ گائے کی زکاة اس کی زکاة کی طرح ہے یمن گائے میں عمر میں کاٹاؤ نہیں ہے (۱)۔

قربانی میں کافی ہونے والے جانور:

۱۰۔ قربانی میں صرف انعام کافی ہوں گے یعنی اونت، گائے، اور بڑی، برخلاف ان حضرات کے جنہوں نے کہا: نعام، وغیرہ نعام

جدعاء، إذا بلغت ثمانين فيها مائة، ثم على هذا الحساب (۱) گائے کی زکاة یہ ہے کہ تیس سے کم گایوں پر کچھ واجب نہیں ہے، تیس کی تعداد ہونے پر چھوٹا اچھا بچہ واجب ہے یہاں تک کہ چالیس کو پہنچ جائے چالیس ہونے پر ایک مسہ گائے واجب ہے، یہاں تک کہ ستر کی تعداد کو پہنچ جائے، ستر پر ایک بقرہ اور چھوٹا بچہ واجب ہے، پھر جب اسی کی تعداد ہو جائے تو اس میں دو مسہ واجب ہے، پھر اسی حساب سے وجوب ہے۔

دو مقررہ تعداد کے درمیان کے لئے جسے "قصر" کہا جاتا ہے احکام کی تفصیل ص ۷۲، "قاص" میں دیکھی جائے۔

۹۔ و زمر رقی: عید بن مسیب زمر کی اور ابو قتادہ یہ نہیہ کا قول ہے کہ گائے کا نصاب وہی ہے جو اس کا نصاب ہے، گائے میں سے وہی لیا جائے گا جو اس میں یا جاتا ہے، یمن اس میں عمر کی جو شرط ہے یعنی بہت مختصر، بہت بون، قدر، ہڈی، پیر، گائے میں تیس ہونے کی یہی زکاة کے سلسلہ میں حضرت عمر بن خطاب کی تحریر میں بھی مری ہے، حضرت جابر بن عبد اللہ اور عہد نبوت میں زکاة اوار کرنے والے شیعہ سے بھی یہی مری ہے، ابو عبید نے روایت کیا ہے کہ زکاة کے سلسلہ میں حضرت عمر بن خطاب کی تحریر میں ہے کہ گائے میں سے اسی طرح یا جائے گا جس طرح اس میں سے یا جاتا ہے، وہ کہتے ہیں: اس سلسلہ میں، مری صحیح ہے، دریافت یا یا تو انہوں نے بقرہ گائے میں وہی واجب ہے جو اس میں واجب ہے، بن ترم نے اپنی سند سے مرقیہ سے نقل کیا ہے، ان دونوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: ہر پانچ گایوں میں ایک بڑی، اور

(۱) حدیث "کتاب رسول اللہ ﷺ" کو امام ابو ذر نے اپنے مراسل میں روایت کیا ہے، نائی نے کہا: سلیمان بن بلال جو اس روایت کے ایک روی ہیں، متروک الحدیث ہیں (ص ۱۷۲، ۳۳۰ طبع مجلس اعلیٰ)۔

(۱) جلیع الجحد ۱/ ۲۶۱، انبی ۲/ ۵۹۲، مکن ۱/ ۲۳

ہے ماکول بھیم قریب تر باقی درست ہوئی (۱)۔

تفصیل اصطلاح ”اضحیٰ“ میں دیکھی جائے۔

ماء کا اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص صرف اپنی جانب سے ایک گائے کی قربانی کرے تو اس کی طرف سے قربانی ہو جائے گی، خواہ وہ جہتر باقی ہو یا نفلی۔

۱۱- ایک گائے کی قربانی میں کئی افراد کی شرکت کے مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔

مسیب شامیہ مناجدہ در شہل علم کی رائے ہے کہ ایک گائے سات سو سو کی طرف سے کافی ہوگی، سات افراد ایک گائے کی قربانی میں شریک ہو سکتے ہیں، خواہ وہ سات افراد ایک گھر کے ہوں یا دو گھر کے یا محدود و محدود گھروں کے ہوں، یہ جو قربانی واجب ہو یا نفلی، وہ خواہ کسی نے قربان کیا ہو یا دیا ہو یا صرف گوشت کی نیت کی ہو، ہر شخص کی طرف سے اس کی نیت کے مطابق درست ہوگی، مین مسیب کے یہ ایک ضروری ہے کہ تمام شہداء نے قربان کی نیت کی ہو، اگر کسی ایک سے گوشت کی نیت کی ہو تو کسی کی طرف سے قربانی درست نہیں ہوگی۔

ہام مالک کہتے ہیں: گائے، اس اور بکری میں سے ایک رأس ایک شخص کی طرف سے اور ایک گھر والوں کی طرف سے کافی ہوگا خواہ ان کی تعداد ”سات افراد“ سے زیادہ ہو، بشرطیکہ ان میں اس کے قطعاً شریک کیا ہو، میں اگر سب سے ہام مالک پر رد یہ ہو تو درست نہیں ہوگا، مرنہ ہی دویہ سے راہد انجمنی افراد کی جانب سے درست ہوگا (۲)۔

(۱) الجلی ۷/۳۳۳

(۲) المجموع بطوری ۸/۸۸۸ انجمنی و بن قدامہ ۶۱۹/۸ طحاویہ الدیوبی ۱۱/۹۲، حاشیہ قلیبی وغیرہ ۲۵۰/۲، مجمع الفقہ ۲۹۸/۸، الجلی ۷/۳۳۸، نیل الاوطار ۵/۱۳۵۔

پہلے قول والوں نے حضرت جابر کی روایت سے استدلال کیا ہے، و فرماتے ہیں: ”محوماً مع رسول اللہ ﷺ البیدۃ عن سبعة، والبقرة عن سبعة“ (۱) (ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بدست سات افراد کی جانب سے، اور ایک گائے سات افراد کی جانب سے قربانی کی)، ان ہی سے مروی ہے کہ ”محوماً مع رسول اللہ ﷺ مہلب، فامروا فی مشترک فی الإبل والبقرة، کل سبعة منا فی بئدۃ“ (۲) (ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیث کہتے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم اہل بیت اور گائے میں شریک ہوں، ہم میں سے ہر سات آدمی ایک بدنہ میں شریک ہو)۔

ہام مالک نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت کو اپنایا ہے، و فرماتے تھے: بدنہ ایک شخص کی طرف سے دو گائے ایک شخص کی طرف سے اور بکری ایک شخص کی طرف سے ہے، اشتراک کا مجھے علم نہیں، حضرت ابن عمر کے علاوہ محمد بن یحییٰ بن سے بھی ایسا ہی مروی ہے، چنانچہ ان کی رائے ہے کہ ایک جان صرف ایک ہی جان (فرد) کی طرف سے درست ہوگی (۳)۔

بدی میں گائے:

۱۲- حج کی قربانی میں گائے کا حکم یہی ہے جو اضحیٰ میں ہے، اس سے وہ تفصیل مستثنیٰ ہے جو آدمی اور اس کے گھر والوں کی طرف سے درست ہونے کی بابت ہے، اس کی تفصیل اصطلاح ”حج“ اور ”بدی“ میں

(۱) حدیث حضرت جابرؓ مع رسول اللہ ﷺ، ”کی روایت مسلم (۵۵۸/۳ طبع النسخ) نے کی ہے۔

(۲) حدیث حضرت جابرؓ مع رسول اللہ ﷺ، ”کی روایت مسلم (۵۵۸/۳ طبع النسخ) نے کی ہے۔

(۳) حاشیہ الدیوبی ۱۱/۹۲، انجمنی ۷۳۰/۸، الجلی ۷/۳۳۸۔

دیکھی جاوے۔

### گائے کا ذبح:

۱۳- گائے کا ذبح اسی طرح ہے جس طرح بکری کا ذبح ہے، لہذا اگر گائے ذبح کرنے کا ارادہ ہو تو اسے بائیں پہلو پر لیٹا دیا جائے، اس کے تینوں پاؤں باندھ دئے جائیں: آگے والے دونوں پاؤں اور مایاں پاؤں، مایاں پاؤں باندھا جائے تاکہ ذبح کے وقت وہ حرکت نہ کرے، ذبح کرنے والا اپنے بائیں ہاتھ سے گائے کا سر پکڑے اور دائیں ہاتھ میں چھری پکڑے، پھر ”بسم اللہ“ کہہ کر ذبح شروع کرے، جانور ذبح کرنے والے کا رخ قبلہ کی طرف ہو جہاں تک اس کا تعلق ہے تو اس کو پہنچنے والے کے پیچھے حصہ میں اس طرح ذبح کرنا چاہئے کہ اس کا سر ہو اور ہڈیاں ٹھنڈا بندھا ہو (۱)۔

### سواری کے لئے گائے کا استعمال:

۱۵- قتلہ کا اتفاق ہے کہ پالتہ جانوروں میں سے سواری اور باربرداری کے لئے اونٹ ہے، جہاں تک گائے کا تعلق ہے تو وہ سواری کے لئے نہیں پیدا کی گئی ہے، بلکہ سواری کے علاوہ دیگر منافع جیسے شیتی، غیرہ میں کام لینے کے لئے پیدا کی گئی ہے، بکریاں دودھ، نسل اور دشت کے لئے پیدا کی گئی ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَأَن لَّكُمْ فِي الْأَنْعَامِ لَعِبْرَةٌ لِّسْفِيكُمْ مِمَّا فِي بُطُونِهَا وَلَكُمْ فِيهَا مَنَافِعُ كَثِيرَةٌ وَمِنْهَا تَأْكُلُونَ وَعِندَهَا وَعْثَى الْمُلُوكِ حُمُلُونَ“ (۲) (اور تمہارے سے چوپایوں میں سہانہ عبرت ہے، ہم تم کو ان کے پیٹ سے (دودھ) پلاتے ہیں، اور تمہارے لئے ان میں بہت سے فائدے ہیں اور ان میں سے

بدی میں گائے کے اشعار نے کہا جہاں تک تعلق ہے تو ۱۶- امام ابو حنیفہ کے تمام علماء کا اتفاق ہے کہ اشعار (اشان لکھا) سنت ہے اور مستحب ہے، نبی ﷺ نے ایسا کیا ہے اور آپ ﷺ کے بعد صحابہ نے ایسا ہے، اس پر بھی اتفاق ہے کہ اشعار سنت میں سنت ہے خواہ اس کا کوہاں ہو یا نہ ہو، اگر کوہاں نہیں ہو تو کوہاں کی جگہ پر اشعار کیا جائے گا۔

جہاں تک گائے کا تعلق ہے تو شافعیہ کا مسلک یہ ہے کہ اس میں مطلقاً اشعار ہے، خواہ اس کا کوہاں ہو یا نہیں ہو، گائے ان کے نزدیک اونٹ کی طرح ہے، امام مالک کے نزدیک اگر گائے کو کوہاں ہو تو اشعار کیا جائے گا، اگر کوہاں نہیں ہو تو اشعار نہیں کیا جائے گا (۳)۔

### تقلید (قدودہ ڈلنے) کا حکم:

۱۳- تقلید: گلے میں قلاوہ (پنہ) ڈالنا ہے، مدی کی تقلید کا مطلب ہے اس کے گلے میں کھل کا پنہ ڈالا جائے تاکہ بچوں یا جانور کے ذہن پر اثر پڑے تو اس کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔

اللہ کا اتفاق ہے کہ اس کا قلاوہ ڈالنا مستحب ہے۔ جہاں تک بکری کا تعلق ہے تو شافعیہ کے نزدیک اونٹ اور گائے کی طرح بکری کو بھی قلاوہ ڈالنا مستحب ہے، امام ابو حنیفہ اور امام مالک کے نزدیک بکری کو قلاوہ ڈالنا مستحب نہیں ہے۔

اونٹ اور گائے کو جوتوں وغیرہ کا قلاوہ ڈالنا جائز ہے گا جس سے معلوم ہو جائے کہ پتہ پانی کا جانور ہے (۴)۔

(۱) طہیۃ القلوب وغیرہ ۲۳۳۔

(۲) سورہ سونون ۲۱-۲۲۔

(۳) المجموع ۶۰۸ ص ۶۰۸۔

(۴) المجموع ۶۰۸ ص ۶۰۸۔

رہتے ہیں)۔

گائے کا پیشاب اور گوبر:

۱۶- غیر ماکول اللحم خواہ وہ انسان ہو یا غیر انسان، اس کے بول ویر ز کے نجس ہونے پر فتاوا کا اتفاق ہے۔

ماکول اللحم جیسے اونٹ، گائے، بکری کے بول ویر ز کے سلسلہ میں اختلاف ہے۔

امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام شافعی کے نزدیک تمام بول ویر ز نجس ہیں خواہ ماکول اللحم کے ہوں یا غیر ماکول اللحم کے، امام مالک، امام احمد اور سلف کی ایک جماعت کی رائے ہے، شافعیہ میں سے ابن تیمیہ، ابن امیر، ابن امیر، ابن اسطری اور روی نے، اور حنفیہ میں سے محمد بن حسن نے بھی اس سے اتفاق کیا ہے کہ ماکول اللحم کا بول (پیشاب) پاک ہے (۱)؛ تفصیل اور استدلال کے لئے اصطلاح "نحاست" دیکھی جائے۔

دیت میں گائے کا حکم:

۱۷- دیت میں گائے کا اعتبار ہے یا نہیں، اس مسئلہ میں علماء کے اقلیت ہیں:

امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی چنے توں قدیم میں اس طرف گئے ہیں کہ دیت میں تین چیزیں اصل ہیں، سب، سونا، چاندی، گائے اس میں نہیں ہے (۲)۔

صحابیوں (امام ابو یوسف، امام محمد)، ثوری، اور امام احمد بن حنبل کے نزدیک دیت میں پانچ اشیاء اصل ہیں: سب، سونا، چاندی،

(حش کو) تم کھا تے بھی ہو، اور ان پر رشتہ پر سوار ہو تے ہو، اور رشاء ہے: "اللہ الہی جعل لکم الانعام لتزکوا بها ومنہا ما کسبون" (اللہ ہی وہ ہے جس نے تمہارے لئے سواری بنائے تاکہ تم میں سے بعض پر سوار ہو، اور تم ان میں سے بعض کو کھا تے بھی ہو)، اور رشاء ہے: "وجعل لکم من الطلک والانعام ما تزکبون" (۳) (تمہارے لئے وہ شتیاں اور چوپائے بنائے جن پر تم سواری ہو تے ہو)۔

جن آدمیت میں پتہ کرہ ہے کہ انعام (پالتو جانوروں) پر سواری کی جائے گی، علماء کے نزدیک اس سے مراد بعض انعام یعنی اونٹ ہیں، اس میں عام اتفاق بول کر خاص مراد لیا گیا ہے (۴)۔

سواری کے سے گائے کا استعمال مناسب نہ ہوئے کی دلیل صحیح موسم میں حضرت ابومرہ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بسماء رجل یسوق بقرة له فند حمل عیہا، التفتت الیہ البقرة فقلت: انی لم اخلق لہذا، ولکسی إنما حلفت للحرث، فقال الناس: سبحان اللہ - تعجبا ولفرا - ثمرة تکلم" فقال رسول اللہ: لانی لومس بہ وابوبکر وعمر" (۵) (ایک شخص نے ایک گائے پر سامان، حرث لے جا رہا تھا کہ گائے اس کی طرف دیکھا، روئی: میں اس کام کے سے نہیں پیدا کی گئی ہوں، میں تو بھیقتی کے لئے پیدا کی گئی ہوں، لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ میں کہا: سبحان اللہ، کیا گائے بولتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں، ابوبکر اور عمر اس پر ایمان

(۱) سورۃ غافر ۷۹۔

(۲) سورۃ غافر ۲۸۔

(۳) تفسیر القرطبی ۲/۱۹۷، روح المعانی ۲۳/۱۸۸۔

(۴) حدیث: "بسماء رجل یسوق بقرة" کی روایت مسلم (۱۸۵۷۳) سے کی ہے۔

(۱) تیل و اوطار ۶۰-۶۱۔

(۲) المغنی ۷/۵۹۷، المجموع للعلوی ۵/۱۹۵، بیرونی ۷/۵۳۳۔

گائے ورنہ مری، صاحبیں سے کپڑوں کا بھی مسافہ لیا ہے۔ یہی عمر، عطاء، طہاں ورمینہ کے ساتوں مقبلا، کا قول ہے، اس قول کے مطابق گائے ویت کی خریدی تیزوں میں سے ایک ہے، ویت والوں کے سے جاز ہے۔ جیسا کہ صاحبیں کے نزدیک ہے کہ گائے کی ویت میں ابتدا ہو دیں، انہیں دوسرے سامان کے دینے کا مکلف نہیں بنایا جائے گا۔

## بکاء

تعریف:

۱- البکاء: ”بکی بکی بکی وبکاء“ کا مصدر ہے (۱)۔

لسان العرب میں ہے: لفظ ”بکاء“ بغیر کے بھی ہے، ورم کے ساتھ بھی ہے، ورم نہ دکتے ہیں؛ ورم کے ساتھ ہلا چائے تو وہ ”زمر“ ہوتی ہے جو بکاء (رہنے) کے ساتھ ہوتی ہے، رجمیر کے ہلا جائے تو آسواوران کا نشا مر اوہنا ہے۔

حضرت کعب بن مالک حضرت خزہ کے مرثیہ میں کہتے ہیں:

بکت عیسیٰ وحیٰ لہا بکاء

وما بغی البکاء ولا العویل

(میری آنکھ روتی اور اس کو رونے کا حق ہے، حالانکہ وہ بکاء، کچھ قائم نہیں پہنچا سکتے)۔

خلیل کہتے ہیں: تمہ کے ساتھ پڑھنے والے سے ”غم مرن“ کے معنی میں لیتے ہیں، ورم کے ساتھ پڑھنے والے ”آؤز“ کے معنی میں لیتے ہیں، اور لفظ ”بکاء“ کا مطلب ہے پر تکلف رہنا، جیسا کہ حدیث میں ہے: ”فان لم تبکو فتابکوا“ (۲) (اگر نہ آؤز نہ آئے تو رونے کی صورت بنا لو)۔

(۱) القاموس المحیط، المصباح المہیر: بارہ کی۔

(۲) حدیث: ”فان لم تبکو“۔ کی روایت ابن ماجہ (۲۲۳۲ مجمع معنی)

نے کی ہے پھر کی نے کہ اس کی سند میں اور صحیح ہے اس کا ۲۱۸۱ تاہل بن رافع ہے وہ ضعیف و متروک ہے۔



فقہاء کا استعمال بھی اس سے الگ نہیں ہے۔

کے محاسن شمار کرنے کے لئے بھی بولتے ہیں، سم "ندبہ" ہے۔

متحدہ الفاظ:

د- نخب یا نخب:

نفس- صیاح و صرخ:

۵- "نخب" لغت میں خوب رونے کو کہتے ہیں، نخب بھی اسی معنی میں ہے (۲)۔

۲- صیاح اور صراخ لغت میں پوری طاقت کے ساتھ آواز لگانا ہے، کبھی ان کے ساتھ رونا بھی ہو سکتا ہے اور کبھی نہیں، "صراخ" کا استعمال مرد کے سے ہو سکتا ہے پر بھی ہوتا ہے (۱)۔

۶- عویل:

ب- نیاح:

۶- عویل بلند آواز سے رونے کو کہتے ہیں، کہا جاتا ہے: "نعولت المرأة لعوالاً وعوياً" (۳) (عورت نے زور سے آواز بکا کی)۔

۳- نیاح اور نیاحۃ لغت میں میت پر آواز کے ساتھ رونے کو کہتے ہیں (۲)۔

اس تفصیل سے واضح ہوتا ہے کہ "نخب" اور "عویل" دونوں کا معنی "خوب رونا" ہے، اور "صراخ" اور "صیاح" معنی میں قریب قریب ہیں، "نوح" میت پر رونے کو کہتے ہیں، "ندب" میت کے محاسن شمار کرنے کو کہتے ہیں، اور "بکاء" آواز کے ساتھ رونے کو کہا جاتا ہے، اور "بکی" بھی آواز رونے کو کہتے ہیں یعنی صرف آنسو بانے پر اکتفا کیا جائے۔

المصباح میں ہے: یہ اس سے قریب ہے جو کافوس میں آیا ہے کہ: "فاحت المرأة على الميت نوحاً" (عورت نے میت پر نوحہ کیا)، باب "قال" سے ہے، اس سے اسم "نواح" پر وزن غراب ہے، بسا اوقات "نیاح" نون کے زیر کے ساتھ کہا جاتا ہے، یہی عورت کو "مانحة" کہتے ہیں، "نیاحۃ" نون کے زیر کے ساتھ اسی سے اسم ہے، اور نوحہ کی جگہ کو "مناحة" ضم کے رہ کے ساتھ بولتے ہیں (۳)۔

بکاء کے اسباب:

۷- بکاء (رونے) کے متعدد اسباب ہیں: اللہ تعالیٰ کا خوف، خشیت، ترن، شدت مسرت۔

ج- ندب:

مصیبت میں رونے کا شرعی حکم:

۴- "ندب" لغت میں کسی کام کی طرف بلانے اور اس پر آمادہ کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے، ندب: میت پر رونے اور اس

۸- رونا کبھی تو بغیر آواز کے صرف آنسو بہانے تک ہوتا ہے، کبھی اپنی ملکی آواز بولتی ہے جس سے احقر اذما ممن ہو، کبھی تیز آنسو کے

(۱) القاموس المحیط، المصباح المہیر۔

(۲) القاموس المحیط۔

۳ المصباح المہیر۔

(۱) القاموس المحیط، المصباح المہیر۔

(۲) القاموس المحیط، المصباح المہیر۔

(۳) المصباح المہیر۔

ساتھ ہوتا ہے جیسے سرخ، نوج، مدب، وغیرہ، یہ روئے والے کے فرق سے مختلف ہوتا ہے، کچھ لوگ نرم چھپالینے پر تیار ہوتے ہیں، کچھ جذبات پر قابو پاتے ہیں، اور کچھ لوگ ایسا نہیں کرتے۔

نریا، (روئے) میں ماتھ کا عمل شامل نہ ہو جیسے ریاضان چاک کرنا چہرہ دہشٹا، اور ربوب کا عمل بھی شامل نہ ہو جیسے صراخ، چیخ، ملاکت، ویدہ بوی کو دعوت دینا وغیرہ تو ایسا رہا مباح ہے (۱)۔ اس نے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: "إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ وَالْقَلْبِ لَمِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْ الرَّحْمَةِ، وَمَا كَانَ مِنَ الْيَدِ وَاللِّسَانِ لَمِنْ الشَّيْطَانِ" (۲) (جب تک روئے آنکھ، اور آل سے ہوتا ہے وہ اللہ کی طرف سے اور رحمت کی وجہ سے ہوتا ہے، اور جب ماتھ و زبان سے ہونے لگے تو وہ شیطان کی جانب سے ہوتا ہے) اور آپ ﷺ کا ارشاد ہے: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْذِبُ بِمَدْمَعِ الْعَيْنِ وَلَا بِوَحْمٍ" (۳) (آنکھ کے آنسو اور قلب کے حزن کی وجہ سے اللہ عذاب نہیں دیتا، میں اس کی وجہ سے) (اور آپ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا) اللہ عذاب دیتا ہے یا رحم کرتا ہے۔

اس حالت کے علاوہ میں روئے کے حکم کی تفصیل آئندہ آئے گی۔

اللہ کے خوف سے روئے:

۹- مومن زندگی بھر اپنے نفس کے ساتھ جہاد کرتا ہے، اپنے تمام

(۱) نیل الاوطار الحکامی سہ ماہی ۱۳۹۹ھ - ۱۴۰۰ھ طبع دارالکتاب۔

(۲) حدیث: "إِنَّهُ مَهْمَا كَانَ مِنَ الْعَيْنِ..." کی روایت احمد (۱/۲۳۷ طبع البیروت) ہے اس کی سند میں علی بن زید بن جعدان ہے جو ضعیف ہے، تہذیب احمد، ابن حجر ۳۲۳/۸ طبع دار الفکر (مطبعة عثمانیہ)۔

(۳) حدیث: "إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْذِبُ..." کی روایت بخاری (فتح ۵/۵۳۸ طبع المکتب) ہے اس کی ہے۔

اعمال اور تصرفات میں اللہ کا تصور رکھتا ہے، پس وہ اللہ سے ڈرتا ہے، اللہ سبحانہ تعالیٰ کے دُور کے وقت روئے ہے ایسا مومن اس پر اللہ دلوگوں میں شامل ہے جن کے بارے میں اللہ نے بتا دیا ہے، یسے ہوئے فرمایا: "وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالضَّاهِرِينَ عَلَى مَا أَصَابَهُمُ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ" (۱) (اور آپ خوش خبری سناتے ہیں ان جہاد کرنے والوں کو جن کے دل ڈرتے ہیں جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے، اور جو عیسیتیں اس پر پڑتی ہیں اس پر صبر کرنے والوں کو اور مازکی پابندی کرنے والوں کو اور) (اس کو) جو شرفی کرتے رہتے ہیں اس میں سے جو ہم نے تمہیں سے رکھا ہے) (اور ان ہی کے بارے میں اللہ نے فرمایا ہے: "إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ ذِكْرِهُمُ بُتُوهُنَّ كُلُّهُمْ" (۲) (یہاں والے تو ہیں وہ ہوتے ہیں کہ جب) (ان کے سامنے) اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل سہم جاتے ہیں اور جب انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو وہ ان کا ایمان بڑھاتا ہے) میں درود اپنے پروردگار پر توکل رکھتے ہیں)۔

قرطبی نے اس آیت کی تفسیر میں اس کے قریب معنی، غیر ریوت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کا مدد بتایا ہے کہ وہ اگر بھی کے وقت خوف مر ڈر محسوس کرتے ہیں، اس لئے کہ ان کا ایمان قوی ہوتا ہے، درود اپنے پروردگار کا خیال کرتے ہیں، گویا وحدہ کے سامنے ہیں، اس آیت کی تفسیر یہ آیت ہے جس میں اللہ فرماتا ہے: "وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ" (اور آپ خوش خبری سناتے ہوئے گردن

(۱) سورۃ الحج ۳۵

(۲) سورۃ انفال ۲



جہاں دینے والوں کو جن کے دل ڈرتے ہیں، اور فرماتا ہے: "اللہیں  
اصوٰر و تظلمن قلوبہم بدکر اللہ" (۱) (یعنی) وہ لوگ جو ایمان  
لائے اور اللہ کے ذریعے سے نہیں طمینان ہو گیا، اس آیت کا تعلق مال  
معرفت اور طمینان قلب سے ہے، "چل اللہ کے مذاپ سے  
گھبراہٹ کو کہتے ہیں، اہل اس میں تقاض نہیں ہے، اللہ نے ہماری  
آیت میں دونوں معنوں کو جمع فرمایا ہے: "اللہ یزل الخس  
الحديث كذا في غشايها فتاوى مفسر من جلود اللہیں  
يخشون ربهم ثم يملح جلودهم و قلوبهم الى ذكر اللہ" (۲)  
(اللہ نے بہت کلام نازل کیا ہے ایک کتاب بانہ ملتی جلتی ہوئی اور بار بار  
ہم انی پہل اس سے اس لوگوں کی جلد جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں،  
کانپ اٹھتی ہے پھر ان کی جلد اور ان کے قلب اللہ کے ذکر کے لئے نرم  
ہو جاتے ہیں) یعنی اللہ کے ساتھ ان کے نفس کو یقین کے اعتبار سے  
سکون حاصل ہوتا ہے، اگرچہ وہ اللہ سے خوف کھاتے رہتے ہیں۔

۱۰۔ یہ ان لوگوں کے اوصاف ہیں جو اللہ کی معرفت رکھنے والے اور اس  
کی معرفت اور مذاپ سے ڈرے والے ہوتے ہیں، ان جاہل عوام پر  
بدعت پرست گنہگار کی چٹا پیچہ کی طرح نہیں جو گدھوں کی طرح چلاتے  
ہیں، ایسا کرے، لے کر بھونکتے رہتے ہیں کہ یہ خشوع اور مجاہدہ وہاں  
سے کہا جائے گا کہ تمہاری جگہ تو رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے  
اصحاب کے مقام تک، اللہ کی معرفت اور خوف، تعظیم میں نہیں ہوسکتی  
ہے، حالانکہ اس مقام کے وہ ہوں ان حضرات کی حالت یہ تھی کہ موعظ  
کے وقت اللہ کو جانتے تھے اور اللہ کے خوف سے آدھریہ رہتے تھے،  
اسی سے اللہ تعالیٰ سے بتایا کہ اللہ کے ذریعہ اس کی کتاب کی تمام  
سننے وقت اہل معرفت کی حالت یہ ہوتی ہے کہ: "واذا سمعوا ما  
اتوا الى الرسول فیری انفسهم نقص من اللہ معاً عرفوا

(۱) سورہ بقرہ ۳۸

(۲) سورہ بقرہ ۳۳

من الحق بقولون ربنا اصابنا كذا مع الشاهدين" (۱) اور جب  
ہو اس (کلام) کو سنتے ہیں جو پیغمبر پر اتار دیا ہے تو آپ اس کی تکلیفیں  
نہیں لگاتے کہ اس سے آنسو بہ رہے ہیں، اس سے کہ انہوں نے حق کو  
بچا یا۔ جو کہتے ہیں کہ اس بارے پر وردگار نام ایسا لے لے سوتو  
نہم کو بھی تعذیب کرنے والوں میں لکھ لے، یہاں حضرت کا مصطفیٰ اور  
ان کا جواب ہوتا ہے، جو لوگ ایسے نہیں ہیں وہ اس کی راہ پر نہیں ہیں اہل  
جسے طریقہ اپنا ہوا وہ اس لوگوں کا طریقہ پنا ہے، یہی جو لوگ پگلوں کا  
رہ پ حجاز رجال کا صمگ رچاتے ہیں وہ سب سے بد حال لوگ ہیں،  
اور پاگل پن کی تو مختلف قسمیں ہیں، امام مسلم نے حضرت انس بن  
مالک سے روایت کیا ہے کہ لوگوں نے نبی ﷺ سے سوالات کئے اور  
بار بار سوالات کئے تو ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے، منبر پر  
تہا ہے: "ما یسألونی، لا تسألونی عن شیء إلا ہینہ لکم،  
مادمتم فی مقامی ہذا، فلما سمع ذلك القوم ارموا" (۲)  
وردھوا ان یکنون بین یدی نمر قد حضر، قال انس: فجعلت  
انکنت بمما وشمالا لادا کل لسان لاف راسہ فی ثوبہ  
یکمی... (۳) (مجھ سے پوچھو، تم مجھ سے جس چیز کے بارے میں  
پوچھو گے میں اس کا جواب دوں گا جب تک میں اس جگہ پر ہوں، لوگوں  
نے جب یہ سنا تو خاموش رہے، اللہ بیش محسوس کیا کہ آپ ﷺ ہی  
ہونے والے بڑے حادثہ کے سامنے ہوں، حضرت انس کہتے ہیں: میں  
نے ایں با میں زردیکھا تو یہ دیکھا کہ ہر شخص اپنے سر کو اپنے کپڑے  
میں لپیٹے رہ رہا ہے۔) اور ہی نے پوری حدیث ذکر کی، امام ترمذی نے  
حضرت عرابش بن ساریہ سے روایت کیا ہے: "روایت کو صحیح بتایا ہے،  
رہی کہتے ہیں: "وعظما رسول اللہ ﷺ موعظة سبعة درات

(۱) سورہ مائدہ ۸۳

(۲) لوم الرجل و ما کا تھی پہنچا خاموش ہو گیا، اور ایسے شخص کو مرم کہتے ہیں۔

(۳) حدیث مسلوئی، مسند ابی یوسف (۳۳۳)، مجمع بیہ ۷۵۰

لکھا ہوا کہ روایا یہ ہے کہ اس سے وہ پرک چیز تو بدرجہ اولیٰ نہیں ہوتی، اور ایک روایت میں "ابدا" (نہیں نہیں) کے الفاظ بھی ہیں، اور ایک دوسری روایت میں ہے: "لا یقر بان النار" (جہنم کی آگ سے قریب نہیں ہوں گے)۔

صاحب روح المعانی نے اللہ کی خشیت سے رونے کی تعریف میں دو مستند روایات لکھی ہیں جن میں وہ پر مذکور حدیث بھی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لا یلج النار رجل یحییٰ من خشية الله تعالى حتی یعود الی فی الصرع ولا یجتمع علی عبد غبار فی سبیل اللہ تعالیٰ ودخان جہنم" (۲) (اللہ کے خوف سے رونے والا اس وقت تک جہنم میں نہیں جائے گا جب تک کہ دودھ تھن میں ولولہ نہ پائے، اور کسی بندہ پر اللہ کے راستہ کا غبار نہ جمع ہو جس میں جہنم ہو سکتے)۔

نماز میں رہا:

۱۳ - خلیفہ کی رائے ہے کہ نماز میں اگر کسی تکلیف یا مصیبت کی وجہ سے رہا ہو تو اس سے مار فاسد ہو جائے تو اس سے کہ یہ رہا نہ کلام اناس کی قیل سے ہے، یعنی رونے کا سبب اگر جنت یا جہنم کا تذکرہ ہو تو مار فاسد نہیں ہوتی، اس لئے کہ یہ رہا رہا واقعی خشوع کی علامت ہے جو مار میں مقصور ہے، لہذا ایسا روایتی یا دعا کے معنی میں ہوا، اس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے کہ: "انہ کان یصلی باللیل ولہ لزیو کلزیر الموجل من البکاء" (۳) (آپ ﷺ

مسماہ العیون، ووجلت مسماہ القلوب" (رسول اللہ ﷺ نے عین میں ایک بیٹھ خطبہ دیا جس سے آنکھیں بہہ پڑیں رسول ﷺ مل گئے)، پوری حدیث مذکور ہے، وہی نے یوں نہیں کہا کہ ہمیں حال آیا ہر ہم قص کرنے گئے، منک رہنے گئے، قیام کیا (۱)۔

صاحب روح المعانی آیت قرآنیہ "اللہین اذا ذکر اللہ وحشت قلوبہم" (۲) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ان کے دل خوف الہی سے دھل گئے کہ ان پر جہاں الہی کی ربوں کا فیضان ہو رہا تھا (۳)۔

۱۱ - خشیت الہی سے رونے کا اثر عمل پر پڑتا ہے، اور ثناء و معاف ہوتے ہیں، اس کی دلیل ترمذی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "عینان لا تمسهما النار عین ہکت من خشية اللہ و عین ہکت ہکت فی سبیل اللہ" (۴) (دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ کی خشیت سے رہی ہو، دوسری وہ آنکھ جو اللہ کے راستہ میں پہرہ دے رہی ہو)۔

صاحب تحفۃ الاخوانی کہتے ہیں: حدیث کے الفاظ "عینان لا تمسهما النار" (۱۰ آنکھوں کو آگ نہیں چھوئے گی) یعنی ان آنکھوں کو میں چھوئے کی، تر ہول کر کل مر لایا گیا ہے، اور چھونے کا

(۱) المرقطی ۷/ ۳۶۶ طبع دارالکتب المصریہ حدیث مرافقہ "و عطا رسول اللہ ﷺ" کی روایت ابن ماجہ (۱۶/ ۱۶۱ طبع المجلد) و ابو داؤد (۱۶/ ۱۶۵ طبع عزت عید دھاس) و رحاکم (۹۶/ ۱ طبع دائرة المعارف العلمیہ) کے ہے حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے و نیز بھی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

(۲) سورۃ غافر ۳۵۔

(۳) روح المعانی ۱۵/ ۱۵۳ طبع المیزان۔

(۴) حدیث "عینان لا تمسهما النار" کی روایت ترمذی (۱۵/ ۱۵۳ طبع المجلد) و ابو داؤد (۱۶/ ۱۶۵ طبع عزت عید دھاس) میں ہے جیسا کہ فتح الباری (۸۳/ ۱ طبع المستقیم) میں ہے ابن حجر نے اس کی سند کو ضعیف کیا ہے۔

(۱) تحفۃ الاخوانی ۲۶۹/ ۵ طبع المجلد۔

(۲) روح المعانی ۱۵/ ۱۹۰۔ ۱۹۱ طبع المیزان حدیث "لا یلج النار رجل یحییٰ من خشية الله تعالیٰ حتی یعود الی فی الصرع" کی روایت ترمذی (۱۶/ ۱۶۱ طبع المجلد) نے کی ہے اور کہا ہے کہ حدیث ضعیف ہے۔

(۳) حدیث "کان یصلی" کی روایت ابو داؤد (۵۵۷/ ۱ طبع عزت عید دھاس) میں ہے۔

رات میں نماز پڑھتے تھے اور آپ ﷺ کے رونے کی آواز مانڈی کے مٹنے کی طرح مٹتی تھی۔

امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ یہ تفصیل اس صورت میں ہے جب رونے کی آواز حرف سے زیادہ ہو یا، حرف صلیہ ہوں، اگر حرف زمد میں سے وہ حرف سے زیادہ ہو یا ایک حرف زامہ، جہاں حرف اصلی ہو تو اس وہوں صورتوں میں نماز قائم نہیں ہوتی۔ حرف ر مدوں میں جن کا مجموعہ ”ماں“ نہیں ہے، حرف میں<sup>(۱)</sup>۔

اس مسئلہ میں مکیہ کے مسلک کا حاصل یہ ہے کہ نماز میں روایا تو ”ر“ کے ساتھ ہو گا یا بغیر ”ر“ کے ہو گا، اگر نماز بغیر ”ر“ کے ہو تو اس سے نماز باطل نہیں ہوگی خواہ بد اختیار روایا ہو یا یہ طور کہ خشوٹ یا مصیبت کی وجہ سے روایا اختیار کی روایا ہو بشرطیکہ اختیار کی روایا زیادہ نہ ہوں۔

اگر روایا ”ر“ کے ساتھ ہو تو بلا اختیار رونے میں نماز ٹوٹ جائے گی خواہ کسی مصیبت کی وجہ سے ہو یا خشوٹ کی وجہ سے، اگر بغیر اختیار روایا ہو، خشوٹ یا مصیبت کی وجہ سے روایا ہو تو نماز نہیں رونے کی جو روایا خشوٹ ہو، اگر بغیر خشوٹ کے روایا ہو تو نماز باطل ہو جائے گی<sup>(۲)</sup>۔

اس تفصیل کے علاوہ، سوتی سے ”ر“ یا ہے کہ اگر ”ر“ کے ساتھ روایا اگر کسی مصیبت یا تکلیف کی وجہ سے بغیر غلبہ کے ہو یا خشوٹ کی وجہ سے ہو تو یہی صورت میں یہ روایا خشوٹ کی طرح ہے، اگر ”ر“ ہو یا ”ر“ کے درمیان فرق کیا جائے گا، یعنی اگر ”ر“ ہو تو مطلقاً نماز کو باطل کر دے گا خواہ کم ہو یا زیادہ، ہو یا ”ر“ اگر زیادہ ہو تو نماز باطل

(۱) عبید اللہ بن اسود، ۱۳۳ طبع المکتبۃ النجدیہ (بیروت) کی ہے۔

(۲) تمیمی، الحقائق، ۵۵-۱۵۶ طبع دار المعرفۃ، فتح القدیر، ۲۸۱-۲۸۲ طبع دار صادر۔

(۳) حاشیہ شیخ علی الحدادی علی مختصر فہم، جو حاشیہ قرشی پر مطبوع ہے، ۳۲۵ طبع دار صادر، جوہر الفہم، ۶۳، جواب البطل، ۳۳۔

ہو جائے گی، کم ہو تو مجدد ہو یا جانے گا۔

ثانیہ کا مسلک یہ ہے کہ نماز میں روایا صحیح قول کے مطابق اگر ایسا ہو کہ، حرف ظاہر ہو جائے تو نماز باطل ہو جائے گی، اس لئے کہ یہ نماز کے منافی ہے، خواہ یہ روایا اثرات کے خوف سے ہو، صحیح قول کے بالمقابل قول یہ ہے کہ اس سے نماز باطل نہیں ہوگی، اس سے کراہت میں اس کو خشوٹ نہیں کہتے اور نہ اس رونے سے کچھ سمجھ میں آتا ہے، لہذا یہ روایا محض آواز کے شائبہ ہو<sup>(۳)</sup>۔

جہاں تک متبادل کا تعلق ہے تو اس کی رائے یہ ہے کہ نماز کے اندر ”ر“ رونے میں، حرف ظاہر ہو جائے تو خشوٹ میں ”ر“ نہ کر دے ظاہر ہو جائے تو نماز باطل نہیں ہوگی، اس سے کہ یہ روایا ذکر کے قائم مقام ہے، اور کہا گیا ہے کہ اگر روایا غالب آجائے گا تب یہ حکم ہے ورنہ نماز باطل ہو جائے گی، جیسے کہ روایا خشوٹ کے طور پر نہ ہوں، اس لئے کہ رونے میں حرف بھی ہوتے ہیں، اور وہ بذات خود کلام کی طرح معنی پر دلالت کرتا ہے، اگر وہ کے سلسلہ میں امام احمد کہتے ہیں: اگر ”ر“ غالب آجائے تو میں اسے مکروہ سمجھتا ہوں یعنی تکلیف کی وجہ سے، اگر ”ر“ سے ”ر“ تو مکروہ ہو گا جیسے کہ فہم، ورنہ مکروہ نہیں ہو گا<sup>(۴)</sup>۔

قرآن پڑھتے وقت روایا:

۳۳ قرآن کی آیات کے وقت روایا مستحب ہے، سورہ امر کی اس آیت سے یہی مفہیم ہوتا ہے: ”وَيَخْرُونَ لِلْأَذْقَانِ يَسْكُونُونَ وَيَرْجِعُونَ حَشَوْنَ“<sup>(۱)</sup> (اور انھیں یوں کے ٹلے کرتے ہیں، روتے

(۱) حاشیہ الحدادی علی الشرح الکبیر، ۲۸۳ طبع دار الفکر۔

(۲) نہایۃ الکناج، ۳۳ حاشیہ الفیوہی وغیرہ، ۸۷، معنی الکناج، ۹۵۔

(۳) الفروع، ۳۷۰-۳۷۱۔

(۴) سورہ امر، ۱۰۹۔





حضرت ابو یوسف سے مروی روایت ہے کہ مائے ماتے میں کہ: "وَأَدَّ السَّبِيحَةَ قَبْرَ امِّهِ لَبَكِي، وَابْكِي مِنْ حَوْلِهِ" (الحج (۱) (بنی علیہ السلام نے اپنی والدہ کی قبر میں زیارت کی تو رہ پڑے اور اپنے ساتھ والوں کو بھی رلایا۔)

رونے کے لئے عورتوں کا جمع ہونا:

۱۶- رونے کے لئے عورتوں کا جمع ہونا مالکیہ کے نزدیک اگر بغیر "وَرَجْعَةٍ" کے ساتھ ہوتا حرام ہے (۲)۔  
شافعیہ کے نزدیک وہاں کے لئے اسباب حار نہیں ہے۔

حنفیہ و حنابلہ نے رونے کے لئے عورتوں کے جمع ہونے کے مسئلہ پر گفتگو نہیں کی ہے، لیکن فقہاء کا اتفاق ہے کہ بغیر "وَرَجْعَةٍ" کے صرف "نَسُو" کے ساتھ رونا حار ہے، اگر بہت یا تحریم اس وقت ہوتی ہے جب اسی کے راہ سے جمع ہونا پایا گیا ہو۔

اور جب وہاں کے لئے عورتوں کا جمع ہونا مکروہ یا حرام ہے تو وہاں کے سے مردوں کا جمع ہونا بدعت، لیکن مکروہ یا حرام ہونا، فقہاء سے صرف عورتوں کا مسئلہ اس لئے بیان کیا کہ ان میں اس کا رواج ہوتا ہے (۳)۔

۱۷- رات کے وقت بچے کے رونے کا اثر:

۱- ولادت کے وقت اگر بچہ رونے لگا تو بیوی اور سنانی سے تو یہ اس کے رمدہ ہونے کی دلیل ہے، خواہ بچہ بڑی طرح ملامت ہو گیا ہو جیسا کہ شافعیہ کے نزدیک ہے، یا ملامت نہ ہو، جیسا کہ حنفیہ کے

(۱) حدیث: "وَأَدَّ السَّبِيحَةَ قَبْرَ امِّهِ" کی روایت مسلم (۲/۱۷۱) طبع  
بجلی کے ہے۔

(۲) حوالہ الاکلیل ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸،

سُراپا تے، اور کہا گیا ہے: مسنونہ سوچ و شیدائش رہنا، جیسے کہ کسی  
خلیم نے کہا ہے:  
اذا اشبکت ذموع فی حدود  
نہیں میں بکئی مہم نہا کئی  
(سب آنسو رسا رہوں سے آمیز ہو جاؤں تو حقیقی اور بناوٹی  
رونے والے واضح ہو جائیں گے) (۱)۔



حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”تستامرو النیمة فإذا بکت أو سکت فهو دصھا۔ واین ابت  
فلا جوار عیھا“ (۲) (نوری سے اجازت لی جاے لی، اگر وہ  
رہ پڑے یا خاموش رہے تو یہ اس کی رصا مندی ہے، اور اگر اتکار دے  
تو اس پر جو نہیں ہے)، اور اس لئے بھی کہ اجازت طلب کن نہ وہ منع  
نہیں کرتی ہے تو یہ اجازت بھیجی جاے لی جیسے کہ خاموشی، اور وہاں ط  
حیا کی دلیل ہے مایہ ندر کی کی نہیں، یونکہ اگر وہ مایہ ندر کرنی تو مار  
رتی، یونکہ وہ در رنے سے نہیں شرماتی (۳)۔

۴۔ دمی کا رہنا کیا اس کے صدق گفتاری کی علامت ہے؟

۱۹۔ انسان کا رہنا اس کے صدق گفتاری کی علامت نہیں ہے، اس کی  
دلیل سورہ یوسف کی آیت ہے: ”وحاء وہ انہام عشاء  
یتکون“ (۳) (وہ یہ لوگ اپنے باپ کے پاس شرمٹ رات میں  
رہتے ہوئے پہنچے)، یہ درن یوسف نے رہے کا صوبگ یا تا کہ  
ان کے با ان کی بات تھی سمجھ میں حالانکہ ان کی بات جھوٹ  
تھی، انہوں نے ہی سار ش رہتا تھی، اور اس پر عمل یا تھا۔  
قرطبی فرماتے ہیں: ہمارے علماء نے کہا ہے کہ یہ آیت دلیل ہے  
کہ رہنا انسان کی صدقت قول کی دلیل نہیں ہے، اس لئے کہ ممکن ہے  
رہنا بناوٹی ہو، کچھ لوگ ایسا کرے پر قائم رہتے ہیں اور کچھ لوگ نہیں

(۱) حدیث ”تستامرو النیمة فإذا بکت أو سکت ....“ کی روایت  
ابوداؤد (۴/ ۵۷۳، ۵۷۵ طبع عزت ہمدانی) نے کی ہے امام  
ابوداؤد نے کہا حدیث کا لفظ ”بکت“ محفوظ نہیں ہے بلکہ حدیث میں وہم  
ہے یہ وہم اور یس یا محمد بن علاء روی سے ہوا ہے اصل حدیث لفظ  
”سکت“ کے بغیر ہے جس کو امام بخاری (۱/ ۱۹۱ طبع استیع) نے  
روایت کیا ہے۔

(۲) مطالب اولیٰ النہی ۵/ ۵۶۱ طبع المکتبہ اسلامی۔

(۳) سورہ یوسف ۱۶۔

(۱) القرطبی ۴/ ۱۳۵۔

کے ساتھ متدلیج یا متدلیج کے قائم مقام متدلیجہ میں جماعت نہ کیا ہو، اور نہ کیا ہے: یہ دو عورت ہے جس کا پردہ بکارت زائل ہی نہ ہو (۱)۔

## بکارتہ

متعلقہ الفاظ:

الف - عذرت:

۲- عذرت لغت میں مقام مخصوص پر ہونے والی کھال کو کہتے ہیں (۲)، اسی سے "عذرت" ہے یعنی دو عورت جس کی بکارت کسی طرح نہ رائل ہوئی ہو (۳)۔

ہیں "عذرت" لغت اور عرف میں "بکر" کے مرادف ہے، بسا اوقات فقہاء ان دونوں میں فرق کرتے ہیں، چنانچہ عذراء ایسی خاتون کو کہتے ہیں جس کی بکارت سرے سے زائل ہی نہ ہوئی ہو، درہر کہتے ہیں: عرف میں دونوں کو براہ سمجھا جاتا ہو، اعتبار کیا جائے گا (۴)۔

ب - شیبہ:

۳- شیبہ: بلی کے درمیان خواہ حرم طریقہ پر ہو، بکارت رائل ہوے نام ہے۔

شیبہ: لغت میں بکر کی ضد ہے، یہ وہ خاتون ہے جس نے ثادی لی "شیبہ ہوئی ہو" رشوم سے رانی تعلق کے بعد کسی بھی وجہ سے اس سے علاحدہ ہوئی ہو، اصمعی سے منقول ہے کہ انہوں کے بعد مرد ہو یا عورت "شیبہ" ہے۔

شیبہ اصطلاح میں وہ عورت ہے جس کی بکارت بلی کی وجہ سے

تعریف:

۱- بکارتہ (ب پر زیر کے ساتھ) لغت میں وہ کھال ہے جو عورت کی شرمگاہ پر ہوتی ہے (۱)۔

بکرہ وہ عورت جس کی بکارت زائل نہ کی گئی ہو، اور مرد کو "بکر" اس وقت کہا جاتا ہے جب اس نے (شرعی طور پر) کسی عورت سے مباشرت نہ کی ہو، اسی مفہوم میں حدیث ہے: "البکرہ بالبکر جلد مائة ومفی سنة" (۲) (کنز العمال کا کنواری لڑکی کے ساتھ ناجائز جنسی تعلق قائم کرے تو اس کی سزا سو کوڑے اور ایک سال کی شہرہ دہری ہے)۔

بکر اصطلاح میں حنفیہ کے نزدیک ایسی عورت کا نام ہے جس سے نکاح یا بغیر نکاح کے جماع نہ کیا گیا ہو، پس جس کی بکارت بغیر جماع کے کوونے یا مسلسل حیض یا زخم ہو جانے یا دیر تک بلا ثادی کے رو جانے کی وجہ سے رائل ہوئی ہو، پس طور کہ اپنے گھر والوں میں بلوغ کے بعد طویل مدت تک بیٹھی رہی ہو، یہاں تک کہ کنواریوں کے شمار سے نکل گئی ہو، تو ایسی عورت حقیقتاً "ارحما بکر" (بارد) ہے (۳)۔

مالکیہ نے اس کی تعریف یہ کی ہے کہ باکرہ وہ عورت ہے جس

(۱) حنفیہ المدسوق علی اشرح الکبیر ۲۸۱/۲ طبع عیسیٰ الخلیس مصر۔

(۲) لسان العرب، مادة "عذرت"۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۳۰۲/۲ حنفیہ المدسوق علی اشرح الکبیر ۲۸۱/۲۔

(۴) نہایۃ النکاح ۲۳۳/۲ طبع المکتبۃ الاسلامیہ، المدسوق ۲۸۱/۲۔

(۱) المصباح البکر، العرب، مادة "بکر"۔

(۲) حدیث ۳۱۶۳ البکر بالبکر... کی روایت مسلم (۳۱۶/۳ طبع الخلیس) نے

عبودہ بن صامت سے کی ہے۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۳۰۲/۲ اور اجزاء الفرائض العربیہ۔



## بکارت ۴-۵

خود حرام طریقہ پر ہونا اہل ہوئی ہو (۱)۔

شعبہ ۱۰۱۸۱: ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

ختم ۱۰۱۸۱ کے وقت بکارت کا ثبوت:

۴- جمہور فقہاء نے بکارت اور حیو بت کے سلسلہ میں عورتوں کی شہادت کو قبول کیا ہے، ان کی تعداد کے سلسلہ میں فقہاء میں اختلاف ہے۔

حنبلیہ و حنابلہ کے نزدیک ایک ثقہ عورت کی شہادت سے بکارت ثابت ہو جائے گی، وہ عورتوں میں زیادہ احتیاط اور زیادہ اطمینان ہے، حنابلہ میں سے ابو الخطاب نے اس مسئلہ میں مرد کی شہادت کو بھی درست قرار دیا ہے۔

مالکیہ کا مذہب جیسے کہ فیصلہ "مرد و عورتوں میں صراحت کی ہے یہ ہے کہ وہ عورتوں کی شہادت سے بکارت ثابت ہوگی۔

میں ہوتی ہے بکارت نکاح میں نکاح ہے کہ اگر مرد و عورتوں کو یا ایک عورت کو لائے جو اس کے حق میں، چہ کی تصدیق کے معاملہ میں کوئی دلیل تو قبول کی جائے گی۔

شافعیہ نے کہا: مرد و عورتوں یا چار عورتوں کی شہادت سے بکارت ثابت ہوگی (۲)۔

ثبوت بکارت میں عورت کی شہادت قبول کرنے کی علت یہ ہے کہ خاتون کا وہ مقام شرم گاہ ہے جسے مرد صرف ضد ورت کے وقت دیکھ سکتے ہیں، مگر مالک سے یہی سے نقل کیا ہے کہ "سنت یہی ہے

(۱) لسان العرب، المصباح المہیر، مادۃ "عیب"، کتاب النکاح ۲/۵۱۵ طبع المریض۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۵۹۶/۳، ۳۷۱، ۸۹۳/۳ طبع در احیاء التراث العربیہ حاشیہ المدنی علی المشرح الکبیر ۵۸۵/۲، ۵۸۸/۳، شرح المہاج ۵۳۵/۳ طبع المکتبۃ الشریعیہ ۶۹۲، کتاب النکاح ۱۳/۵ طبع المریض، المصباح المہیر ۵۵۵/۱۵۷۔

کہ عورتوں کی شہادت ان امور میں درست قرار دی جاتی ہے جن سے صرف عورتیں واقف ہوتی ہیں، جیسے عورتوں کی ولادت وراثت کے حیو بت (۱)، اور اس پر بکارت اور حیو بت کو قیاس کیا گیا ہے۔ ان طرح بکارت یحیٰ سے بھی ثابت ہوتی ہے جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

عقد نکاح میں بکارت کا اثر:

کنواری عورت کی اجازت کس طرح ہوگی:

۵- فقہاء کا اتفاق ہے کہ نکاح کی اجازت طلح کے وقت کنواری دہندہ عورت کی خاموشی اس کی جانب سے اجازت ہے، اس لئے کہ حدیث میں ہے: "البکر تستأذن فی نفسها، واذبہا صماتہا" (۲) (کنواری سے اس کی ذات کے بارے میں اجازت لی جائے گی، اور اس کی خاموشی اس کی طرف سے اجازت ہے)۔

نیز حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "الأنتم أحق بنفسها من وليها، والبكر تستأذن فی نفسها، واذبہا صماتہا" (۳) (شوہر دیدہ عورت اپنے نفس کے بارے میں اپنے ولی سے زیادہ حق دار ہے، اور کنواری سے اجازت لی جائے گی، اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے)۔

خاموشی کی مانند بغیر استہزاء کے ہنسی بھی ہے، اس لئے کہ یہ ہنسی بمقابلہ خاموشی رضامندی و صبح دلیل ہے، اسی طرح قسم

(۱) دہری کے مژکون ابی شہر نے اپنے معنی "معتف" میں روایت کیا ہے جیسا کہ نصب العرب (۸۰۳/۲ طبع مجلس المدینۃ العلمیۃ) میں ہے اور عبد الرزاق سے ہے "معتف" (۸۳۳/۲ طبع مجلس المدینۃ العلمیۃ) میں اسے تفسیر روایت کیا ہے۔

(۲) حدیث ۳۱۸۰ "البکر تستأذن" کی روایت مسلم (۱۰۳۷/۲ طبع مجلس) سے حضرت ابن عباسؓ سے کی ہے۔

(۳) حدیث ۳۱۸۱ "الأنتم أحق بنفسها من وليها" کی روایت مسلم (۱۰۳۷/۲ طبع مجلس) سے حضرت ابن عباسؓ سے کی ہے۔

مکراہت وغیرہ کے روئے اس لئے کہ روئے بھی ضمانت مندی  
کی دلیل ہے۔

اس مسئلہ میں وہ روئے نے ہر شے کے اندر ان احوال کے  
اعتبار پر ہے، اگر قرآن متعارض ہوں یا واضح نہ ہوں تا احتیاط نہ کی  
جائے گی (۱)۔

کنواری بالغہ خاتون سے اجازت و مشورہ لیا جمہور کے نزدیک  
مستحب ہے، اس لئے کہ اس کے ولی کو اس کے نکاح میں اس پر اجازت  
کا حق حاصل ہے، حنفیہ کے نزدیک اجازت لیسنت ہے۔ اس لئے  
کہ اس کے ولی کو حق اجبار حاصل نہیں ہے (۲)۔ اس کی تفصیل  
اصطلاح "نکاح" میں دیکھی جائے۔

۶- مالک یہ نے ذکر کیا ہے کہ چند قسم کی کنواری عورتوں کی خاموشی پر  
کتنا نہیں کیا جائے گا بلکہ نکاح کی حارت ظنی کے وقت ان کے لئے  
ہوں کر اجازت دینی ضروری ہے، یہ مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ کنواری لڑکی جس کو بعد بلوغت اس کے باپ یا باپ  
کے بھی نہ رشید ملے ہو، اس لئے کہ ایسی خاتون پہ اس کے والد  
کو جبر حاصل نہیں ہے، کیونکہ اس کے والد نے اس کے ساتھ حسن  
تعرف کا معاملہ رکھا ہے، مذہب میں معروف قول یہی ہے۔

ب۔ کنواری لڑکی جو کنواری عورت جس کو اس کے والد نے نکاح کرے  
سے روک دیا ہو، اور روکنے کا مقصد خاتون کا مضاف نہیں ہو بلکہ اس کو  
نقصان پہنچا ہو، یہ عورت اپنا معاملہ حاکم کے سامنے لے جائے اور

حاکم خود اس کا نکاح اس لئے کرنا چاہے کہ اس کے والد نے گریز  
کر لیا ہے، اور اس کا نکاح پڑ جائے۔

ج۔ ایسی قیمتی نفلیت کی شمار کنواری لڑکی جس کا نہ باپ ہو نہ بھی،  
اور جس پر فقیر یا زنا کا یا کسی شرم پرست نہ ہونے کی وجہ سے بگاڑ کا  
اموریشہ ہو، ایک قول کے مطابق، بین معتدقوں کی رو سے یہی عورت  
پر جبر کا حق ہے۔

د۔ ایسی مادر جس پر جبر نہ ہو، جس کے ساتھ نہیں ہو ہو یعنی اس  
کے حقیقی ولی کے علاوہ کسی اور نے اس کی اجازت کے بغیر شادی کر دی  
ہو جو باپ یا اس کے متغیر تر والد بھی کے علاوہ کوئی ہو، پھر اس تک  
خبر پہنچائی جائے اور وہ راضی ہو جائے۔

ح۔ ایسی کنواری لڑکی جس کی شادی کسی معیوب شخص سے کی  
جاری ہو جس کا عیب عورت کے لئے باعث خیار ہو جیسے جنون،  
جذام اور بے بس کے عیوب (۱)، انہیں اصطلاح "نکاح" میں  
دیکھی جائے۔

### ولی کی شرط یا عدم شرط:

۷- کنواری خاتون اگر صغیرہ ہو تو بالاتفاق وہ اپنا نکاح خود سے نہیں  
کر سکتی، بلکہ اس کا ولی اس کی شادی کرے گا۔

کنواری اگر کبیرہ ہو تو جمہور فقہاء سلف و خلف کے نزدیک یہ بھی  
اپنا نکاح بذات خود نہیں کر سکتی، صرف ولی اس کا نکاح کرے گا،  
مالک یہ کے مشہور مذہب کی رو سے اگرچہ وہ غیر شادی شدہ ہونے کی  
حالت میں ساٹھ سال کی ہی کیوں نہ ہوئی ہو یہی حکم ہے (۲)۔

(۱) حاشیہ الدوسقی علی المشرح الکبیر ۲/ ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۸، المشرح الصغیر مع  
حاشیہ الصاوی ۲/ ۳۶۷، ۳۶۸ طبع دار طعارت مصر۔

(۲) ابن ماجہ ۲/ ۳۶۷، حاشیہ الدوسقی علی المشرح الکبیر ۲/ ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۸،  
المکحاج ۲/ ۲۲۳ طبع مصطفیٰ انجمن مصر، انجمن دارالعلوم ۲/ ۳۳۹ طبع اردو۔

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ۲/ ۳۶۷، حاشیہ الدوسقی علی المشرح الکبیر ۲/ ۲۲۳، ۲۲۴،  
طبع دارالافتاء علی المشرح الکبیر ۲/ ۲۲۳ طبع عیسیٰ انجمن مصر، انجمن  
۲/ ۳۶۷، ۳۶۸ طبع المصنف، المکحاج ۲/ ۳۶۷، ۳۶۸ طبع اردو۔

(۲) حاشیہ الدوسقی علی المشرح الکبیر ۲/ ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۸، المکحاج ۲/ ۲۲۳،  
المکحاج ۲/ ۳۳۹، انجمن دارالعلوم ۲/ ۳۳۹، ۳۴۰ طبع اردو، حاشیہ ابن ماجہ ۲/ ۳۶۷،  
۲/ ۳۶۸، ۳۶۹ طبع اردو، فتح القدیر ۳/ ۱۷۳۔

حنفی کا مذہب ہے کہ یہی خاتون کے ولی کو حق اجبار حاصل نہیں ہے، وہ خود اپنا نکاح کر سکتی ہے، اگر وہ غیر کفو میں یا مہر مثل سے کم میں اپنا نکاح کرتی ہے تو اس کے ولی کو فتح نکاح کے مطالبہ کا حق اس کے صدمہ ہونے سے پہلے پہلے حاصل ہے<sup>(۱)</sup>۔

امام ابو یوسف سے مروی ہے کہ آزاد، عاتقہ، مائتہ اور شاری ہوتا اس کا نکاح ولی کے بغیر منعقد نہیں ہوگا، امام محمد سے مروی ہے کہ موقوف رہے گا، تفصیل اصطلاح ”نکاح“ میں دیکھی جائے۔

بکارت کے باوجود اجبار کب ختم ہوگا؟

۸- الف۔ مالکیہ کی رائے ہے کہ والد اسکی باکرہ پر اجبار نہیں کرے گا جس کو اس نے رشیدہ بنالیا ہو، اگر وہ بالغ ہوگئی ہو، مثلاً اس نے لڑکی سے کہا ہوا میں نے تم کو رشیدہ قرار دیا یا میں تمہارا ماتحتہ چھوڑا یا یا میں نے تم سے پابندی اٹھائی یا اسی جیسے الفاظ عورت کا رشیدہ ہونا اس کے والد کے تکرار سے ثابت ہوگا یا اگر وہ انکار کرے تو بینہ سے ثابت ہوگا۔ اور جب اس پر اجبار نہیں ہوگا۔ ماں اس کی بکارت اور بان سے اظہار ضروری ہوگا، یہی مذہب میں معروف ہے۔

اس عہد پر کہتے ہیں: والد کو اس پر حیر کا حق حاصل ہے۔

ب۔ باکرہ محرمہ کا باپ اگر اس سے اپنی پسند کے شخص سے نکاح کرنے سے روک دے اور وہ اپنا معاملہ قضا میں لے جائے اور اس کی پسند کے شخص کا اس کا کفو ہونا ثابت ہو جائے تو حاکم باپ کو حکم دے گا کہ اس کی شادی کرے، اگر باپ پھر بھی سر پر کرے تو اس کا حق جبار ختم ہو جائے گا اور حاکم خود اس کی شادی کر دے گا، اس صورت میں عورت کے لئے شادی اور مہر پر ربان سے اظہار

رد المحتار ۲/۲۹۶، ۲۹۸ طبع دار احیاء التراث العربیہ فتح القدیر والفتاویٰ ۱۳۰۵ھ

رضامندی ضروری ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

شافعیہ اور حنابلہ کا مسلک اس مسئلہ میں سوائے بعض تفصیلات کے زیادہ مختلف نہیں ہے، جیسے ولی ماضل (شادی سے روکنے والا) کا بار بار ثانی سے سر پر کرنا<sup>(۲)</sup>۔

ج۔ حنبلہ کا مذہب ہے کہ اگر والد رشیدہ بگاڑ ہو تو اس کا ولی اسے شادی کرنے پر مجبور کرے گا، مالکیہ کے معتقد قول کے مطابق قاضی سے مشورہ کرنا ضروری ہوگا<sup>(۳)</sup>۔

حنفی کے نزدیک اس صورت حال کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں، اس لئے کہ مطلق صغیرہ خواہ وہ کنواری ہو یا شوہر ویدہ، اس پر اس کے ولی کو حق اجبار حاصل ہے، پھر جب وہ بالغ ہوگی اور ولی مجبر باپ یا

۱۰۰ کے صدمہ کوئی، مگر ہوتا اس عورت کو نیا رہوٹ حاصل ہوگا۔ حنابلہ کا مذہب ایک روایت کے مطابق یہ ہے کہ ولی محرم صرف باپ ہے، صغیرہ کی شادی اس کے صدمہ، مگر اس کے گناہ و دودھ ہو مذہب حنابلہ کی، مگر یہ روایت مذہب حنفی کی مانند ہے۔

شافعیہ کے نزدیک باکرہ کی ثانی میں ولایت بہر صرف باپ اور ۱۰۰ کو حاصل ہے، اگر ۱۰۰ یا ۱۰۰ کو اس سے، حنبلہ باکرہ پر ولایت بہر صرف ۱۰۰ کو حاصل ہے۔

شوہر کی جانب سے زہ جبہ کی بکارت کی شرط:

۹- حنفی کا مذہب یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے یک خاتون سے اس شرط پر شادی لی ہو کہ دوبارہ ہے، پھر دخول کے بعد، صبح ہو کہ وہ شاری

(۱) حلیۃ المدسوق ۲/۲۳۱، شرح المرقاۃ ۲/۸۷۔

(۲) منهاج الطالبین وحلیۃ القلوب ۳/۲۲۵، کتاب النکاح ۵/۲۳، ۵۵، ۵۲ طبع المبرایض۔

(۳) شرح المددیر مع حلیۃ المدسوق ۲/۲۲۳، حاشیہ ابن ماجہ ۲/۲۹۶، یعنی ۲/۸۹، ۸۸، ۸۷ طبع بیروت ۲۲۳ طبع بیروت۔

نہیں ہے تو اس شخص پر پورا مہر لازم ہوگا، اس لئے کہ مہر استمتاع و لطف اندوزی کی وجہ سے واجب ہوتا ہے، بکارت کی وجہ سے نہیں، اور اس کے معادہ کو نیکی پر محمول کیا جائے گا، مہر سمجھا جائے گا کہ اس کی بکارت کو نہ وغیرہ کی وجہ سے رائل ہوئی ہوگی۔

اگر اس نے مہر مثل سے زائد رقم پر اس سے شادی اس شرط پر کی ہو کہ وہ نہ رے گی ہے، مہر غیر کنواری کلفتی ہے تو مہر مثل سے زائد رقم و جب نہیں ہوگی اس لئے کہ زیادتی اپنی پسند و رغبت کے بالتقابل اس نے رکھی تھی جو پائی نہیں گئی تو اس کے بالتقابل رقم بھی واجب نہیں ہوگی۔

شرط بکارت کے خلاف پائے جانے کی وجہ سے فسخ نکاح کا حق ثابت نہیں ہوگا (۱)۔

مالکیہ کے نزدیک اگر کسی نے ایک خاتون سے یہ سمجھ کر نکاح کیا ہو کہ وہ کنواری ہے، پھر واضح ہو کہ وہ شوہر دیدہ ہے، لیکن اس عورت کے والد کو اس کا سلم نہ ہو تو اس بنیا پر شوہر کو نکاح نہیں ہوگا، والا یہ کہ اس شخص سے یہ بہا ہو کہ میں اس عورت سے اس شرط پر شادی کرتا ہوں کہ وہ عذر ہو (عذر وہ ہے جس کی بکارت سی رائل کرے ۱۰ لے سے رائل نہ ہوئی ہو) پھر وہ شیبہ ظاہر ہوتی ہے تو شوہر کو اس سے رائل کرے کا حق ہوگا، خواہ اس کے ولی کو اس کا سلم ہو یا نہ ہو، اور شوہر یہ بت نہی نکاح کی وجہ سے ہوتی ہو یا بغیر نکاح کے۔

میں اگر اس سے شرط لگانی ہو کہ عورت بائرد ہو، پھر اسے بغیر مٹی نکاح کے شیبہ پاتا ہے اور باپ کو اس کا سلم نہیں ہے تو اس صورت میں تردید ہے، یک قول یہ ہے کہ شوہر کو اختیار حاصل ہوگا، مہر مہر قول یہ ہے کہ اسے اختیار حاصل نہیں ہوگا، یہی قول ریا و صحیح ہے کہ ایسی عورت پر بکارت کا لفظ صادق آتا ہے، اور اس لئے بھی کہ بکارت کسکی

کو، نے اچھلنے وغیرہ کی وجہ سے بھی زائل ہو جاتی ہے، اور اگر والد کو معلوم ہو کہ باہمی وہ شیبہ ہوئی ہے، لیکن اس نے پوشیدہ رکھا تو صحیح قول کے مطابق شوہر کو فسخ ورد کا حق ہوگا، اور اگر مٹی کی وجہ سے بکارت زائل ہوئی ہو تو بدرجہ اولیٰ فسخ ہوگا۔

اگر اس نے بکارت کی شرط لگانی پھر پلایا کہ نکاح کی وجہ سے وہ شیبہ ہو چکی ہے تو شوہر کو مطلقاً حق فسخ حاصل ہے خواہ والد کو علم ہو یا نہیں ہو (۱)۔

شافعیہ کے نزدیک اگر کسی نے ایک خاتون سے اس کی بکارت کی شرط پر نکاح یا بچہ معلوم ہو کہ شرط وہ جو نہیں ہے تو ظہر قول کے مطابق نکاح صحیح ہوگا، اس لئے کہ معتقد عدیہ (جس پر عقد ہو ہے) متعین ہے، اس کی ایک شرط صفت کے نہ ہونے سے وہ بدل نہیں آیا ہے، شافعیہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ نکاح باطل ہوگا، اس لئے کہ نکاح کی بنیاد تعین اور مشاہدہ پر نہیں بلکہ اسامہ اور صفات پر ہوتی ہے، لہذا نکاح میں صفت کا بدل جانا اصل صفت کے بدل جانے کی مانند ہے (۲)۔

حنابلہ سے مروی ہے کہ اگر شادی میں شرط لگانی کہ عورت باکرہ ہوگی، پھر اسے رانی کی وجہ سے شیبہ پاتا ہے تو شوہر کو حق فسخ حاصل ہوگا، اور اگر شرط لگانی کہ وہ باکرہ ہو مہرین سے شیبہ پاتا ہے تو بیکارہ کہتے ہیں: امام احمد سے مروی حکام میں ۱۰ احتمالات ہیں:

ایک احتمال یہ ہے کہ شوہر کو اختیار حاصل نہیں ہوگا، اس سے کہ نکاح کو صرف آنحضرت کی وجہ سے فسخ ہو جاتا ہے، لہذا نکاح کی شرط کی مخالفت کی وجہ سے فسخ نہیں کیا جائے گا۔

دوسرا احتمال یہ ہے کہ شوہر کو اختیار حاصل ہوگا، اس سے کہ

(۱) الخرش علی غفر ظلہ ۳۳۹ ص ۳۳ طبع دارماد

(۲) شرح منہاج الطالبین ۲۱۵ ص ۲۱۵ طبع عیسیٰ الخلی مصر۔

اس نے ایک پسندیدہ دھن کی شرط لگائی، لیکن عورت اس شرط کے خلاف نکلی (۱)۔

حکمی بکارت، نیز جبراً عورت کی اجازت کی معرفت میں اس کا اثر:

۱۰۔ جس خاتون کی بکارت بغیر بلی کے مثلاً، چھلنے کی وجہ سے یا انگلی ڈالنے سے یا حیض کی حدت سے یا اس جتنی دوسری چیز سے زائل ہو جائے تو وہ حقیقتاً برحماً و کرہ ہے، اس مذکورہ امور کی وجہ سے زائل بکارت کا اثر جبراً اجازت ظنی اور اجازت کی معرفت پر نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس عورت نے محل بکارت میں بلی کا تجربہ ہی کر لیا ہے، اور اس لئے بھی کہ اس صورت میں زائل ہونے والی عورت وہ پردہ یعنی کھل ہے جو مقام بکارت پر ہوتی ہے، یہ منہ باللیہ و رتالہ کے نزدیک ہے، ثانویہ کے نزدیک بھی صحیح قول یہی ہے، ثانویہ کا دوسرا قول، ورمام ابو یوسف و امام محمد کا قول یہ ہے کہ ایسی عورت ثیبہ کے حکم میں ہے، یعنی اس کی خاموشی پر اکتفا نہیں کیا جائے گا، کیونکہ عذرتہ (پردہ بکارت) زائل ہوگئی ہے، اس لئے وہ حقیقتاً ثیبہ ہے۔

ثانیہ سے کہا: جس عورت کی بکارت رما کی وجہ سے رائل ہوئی ہو۔ اگر یہ درپردہ ہو ہو۔ رند رما کی وجہ سے اس پر حد جاری نہیں ہوتی۔ تو وہ حماً و کرہ ہے (۲)۔

تفصیل اصطلاح ”نکاح“ میں ہے۔

(۱) ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ ۵۲۶ھ/۵۵۱ھ طبع المیاضہ کتاب النکاح ۵/۴۹، ۴۹۹ طبع المیزان۔

(۲) حامیہ المدنی علی المشرع الکبیر ۲/۲۲۳، ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ ۵۵۱ھ/۵۲۶ھ کتاب النکاح ۵/۲۷ طبع المیاضہ شرح منہاج الطالبین ۳/۲۲۳، حامیہ ابن ماجہ ۲/۳۰۲، فتح القدیر ۳/۶۹، تبیین الحقائق مع حامیہ الاتفاقی ۳/۱۲۰۔

بغیر جماع کے بالقصد پردہ بکارت زائل کرنا اور اس کا اثر:

۱۱۔ خفیہ کتابلہ وراثتاً بغیر اپنے صحیح قول میں اس بات پر متفق ہیں کہ اگر شوہر اپنی زوجہ کا پردہ بکارت بغیر جماع کے انگلی وغیرہ سے بالقصد زائل کرے تو اس پر کچھ لازم نہیں ہے خفیہ کے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ازالہ میں ایک آلد اور دوسرے آلد کے درمیان فرق نہیں ہے، اب جنایات میں بچوں کے احکام میں وارث ہے کہ شوہر اگر عورت کا پردہ بکارت انگلی سے زائل کر دے تو وہ ضامن نہیں ہوگا، اس کو ”بی“ ہی جائے گی، اس کا تقاضا یہ ہے کہ یہ عمل صرف مکروہ قرار پائے (۱)۔

کتابلہ نے کہا: اس نے کسی چیز تلف کی جس کے احکام کا مستند کی وجہ سے مستحق تھا تو کسی دوسری چیز کی وجہ سے اس کا تاوان نہیں ہے (۲)۔

جہاں تک ثانویہ کا تعلق ہے تو وہ کہتے ہیں: ازالہ شوہر کا اشتقاق ہے۔

ثانویہ کا دوسرا قول یہ ہے کہ اگرچہ منہ تاسل کے بجائے دوسرے عضو سے زائل کرے تو تاوان دے گا (۳)۔

مالکیہ نے کہا: اگر شوہر نے اپنی بیوی کی بکارت اپنی انگلی سے قصد رائل کر لی تو اس پر تاوان (حکومت بدل) واجب ہوگا جس کی تعیین کا منہ کرے گا، اور انگلی سے بکارت زائل کرنا حرام ہے، ایسے عمل پر شوہر کی تادیب کی جائے گی (۴)۔

اس کی تفصیل اصطلاح ”نکاح“ اور ”دیت“ میں ملے گی۔

(۱) حامیہ ابن ماجہ ۲/۳۳۱۔

(۲) کتاب النکاح ۵/۱۳۔

(۳) شرح المنہاج ۳/۱۳۲-۱۳۳۔

(۴) حامیہ المدنی ۳/۲۷۷-۲۷۸ طبع، رائف المشرع المصنوع علی حامیہ ابن ماجہ ۳/۳۹۳۔

جماع کے بغیر نگلی سے بکارت دہر کر دینے کی صورت میں  
مہر کی مقدار:

۱۲- حنفی روئے ہے کہ اگر شوہر نے اپنی زوجہ کی بکارت بغیر  
جماعت کے زائل کر دی پھر وہ اپنی تخلیق کے بغیر طلاق دے دی تو  
عورت کا پورا مہر شوہر پر واجب ہوگا، اگر مہر متعین ہو اور "انہ یأثموا  
ہو" اگر کچھ مہر اور کر دیا گیا ہو تو بقیہ واجب ہوگا۔ اس لئے کہ نگلی وغیرہ  
سے بکارت کا زائل کرنا صرف خلوت میں ہی ہوتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

اور مالکیہ نے کہا: اگر شوہر نے مذکورہ عمل کیا تو اس پر اپنی انگلی سے  
زائل کرنے والی بکارت کا تاوان اور ساتھ میں آدھا مہر واجب  
ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

شافعیہ اور حنابلہ نے کہا: ایسی خاتون کے لئے اس کے نصف مہر کا  
فیصلہ کیا جائے گا، اس لئے کہ قرآن کریم میں ہے: "وَأَنْ  
طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمْسُوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً  
فَصُفِّ مَا فَرَضْتُمْ"<sup>(۳)</sup> (اور اگر تم نے انہیں طلاق دے دی ہے  
قبل اس کے کہ انہیں ہاتھ لگایا ہو، مگر ان کے لئے کچھ مہر مقرر کر چکے  
ہو، تو جتنا مہر تم نے مقرر کیا ہے اس کا آدھا واجب ہے)، اس آیت  
میں "مس" سے مراد جماع ہے، اور صرف استمتاع، بغیر آنکھ کے  
ازالہ بکارت سے مہر کا وجوب نہیں ہوتا ہے، پس اگر طلاق دے دی تو  
نصف مہر واجب ہوگا، بکارت کا ۱۲-۱۳ ان نہیں۔

حنابلہ نے آیت سے استدلال کے علاوہ یہ علت بھی بتائی ہے کہ  
اس خاتون کو جماع اور خلوت سے قبل طلاق دی گئی ہے، لہذا اسے  
صرف متعین مہر کا نصف ہی ملے گا، اور اس لئے کہ اس نے وہی تکف

کی جس کے خلاف کا دھوکہ دیا ہے، مستحق تھا، تو دوسری چیز کی وجہ  
سے اس کا تاوان نہیں ملے گا<sup>(۱)</sup>۔

بکارت کا دعویٰ اور قسم لینے پر اس کا اثر:

۱۳- مالکیہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے کسی خاتون سے یہ سمجھ کر ثاوی  
کی کہ وہ بکارت ہے اور کہا کہ میں نے اسے شہید کیا، مگر خاتون کہتی  
ہے کہ میں اس نے مجھے بکارت دیا، تو یہی صورت میں عورت کا توں  
بیمین کے ساتھ مستحب ہوگا اور مرد شہید ہو، خواہ وہ یہ دعویٰ کرتی ہو کہ اب  
بھی وہ بکارت ہے یا یہ دعویٰ کرتی ہو کہ اس وقت بکارت تھی اور شوہر نے  
اس کی بکارت زائل کر دی، مذہب کا مشہور قول یہی ہے، تحقیق کے لئے  
اس کو ایک ماہ نہیں جائے گا، مگر مرد شہید نہیں ہو، اور صحیح تصدیقات  
انجام نہ دیتی ہو یا صغیر ہو تو اس کے باپ کو قسم دلائی جائے گی، عورتیں  
اس کو سب سے اونچیں کی اور یہ ہتہ، اگر وہ خود راضی ہو تو عورتیں، کچھ کر  
تحقیق کریں گی، اگر شوہر دعویٰ کو لائے جو شوہر کے حق میں اس چیز  
کے خلاف دہی، اس میں عورت کی تصدیق کی جاتی ہے تو یہی  
صورت میں من دعویٰ کی شہادت پر عمل کیا جائے گا، یہی حکم یک  
عورت کی دہی کا بھی ہے، لہذا اس وقت عورت کی تصدیق میں کی  
جائے گی، غلطی خواہ یہ شہادت عورت کے دعویٰ پر اس سے حلف پینے  
کے بعد آئے، اور اگر باپ یا دوسرے ولی، تکف ہو کہ عورت نکاح کے  
درمیان میں سے نہیں بلکہ چھلنے وغیرہ کی وجہ سے یا دوسری وجہ سے شہید  
ہوئی ہے، اور اس نے شوہر سے یہ بات چھپائی ہو تو صحیح توں کے  
مطابق شوہر کو حق فسخ حاصل ہوگا اگر شوہر نے بکارت کی شرط لگائی  
ہو، اور شوہر باپ سے یا دوسرے ولی سے جس نے ثاوی کرائی ہے

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲ ص ۳۳۰-۳۳۱

(۲) حاشیہ الدرر ج ۲ ص ۲۷۷-۲۷۸ طبع دار الفکر

(۳) سورہ بقرہ ص ۲۳

(۱) نہایہ المحتاج مع حاشیہ ابوہیاء نور الدین ص ۳۳۵-۳۳۶ کتاب النکاح

## بلاغ

خیا حاصل نہیں ہوگا (۱)۔

تفصیل اصطلاح ”نکاح“، ”صدق“، ”شرط“ میں دیکھی جائے۔

مہر کی رقم واپس لے گا۔

گر نکاح کی وجہ سے شہہ ہوئی ہے تو لٹا دی جائے لیٰ خود باپ کو علم نہ ہو (۲)۔

تفصیل اصطلاح ”نکاح“، ”صدق“، ”مہر“ میں دیکھی جائے۔

## بلاغ

”تہلغ“۔

ثما فعیہ نے تہہ: اپنی بکارت کے، عورتی میں بغیر عین عورت کی تصدیق کی جائے کی کسی طرح شہوت کے، عورتی میں بھی۔ والا یہ کہ وہ عقد نکاح کے بعد عورتی کرے کہ وہ نکاح سے قبل شہہ تھی تو یہی صورت میں اس سے لازماً قسم لی جائے کی۔ خطیب شریفی کہتے ہیں: اس صورت میں وہی سے قسم لے کر تصدیق کی جائے کی تاکہ عقد کا بطلان لازم نہ آئے۔ اور عورت سے زوال بکارت مناسب نہیں چھوڑ جائے گا۔

گر وہی نے عقد سے پہلے اس کے ہا کرہ ہونے کا بیہوش کر دیا تاکہ اسے اس پر حق اجبار حاصل ہو تو یہ بیہوش کر دیا جائے گا۔ اور اگر عورت سے تو عقد کے بعد بیہوش کر دیا کہ عقد سے قبل اس کی بکارت زائل ہوئی تھی تو عقد بطل نہیں ہوگا (۳)۔

حنا بد نے بہا: جس نے کسی عورت سے اس شرط پر شادی کی ہو کہ وہ کنواری ہے اور دخول کے بعد دھوئی کرے کہ اس نے اس کو شہہ پلایا اور وہ انکار کرے تو اس کی دھلی کے بعد عدم بکارت کے سلسلہ میں اس کا قول قبول نہیں کیا جائے گا۔ اس لئے کہ یہاں جتن میں سے ہے جو جی رزقی میں، ابہد محض شہہ کے ہوئی پر اس کا قول قبول نہیں کیا جائے گا۔

گر کوئی حامل خاتون کو ہی لے کر وہ عورت دخول سے پہلے شہہ تھی تو اس کا قول قبول کیا جائے گا، اور شہہ کو خیار حاصل ہوگا، ورنہ



(۱) حاشیہ الدرر علیٰ المشرع، ج ۲، ۲۸۶، ۲۸۷ طبع دار الفکر۔

(۲) حاشیہ القیم علیٰ مسند ج ۱، ۲۳۳ طبع عیسیٰ انجلی مصر۔

(۳) مطالب ولیٰ امی، ج ۱، ۱۳۱ طبع المکتبۃ المدنیہ دمشق۔

بعض فقہاء کے نزدیک روزہ ٹوٹ جائے گا<sup>(۱)</sup>، اس میں اختلاف اور تفصیل ہے جو اصطلاح ”صوم“ میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ب- تذکرہ ذبح سے متعلق احکام:

۳- خنزیر، مٹائیہ اور دنبہ متعلق میں کچھ کے دوران مذبح کی حیثیت رکھنے کے ساتھ بلعوم کا کانا بھی ضروری ہے یہ رگیں ہیں؛ حلقوم یعنی سانس کی مانی، وہیں یعنی راس کی اونٹوں جاب کی رگیں جن کے درمیان حلقوم اور مری ہوتے ہیں، وہیں سے ہی جسم کی نثر رگیں نکلتی ہوتی ہیں، اور وہ دونوں دماغ سے ملتی ہیں، ان کے ساتھ مری (بلعوم) کا کانا بھی ضروری ہے۔

جہاں تک مالکیہ کا تعلق ہے تو انہوں نے بلعوم کاٹنے کی شرط نہیں لگائی ہے، بلکہ انہوں نے پورے حلقوم اور پورے وہیں کے کاٹنے کی شرط لگائی ہے<sup>(۲)</sup>۔

د- میں سقہ رکنا کافی ہوتا ہے، اس مسئلہ میں اختلاف ہے جس کا دہائی دائرہ وکیل ہے:

خنزیر مذہب ہے کہ اگر ذابح نے تمام رگیں مکمل کاٹ دیں تو کھانا حلال رہے گا، اس لیے کہ ذابح پالیا گیا، یہی حکم اس صورت میں ہے جب کوئی ہی تین رگیں کاٹ دی جائیں، امام ابو یوسف کہتے ہیں: حلقوم اور مری کو اور وہیں میں سے ایک رگ کا کانا ضروری ہے، امام محمد کہتے ہیں: رگ کا کانا ضروری ہے۔ کئے کا اعتبار ہوگا، قدوری نے

(۱) الاختیار شرح الفقار ۱/۳۱، ۳۳ طبع دار المعرفہ، بیروت، شرح الکبیر و جامعہ الدرر علی ۱/۵۲۳، ۵۲۴، المہذب ۱/۸۹-۹۰، نیل المصاب بشرح دیکل الطالب ۱/۹۹-۱۰۰ طبع مکتبہ

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۱۸۶-۱۸۷، اختصار شرح الفقار ۳/۳۴، ۳۳ طبع مصطفیٰ لکھنؤ ۱۹۳۶، المہذب ۱/۵۲۳، ۵۲۴، نیل المصاب بشرح دیکل الطالب ۱/۹۹-۱۰۰، المشرع الکبیر ۲/۹۹، مختار السبیل فی شرح الدرر علی ۳/۳۴، ۳۳ طبع مکتبہ اسلامی، نیل المصاب بشرح دیکل الطالب ۲/۵۸-۵۹، طبع المکتبہ

## بلعوم

تعریف:

۱- بلعوم لغت اور اصطلاح میں کھانے اور پینے کی مانی اور حلق میں نکلنے کے مقام کو کہتے ہیں<sup>(۱)</sup>۔

بلعوم سے متعلق احکام:

بلعوم- اس اعتبار سے دو حصہ کے آری حصہ (یعنی بلی) اور معدہ کے درمیان کھانے پینے کی مانی کا نام ہے۔ اس سے کچھ احکام متعلق ہیں، کچھ احکام روزہ ٹوٹنے سے متعلق ہیں، کچھ احکام کا تعلق ذبح اور اس میں قطع بلعوم سے ہے، اور کچھ احکام کا تعلق بلعوم پر جناہت و زیہ دتی اور اس پر وہیت سے ہے۔

نہ- روزہ و ریس کو توڑنے سے متعلق احکام:

۲- ثقب کا تعلق ہے۔ روزہ کے دوران بلعوم (حلق) کے اندر جو بھی کھانا پانی یا دوا داخل ہو وہ روزہ کو توڑ دیتی ہے، اس کی تفصیلات اصطلاح ”صوم“ میں دیکھی جائیں۔

گرتی کرنے کی کوشش کرے اور قی بلعوم سے آگے بڑھ جائے تو

(۱) المصباح لمیر، مختار الصحاح، لسان العرب، العرب فی ترتیب العرب، المشرع الکبیر ۲/۹۹، المصباح المہذب ۱/۵۲۳، رد المحتار علی الدر المختار ۵/۱۸۶، مختار السبیل فی شرح الدرر علی ۳/۳۴، ۳۳ طبع مکتبہ اسلامی، نیل المصاب بشرح دیکل الطالب ۲/۵۸-۵۹، طبع المکتبہ



ج- جنائیت سے متعلق احکام:

۴- قتل کا اتفاق ہے کہ مرد اور چار کے علاوہ حصوں میں ہونے والے زخموں کی دس قسمیں ہیں: جائیداد، زخم، زخم، زخم۔

ثانیہ اور ثانیہ نے فرمایا: جائیداد زخم ہے جو دیت یا پشت یا سر یا سینہ کے کسی حصہ یا خلق یا مٹانہ کے اندر روئی حصہ تک پہنچ جائے۔ حنفی نے کہا: اگر گردن کے ایسے مقام تک زخم پہنچ جائے کہ اس مقام تک پانی کا قطرہ پہنچنے سے روڑہ ٹوٹ جاتا ہو تو یہ جائیداد ہے۔ اس لئے کہ روڑہ اسی وقت ٹوٹ جاتا ہے جب جوف تک پہنچ جائے۔

جائیداد زخم میں دیت کا تہائی حصہ واجب ہوتا ہے، اگر وہ بالکل آر پار ہو جائے تو جائیداد کے حکم میں ہے (۱)، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فی الجائیدۃ ثلث الملبیۃ“ (۲) (جائیداد میں دیت کا تہائی حصہ ہے)، اور حضرت ابو بکرؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے بالکل آر پار ہو جانے والے جائیداد میں دیت کا تہائی حصہ واجب کیا (۳)، اس سے جائیداد آر پار ہو جائے تو جائیداد ہو جاتی ہے، یہ حنفی، ثانیہ اور حنبلیہ کے نزدیک ہے۔

مالیہ کہتے ہیں: جائیداد دیت کے ساتھ مخصوص ہوتا ہے اور اس میں خمس دیت کا تہائی حصہ واجب ہے، اگر وہ آر پار ہو جائے تو وہ

امام محمد کا قول امام ابو یوسف کے ساتھ نقل کیا ہے، رثی نے امام ابو حنیفہ کے قول: ”ان رکوں کا اشتکٹ جائے تو حلال ہوگا“ کو امام محمد کے قول کے مفہوم پر محمول کیا ہے، صحیح یہ ہے کہ یہ بھی تین رکوں کا کٹ جانا کافی ہوگا۔

ثانیہ کے نزدیک موقوف، مری، مری، مری کا کٹنا حرام ہے، اس لئے کہ اس میں روح جلد نکل جاتی ہے اور ذبیحہ کے لئے آرام دہ ہے، اگر موقوف، مری کے کانٹے پر کتسا، رے تو بھی کافی ہے۔ اس لئے کہ موقوف سانس کی مالی ہے اور مری کھانے کی مالی ہے۔ اور ان دونوں کے کٹ جانے کے بعد روح باقی نہیں رہتی (۱)۔

مالکیہ نے مکمل موقوف، اور یہ وہ مالی ہے جس سے سانس گذرتی ہے، اور مکمل مری کاٹنے کی شرط کافی ہے، مری کٹنے کی شرط انہوں نے نہیں رکھی ہے (۲)۔

حنابلہ نے موقوف اور مری کٹنے کی شرط کافی ہے اور ان دونوں میں سے بعض حصہ کا کٹ جانا کافی قرار دیا ہے، دونوں کو بالکل جدا کر دینے کی شرط نہیں رکھی ہے، اس لئے کہ ایسی صورت میں محل ذبح میں سے حصہ کا کٹنا یا بچا ہوا ہے جس کے ساتھ رے کی باقی نہیں رہتی، حنبلیہ نے مری کاٹنے کی شرط کافی ہے، دن تیسرے ایک قول یہ ذکر کیا ہے کہ چار رکوں میں سے تین کا کٹنا کافی ہے، اور کہا: یہ رائے زیادہ قوی ہے، ان سے دریافت کیا گیا کہ جو شخص موقوف اور مری کو کاٹے میں رے کی بھری ہوئی ہڈی کے پہرے سے اس کا یا حکم ہے؟ کہا: اس میں اختلاف ہے، صحیح قول یہ ہے کہ ایسا جائز و حلال ہے (۳) تفصیل کے لئے اصطلاح ”تذکیۃ“ دیکھی جائے۔

(۱) الاختیار شرح مختار ۳۳۳، المہذب ۲۵۹۔

(۲) شرح الکبیر ۹۹۲۔

(۳) مختار اسماعیل فی شرح الدلیل ۳۲۲، ۳۲۳، المکتب الاسلامی، ثلث الملبیۃ شرح جلیل القابل ۱۵۹، طبع مصر۔

(۱) الاختیار شرح مختار ۳۲۵، طبع دار المعرفۃ، مدافع المصالح فی ترتیب المشرع ۲۹۶، مجلد فتح الفقہ ۸، المہذب فی فقہ الامم ۲۰۰، ۲۰۱، مختار اسماعیل فی شرح الدلیل ۳۵۲، ۳۵۳، طبع المکتب الاسلامی، ثلث الملبیۃ شرح جلیل القابل ۳۵۲، طبع مصر۔

(۲) حنفیہ اسمی الجائیدۃ قلت۔ کوہین بلشیر (۲۱۰-۲۱۱) طبع کریم الدین الاستیعاب (۱) نے مرسل روایت کیا ہے اس کے دیگر طرق ہیں جن سے یقین ہو جاتی ہے (نصب الرایۃ للعلی ۳۵۵، طبع مجلس اعلیٰ)۔  
(۳) حضرت ابو بکر کے ارکان عبد الرزاق نے اپنے مصنف (۲۹۹-۳۰۶) طبع مجلس اعلیٰ میں روایت کیا ہے۔

جائزہ ہوں گے (۱)۔

تفصیل کے لئے اصطلاح ”جنايات“ اور ”ذريات“ دیکھیں جائے۔

## بلوغ

## بلغم

تعریف:

۱- بلوغ لغت میں بچپن کو کہتے ہیں کہ جاتا ہے: ”بلغ الشيء وسمع بلوغاً وبلاغاً“ دیکھیں یا۔

دیکھئے ”تخمة“۔

”بلغ الصبی“ کا مطلب ہے کہ بچہ بلوغ ہو گیا اور حرام شرت کی پابندی کا وقت پایا، اسی طرح ہے: ”بلغت الفتاة“ بڑکی بلوغ ہوئی (۱)۔

اصطلاح میں انسان کے بچپن کی حد ختم ہو جانا کہ وہ شرقی احرام کا تکلف قرار پائے، بلوغ ہے، یا بچہ کے اندر ایسی قوت کا پیدا ہو جانا جس سے وہ بچپن کی حالت سے نکل کر، مہری حالت میں پہنچ جائے (۲)۔

مختلقة الفاظ:

الف- کبر:

۲- کبر، درمغرو، نون نسبی الفاظ ہیں، یک مہی و مہری مہی کی بہت کبھی یہ مہری ہوتی ہے اور کسی اور کی بہت، موصوفہ چھوٹی ہے، میں مقما، کبر بنی کو درمعنوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

۱- انسان و نساں و نساں کے مرحلہ سے گذر کر ضعف و پیری کے مقام

(۱) لسان العرب لکھو، المصباح لکھو: ”بلغ“، رد المحتار علی الدر المنثور، ۵/ ۱۷۷۔

(۲) شرح المرقاۃ، ۲۹۰/ ۵، المشرح لکھو علی اقرب طبائک، ۱۳۳/ ۱۳۳، مع

دار لطائف مصر۔

المشرح لکھو، ۲۷۰/ ۲۷۰، شرح المرقاۃ فی عل غمیر فلیل، ۱۸/ ۳۳-۳۵۔

### بلوغ ۳-۶

تک پہنچ جائے۔

شارع نے ان دونوں میں فرق یہ ہے، ”رکبا“ کا لفظ اچھے خواب کے لئے استعمال کیا ہے، اور ”علم“ کا لفظ اس کے برعکس کے لئے مخصوص کیا ہے۔

دوم: بچپن کی حد سے نکل کر جو بلی کے مرحلہ میں داخل ہوا مراد لیا جائے، تو یہ اصطلاحی بلوغ کے مفہوم میں ہوگا۔

پھر احتلام اور علم کا استعمال اس سے خاص معنی میں کیا گیا، یعنی خود بیدار شخص کا یہ دیکھنا کہ وہ جمائ کر رہا ہے خواہ اس کے ساتھ نزال ہو یا نہ ہو۔

ب- وراک:

۳- وراک لغت میں لفظ ”ادرک“ کا مصدر ہے، ”ادرک العصبی والفتاة“ اس وقت کہتے ہیں جب لڑکا اور لڑکی مانع ہو جائیں، لغت میں وراک مطلق بول ”ر“ مل جاتا ہے، لیتے ہیں، کہا جاتا ہے: ”مشیت حتی ادرکتہ“ (میں چلا یہاں تک کہ اس سے جا ملا)، اس لفظ سے حیوان اور پہلوں میں بلوغ بھی مراد لیا جاتا ہے، جیسا کہ یہ لفظ روایت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے: ”ادرکتہ بصری“ میں نے اسے دیکھ لیا۔

پھر اس لفظ کا استعمال بلوغ کے معنی میں کیا گیا ہے۔ اس طرح علم، احتلام اور بلوغ اس معنی میں مترادف الفاظ قرار پاتے ہیں۔

فقہاء نے لفظ وراک کا استعمال بلوغت کو پہنچنے کے معنی میں یا ہے، اس طرح یہ لفظ اس اطلاق کی رو سے ”بلوغ“ کے مساوی ہو جاتا ہے۔

۵- مردت قرب ابلاغ ہونے کو کہتے ہیں، ”راہق العدم والفتاة“ کا مطلب ہوا کہ لڑکی ”لڑکا ہونے کے قریب پہنچ گئے عین ابھی بالغ نہیں ہوئے۔

بعض فقہاء لفظ وراک مطلق بول کر بچپن کی حالت آنا مراد لیتے ہیں (۲)۔

اس لفظ کا اصطلاحی معنی بھی وہی ہے جو نفوی معنی ہے۔ اس طرح مردت اور بلوغ دو متضاد الفاظ قرار پائے (۱)۔

۶- أشد:

۶- أشد لغت میں تجربہ و علم کے مقام تک انسان کے لئے پہنچنے کو کہتے ہیں، ”أشد“ ایسا مرحلہ ہے جو بچپن کی حد سے ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے، یعنی انسان کامرواں کے مقام تک پہنچنے سے لے کر چالیس سال کی عمر تک، کبھی لفظ ”أشد“ کا اطلاق وراک اور بلوغ پر ہوتا ہے، اور کہا گیا ہے کہ بلوغ کے ساتھ رشد و عقلی محسوس کی جائے تو

ج- صمم، احتلام:

۴- احتلام لفظ ”احتلم“ کا مصدر ہے، علم اسم مصدر ہے، لغت میں خود بیدار شخص کے خواب کو کہتے ہیں خواہ خواب اچھا ہو یا برا، البتہ

(۱) القاموس المحیط، المصباح الحیر، التعلیقات للبحرانی ص ۷۷، الاشارة لفظ لسان النجیم ص ۳۳۔

(۲) لسان العرب المحیط، المصباح الحیر، طہذ الخلیل، التعلیقات للبحرانی، الکتاب فی البقاء العرب فی ترتیب العرب، العلم بالمعرب ص ۳۹ طبع مجلس، حقیقۃ التعلیقات ص ۳۳ طبع مجلس۔

(۱) لسان العرب المحیط، المصباح الحیر، التعلیقات للبحرانی، ص ۷۷، ”حق“ ابن ماجہ ص ۳۱/۵۔

## بلوغ ۷-۱۱

احتمام:

۹- احتام مرد، یا عورت سے نیدیا۔ یہ رکی میں شروع منی کے نکال کے وقت میں منی نکلنے کو کہتے ہیں<sup>(۱)</sup> اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”وَبَدَا بِلُغِ الْأَطْفَالِ مِنْكُمُ الْحَلَمُ فَلْيَسْتَأْذِنُوا“<sup>(۲)</sup> (مرد جب تم میں سے لڑکے کے بلوغ کو پہنچ جائیں تو نہیں بھی جازت سے بچائے)، اور رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”حد من کل حالہ دینار“<sup>(۳)</sup> (مرد بالغ سے ایک دینار لو)۔

انبات:

۱۰- انبات: ریمانف بال ظہر ہونے کو کہتے ہیں، جس کے رالہ کے لئے موبیل نے وغیرہ کی ضرورت ہوتی ہے، کمزور مرد میں جو بچوں کو نکل آتے ہیں وہ ”انبات“ میں ہیں، بعض مالکیہ و حنبلیہ کے کلام میں ہم پاتے ہیں کہ انبات جب دو اور غیرہ مصنوعی وسائل کا استعمال کر کے نکالا جائے تو اس سے بلوغ ثابت نہیں ہوگا، وہ کہتے ہیں: اس لئے کہ کبھی دو اور غیرہ کے ذریعہ انبات میں عجلت کی جاتی ہے تاکہ بالغوں کے حقوق اور ولایت حاصل کی جائے<sup>(۴)</sup>۔

انبات کو بلوغ کی علامت قرار دینے میں فقہاء کے تین مختلف قول ہیں:

۱۱- اول: انبات بلوغ کی علامت مطلقاً نہیں ہے، نہ اللہ کے حق میں اور نہ بندوں کے حق میں، یہی امام ابو حنیفہ کا قول ہے اور امام مالک کی

سے ”ارشاد“ کہیں گے۔ پس لفظ ”ارشاد“ بعض اطلاعات میں بلوغ کے مساوی ہے<sup>(۱)</sup>۔

و- رشد:

۷- رشد لغت میں ”مثال“ کا عکس ہے رشد، رشد، رشاد، ”مثال“ کی ضد میں، یعنی صحیح و چارہ پائیا اور راستہ لی ہدایت پانا۔

رشد فقہاء کی صراح میں، علماء کے نزدیک صرف مال میں صراح کو کہتے ہیں۔ اب میں امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام احمد میں حضرت حسن، امام شافعی اور ابن ائمہ رکھتے ہیں۔ ابن مال میں صراح کو کہتے ہیں<sup>(۲)</sup>۔

”تفصیل صراح“ ”رشد“ ”ولایت علی المال“ میں دیکھی جائے۔ رشد کے سے متعین عمر نہیں ہے، کبھی بلوغ سے پہلے بھی رشد آجاتا ہے، عین یتام و یتام و یتام ہے جس پر حکم نہیں ہے کبھی بلوغ کے ساتھ یا اس کے بعد ہوتا ہے، فقہاء کے استعمال میں ہر رشد بالغ ہوتا ہے، میں ہر بالغ رشد میں ہوتا۔

مرد، عورت و رمنٹ میں بلوغ کی فوری علامتیں:

۸- بلوغ کی چند ظہری علامتیں ہیں، کچھ علامات ذمہ اور عورت کے ذمہ منشتہ کہ ہیں، کچھ علامات صرف ہی ایک کے ساتھ خصوص ہوتی ہیں، ذیل میں منشتہ کہ علامات سرلی جاتی ہیں:

(۱) لسان العرب، لہجہ، العرب فی ترتیب العرب، الکلیات لابی ایوب، نخدہ، ۱۹۳۵ء، ۲۳۵ طبع، طبع فی تعمیر القریٰ ۱۶/ ۱۹۳ طبع دار لکب العرب۔

(۲) لسان العرب، العرب فی ترتیب العرب، العرب، الکلیات لابی ایوب، ۱۹۳۵ء، ”رشد“، ہی و اشرح الکلیہ ۱۵/ ۱۹۳۵ء، نہایہ لکھج ۱۶/ ۱۹۳۵ء، شرح سنہاج طائین مع حواشی ۱۶/ ۱۹۳۵ء۔

(۱) شرح سنہاج طائین و صافیہ القلیہ ۱۶/ ۱۹۳۵ء۔

(۲) سورہ نور ۵۹۔

(۳) حدیث ”حد من کل“۔ کی روایت ترمذی (۱۱/ ۱۱۳ طبع مجلس) اور حاکم

(۱۱/ ۳۹۸ طبع دیرۃ المعارف اشراہ) نے کی ہے حاکم نے اس کی تصحیح کی

بعض ذہبی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔

(۲) لکھج علی ۱۶/ ۱۹۳۵ء، کتاب الفقہاء ۱۶/ ۱۹۳۵ء۔

میرے بال نکل آئے ہیں، چنانچہ لوگوں نے میرے زیر ناف کو ہولا تو  
، یکساں بال نہیں ملے ہیں تو مجھے قیدیوں میں شامل کر دیا۔  
جہاں تک آثارِ مصابہ کا تعلق ہے، تو ایک بڑی بات ہے کہ حضرت عمرؓ  
نے اپنے عامل کو نکاحاً صرف ایسے لوگوں کو قتل یا جائے زن کے  
(زیر ناف) پر استے چل چکے ہوں، اور نیز صرف سب سے لوگوں  
سے یا جائے زن پر استے چل چکے ہوں، نیز ایک ایک اس کے زیر ناف ہوں  
نے اپنے اشعار میں ایک خاتون کی تھیب سزا دی تو اس بڑے کو  
حضرت عمرؓ کے پاس لایا، وہاں ایک ایک اس کے زیر ناف ہوں  
نہیں ملے ہیں، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: ”مردوں نکل آئے ہوتے  
تو میں تم پر لارہا نہ جاری کرتا“ (۲)۔

۱۳- تیسرا قول: انہاء بعض صورتوں میں بلوغ کی علامت ہے اور  
بعض صورتوں میں نہیں، یہ ثانیہ، بعض مالکیہ کا قول ہے۔  
چنانچہ ثانویہ کی رائے ہے کہ انہاء کافر کی اولاد، اور جس کا  
مسلمان ہونا معلوم نہ ہو ان کے بلوغ کا حکم لگانے کا متقاضی ہے،  
مسلمان مرد، عورت کے لئے نہیں، نہت ثانیہ کے زیر ایک عمر یہ  
درہل کے درمیان بلوغ کی علامت ہے، خود حنفی بلوغ میں، ثانیہ  
کہتے ہیں: اسی لئے اگر اہتمام نہ ہو، مرد، عورت، اشخاص کو بھی، یہ کہ  
اس کی عمر پندرہ سال سے کم ہے تو شخص بہت کی وجہ سے اس کے  
بلوغ کا حکم نہیں، یا جائے گا۔

ثانیہ ثانیہ نے مسلم، وغیرہ مسلم کے درمیان فرق اس سے کیا  
ہے کہ مسلم کے والدین اور اس کے مسلمان رشتہ داروں کے درمیان

(۱) علیہ قرع کے قول: ”حکمت معہم یوم القریظہ“ کو ابو داؤد (۵۶۰/۳) طبع  
عزت عید دھاس) اور ترمذی (۱۳۵/۳) طبع انجلی نے روایت کیا ہے  
ترمذی نے کہا حدیث حسن صحیح ہے۔  
(۲) دونوں روایتیں کو صاحب انجلی (۵۰۹/۳) نے ذکر کیا ہے  
دیکھئے المشرع الکبیر وادھ رسولی ۲۹۳/۳، طبع المبارکی ۲۷۷/۵۔

ایک روایت ہے جیسا کہ المدونہ کے ”باب القذف“ میں ہے، ایسا  
عقوب بن القاسم کا ”باب القذف“ میں ہے، سو قی کہتے  
ہیں: وہ اس کا ظاہر یہ ہے کہ اللہ کے حق اور آدمیوں کے حق میں فرق  
نہیں (۱)۔

۱۴- دوم: بات مطلقاً بلوغ کی علامت ہے۔ یہ مالکیہ وحنابلہ کا  
مسک ہے۔ وراہم ابو یوسف کی ایک روایت ہے جسے ابن عابدین  
اور صاحب جوم نے نقل کیا ہے، یمن ابن حجر نے نقل کیا ہے کہ  
امام مالک اس شخص پر حد قائم نہیں کرتے جس کا بلوغ انہاء کے  
مدد کے ذریعہ ثابت نہ ہوا ہو، اس لئے کہ بلوغ میں شبہ اقامت حد  
سے مانع ہے۔

اس قول کے اختیار کرنے والوں نے ایک حدیث بھی اور پھر  
”کار مصابہ“ سے استدلال کیا ہے، حدیث یہ ہے کہ نبی ﷺ نے  
حضرت سعد بن معاذ کو اپنی قریش کے حق میں حکم فیصلہ بتلایا تو  
انہوں نے ان کے جنگجوؤں کو قتل اور ان کے بچوں کو گرفتار کرے گا  
فیصلہ دیا اور حکم دیا کہ ان کے زیر ناف کو کھول کر دیکھا جائے، جس کے  
بوں نکل آئے ہوں وہ جنگجوؤں میں داخل ہے، اور جس کے بال نہیں  
نکلے وہ بچوں میں داخل ہیں، یہ فیصلہ نبی ﷺ کو پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”لقد حکمت فیہم بحکم اللہ من فوق سبعۃ  
ارقۃ“ (۲) (یقیناً تم نے ان کے سلسلہ میں سات آمان کے) اور  
سے مازلل اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ دیا ہے)۔

اس واقعہ کے سلسلہ میں عطیہ بن عتب قرعی کہتے ہیں: قریش کے  
دن میں ان کے ساتھ تھا، انہوں نے حکم دیا کہ مجھے دیکھا جائے کہ یا

(۱) المشرع الکبیر وادھ رسولی ۲۹۳/۳۔  
(۲) حدیث ”لقد حکمت فیہم“ کو امام شافعی نے مختصر اصول دینی  
درج ۸۷ مکتب ۱۱ (۵۰۹/۳) میں روایت کیا ہے اس کی اصل بخاری (۱۱۲)  
۷۱۱/۳ طبع انتہیہ) اور مسلم (۳۸۹/۳) طبع انجلی میں ہے۔

شافعیہ نے اس کے حکم کو اس کے خزانہ تک محدود رکھا ہے، مگر  
قریظہ کاغز تھے (تو یہ حکم کاغز ہی کے سے رکھا)۔ ابن رشد وغیرہ مالکیہ  
نے اس حکم کو اس موقع سے عام رکھا ہے، یعنی احکام ظاہرہ کے مدار  
ایک نوع کا قیاس کرتے ہوئے اسے عام کیا ہے (۱)۔

عورت کی مخصوص علامات بلوغ:

۱۵- عورت کے لئے دو حدائش مزید وہاں ہی سے مخصوص ہیں: ایک  
حیض کہ وہ عورت کے بلوغ کی علامت ہے، حدیث بڑی ہے: "لا  
يقبل الله صلاة حائض الا بحمار" (۲) (اللہ تعالیٰ کسی حیض والی  
(بالحد) خاتون کی نماز میں قبول کرتا مگر غمار (دو پہلو) کے ساتھ)۔

مالکیہ نے حیض کا علامت ہونا اس صورت کے ساتھ مخصوص کیا  
ہے کہ حیض کے لانے میں کوئی ذریعہ اختیار نہ کیا گیا ہو، ورنہ (گر  
حیض کسی سبب سے لے آیا گیا ہو) تو علامت نہیں ہوگا۔

عورت کے بلوغ کی دوسری علامت حمل ہے، اس لئے کہ اللہ  
تعالیٰ نے طریقہ یہ جاری فرمایا ہے کہ بچہ کی تخلیق مرد کے منی اور عورت  
کے مادہ مسیہ سے ہوتی ہے، لہذا تعین فرماتا ہے: "فليستظر الانسان  
منه خلق، خلق من ماء دافئ يخرج من بين الصلب  
والنراب" (۳) (سو انسان کو، یقیناً پتا ہے کہ وہ کس چیز سے پیدا  
کیا ہے، وہ ایک اچھلتے پانی سے پیدا کیا گیا ہے جو پشت پر سیلیوں  
کے درمیان سے نکلتا ہے)، جس سے ثابت علامت میں سے کوئی

واقفیت حاصل نہ آسکتی ہے، اس لئے بھی کہ مسمیہ انبات کے  
معاہدہ میں مقیم ہے، چونکہ وہ سات باتوں کے درمیان قبل از وقت  
انبات اس مقصد سے رہتا ہے کہ اس کی ذات پر سے پابندی ہٹ  
جائے، اور ولایت حاصل ہو جائے، برخلاف کاغز کے کہ وہ ایسی علت  
نہیں کرتا ہے (۱)۔

۱۴- بعض مالکیہ کی رائے ہے کہ انبات کو بطور علامت قبول کرنے کا  
دائرہ اس سے وسیع ہے جہاں تک شافعیہ گئے ہیں۔ چنانچہ ابن رشد  
کہتے ہیں: "آدوی اور آدوی کے درمیان کے امور جیسے ذف، قطع، مرقع  
میں انبات علامت ہے۔"

لیکن جو امور انسان اور اللہ کے درمیان ہیں تو ان امور میں  
انبات علامت نہیں ہے، اس میں فقہاء مالکیہ کے درمیان اختلاف  
نہیں ہے۔

بعض مالکیہ سے اسی قول پر اس مسئلہ کی بنیاد رکھی ہے کہ جس کے  
موئے زیر ناف نکل گئے ہیں لیکن اس کو احتلام نہیں ہوا ہے، انبات  
کے ترک اور محرمات کے ارتکاب کی وجہ سے اس شخص پر نذر نہیں  
ہے، ورنہ باطن میں اس پر حقیق و آزادی لازم آتی ہے، ورنہ حد لازم  
آتی ہے، خواہ حاکم نے وہ چیز اس پر لازم نہ کی ہو، اس لئے کہ اس  
شخص کے موئے زیر ناف دیکھے جائیں گے، اور جیسا حالہ ہوا ہی کے  
مطابق فیصلہ کیا جائے گا (۲)۔

۱۶- سنن زینب کی دلیل ہی حدیث ہے جوئی قریظہ سے متعلق ہے،  
مگر ہوئی ہے۔

(۱) اکلہ ۸۹۱، ہی ۵۰۹/۲۔

(۲) حدیث "لا يقبل الله صلاة حائض الا بحمار"۔ "کی روایت  
ابوداؤد (۲۲۱) طبع عزت حیدر عباس) و در حاکم (۲۵۱) طبع دار  
طعارف (اشمانیہ) کے کی ہے حاکم نے اسے صحیح بتایا ہے پورہ ہی کے اس  
کی موافقت کی ہے۔

(۳) سورہ طارق ۵۔

(۱) نہایت اکتاج ۳۲۷/۲ شرح المنہج و ماہیہ لاجل ۳۸۳/۳۹۳ صاحب  
ہمیں نے ورنہ ہمارے میں ابن حجر نے ماہنامہ فی کا قول کاغز کے سلسلہ میں  
حوصلہ کیا ہے وہ ہم نے ذکر کیا اور مسلمان کے سلسلہ میں ان کے قول میں  
تفاوت بتایا ہے لیکن یہ اختلاف کتب شافعیہ میں نہیں ملتا۔

(۲) المدنی علی لشرح ملکیہ ۲۹۳/۳۔

## بلوغ ۱۶-۱۸

آئے۔ یا ان دونوں شرم گاہوں سے منی خارج ہو تو سے بالغ قرار دیا جائے گا۔ لیکن اگر صرف منی سے منی خارج ہو یا صرف فرج سے حیض آئے تو بلوغ کا حکم میں لگایا جائے گا (۱)۔

۱۸- کتابہ میں سے ابن قدامہ نے اس قول پر کہ دونوں علامتوں میں سے جو پہلے ظاہر ہو جائے اس پر کفایت کیا جائے گا، استدلال اس بات سے کیا ہے کہ عورت سے مرد کی منی نکالنا محال ہے اور مرد سے حیض آنا محال ہے۔ لہذا اس دونوں میں سے کسی ایک علامت کا ظاہر ہونا اس بات کی دلیل ہوگی کہ محض مرد ہے یا عورت، اور جب اس کا مرد یا عورت ہوا متعین ہو گیا تو لازم ہوا کہ وہ علامت بلوغ کی دلیل قرار پائے، جیسے کہ اس علامت کے ظہور سے قبل جنس کی تعیین ہو جائے (تو جنس کے مطابق علامت بلوغ کی دلیل ہوتی ہے)، اور اس لئے بھی کہ دودھ کر سے نکلنے والی منی ہے، یا فرج سے نکلنے والا حیض ہے۔ لہذا وہ بلوغ کی نشانی ہے جیسے کہ مرد سے نکلنے والی منی اور عورت سے نکلنے والا حیض بلوغ کی نشانی ہوتا ہے، ابن قدامہ کہتے ہیں: اور اس لئے بھی کہ جب فقہاء نے دونوں شرم گاہوں سے ایک ساتھ دونوں چیزیں (منی اور حیض) کا نکالنا بلوغ کی دلیل تسلیم کیا تو ان دونوں میں سے کسی ایک کا نکالنا بدرجہ اولیٰ بلوغ کی دلیل ہوگا، اس لئے کہ دونوں کا ایک ساتھ نکالنا ان دونوں میں تعارض و تضاد علامت کا متقاضی ہے، چونکہ صحیح حیض مرد کی منی کا (یک ساتھ نکلنے کا) تصور نہیں کیا جاسکتا، تو لازم ہوگا کہ اس میں سے ایک غیر محال سے نکلے۔ ملا فاضل قرار دیا جائے، اور ان دونوں میں سے کوئی ایک دوسرے کی بہ نسبت کوئی ترجیح نہیں رکھتا تو یہی دونوں کی دلالت باطل ہو جائے گی، جیسے وہ بیحد جب متعارض ہو جائیں تو دونوں کی دلالت ساتھ ہو جاتی ہے، لیکن اگر کسی ایک سے نکالنا دوسرے کی معارض کے پیر

(۱) فتاویٰ الکراج ۳۹۳

علامت پائی جائے تو سابقہ طریقہ پر بلوغ کا حکم لگایا جائے گا، اگر ایسی کوئی علامت نہ پائی جائے تو عمر سے بلوغ ثابت ہوگا، اس تفصیل کے مطابق جو متحدہ بحث کے مقامات پر مذکور ہے۔

۱۶- مالکیہ نے مرد و عورت کے لئے علامات بلوغ میں اوپر مذکور علامتوں کے علاوہ غسل کا ہر روز رہنا، ماک کے سرے کا چوزا پین اور زکام و ناپن بھی شمار کیا ہے۔

شافعیہ نے مرد کے سے سابقہ علامات کے علاوہ مویچہ کے مرنے اور زکام و ناپن و عورت کی پین و حلق کے نمارے کا بھی روئے دیکھی شمار کیا، اور عورت میں پستان کا ابھر بھی شمار کیا ہے (۱)۔

## منث کی فطری علامات بلوغ:

۱- منث اگر غیر مشکل ہو (جس کا مرد یا عورت کی جانب غلبہ واضح ہو) اور اس سے نہ کریا منث میں شامل کیا گیا ہو تو اس کی علامات بلوغ اسی جنس کے اعتبار سے ہوگی جس میں شامل کیا گیا ہے۔

میں منث مشکل ہو (یعنی مرد یا عورت کی جانب اس کے اعضا کا غلبہ واضح نہ) تو اس کے لئے فطری علامات بلوغ وہی ہوں گی جو مرد یا عورتوں کی علامات بلوغ میں، لہذا انزال و انبساط وغیرہ مشتبہ علامات یہ مخصوص علامات کی بنیاد پر اس کے بلوغ کا حکم لگایا جائے گا، اسی تفصیل کے مطابق جو پیچھے گزر چکی ہے، یہ مالکیہ اور حنابلہ کا قول ہے، اور یہی بعض شافعیہ کا قول ہے۔

دوسرے قول جو شافعیہ کے نزدیک معتد بھی ہے یہ ہے کہ دونوں شرم گاہوں میں علامت کا وجود ضروری ہے، لہذا اگر منث کے عضو تناسل (و اگر) سے منی کا اثر ہو اور اس کی شرم گاہ (فرج) سے حیض

(۱) ابن قدامہ ج ۵، ح ۹، حاشیہ الدرر ۳۳۳ شرح المنیر علی اقرب المسائل ۳۳۳، شرح المساجع مع حاشیہ ۳۳۶، فتاویٰ الکراج ۳۸۸، اسی و شرح الملیر ۵۱۲، ۵۱۳۔

جائے تو ضروری ہوگا کہ اس کا حکم ثابت ہو اور اس کی علامت کے ثبوت میں فیہ و پر فیصد کیا جائے (۱)۔

۱۹- رہے حنفیہ تو جہاں تک ہم دیکھ سکتے ہیں اس کے مطابق اس مسئلہ پر اس کی سرایت مشکوٰۃ میں نہیں ملی، لیکن اظہار یا معلوم ہوتا ہے کہ حنفیہ کا قول مالکیہ اور حنبلیہ کے مطابق ہے، شرح اشباہ میں باب حکام اٹھنی کے تحت جو مذکور ہے اس کے ظاہر سے یہی واضح ہوتا ہے، اس میں ہے کہ اگر مٹھت بالغ ہو جائے، مثلاً عمر کے درمیان بلوغ کو پہنچ جائے بین مردوں یا عورتوں کی کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو اس کی نماز بغیر وہ پہنے کے نہیں ہوگی، اس لئے کہ آراء عورت کا یہ بھی ساتھ میں شامل ہے (۲)۔

### عمر کے ذریعہ بلوغ:

۲۰- شارح نے بلوغ کو ہتدائے مکمل عقل کی علامت مانا ہے، اس لئے کہ آغاز مکمل عقل سے واقفیت دشوار ہے تو بلوغ کو اس کے قائم مقام قرار دیا گیا۔

عمر کے ذریعہ بلوغ جب ہوتا ہے جس سے قبل بلوغ کی کوئی علامت نہ پائی جائے، بلوغ کی عمر میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔

شافعیہ، حنبلیہ اور حنفیہ میں سے امام ابو یوسف و امام محمد کی رائے ہے (۳) کہ لڑکا اور لڑکی کے لئے عمر کے ذریعہ بلوغ کا معیار پندرہ قمری سال کا مکمل ہو جانا ہے، جیسا کہ شافعیہ نے صراحت کی ہے کہ یہ معیار تحدیدی ہے، حضرت ابن عمر کی اس حدیث کی وجہ سے کہ وہ کہتے ہیں: حد کے دن مجھے بنا علیہ کے سامنے پیش پایا، یا میری عمر اس وقت

پندرہ برس تھی تو آپ ﷺ نے مجھے اجازت نہیں دی اور مجھے بالغ نہیں سمجھا، پھر غزوہ خندق کے موقع پر مجھے آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا، اس وقت میری عمر پندرہ برس تھی تو آپ ﷺ علیہ السلام نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی اور مجھے بالغ قرار دیا (۱)۔

امام شافعی کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے متردس یا پندرہ برس مرد یا عورت کی عمر میں پندرہ برس تھیں ان میں آپ ﷺ نے بالغ تصور نہیں فرمایا، پھر یہی صحابہ سب پندرہ برس کے ہو گئے تو آپ ﷺ نے نہیں مزید میں شریعت کی اجازت دے دی، اس سے پہلے حضرت زید بن ثابت، حضرت رافع بن خدیج اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم شامل ہیں (۲)۔

مالکیہ کی رائے ہے کہ بلوغ اٹھارہ سال پورا ہونے پر ہوگا، ایک قول کے مطابق اٹھارہ برس میں داخل ہو جانے پر ہوگا، صاحب نے مذہب میں پانچ قول نقل کئے ہیں، چنانچہ ایک روایت میں ہے اٹھارہ برس، اور کہا گیا ہے ستر برس، رسالہ کے بعض شارحین نے اضافہ کیا ہے: سولہ اور انیس برس، اور ابن وہب سے پندرہ برس مروی ہے (۳) حضرت ابن عمر کی سابق حدیث کی وجہ سے۔

(۱) حضرت ابن عمر کی خبر: "عوضت علی النبی -" کی روایت بخاری (المعجم ۶/۲۷۵ طبع استغیہ) نے کیا ہے، غزوہ اہدشوال ۳ھ میں پیش آیا، اور غزوہ خندق ۵ھ میں ہوا، حضرت ابن عمر کے قول "میری عمر پندرہ برس تھی" کی تخریج یہی تھی ہے کہ میں اس عمر میں داخل ہو گیا تھا، اور ان ہی کے قول "میری عمر پندرہ برس تھی" کی تخریج یہی تھی ہے کہ میں نے پندرہ برس مکمل کر لئے تھے، دیکھئے سئل السلام ۳۸/۳ طبع الاستقامہ ۱۳۵۷ھ۔

(۲) مفتی محمد ج ۱۶/۲، شرح المساجع مع حاشیہ فقہیہ ج ۲/۲۹۹-۳۰۰، ۱۳۵۷ھ، المساجع ۳۳/۱۳۔

(۳) حاشیہ الدوسقی علی الشرح الکبیر ۳۳/۲، اہل المذاہب ۳/۵، مواہب الجلیل ۹۵/۵۔

(۱) مفتی ۱۱/۳، شرح المستحی ۲/۲۹۹۔

(۲) شرح اشباہ و انظار ج ۵/۲ طبع المیزان۔

(۳) حاشیہ بر بلوغ ج ۲/۲۳۹، مفتی و الشرح الکبیر ۳۳/۵، ۵۱۳، رد المحتار علی الدر المنثور ج ۵/۱۱۳، ۹۷۔



## بلوغ ۲۱-۲۲

لڑکی کے لئے بلوغ کی "نی عمر خفیہ، شافعیہ کے ظہر قوں اور اسی طرح حنابلہ کے نزدیک (۱) نو قمری سال ہے، اس لئے کہ یہ سب سے کم و عمر ہے جس میں لڑکی کو حیض آتا ہے، اور اس لئے کہ حدیث نبوی ہے: "اذا بلغت الجارية تسع سنين فهي امرأة" (۲) (جب لڑکی نو سال کی ہو جائے تو وہ پوری عورت ہے)، مگر "یہ ہے کہ یہی لڑکی کا حکم عورت کا ہے، شافعیہ کی دوسری روایت میں نو یں سال کا نصف ہے، اور ایک قول ہے کہ نو یں سال میں داخل ہو جاتا ہے، اور اس لئے کہ یہ سب سے کم و عمر ہے جس میں لڑکی کو حیض آتا ہے (۳)۔  
حنث کے لئے بلوغ کی ادنیٰ عمر پورے نو قمری سال ہیں، اور ایک قول ہے کہ نو یں سال کا نصف ہے، اور ایک قول نو یں سال میں داخل ہو جانے کا ہے (۴)۔

### بلوغ کا ثبوت:

بلوغ دین، دین طریقوں سے ثابت ہوتا ہے:

### پہاظر یقہ: اقرار:

۲۲- چاروں مسالک کے فقہاء متفق ہیں کہ صغیر اگر مرہق ہو اور عموماً پوشیدہ رہنے والی عورتوں جیسے انزال، احتلام اور حیض میں سے کسی کی بنیاد پر بلوغ کا اقرار کرے تو اس کا اقرار درست ہوگا، اور اس کے حق میں اور اس کے خلاف بالغوں کے احکام جاری ہوں گے،

(۱) رد المحتار ۵/۲۷۷، شرح منہاج الطالبین مع حاشیہ الشیخ ابی ابراہیم، ۹۹۱، کشف القناع ۷/۵۴۲۔

(۲) حدیث "اذا بلغت الجارية تسع سنين فهي امرأة"۔ نو قمری سال کی اپنی سن (۳۲۰/۱) طبع دائرة المعارف العلمیہ (میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب اس قول کی مستحکم تفسیر مل گیا ہے۔

(۳) شرح منہاج الطالبین ۵/۹۹۱، الاشارة الى الفقه المصنف ۷/۲۳۲۔

(۴) انصاف ابن قدامہ ۱/۶۵۷، ۲/۶۱۱، کشف القناع ۷/۵۴۲، ۲/۵۴۲۔

عام ابو حنیفہ کی رائے ہے کہ لڑکے کے لئے عمر کے ذریعہ بلوغ ٹھہر دینے پر ہے، اور لڑکی کے لئے ستر دینے پر ہے، اس سے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "ولا تقرنوا، مال، المیسرہ الا بالنسب" ہی احسن حتیٰ یبغ اشہ (۱) (اور یتیم کے مال کے پاس نہ جاؤ گے، اس طریق پر کہ جو مستحسن ہو یہاں تک کہ وہ اپنی چٹنگی کو پہنچ جائے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "اشہ" انصارو میں کی عمر ہے یہ اس لفظ کے سلسلہ میں کہی گئی مختلف عمر میں سب سے کم ہے لہذا سے ہی حقیقاً لے یا لیا، یہ قہجہ کی اشہ (عمر بوجہ) ہے، بچی جلدی بالغ ہوتی ہے، لہذا اس کے لئے ایک سال کم کر دیا گیا (۲)۔

بلوغ کی دینی عمر جس سے قبل دعویٰ بلوغ درست نہیں:

۲۱- شرک کے لئے بلوغ کی ادنیٰ عمر مالکیہ، شافعیہ کے نزدیک پورے نو قمری سال مکمل کر لینا ہے، شافعیہ کے ایک دوسرے قول کے مطابق نو یں سال کا نصف گزر جانا ہے، اسے نو یں کے "شرع المہذب" میں ذکر کیا ہے (۳)۔

شافعیہ کے نزدیک بلوغ کی ادنیٰ عمر بارہ سال ہے (۴)، حنابلہ کے نزدیک ہر سال ہے، اور ابی کا یہ اقرار اس وقت قبول کیا جائے گا کہ طحا کا احتلام کے ذریعہ بالغ ہو چکا ہے جب اس کی عمر ہر سال ہو جائے (۵)۔

(۱) سورۃ مائدہ ۳۳۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۳۲۲، الاشارة الى الفقه المصنف ۷/۲۳۲، البحر الرائق شرح کتب اللغات ۳/۹۶۔

(۳) حاشیہ الدرستی علی المشرع الکبیر ۳/۲۹۳، شرح منہاج الطالبین ۱/۳۰۰، ہدایہ الکتاب ۱/۳۰۶، الاشارة الى الفقه المصنف ۷/۲۳۲۔

(۴) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۹۷۔

(۵) کشف القناع ۷/۵۴۲۔

مٹانغیہ نے بعض صورتوں کا استثناء یہ ہے جن میں حیثیت صاف  
لایا جائے گا، اس لئے کہ وہ حقوق میں دھرم کے بائیل ہے  
جیسے کہ وہ مال غنیمت میں جنگجو کا حصہ طلب کرے (کہ اس کا یہ مطالبہ  
دھرم کے حق پر اثر انداز ہوگا)۔

### دوسرا طریقہ ذرا بات:

۲۳- چاروں مسالک کے فقہاء نے قمر بلوغ کی صحت کے لئے  
شرط لگائی ہے کہ وہ مشوک حالت میں نہ ہو یہ امام شافعی کے الفاظ  
میں: اس کا قمر قبول کیا جائے گا جب وہ بالغ کے مشابہ ہو، اگر وہ  
مشابہ نہ ہو تو قبول نہیں کیا جائے گا، خواہ اس کا باپ اس کی تصدیق  
کرے اور حنفیہ نے اس مفہوم کو پورا ادا کیا ہے کہ ظاہر حال اس کی  
تکلیف نہ کرتا ہو، بلکہ ایسی حالت میں ہو کہ اس جیسے شخص کو حکام  
ہو سنا ہو، یہ ہے کہ قمر اس کے وقت اس کی جسمانی حالت و لغو  
کی طرح ہو، اس کی پہچان پر شک نہ ہوتا ہو۔

مالکیہ کے علاوہ فقہاء نے اس کے قول قبول کرنے کا مطلق  
ذکر کیا ہے، لیکن مالکیہ نے اس میں تفسیر کی ہے، چنانچہ کہا ہے: اگر اس  
پر شک ہو تو جنابت اور طلاق سے متعلق امور میں اس کی تصدیق کی  
جائے گی، جس شبہ کی وجہ سے حد جاری نہیں کی جائے گی، اصل بچپن کی  
حالت کا تسلسل (اصحاب) مانتے ہوئے اس پر طلاق، قلع میں ہوئی،  
لیکن مالی امور میں اس کی تصدیق میں کی جائے گی، لہذا اس نے  
"بیت شائکر" یعنی قمر اس حال میں کہ وہ بالغ ہے، پھر اس کے  
باپ نے کہا کہ وہ بالغ نہیں ہے تو اس پر ضمان نہیں ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

بعض مالکیہ نے بلوغ کے سلسلہ میں دھرم حق قاتوں اس صورت

مالکیہ کے کہ: اس کا قول بلوغ کے سلسلہ میں قبول کیا جائے گا خواہ وہ  
ہو یا شاک، اور خواہ وہ صاحب ہو یا مطلوب، صاحب ہونے کی مثال یہ  
ہے کہ وہ بلوغ کا دعویٰ اس سے کرے تاکہ اسے مال غنیمت میں حصہ  
ملے یہ وہ لوگوں کی ممانعت کرے یا شمار جمعہ میں شامل ہو، مری تعدا اس  
سے پوری ہو، اور مطلوب ہونے کی مثال یہ ہے کہ اس نے جنابت کی  
ہو، ورنہ بالغ نہ ہونے کا دعویٰ کرے تاکہ اپنی ذات سے حد یا قصاص کو  
یہ وصیت و ممانعت ضائع کر دے، پھر اس کو دہرائے، اور ایت ہی  
اس نے طلاق دی ہو اور بوقت طلاق عدم بلوغ کا دعویٰ کرے تاکہ  
اس پر طلاق لازم نہ ہو۔

قمر بلوغ کا قول اس شرط کے ساتھ ہی قبول کیا جائے گا کہ وہ  
بلوغ کی ادنیٰ عمر سے گزر چکا ہو، بلکہ اس سے قبل اس کے بلوغ کا  
بہت بھی قیاس نہیں کیا جائے گا چنانچہ حنفیہ کے نزدیک بارہویں پورے  
ہونے سے قبل نہ کے قمر قبول نہیں کیا جائے گا، اور حنبلیہ کے  
رہنیک ہن پورے پورے ہوئے سے پہلے اس کا قمر قبول نہیں کیا  
جائے گا، اور حنفیہ "مناہد" ہوں کے نزدیک لڑکی کا قمر نوہویں  
پورے ہوئے سے پہلے قبول نہیں کیا جائے گا، بلوغ کا قمر اسٹیج ہوئے  
کی وجہ یہ ہے کہ وہ ایسا معنی ہے جس کی اطلاع خواہ ہی شخص کے  
درمیان حاصل ہو سکتی ہے اور اس کی اطلاع کے حصول کا تکلف کرنا  
شدید تنگی کا باعث ہے۔

اور اس پر بینہ کا بھی تکلف نہیں کیا جائے گا۔

مقدمہ میں جمہور کے نزدیک اسے حلف بھی نہیں لایا جائے گا،  
کیونکہ اگر وہ فی الواقع بالغ نہ ہو تو اس کی یحیٰ کی کوئی حیثیت نہیں  
ہوگی، اس سے کٹھن کی یحیٰ کا اعتبار شمار نہیں ہے، اور اگر وہ بالغ  
ہو تو اس کی یحیٰ تحصیل حاصل ہے (ایسی ہی کو حاصل کرنا ہے جو پہلے  
سے حاصل ہے)۔

(۱) ابن ماجہ ۵۲۷، المعجم ۱۵۱، السنن ۱۲۳، شرح الکبیر ۴۹۳،  
شرح مع الجلیل ۴۸، نہایۃ الحاج ۶۱۵-۶۱۷، مشکوٰۃ القصاب  
۵۶۱/۱

## بلوغ ۲۴

میں قبول کرنے کا دیریا ہے جب وہ دونوں انبات (موئے زیر ناف) کے ذریعہ بلوغ کا دعویٰ کریں، انبات اور اس کے علاوہ دیگر مذکورہ کی علامات کے درمیان فرق یہ ہے کہ انبات کی واقفیت حاصل کرنا آسان ہے، نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ عقیدہ کے لڑکوں میں سے جن کے بلوغ کا شک ہو ان کے موئے زیر ناف کھول کر دیکھے جائیں، لیکن شرم گاہ کھولنا چونکہ اصلاً حرام ہے، اس لیے فقہاء نے کہا کہ انبات و عدم انبات کے سلسلہ میں مشکوک شخص کا قول قبول کیا جائے گا، لیکن ابن العربی نے اس سے اختلاف کیا ہے اور کہا ہے: اس کے انبات کو دیکھا جانا چاہئے، البتہ براہ راست نہیں بلکہ تینہ کی مدد سے دیکھا جائے، مالکیہ میں سے ابن اھنطان نے ان کی تردید کی ہے، اور کہا ہے کہ اسے نہ تو براہ راست دیکھا جائے گا اور نہ تینہ کی مدد سے، اور اگر وہ انبات کے ذریعہ بلوغ کا دعویٰ کرے تو اس کی بات قبول کی جائے گی۔

فقہاء کے نزدیک احکام شرعیہ کے لزوم کے لئے بلوغ شرط ہے:

۲۴- فقہاء کی رائے ہے کہ شارع نے واجبات اور محرمات کے احکام اور احکام کے آثار مرتب ہونے کوئی انجملہ بلوغ کی شرط سے مستکیا ہے، اور انہوں نے اس پر استدلال چھ دلائل سے کیا ہے جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "وَإِذَا بَلَغَ الْأَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحَمْلَ فَنُصِّتُوا لَهُمْ كَمَا نُصِّتُوا لِلْبُغِيِّ" (۱) اور جب تم میں سے لڑکے کے بلوغ کو پہنچ جائیں تو انہیں بھی اجازت دینا چاہئے جیسا کہ ان کے اگلے لوگ اجازت لے چکے ہیں) اس آیت

(۱) سورہ نور ۵۹۔

میں بلوغ کی وجہ سے اجازت طلب کرنے کو، جب تر رد کیا گیا۔

ب۔ ارشاد باری ہے: "وَابْتَغُوا الْيَنَامَىٰ حَتَّىٰ يَذُوقُوا الْعَذَابَ" (۲) (اور قہقہوں کی جانچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ عذاب کا ذائقہ چکھ جائے) تو اگر تم ان میں ہوشیاری کی لو تو ان کے حوالہ اس کام کر دو، اس آیت میں بھی جانچ کی عمر تک پہنچ جانے کو یتیم سے مالی ولایت ختم ہو جانے کا جب تر ادرا یا یا بشر طیکہ اور شد (عقل و رشد والا) ہو۔

ج۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت سعدؓ کو یس بھیجتے ہوئے فرمایا: "عَلِمَ مِنْ كُلِّ حَالٍ دِينًا فَرَأَىٰ نَوَاحِدَهُ لَهْ مَعَاظِرُهُ" (۳) (ہر بالغ سے ایک دینا ریا اس کے برابر معافری (یعنی کپڑا) لو، اس میں بھی اتمام کو۔ یہاں سب بتایا گیا۔

د۔ ایک دلیل، ائمہ متقدمین نے یہاں قیدیوں کے ہوش میں شہ ہوا ان کے بارے میں دیکھا گیا کہ اگر ان کے موئے زیر ناف نکل آئے تو انہیں قتل یا یا، اگر ریراٹ میں نکلے تو قتل میں یا یا، اس ائمہ میں بھی انبات کو قیدی کے قتل کے جواز کی علامت بتایا گیا۔

ه۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةَ حَانِصٍ إِلَّا بِحِمَارٍ" (۴) (اللہ تعالیٰ کسی حیض آنے والی عورت کی نماز بغیر اونٹ کے قبول نہیں کرتا)، اس میں حیض کو عورت کی نماز کے فاسد ہونے کا سبب بتایا گیا اگر وہ بغیر اونٹ پر راضی ہے۔

و۔ حدیث ہے کہ "عَسَلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ" (۵) (جمعہ کے دن کا غسل ہر احتلام والے پر واجب ہے)،

(۱) سورہ نساء ۶۱۔

(۲) سورہ صافات ۳۵۔ "عَلِمَ مِنْ كُلِّ حَالٍ" کی تخریج (تفسیر نمبر ۱) میں گذر چکی ہے۔

(۳) سورہ صافات ۳۵۔ "لَا يَقْبَلُ اللَّهُ" کی تخریج (تفسیر نمبر ۱) میں گذر چکی ہے۔

(۴) سورہ صافات ۳۵۔ "عَسَلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ" کی روایت بخاری (صحیح ۵۷۷۷) میں ہے۔

انتقید اور مسلم (۵۸۱/۲) میں ملتی ہے۔

عام بخاری نے اس حدیث کا معنی ان کا تم کیا ہے: ”بچوں کے بلوغ اور ان کی کوئی قلوب“، اس خبر کہتے ہیں: ”مقصود وہ ان یعنی بچوں کی کوئی بقیہ حتام پر قیاس سے مستثناء ہوتی ہے اس کیفیت سے کہ وجوب حتام سے متعلق ہوتا ہے“ (۱)۔

ز۔ حدیث ہے: ”رفع القلم عن ثلاثة عن الصغير حتى يكبر“ (۲) (تین اشخاص سے قلم اٹھایا گیا ہے۔ بچہ سے یہاں تک کہ وہ بڑا ہو جائے)، اس حدیث میں بچپن کی حد سے نکل جانے کو گناہ کرنے پر سزا دینے کے قاسب بتایا گیا۔

مذہبات ہونے کے سلسلہ میں وہ یہ امر ان جیسے دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ شمارت نے عموماً پبلیک حتام اور ہم حتام کو بلوغ کی شرط سے مستثنا کیا ہے، پس جو ہونے کی ملاحضوں میں سے کسی ملامت کی وجہ سے بالغ قرار پائے وہ مکمل مرد یا مکمل عورت ہے، اور اگر عاقل ہے تو بچہ مردوں اور عورتوں کی طرح تکلف پابند حتام ہے، اس پر دوسرے حتام لازم ہوں گے جو ان لوگوں پر ہوتے ہیں، اور اسے وہ حق ملے گا جو دوسروں کو ملتا ہے، بعض فقہاء نے اس پر اجماع نقل کیا ہے، چنانچہ ابن المنذر نے کہا: ”فقہاء کا اجماع ہے کہ فرائض اور احکام حتام والے عاقل پر واجب ہوں گے“ (۳)، ابن حجر کہتے ہیں: ”فقہاء کا اجماع ہے کہ مردوں اور عورتوں پر حتام کی وجہ سے عبادت، حدود اور سارے احکام لازم ہوں گے“ (۴)۔

(۱) فتح ۵۶۸ طبع استنبیہ۔

(۲) حدیث: ”رفع القلم عن...“ کی روایت ابو داؤد (۵۵۸/۳) طبع عزت حیدر عباسی، اور حاکم (۵۹/۲) طبع دائرۃ المعارف العلمانیہ کے ہے حاکم کی روایت میں ”الصبي حتى يكبر“ کے الفاظ ہیں حاکم نے اس کو صحیح بتایا ہے اور بھی نے ان کی موافقت کی ہے۔

(۳) کشاف القناع ۳۳۳

(۴) فتح ۵۶۸ طبع ۲۷۷

جن احکام کے لئے بلوغ شرط ہے:

الف۔ جن کے وجوب کے لئے بلوغ شرط ہے:

۲۵۔ فرائض و عبادت کی بجا آوری اور عبادت کے ترک کے احکام کے لئے بلوغ شرط ہے، مبالغہ پر یہ واجب نہیں ہیں، اس لئے کہ نبی ﷺ کا قول ہے: ”رفع القلم عن ثلاثة عن الصغير حتى يكبر“۔ ”جیسے نماز (۱)، روزہ (۲) اور حج کے احکام (۳)، البتہ زکاۃ میں اختلاف ہے۔

لیکن اس کے باوجود بچہ کے ولی کو چاہئے کہ سے عبادت سے بچائے اور نماز وغیرہ کا حکم دے تاکہ وہ ان کا عادی ہو جائے، اس لئے کہ نبی ﷺ کا قول ہے: ”مروا أبناءكم بالصلاة لسبع، واضربوهم عليها لعشر، وفرقوا بينهم في المضامع“ (۴) (اپنی اولاد کو سات برس کی عمر میں نماز کا حکم دو، دس برس کی عمر میں نماز کے لئے انہیں مارو، اور ان کے سونے کے بستر علاحدہ کر دو)۔

اس کے باوجود اگر بچہ مباحات کرے یا مستحبات انجام دے تو وہ اس کی جانب سے صحیح ہوں گے اور اسے ان پر اجر ملے گا، اور قصاص اور

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۲۳۳-۲۳۵، بدائع ۱/۱۸۹، حاشیہ الدسوقی علی شرح الکبیر ۱/۲۰۰، نہایہ الکتاب مع حاشیہ ۱/۳۷۳-۳۷۴، شرح منہاج الحائنین ۱/۱۲۰-۱۲۱، کشاف القناع ۱/۱۵۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۲۳۵، بدائع الصنائع ۲/۸۷۲، حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر ۱/۵۰۹، شرح الررکانی ۲/۲۰۸، نہایہ الکتاب ۳/۱۸۰، شرح منہاج الحائنین ۲/۳۳، کشاف القناع ۲/۳۰۸۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۱۳۱، بدائع الصنائع ۲/۱۲۰، ۱۶۰، مع تجلیں ۱/۳۳۶، حاشیہ الدسوقی ۲/۵۲، نہایہ الکتاب ۳/۱۳۳، ۱۳۵، شرح منہاج الحائنین ۲/۸۵، کشاف القناع ۲/۳۷۳، ۳۷۴۔

(۴) حدیث: ”مروا أبناءكم بالصلاة لسبع...“ کی روایت ابو داؤد (۳۳۳) طبع عزت حیدر عباسی کے ہے اور نووی نے یہاں حاشیہ لکھی (ص ۱۷۱) اس حدیث کو حسن ظاہر ہے۔

## بلوغ ۲۶-۲۸

طرح نذر (۱)۔

ان میں سے ہر ایک کی تفصیل اپنے مقام پر اور اصطلاح ”صفر“ میں دیکھی جائے۔

حدود جیسے چوری کی حد (۱) و زانیہ (۲) (تحت لگانے) کی حدود سب نہیں ہوں، امتداد اس فی تاویب کرنا جائز ہے۔

ب۔ تن حکام کی صحت کے لئے بلوغ شرط ہے:

۲۶۔ بلوغ ہر اس عمل کی صحت کے لئے شرط ہے جس میں مکمل اہلیت کی شرط ہوتی ہے، ان میں ساری طایعات ہیں جیسے عمارت، قنات (۳)، ولایت علی اشتر (۴)، ورش و ست فی جملہ (۵)، اور ان ہی میں دو تصرفات ہیں جن میں صرف ضرر ہی ہے جیسے مہ (۶)، عماریت (۷)، وقف (۸)، و رکعت (۹)، و ان ہی میں ہے: طلاق، و جواہر کے معنی میں ہے، جیسے خیر و ریاء (۱۰)، و طلع (۱۱)، و حق و رانی

بلوغ سے ثابت ہونے والے احکام:

۲۷۔ یہ ایک حد تک دشوار امر ہے کہ ان تمام احکام کا احاطہ کیا جائے جو محض بلوغ آنے سے ثابت ہوتے ہیں، ذیل میں ان احکام کی بعض مثالیں ہیں جو محض اس وجہ سے ثابت ہوتے ہیں کہ لڑکا یا لڑکی کو اہتمام آیا یا اسوں نے بلوغ کی حدوتوں میں سے کوئی عداوت، نیکی۔

اہل۔ طہارت کے باب میں:

احادیث: تخم:

۲۸۔ ثانویہ اور حنبلیہ کے ہر ایک سرمایہ کی حالت میں تخم یا چر ایسی چیز سے باغ ہو جو خود یا قرض ہو، جس سے جیسے عمر کے درمیان بلوغ تو اس پر لازم ہے کہ تخم کا عادی کرے، ورنہ اس ماز پر چھنا چاہتا ہے، اس لئے کہ بلوغ سے پہلے تخم نقل نماز کے لئے تھا، کیونکہ اگر اس نے مثلاً ظہر کے لئے تخم یا قرض تو ظہر کی ماز اس کے حق میں نقل تھی، بلکہ ”یہ تخم سے فرض کی“ کی درست نہیں ہوگی، اس کے برعکس اگر کسی نے قرض یا غسل یا پھر باغ ہو تو قرض غسل کا عادی لازم نہیں ہوگا، اس لئے نقل کے لئے قرض غسل بھی ماز کی کوہرے سے تخم روایت ہیں، جہاں تک تخم کا تعلق ہے تو وہ باحت، جو زکوٰۃ پیدا کرتا ہے، مازانی کو رفع نہیں کرنا، مالکیہ کا مشہور قول بھی یہی ہے

(۱) بدائع الصنائع ۵/۸۲، حلیۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ۴/۶۱، نہیۃ الکناج ۸/۱۶۳، شرح منہاج الطالبین مع حلیۃ اقلیو بی ۳/۴۷۰، کتاب القناع ۲۷۳/۲۔

(۱) بدائع الصنائع ۷/۱۷۷، حلیۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ۳/۳۳۳، نہیۃ الکناج ۷/۲۱۷، شرح منہاج الطالبین ۳/۱۹۶، کتاب القناع ۲۹۶/۲۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۳/۱۶۸، حلیۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ۳/۳۳۳، نہیۃ الکناج ۷/۲۱۷، کتاب القناع ۲۹۶/۲۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۳/۲۹۹، بدائع الصنائع ۷/۲۳۳، حلیۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ۳/۲۹۹، الخرش علی مختصر فلیل ۷/۱۳۸، فلیل علی شرح الحج ۵/۳۳۷، نہیۃ الکناج ۳/۲۶۶، کتاب القناع ۲۹۶/۲۔

(۴) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۲۹۵، ۲/۲۹۶، ۱۱/۱۲، نہیۃ الکناج ۳/۲۳۱، حلیۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ۳/۲۳۰۔

(۵) حلیۃ الدوسقی علی الشرح الکبیر ۳/۱۶۵، ۱۸۳، ۱۸۴، رد المحتار علی الدر المختار ۳/۲۹۹، نہیۃ الکناج ۳/۲۷۷، شرح منہاج الطالبین ۳/۱۸۸، کتاب القناع ۲۹۶/۲۔

(۶) کتاب القناع ۳/۲۹۸، ۲۹۹۔

(۷) معنی او شرح الکبیر ۵/۵۵۵۔

(۸) نہیۃ الکناج ۵/۵۶۵، کتاب القناع ۳/۲۵۱، رد المحتار ۳/۳۶۰۔

(۹) بدائع الصنائع ۷/۵، الدوسقی ۳/۲۲۹، ۳۳۰، شرح منہاج الطالبین مع حلیۃ اقلیو بی ۳/۳۶۲، کتاب القناع ۳/۳۶۲۔

(۱۰) رد المحتار علی الدر المختار ۳/۳۶۳، ۳۶۴۔

(۱۱) رد المحتار ۳/۵۵۸، نہیۃ الکناج ۳/۸۸، کتاب القناع ۳/۳۳۳۔

کہ تیمم باحت پیدا رہتا ہے رفع پاکی نہیں رہتا۔

حنفی کا مسلک اور یہی مالکیہ کا ایک قول ہے کہ تیمم پاکی کو اس وقت تک کے لئے رفع کرتا ہے جب پانی مل جائے اور اس کے استعمال کی قدرت ہو اس کا تقاضا یہ ہے کہ بچہ نے اگر تیمم یا پھر رفع ہو تو اس پر تیمم عاودہ نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

دوم۔ نماز کے باب میں:

۲۹- بڑا بڑا ٹکی پر وہ نماز بلا جہاں و سبب ہے جس نماز کے وقت میں وہ باطل ہوئے ہوں اور اس نماز کو "نہیں" کہتے ہوں۔ حتیٰ کہ مالکیہ جنہوں نے کہا ہے کہ نماز کو اس کے مقتضی یعنی عصر کی نماز اس کے بالکل آخری حصہ تک مؤثر کرنا حرام ہے۔ اور اسی طرح صبح کی نماز بھی بالکل آخری وقت تک مؤثر کرنا حرام ہے، انہوں نے بھی یہ کہا ہے کہ اگر وقت عصری میں باطل ہوتا ہے تو اس پر واجب ہے کہ نماز دہرائے، اور اس کے لئے پینا خیر حرام نہیں ہوگی<sup>(۲)</sup>۔

۳۰- اگر اس نے وقت کی نماز پڑھ لی، پھر اس نماز کا وقت نکلنے سے پہلے باطل ہو تو اس نماز کا عاودہ لازم ہوگا، اس لئے کہ بلوغ سے پہلے جو نماز اس نے پڑھی ہے وہ اس کے حق میں نفل ہے، کیونکہ وہ نماز اس پر واجب نہیں ہوئی تھی، لہذا پہلی نماز واجب کی طرف سے کافی نہیں ہوگی، یہ حنفی، مالکیہ اور حنابلہ کا مسلک ہے، مالکیہ نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ اگر ظہر کی نماز پڑھی پھر جمعہ کی نماز سے پہلے باطل ہو گیا تو اس پر لوگوں کے ساتھ جمعہ کی نماز واجب ہوگی۔

اسی طرح اگر جمعہ کی نماز پڑھ لی، پھر باطل ہو اور دوسرا جمعہ اسے

لائے ان لوگوں کے ساتھ دوبارہ جمعہ پڑھنا اس پر واجب ہے، اور اگر جمعہ فوت ہو جائے تو ظہر کی نماز میں گناہ اس سے کہ اس کا پابا عمل ہو تو وہ جمعہ کی نماز میں نفل واقع ہوا ہے تو فرض کی طرف سے کافی نہیں ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

ثانیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر نماز پڑھ لی اور وقت کے بعد باطل ہو تو اس پر عاودہ نہیں ہے، وہ کہتے ہیں: اس سے کہ اس نے وقت کی عاودہ کی "اندر ہی ہے" اور اگر وہ درمیان نماز باطل ہو تو جو نماز وہ پڑھ رہا ہے اسے پورا کرنا لازم ہوگا، اس کا عاودہ واجب نہیں ہوگا مگر عاودہ کرنا مستحب ہے<sup>(۲)</sup>۔

۳۱- جس نماز کے وقت میں وہ باطل ہوا ہے وہ نماز اس پر واجب ہوگی جیسا کہ مذکور ہوا، اسی کے ساتھ اس پر یہ بھی واجب ہوگا کہ مشعل پہلے کی دو مار بھی پڑھے جو وہ نماز کے ساتھ جمع کی جاتی ہے، مثلاً، اگر غروب شمس سے قبل باطل ہو تو ظہر، عصر، دنوں پڑھے، اور اگر فجر سے پہلے باطل ہو تو مغرب، عشاء، دنوں پڑھے، بن قدامہ کہتے ہیں: یہ قول عبدالرحمن بن عوف، ابن عباس، ابن عباس، مجاہد، نخعی، زہری اور ربیعہ کا ہے، یہی امام مالک، امام شافعی، لیث، یحییٰ، ابو ثور اور عام تابعین کا ہے، ابویہ امام مالک نے کہا: کوئی نماز اس وقت واجب ہوئی جب اتنا وقت مل جائے جس میں پانچ رکعت پڑھی جاسکتی ہوں، یعنی پہلی مار مکمل اور دوسری مار کی کم سے کم ایک رکعت کا وقت مل جائے، حنابلہ کے نزدیک اگر تکبیر تحریر کے بعد اہر وقت مل جائے تو بھی، دنوں ماریں، واجب ہوں گی، ثانیہ کے نزدیک ایک رکعت کا وقت پالیسے پر واجب ہوگی۔

اس قول کی دلیل یہ ہے کہ مذکورہ حالت میں دوسری نماز کا وقت ہی

(۱) ابن ماجہ بن ابی ۱/۱۶۱، رد المحتار ۱۲۰ طبع محمد مصطفیٰ، حاشیۃ الرسالۃ ۱/۵۵۵،

بہار ۳/۵۳۳، کتاب القضاء ۱/۲۶۶، المجموع للحوئی ۱/۲۲۱ طبع

بہار ۳/۵۳۳، کتاب القضاء ۱/۲۶۶، المجموع للحوئی ۱/۲۲۱ طبع

(۲) جوہر الاکلیل ۱/۳۳

(۱) شرح فتح القدیر ۲/۳۳۲، جوہر الاکلیل ۱/۶۶، کتاب القضاء ۱/۲۲۶۔

(۲) المجموع ۳/۱۲۔

پہلی نماز کا بھی وقت ہوتا ہے، یعنی سورۃ فیہ میں خیر کو ہر تک اور مغرب کو عشاء تک موثر رہنا ممکن ہوتا ہے تو اس اعتبار سے عصر کا وقت ہی خیر کا بھی وقت ہے، ورنہ ہی طرح مغرب اور عشاء کا معاملہ ہے۔ تو دوسری نماز کا وقت پانے سے کیا اس نے پہلی نماز کا بھی وقت پایا۔ اس مسئلہ میں حنفیہ، شافعی، و حسن بصری نے اختلاف کیا ہے، چنانچہ ان حضرات کی رائے ہے کہ وہ صرف وہی نماز پڑھے گا جس کے وقت میں باطل ہو جائے (۱)۔

سوم - روزہ:

۳۲- اگر بچہ نے رمضان میں رات سے روزہ رکھا پھر ان میں وہ باطل ہو گیا جب کہ وہ روزہ سے ہے تو اس پر اس روزہ کی تکمیل بد ختلاف واجب ہے، اس لئے کہ جیسا کہ رٹلی شافعی نے کہا: دوران عبادت وہ اہل وجوب میں سے ہو گیا تو یہ ایسا ہی ہوا جیسے کوئی باطل شخص نفل روزہ شروع کرے پھر اس کو تکمیل کرنے کی نذر مان لے (تو اس پر اسی روزہ کی تکمیل واجب ہوتی ہے)۔

اگر اس نے اسی حال میں روزہ رکھا تو اس پر قضا نہیں ہے، بلکہ حنا بلکہ کفر و یک ایک قول کے مطابق اس پر قضا واجب ہوگی۔

اگر بچہ رات سے روزہ نہیں رکھا پھر دن میں باطل ہو گیا تو اس مسئلہ میں، مجتہدوں پر فقہاء کا اختلاف ہے، ان کے بقیہ حصہ میں کھائے پینے سے گریز کرنا اور اس دن کے روزہ دینی قسماً۔

۳۳- مساک (بقیہ حصہ دن میں نہ کھانا پینا) کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف درج ذیل ہے:

حنبلہ و حنا بلکہ کا مذہب و ربیعی شافعیہ کا ایک قول ہے کہ دن کے بقیہ حصہ میں اس پر مساک واجب ہے، اس لئے کہ اگرچہ وہ روزہ رکھا

وقت نہیں پایا لیکن اس کا وقت اس نے پایا ہے۔

ان حضرات نے فرضیت رمضان کے، و ربیعیہ منسوخ کئے جانے سے پہلے فرض عشاء کے سائلہ میں، روحدیث سے استدلال کیا ہے، جس میں نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں کان منکم أصبح معطراً فلیمسک بقیۃ یومہ، و من کان أصبح صائماً فلیتم صومہ“ (۱) (تم میں سے جس نے بغیر روزہ کے صبح کی ہو وہ بقیۃ ان اساک کرے، و روزہ روزہ سے ہو وہ پورا روزہ پورا کرے)، یہ حضرات کہتے ہیں کہ حکم (امر) وجوب کا متقاضی ہوتا ہے، اور یہ مہینہ کی خدمت و احترام کے لئے ہے۔

شافعیہ کا مذہب جو ان کے ربیعیہ صبح ہے یہ ہے کہ اس حال میں مساک مستحب ہے، واجب میں ہے، صرف وقت کی حرمت کی وجہ سے اسوں نے مستحب قرار دیا ہے، مساک اس حال میں واجب نہیں ہوتا ہے، اس لئے کہ غرض یعنی بچپن کی وجہ سے وہ بے روزہ تھا، تو یہ اس مسافر کے مشابہ ہوا جو سفر سے واپس آجائے اور اس مریض کے مشابہ ہوا جو شغل یا ب ہو جائے۔

مالکیہ کا مذہب ہے کہ اس وقت اساک نہ واجب ہے نہ مستحب، جیسے کہ صاحب غدر کے لئے اگر غدر کی وجہ سے اپنا رمہاج ہو تو اساک نہ واجب ہوتا ہے اور نہ مستحب (۲)۔

۳۴- روزہ دینی قضا کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف درج ذیل ہے:

شافعیہ کا مذہب ایک قول کے مطابق یہ ہے کہ قضا واجب ہے، حنا بلکہ نے تفصیل کی ہے کہ جس نے بے روزہ صبح کی پھر دن میں باطل ہو تو اس پر قضا واجب ہے، اس لئے کہ اس نے وقت وجوب کا ایک

(۱) حورۃ من کان أصبح منکم۔۔۔ کی روایت بخاری (صحیح ۲۰۰۰ طبع انتقادی) اور مسلم (۲/۹۸۲ طبع المجلد) نے کی ہے۔

(۲) شرح فتح القدیر لابن ابراہیم ۲/۴۸۲، جوہر المکمل ۱/۵۲۶، الحدائق ۱/۵۱۳، نہایۃ المحتاج ۳/۱۸۳، الفی ۳/۵۳، کشاف الفتاویٰ ۲/۵۰۹۔

## بلوغ ۳۵

نصاب کا مالک ہو، لیکن غیر حنفیہ کے نزدیک بلوغ سے قبل شروع ہونے والا سال ہی بلوغ کے بعد وراثہ ہے گا۔

غیر حنفیہ کے نزدیک ایک بچہ اگر رشد کے ساتھ بالغ ہو ہے تو اس پر یہ بھی لازم ہوگا کہ جب سے اس کی طبیعت میں ماں کی جگہ ہے اس کا ولی اس کی طرف سے زکوٰۃ نہ کا تا رہا ہو تو گزرے ہوئے تمام سالوں کی بھی زکوٰۃ اُترے (۱)۔

لیکن اگر لڑکا اس حال میں بالغ ہو کہ دوسریہ ہے اور اس کے نتیجے میں اس پر حرم پابندی برقرار ہے تو حنفیہ کے نزدیک نیت شرط ہونے کی وجہ سے دوسرے سالوں سے زکوٰۃ اُترے گا، اس کی جانب سے ولی انجام نہیں دے گا، فقہاء حنفیہ کہتے ہیں: "الذی قاضی صرف بقدر زکوٰۃ ماں اس کے لیے اُترے گا تاکہ دوسرے سالوں سے اُترے، لیکن ساتھ میں ایک امین بھی جیسے گا تاکہ وہ زکوٰۃ کی رقم غیر مصرف میں نہ صرفی کر دے، دوسریہ پر واجب طہارت بھی ہے اس کے ساتھ ساتھ اس کا نفقہ اس کے برعکس ہے، ان طہارت کی "انگلی کے لیے چونکہ نیت شرط نہیں ہے، اس سے اس کا ولی ان کی "انگلی اُترے گا (۲)۔

حماں تک ثانیہ فاعلق ہے، تو رٹی نے کہا ہے: دوسریہ بذات خود رباۃ "انہیں اُترے گا، لیکن اگر ولی اس کو جارت دے دے، مستحق رباۃ خمس کی تعیین کر دے تو اس کے سے "رسم صحیح ہوگا، جیسا کہ انجی کے لیے درست ہے کہ دوسریہ کو "انگلی کا مکمل بنائے، "اس کی جانب سے رباۃ کی "انگلی ملی یا اس کے نائب کی موجودگی میں ہوئی چاہے، اس لیے کہ دوسریہ تنہا ہوگا تو خمس ہے ماں ضابطہ کر دے یا اس کی "انگلی کا جھوٹا عرونی کرے، رٹی نے اس مسئلہ پر مشکوٰۃ میں کی کہ ملی آیا رباۃ "اُترے گا یا اس کے رشد تک موثر کرے گا (۳)۔

جز پالیا اور اس کی انجام دہی ایک مکمل روزہ کے بغیر ممکن ہے، لیکن جس نے رات سے روزہ رکھا اور صبح روزہ کی حالت میں رہا پھر بالغ ہو، تو اس پر قضا نہیں ہے، حنا بلہ میں سے ابو الخطاب کو اس سے اختلاف ہے۔

حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ نے اپنے صحیح قول میں کہا ہے کہ، "یہ شخص پر قضا واجب نہیں ہے اس لیے کہ وہ پورا وقت نہیں پاتا، ان حضرات نے روزہ و نماز میں فرق یہ یوں کیا کہ، "یک نماز کے وقت میں بالغ ہونے پر روزہ واجب ہو جاتی ہے، اس لیے کہ نماز میں وجوب کا سبب اس کی "انگلی سے متصل ہوتا ہے، لہذا اس کے حق میں اہمیت پائی گئی، لیکن روزہ میں وجوب کا سبب دل ہے، اس لیے اس میں اہمیت نہیں پائی گئی ہے، یہ مسئلہ حنفیہ نے بتائی ہے۔

معنی میں ہے کہ امام اوزاعی کی رائے یہ ہے کہ لڑکا اگر ماہ رمضان کے دوران بالغ ہو جائے تو بلوغ کے قبل رمضان کے گزرے ہوئے دنوں کی قضا کرنی ہوگی، اگر ان دنوں میں روزہ نہ رکھا ہو، یہ رائے عام اہل علم کی رائے کے خلاف ہے (۱)۔

چہا رم - زکوٰۃ:

۳۵ - بلوغ پر وجوب زکوٰۃ کے مسئلہ میں فقہاء میں اختلاف ہے، مشہور فقہاء کے نزدیک اس پر زکوٰۃ واجب ہے، اس لیے کہ وجوب زکوٰۃ کا تعلق مال سے ہے۔

حنفیہ کے نزدیک بالغ بلوغ پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے، اس لیے کہ رباۃ ایک عہدہ ہے جو مکلف شخص پر لازم آتی ہے اور بچہ مکلف لوگوں میں شامل نہیں ہے، پس جب بچہ بالغ ہو جائے تو حنفیہ کے نزدیک اس کی زکوٰۃ کا سال اس کے بلوغ کے وقت سے شروع ہوگا اگر وہ

(۱) ماہد مرجع۔

(۱) ابن ماجہ ص ۴۴، مسند احمد ۶/۲۲۲، رباۃ کی ۴۔

(۲) ابن ماجہ ص ۵/۹۳، فتح القدیر والفتاویٰ ۱۸/۱۹۸۔

(۳) نہایۃ المحتاج ص ۳۶۱۔



### یلوغ ۳۶-۳۷

مالکیہ و حنابلہ نے جہاں تک دم ان کا حکام، یوحے کے ہیں اس مسئلہ پر گفتگو نہیں کرتے۔

#### پنجم- حج:

۳۶- اگر صغیر حج کرے پھر بالغ ہو تو اس پر دم واجب ہوگا۔ جو اس کے حق میں حج تمام ہوگا۔ اگر بلوغ سے پہلے یا نیا حج اس کے لئے ہائی نہیں ہوگا اس پر ترمذی و ابن المہدی نے اجماع نقل کیا ہے۔ اس سے کہ بنی کریم علیہ السلام کا ارشاد ہے: "اسی اویہد لی اجلہ فی صدور المؤمنین عہذا، لہما مملوک حج بہ اہلہ فمات قبل لی یعنی فقد قصی حجه، و لی عتی قبل لی موت فیصح، و لہما غلام حج بہ اہلہ قبل ان یدوکہ فقد قصی حجه، و لی بلغ للیصح" (۱) (میں چاہتا ہوں کہ مومنین کے سینوں میں عہد کی تجدید کروں، جس غلام کو اس کے گھر والوں نے حج کر دیا اور وہ مرے سے پہلے مر گیا تو اس نے اپنا حج ادا کر لیا، اور اگر مرے سے پہلے مر گیا تو وہ حج کرے، اور جس بچہ کو اس کے گھر والوں نے ہوٹ سے پہلے حج کر دیا اس نے اپنا حج پورا کر دیا، اور اگر بالغ ہو جائے تو چاہے کہ حج کر لے، اور اس لئے بھی کہ حج چھوٹی عبادت ہے جسے اس نے جو ب کے وقت سے پہلے انجام دیا تو وقت پر جو ب سے وہ حج بالغ نہیں ہوگا، ہائی کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ حج چھوٹی رحمت کی کا عمل ہے جو تکرر نہیں ہے، تو عادت مال میں اس کی مانگی معتبر ہوئی (۲)۔

(۱) حدیث: "لہما مملوک... کو امام شافعی (درائع لہی ۱۹۰۰ طبع دار الانوار) اور امام حواوی (۲۵۷/۲ طبع مطبعہ الانوار لکھنؤ) نے ابن عباس پر سرفراغ نقل کیا ہے ابن حجر نے فتح الباری (۷۰۳ طبع استغبر) میں سے حج بتایا ہے۔

(۲) مسند احمد ۲۳۸، بیہقیہ الحاج ۳۳۳، شرح التہذیب ۲/۲۲۲

۳۷- اگر مردانہ لڑکا (یا مرہقہ لڑکی) اس حال میں بالغ ہو کہ وہ میقات کے اندر احرام کی حالت میں ہے، تو اگر اس کا یوش اس وقت ہو اسب و وسیدہ عرفہ میں مقیم ہے یا قوف عرفہ سے قبل بالغ ہو، یا قوف عرفہ کے بعد بالغ ہو، یمن سویر کی عید الفطر سے پہلے لوٹ کر عرفات میں قوف کر لیا اور ناسک حج مکمل کے تو اس کا فریضہ حج "ابو یا"۔

امام شافعی اور امام احمد کا مسلک یہ ہے کہ اس کا فریضہ حج ہو جائے گا۔ اس پر دم واجب نہیں ہوگا ورنہ اس حج کے سے احرام کی تجدید نہ کرے گا، اس لئے کہ حضرت بن عباس سے مروی ہے، کہتے ہیں: "اگر عاہم قوف عرفات میں تیرا ہو تو اس کا وہ حج کافی ہوگا، لیکن اگر جمع یعنی مزدلفہ میں آئے ہو تو حج فرض کی طرف سے یہ حج کافی نہیں ہوگا"۔ اور اس مسئلہ پر قیاس یہ کیا ہے کہ تمام کے مدد و دہر اکونی آئے بالغ شخص عرفات میں احرام باندھے اور حج کے مناسک پورے کر لے تو اس کا حج فرض ادا ہو جائے گا، تو اسی طرح جو لڑکا عرفہ میں بالغ ہو اس کا فرض حج ادا ہو جانا چاہیے۔

حنیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر بلوغ کے بعد قوف عرفہ سے قبل احرام کی تجدید کر لے تو حج فرض ادا ہو جائے گا، اور اگر احرام کی تجدید نہ کرے تو فرض حج "نہیں ہوگا، اس سے کہ اس کا احرام غل منعقد ہو ہے تو یہ احرام فرض میں نہیں بدلے گا، فقہاء حنفیہ کہتے ہیں: احرام اگر چہ حج کے لئے شرط ہے لیکن وہ رکن کے مشابہ ہے، اس لئے ہم نے عبادت میں احتیاط کے بطور احرام کو شہر رکن تھہر دیا۔

امام شافعی سے ایک روایت ہے، جیسا کہ مختصر مزی میں ہے کہ اس صورت میں اس پر دم واجب ہوگا، یعنی اس سے دم واجب ہوگا کہ وہ بغیر احرام میقات سے گزرنے والے ہی طرح ہے۔

امام مالک کا مسلک یہ ہے کہ اس سے حج فرض دہی نہیں ہوگا، وہ

## بلوغ ۳۸-۳۹

ہوئی۔ اس لئے کہ اس کی بنیاد میں ضعف ہے لہذا قاضی و جانب رجوع پر موقوف رہے گا۔

امام ابو یوسف کہتے ہیں: "اُنوں کو خیار حاصل نہیں ہوگا، جیسے باپ یا "ا" کے لئے ہوئے نکاح میں اختیار نہیں ہوتا ہے، کتہہ ری لڑکی کو خیار حاصل ہو اور عقد نکاح کا اسے علم ہو تو محض خاموشی سے خیار ساقط ہو جائے گا۔" بلوغ یا علم نکاح کے مترسک تک خیار باقی نہیں رہے گا۔ یعنی اگر وہ بالغ ہوئی اس حال میں کہ وہ نکاح سے واقف ہے، یا بلوغ کے بعد نکاح کا علم ہوتا ہے تو بلوغ یا علم ہونے کے وقت فوری فسخ کرنا ضروری ہے، اگر تھوڑی دیر بھی خاموش رہی تو خیار باطل ہو جائے گا، خواہ وہ مجلس (بلوغ یا علم) تہلیل نہ ہوئی ہو، اسی طرح مجلس بلوغ یا مجلس علم نکاح کے مترسک بھی اختیار باقی نہیں رہے گا، اگر لڑکی کو مسئلہ یہ معلوم ہو کہ سے خیار بلوغ حاصل ہے یا یہ نہ معلوم ہو کہ یہ خیار آخر مجلس تک باقی نہیں رہے گا، اور خیار سے لاسمی یا عینی مدد نہیں ہوگا، اس لئے کہ اگر لاسم میں جس و لاسمی کا مدد معتبر نہیں ہے، یہ اسے امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف کی ہے۔

امام محمد کہتے ہیں کہ لڑکی کا خیار اس وقت تک باقی رہے گا جب تک وہ جان نہ لے کہ اسے خیار حاصل ہے، بالغ ہونے کے "ارشیدہ زکی" خواہ شیبہ پہلے سے ہو یا دوبارہ رہی ہو، رشوبہ نے اس سے زانیہ تحقیق قائم کیا ہو، پھر وہ بالغ ہوئی۔ ان دنوں کا خیار خاموشی سے باطل نہیں ہوگا جب تک کہ صریح رضامندی یا دلالت رضامندی جیسے بوسہ، بیاہ، چھو، بھر ادا کرنا نہ پائے جائیں، یہ خیار مجلس سے اٹھ جانے سے بھی باطل نہیں ہوگا، اس لئے کہ اس کے خیار کے استعمال کی مدت پوری عمر ہے، لہذا جب تک رضامندی نہ پائی جائے خیار باقی رہے گا (۱)۔

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ج ۲ ص ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ص ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷

گر صغیر دلی شادی تراضی سے کہو میں نزدیکی اور اس کا باپ یا ۱۰۰ فاسق ہو تو امام ابوحنیفہ کی فقہی روایت میں اسے خیار حاصل ہوگا۔ اور یہی امام محمد کا قول ہے (۱)۔

۴۰- مالکیہ کے نزدیک اگر صغیر کے ولی نے خود وہ باپ ہو یا کوئی اور، اس کا عقد کسی شرائط پر مردے جو عقد میں لگائی گئی ہوں اور وہ شرائط ایسی ہوں کہ مکلف کی جانب سے واقع ہونے پر لازم ہوتی ہوں، مثلاً لڑکی کے لئے یہ شرائط لگائی گئی کہ اگر لڑکے کے لئے اس لڑکی کے رہتے ہوئے وہ دہری شادی کی تو اس لڑکی کو یا اس دہری بیوی کو طلاق ہوگی۔ یہ صغیر نے اپنا عقد نکاح خود سے شرط پر کر لیا اور اس کے ولی نے ان شرائط کی اجازت دے دی پھر وہ بالغ ہوا اور بلوغ کے بعد ان شرائط کو پسند کرتا ہے، اور حال یہ ہو کہ اس نے بیوی سے دخول نہ کیا ہو، نہ بلوغ سے پہلے نہ بلوغ کے بعد، شرائط کو جانتے ہوئے، تو صغیر کو اختیار ہوگا کہ یا تو نکاح کو باقی رکھے کہ شرائط کی پابندی کرے یا شرائط کی پابندی نہ کرے اور ایک طلاق دے کر نکاح فسخ کر دے، اور اس کی ثوبت اس وقت آئے گی جب شرائط ختم کرنے پر عورت راضی نہ ہو، اس مسئلہ میں صغیر کا حکم وہی ہے جو صغیر کا ہے، تفصیل کتب فقہ کے باب الولایۃ میں دیکھی جائے (۲)۔

اگر صغیر نے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا عقد نکاح کر لیا تو اس کے ولی کو اختیار ہوگا کہ ایک طلاق سے اس کا عقد فسخ کرے، اس لئے کہ یہ نکاح صحیح ہے، صرف اتنی سی بات ہے کہ نکاح لازم نہیں ہے، مالکیہ میں سے اس امور نے کہا ہے کہ اگر ولی نے بچہ کا عقد نکاح نہیں کیا جب کہ نکاح ہی منقاد و مصلحت کا تقاضا تھا، یہاں تک کہ لڑکانہ ہو گیا، ولی کی ولایت سے نکل گیا تو نکاح جائز ہو گیا، اب خود لڑکے

کو غور کا اختیار حاصل ہونا چاہئے کہ نکاح کو باقی رکھے یا رد کر دے، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بلوغ کے بعد لڑکے کو اختیار کا حق ملے (۱)۔  
تفصیل باب "الولایۃ" میں دیکھی جائے۔

۴۱- شافعیہ اپنے ایک قول میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ اگر صغیر کی شادی اس کے باپ نے کسی عیب والی عورت سے کیا ہو تو نکاح صحیح ہوگا۔ رباغ ہونے پر اس کو خیار حاصل ہوگا لیکن مذہب شافعیہ یہ ہے کہ نکاح صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ یہ نکاح دہندہ خوش حالی کے خلاف ہے (۲)۔

اگر صغیر کی شادی اس کے باپ نے غیر کفو میں کر دی تو صح قوں کے مطابق یہ نکاح اس صورت میں درست ہے، اس لئے کہ مرد کو اپنے غیر کفو کو فراش بنانے میں کوئی عار نہیں ہوتا، البتہ اسے خیار حاصل ہوگا، ایک قول یہ ہے کہ عقد صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ ولایت مصلحت سے وابستہ ہے، اور غیر کفو میں شادی کا مصلحت کے خلاف ہے (۳)۔

اگر باپ یا ۱۰۰ نے صغیر کی شادی غیر کفو میں کر دی تو رباغ ہونے پر صغیر کو خیار حاصل ہوگا، اس لئے کہ یہ شادی خلاف ظہر قوں کی رو سے صحیح واقع ہوئی ہے، اور عدم کفو کے نقص کی وجہ سے خیار ثابت ہوگا۔

فقہ قول کے مطابق یہ شادی باطل ہے (۴)۔

۴۲- حنابلہ کے نزدیک باپ کے علاوہ کسی اور کو صغیر کی شادی کرنے کا جواز نہیں ہے، پس اگر باپ نے صغیر کی شادی کی تو اس صورت میں صغیر کو خیار حاصل نہیں ہوگا، لیکن باپ کے علاوہ کسی اور

(۱) مہدۃ المدسوق علی الشرح الکبیر ۲۳۱/۲۔

(۲) نہایۃ النکاح ۲۵۵/۲ طبع المکتبۃ الاسلامیہ المبرک۔

(۳) نہایۃ النکاح ۲۵۶/۲۔

(۴) نہایۃ النکاح ۲۳۹/۲۔

ہفتم۔ بلوغ کی وجہ سے ولایت ملی انفس کا ختم:

۴۳۔ حنفیہ کے نزدیک آزاد عورت پر ولایت نکاح کے تحقق سے ولایت ملی انفس مکلف ہونے (یعنی بلوغ و عقل) سے ختم ہو جاتی ہے، لہذا مکلف آزاد عورت کا نکاح ولی کی رضا مندی کے بغیر درست ہے، اور اس پر طلاق و ورثت وغیرہ حکام مرتب ہوں گے۔

نکاحی لڑکی کی پرورش اس کے بالغ ہونے پر ختم ہو جائے گی جس طرح عینس وغیرہ سے عورتیں بالغ ہوتی ہیں، اگر وہ لڑکی نو عمر ہو تو باپ اسے اپنے ساتھ رکھے گا خود اس پر نسب کا اندیشہ نہ ہو، والد مہر نہ ہو تو بیٹی اور چچا بھی رکھ سکتے ہیں بشرطیکہ ان دونوں کی جانب سے لڑکی پر اندیشہ نہ ہو، ورنہ قاضی کسی قائل اعتماد عورت کو متعین کر کے یہ لڑکی اس کے سپرد کر دیگا، اور عورت پر باپ کی ولایت اس وقت ختم ہوگی جب وہ اچھی عمر والی ہوگئی ہو اور اس کی رائے میں چنگل آگئی ہو، تو پھر وہ جہاں چاہے رہ سکتی ہے جب کہ اس پر اندیشہ نہ ہو، اور اگر وہ لڑکی شیبہ ہو تو والد اپنے ساتھ نہیں رکھے گا والا یہ کہ اسے اپنے نفس پر اطمینان نہ ہو تو باپ اور اس کے ساتھ رہیں گے، ان دونوں کے علاوہ ہرے لوگ عینس جیسا کہ ابتدا میں ہے۔

لڑکے پر باپ کی ولایت اس وقت ختم ہوگی جب وہ بالغ و عاقل اور صاحب رائے ہو جائے، والا یہ کہ اس کے نفس پر اطمینان نہ ہو مثلاً وہ فساد ہو، اور اس پر اندیشہ ہو تو والد کو اسے اپنے ساتھ رکھنے کی ولایت حاصل ہوگی تاکہ ختم ہر کار کو وہاں رہ سکے اور اس سے کوئی ایسا عمل سرزد نہ ہو تو اس کی تادیب کر سکے، کنواری، شیبہ اور لڑکے کے حق میں والد کے لئے بھی ایسی احکام ہیں جو باپ کے لئے اوپر مذکور ہوئے<sup>(۱)</sup>۔

مالکیہ کے نزدیک صغیر کے حق میں ولایت ملی انفس اس کے

نے اس کی شادی یا تو نکاح باطل ہوگا، اور ایک روایت میں ہے کہ باپ کے علاوہ کسی ورثہ رانی شادی بھی درست ہے، اور بالغ ہونے پر صغیر کو اختیار حاصل ہوگا جیسا کہ امام ابوحنیفہ کا مسلک ہے، اور بیان کیا ہے کہ نو عمر کی عمر ہونے پر اختیار حاصل ہوگا، اس سے پہلے اگر طلاق دے دی تو طلاق واقع ہو جائے گی، اور اس کا اختیار باطل ہوگا، اسی طرح اگر نو سال پورے ہونے پر اس کے شوہر نے بھی لی اور اس نے اختیار استعمال نہیں کیا تو اختیار باطل ہو جائے گا<sup>(۲)</sup>۔

صغیر کے ولی کو یہ حق نہیں ہے کہ اس کی شادی ہی معیوب خاتون سے کرے جس کے عیب کی وجہ سے نکاح رد کر دیا جاتا ہے، اسی طرح صغیرہ کے ولی کو بھی ایسے معیوب مرد سے اس کی شادی کرے کا اختیار نہیں ہے جس کے عیب کی وجہ سے نکاح فسخ کر دیا جاتا ہے، اس لئے کہ ولی کی ذمہ داری ہے کہ ان دونوں کے مفاوہ، رہنمائی کے مطابق کام کرے، اور ایسے نکاح میں ان دونوں کا کوئی معا نہیں ہے، پس اگر غیر مکلف بڑے یا بڑی کے ولی سے قائل رہے عیب مرد و عینس سے شادی عیب کو جانتے ہو جیتے کر دی تو یہ نکاح صحیح نہیں ہوگا، اس لئے کہ ولی سے ان دونوں کے سے ایسا مفاد یا ہے جو جائز نہیں ہے، اور اگر ولی کو علم نہ ہو کہ شوہر معیوب ہے تو عقد صحیح ہو جائے گا، عین عیب کا علم ہوے پر عقد کو فسخ کرنا، جب ہوگا، عین "مستحب" میں اس کے برعکس تحریر ہے جس سے ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ فسخ مباح ہوگا، مبالغہ میں سے بعض نے کہا کہ نکاح فسخ نہیں کیا جائے گا، اور ان دونوں کے اختیار کے لئے بلوغ کا اثر کیا جائے گا<sup>(۳)</sup>۔

تفصیلات باب النکاح اور ولایت میں دیکھی جائیں۔

(۱) شرح منہجی الامارات ۱۸۵۲ طبع مکتبہ دارالمطرب مطالب ولی النکاحی شرح غایۃ المستفی ۱۳۹۵ھ۔

(۲) منہجی الامارات ۱۸۵۲، مطالب ولی النکاحی شرح غایۃ المستفی ۱۵۳۵ھ۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ج ۱ ص ۴۱۲، ۴۱۳۔

### ہشتم۔ ولایت علی المال:

۴۴۔ ولایت علی المال صغیر کے عقل کے ساتھ بالغ ہونے سے ختم ہو جاتی ہے۔ خود ولایت کا ہونا لڑکی، اور اس پر سے پابندی اٹھ جاتی ہے۔ لیکن اس کے لئے باتفاق فقہاء شرط ہے کہ وہ رشید ہو، اس نے کہ فقہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَابْتَغُوا الْيُسْرَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا الْمَكَاحَ، فَإِنْ أَمَسَّكُمْ فَمَا لَهُمْ وَشِدَا فَاذْلَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ" (۱) "اور عقیموں کی جانچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ عمر تکاح کو پہنچ جائیں تو اگر تم اس میں ہوشیاری نہ کیجے تو اس کے حوالہ سے مال لے لو۔"

اس مسئلہ میں اختلاف و تفصیل ہے جس کے لئے ابواب حجر کی جانب رجوع کیا جائے (۲)۔



نظمی بلوغ سے ختم ہو جائے گی، یعنی وہ تکاح کی عمر کو پہنچ جائے گا۔ جب چاہے وہ جا سکتا ہے، لیکن اگر اس کی خوبصورتی وغیرہ کی وجہ سے اس پر فساد کا مدیشہ ہو یا اس کے دوست اور پیارے لڑکے ہوں اور اس سے اس کو فاسد خدق و عادت پر لے کر بیوی و داماد کے ساتھ رہے گا جب تک کہ اس کے خدق اچھے نہ ہو جائیں، "اور اگر لڑکا بلوغ کے وقت پختہ عقل ہو تو جب چاہے جا سکتا ہے۔ یونکہ اس کی دانت کی نسبت سے پابندی ختم ہو چکی ہے۔" اور اگر لڑکا بالغ ہو جائے تو وہ باریا مجنوں ہو تو مشہور قول کے مطابق اس سے ماں بی بی پرورش ساتھ ہو جائے گی۔

جب تک لڑکی کا تعلق ہے تو ماں باپ کا حق عصمت اور ولایت علی انفس اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اس کی ثانی نہ ہو جائے (۱) کہ شافعیہ کے نزدیک صغیر خود لڑکا ہو یا لڑکی محض بالغ ہونے سے اس پر ولایت ختم ہو جائے گی (۲)۔

مناجہ کے رد ایک عصمت صرف بچہ یا معتود پر ثابت ہوتی ہے۔ عاقل بالغ پر عصمت نہیں ہے، اگر وہ مرد ہے تو ولایت سے عاجز و تنہا رہ سکتا ہے، اور اگر عورت ہے تو وہ تنہا نہیں رہ سکتی ہے۔ اس کا باپ اسے اکٹھے رہنے سے روک سکتا ہے، اس لئے کہ اسے اطمینان نہیں ہے کہ لڑکی کے پاس ایسے لوگ آئیں جو اسے بگاڑ دیں اور لڑکی اور اس کے خاندان کو عار لگ جائے، "اور اگر اس کا باپ نہ ہو تو اس کے ولی اور خاندان والوں کو حق ہے کہ اس کو تنہا رہنے سے روک دیں" (۳)۔

(۱) سورۃ نسا ۶۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۵/۹۵، ۹۶، البحر الرائق شرح کنز الدقائق ۸/۱۹۰-۱۹۱، حلیۃ الدعویٰ علی المشرع الکبیر ۳/۲۹۶، شرح الریاض ۵/۲۹۳، ۲۹۷، الخرش ۵/۲۹۳، نہایت المحتاج ۵/۳۳۵-۳۳۶، ۵۰۰-۵۰۱، ۵۰۲، شرح منہاج طالبین ۳/۲۲۹-۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ابن قدامح المشرع الکبیر ۳/۵۱۲، ۵۱۶-۵۱۷، تفسیر القرطبی ۲/۳۲، ۳، کتاب النکاح ۳/۱۱۷-۱۱۸۔

(۱) حلیۃ الدعویٰ علی المشرع الکبیر ۳/۲۹۲-۲۹۳، الخرش ۳/۲۰۷-۲۰۸، ۵/۲۹۱، شرح الریاض ۳/۲۳۳، ۵/۲۹۰۔

(۲) نہایت المحتاج ۳/۳۲۵ اور اس کے بعد کے صفحات شرح منہاج طالبین ۳/۳۰۰۔

۳ یعنی ۷/۱۱۳۔

بجول کر سام پیچہ آیا تو وہ اپنی نماز پر بناء (نی نماز کو مکمل) کرے گا اور تجدد ہو کر لے گا۔

اگر نمازی کو نماز میں تلخیر پھوٹ جانے میں خوب کٹریں بدست میں نہ گئے وہ اپنی نماز کی بناء کرے گا (یعنی نماز پوری کرے گا)۔

اگر سوائے نے اذان کے دوران عمدہ یا سہواً بات کر لی تو بناء کرے گا اور بارہا نہیں لے گا۔

اگر خطبہ جمعہ کے دوران مسجد سے لوگ نکل جائیں پھر طویل فصل سے پہلے لوٹ آئیں تو امام اسی خطبہ کو جاری رکھے گا جو اس کی موجودگی میں رہا تھا۔ پھر سے شروع نہیں کرے گا۔

اسی طرح لفظ بناء کا استعمال فقہی قاعدہ پر تفریق یعنی اس پر مسئلہ کی تخریج کے لئے بھی ہوتا ہے۔

متعلقہ الفاظ:

الف- ترمیم:

۲- ترمیم عمارت کی اصلاح کو کہتے ہیں<sup>(۱)</sup>۔

ب- عمارۃ:

۳- عمارۃ موہنی ہے جس سے جگہ کو تباہ کیا جائے، اس لفظ کا اطلاق گھر کی تعمیر پر بھی ہوتا ہے، عمارۃ کی ضد خراب یعنی میران ہے، شراب اس جگہ کے لئے بولتے ہیں جو تباہ رہنے کے بعد دیرینہ مٹائی ہو جائے<sup>(۲)</sup>۔

ج- اصل:

۴- ”اصل“ لغت میں نی چیز کے نچلے حصہ کو کہتے ہیں۔

(۱) اساس البلاغ، مادۃ ”بنی“۔

(۲) الصحاح، المصباح، تہذیب اللغۃ، مادۃ ”خریب“۔

## بناء

تعریف:

۱- ”بناء“ لغت میں ایک فنی کو دوسری فنی پر اس طرح رکھنے کو کہتے ہیں جس سے اس کو پائیدار کرنا مقصود ہو<sup>(۱)</sup>۔

اس کا اطلاق گھر وغیرہ کے بناء پر ہوتا ہے، اس کی ضد دم (گرا) اور غرض (توزا) ہے۔

لفظ ”بناء“ کا اطلاق بیوی کے ساتھ ازدواجی تعلق پر بھی ہوتا ہے، کہا جاتا ہے: ”بنی علی اہلہ“، ”بنی باہلہ“ (اپنی زوجہ سے جماع کیا)، ان دونوں میں پہلا جملہ زیادہ فصیح ہے اور اس سے عقد نکاح کے بعد جماع مراد ہوتا ہے، اس کی اصل یہ ہے کہ مرد جب شادی کرتا ہے تو ولین کے لئے نیا خیمہ بناتا ہے اور اسے تمام ضروریات سے سز سز کرتا ہے<sup>(۲)</sup>۔

فقہاء اس لفظ کا استعمال گھر وغیرہ کے لئے کرتے ہیں، نیز عہد امت میں ایسا خلل آجائے جس سے اس کی تجدید ضروری نہ ہو تو پہلی نیت سے ہی اس عہد کو مکمل کر لینے کے لئے بھی بناء اس لفظ کا استعمال کرتے ہیں۔

اس کی مثال مندرجہ ذیل ہے:

مہبوق (جس کی رکعت چھوٹی ہوئی ہے) نے امام کے ساتھ

(۱) الکلیت، مادۃ ”بنی“۔

(۲) اساس البلاغ، مادۃ ”بنی“۔

کی تعمیر واجب ہوتی ہے، جیسے مجبور شخص کے سے گھر کی تعمیر، اگر اس میں واضح طور سے اس کا ایسا مفاد ہو کہ وہ بعد میں حاصل نہ ہو سکتا ہو۔

کبھی مکان بنانا حرام ہوگا، جیسے مشہد کی مسافت، لی جہیوں مشہد عام راستہ پر مکان بنایا جائے یا سو بلع کے سے بنایا جائے، یا نقصان پہنچانے کی نیت سے مشہد پر وہی کی ہو بند کرنے کے سے بنایا جائے۔

کبھی کتب ہوتا ہے، جیسے مساجد، مدرس، پتھر، ورم، ینے کام کے لئے تعمیر جس میں مسلمانوں کا عمومی فائدہ ہو اور کسی واجب و ممانعت کی تکمیل اس پر منحصر نہ ہو، ورنہ تو اس کی تعمیر واجب ہوگی، اس لئے کہ کسی واجب کی تکمیل جس چیز پر منحصر ہو وہ چیز بھی واجب ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ کبھی مکان کی تعمیر ضرور ہوتی ہے، جیسے بحیرہ ورت، انچی مارتیں بنی جائیں (۱)۔

### مکان کی تعمیر کا لیمہ:

۷۔ یہ کتب ہے، جس طرح سی خوشی کے حصوں پر پیشانی کے رالہ پر یہ لکھے جاتے ہیں، "مکان کی تعمیر کے لیے یہ کو" لیمہ" کہتے ہیں، "اس کی تکمیل کے لیے یہ کی طرح تاکید میں ہے (۲)۔

بعض ثانویہ نے اس لیمہ کے وجوب کا یک قول کر لیا ہے، اس لئے کہ امام ثانی نے مختلف اقسام کے لیموں کے در کے بعد کہا، انہی میں سے لیمہ ہے "اس میں اس کے ترک کی جازت نہیں دیتا۔

اصطلاح میں "صل" وہ ہے جس پر دوسری چیز کی بنیاد رکھی جائے، اس کے با متعلق لفظ "نزل" ہے، نزل اس لفظ کا استعمال "رجح" "بکمل" یہ قاعدہ جو چیز یا مکان کو جمع کر لے اور اس پر جس سے کوئی چیز منقرض ہو جیسے باپ جس سے اس کی اولاد منقرض ہوتی ہے، ان سب معافی کے لئے ہوتا ہے (۱)۔

### ۵۔ عقار:

۵۔ عقار (غیر منقولہ جامد اور زمین) منقولہ کے برعکس ہوتا ہے۔ یہ وہ ٹھوس ملکیت ہے جو زمین میں پائیدار ہوتی ہے (۲)۔

### جہد حکم:

### ۱۔ بناء (بمعنی مکان بنانا)

۶۔ بناء و تعمیر اصلاً مباح ہے، خواہ وہ سات گز سے زائد ہو، جہاں تک حدیث میں وارد ممانعت کا تعلق ہے: "إذا أراد الله بعدد شراً أحصر له اللبن والطين، حتى يبنى" (۳) (جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کا برا چاہتا ہے تو اس کے لئے اعٹ اور منی کو چھوڑ دینا دیتا ہے تاکہ وہ تعمیر کرے) تو امام مناوی نے وضاحت کی ہے کہ اس ممانعت کا تعلق اس صورت سے ہے جب تناثر کے سے بنایا جائے، یا ضرورت سے راند بنایا جائے (۴)۔ مکان پر بھی بقیہ پانچوں مقام مرتب ہوتے ہیں، چنانچہ کبھی مکان

(۱) الکلیت، ۱۱، ص ۵۵۔

(۲) الکلیت، ۸۵، ص ۸۵۔

(۳) حدیث "إذا أراد الله بعدد شراً أحصر له اللبن والطين..." کو عمرانی نے تحریج الافیاء (۲۳۱/۳ طبع لکھنؤ) میں اور دوسری طرف حضرت مانسری حدیث کے بطور منسوب کیا ہے اور اس حدیث کو جدید بنایا ہے۔

(۴) حاشیہ التعلیل، ۹۵، ص ۹۵، فی التعلیل، ۲۷۳ طبع انجاء و "نثر" تھانوی جس کی طرح ہے۔

(۱) روحہ الطالبین، ۳۳۲/۴ حاشیہ ابن ماجہ، ۲۲۱/۵، ص ۷۔

(۲) مواہب الجلیل، ۳۳۲، ص ۳۳۲، طبع دار الفکر، ۱۳۳۲ھ۔

بعض مالکیہ نے اسے مکروہ بتایا ہے، اور بعض مالکیہ سے مرہی ہے کہ یہ ولیمہ مباح ہے۔  
تفصیل اصطلاح ”ولیمہ“ میں دیکھی جائے۔

بناء کے حکام:

نف۔ کیا عمارت منقولہ اشیاء میں ہے؟

۸۔ خفیہ نے صریحت کی ہے کہ عمارت منقولہ سامانوں میں سے ہے (۱)۔

بقیہ مالک میں عمارت کا شمار غیر منقولہ سامانوں میں ہے (۲)۔  
تفصیل کے لئے اصطلاح ”عقار“ دیکھی جائے۔

ب۔ عمارت پر قبضہ:

۹۔ بیع میں عمارت پر قبضہ اس طرح ہوگا کہ یہ ار کے لئے عمارت کو خالی کرے، ورنہ یہ رکوس میں تصرف پر قہر ہے۔  
جیسا کہ حنفیہ اور شافعیہ سے صریحت کی ہے، یہ قیاباً فرماتے ہیں: تصرف پر قہر رت دے کی ایک مثل یہ ہے کہ مکان کی کچھلی اس کے حوالہ کرے، بشرطیکہ فروخت کنندہ نے عمارت کو اپنے سامان سے خالی کر دیا ہو، اور کوئی شری یا حسی رکاوٹ بھی نہ ہو، فقہاً فرماتے ہیں: اس سے کہ عمارت سے قبضہ کو مطلق رکھا، اس سے احکام ثابت کئے، میں قبضہ کی کیفیت یہاں نہیں کی، ”رغبت میں قبضہ کی تعریف متعین نہیں ہے، لہذا عرف کا اعتبار کیا جائے گا،“ و عرفہ میں قبضہ کی وہ مثل ہے جو ہم سے کر کے (۳) تفصیل کے لئے اصطلاح ”قبضہ“ دیکھی جائے۔

بیع فروخت شدہ مکان میں شفعہ:

۱۰۔ اگر زمین کے ساتھ مکان بھی مسافر منت یا جا رہا ہو تو یہ مکان میں شفعہ جاری ہوگا، بین اگر تہا مکان علی فروخت کیا جائے تو اس میں شفعہ ثابت نہیں ہوگا، یہی جمہور فقہاء کا مسلک ہے۔

امام مالک اور عطاء کے نزدیک اور یہی امام احمد کی ایک روایت ہے کہ مکان میں بھی شفعہ ثابت ہوگا خواہ اسے تہا فروخت کیا جائے (۱)۔  
یہی اصطلاح ”شفعہ“۔

و۔ مباح زمینوں میں تعمیر:

۱۱۔ جمہور فقہاء کی رائے میں مباح زمین پر تعمیر جائز ہے، خود حاکم سے اجازت نہ لی ہی ہو، صرف عمارت کی اجازت کافی ہے، ورنہ اس لئے بھی کہ یہ مباح ہے جس طرح کبزی کاٹا اور شکار کرنا مباح ہے، لیکن یہ نکتہ بعض علماء نے اس کے لئے حاکم کی اجازت ضروری قرار دی ہے، اس لئے اختلاف سے بچنے کے لئے اجازت لے لینا مستحب ہے (۲)۔ یہ رائے شافعیہ، مالکیہ، حنبلیہ، حنفیہ میں سے امام ابو یوسف و امام محمد کی ہے۔

امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں: حاکم کی اجازت کے بغیر تعمیر جائز نہیں ہے (۳)۔ ان کی دلیل وہ حدیث ہے: ”لیس للمعمّر الا ما طابت به نفس امارہ“ (۴) (انسان کو صرف اس چیز کا حق ہے جس پر اس

(۱) روح المعانی ۶/۵۶۵، البحر الرائق ۷/۲۱۶، المغنی لابن قدامہ ۵/۳۱۵، جلد ۲۲۸/۲-۲۲۹۔

(۲) مغنی المحتاج ۲/۳۶۱، کاشی ۱/۳۳۵۔

(۳) فتح القدر ۸/۳۔

(۴) حدیث ”لیس للمعمّر الا ما طابت به نفس امارہ“ کو طبرانی نے حضرت سہاذ سے روایت کیا ہے جیسا کہ نصب الرایہ (۲/۲۹۰) مجمع کنز الدقائق (۱) میں ہے و بیہی نے فرمایا: اس میں ضعف ہے۔

(۱) البحر الرائق ۷/۲۱۶، حاشیہ ابن عابدین ۳/۳۸۔

(۲) مغنی المحتاج ۲/۳۶۱، جلد ۲۲۸/۲-۲۲۹، حاشیہ المدنی ۳/۷۶۔

(۳) مغنی المحتاج ۲/۳۶۱، حاشیہ ابن عابدین ۳/۳۳۔



کے حکم کی رضا مندی ہو۔

دیکھئے اصطلاح ”احیاء الموات“۔

۱۱- زمین کو تعمیر کے سے قبضہ میں لینا:

۱۲- اگر کسی شخص نے زمین کو تعمیر کے لئے قبضہ کیا اور اس میں اتنی مدت تک تعمیر نہیں کی جس مدت میں تعمیر ممکن ہے۔ اور نہ ہی کسی اور شخص میں اس زمین کو توڑ دیا تو اس زمین پر اس کا حق ختم ہو جائے گا۔ اس سے کہ قبضہ کرنا تعمیر کا درمیان ہے لہذا قبضہ سے تعمیر ہی قدر مستحب کی جائے گی جس قدر اس کے اسباب متقاضی ہوں، بعض فقہاء کی رائے ہے کہ یہی صورت میں معاملہ کو قاضی کے پاس لے جایا جائے گا، اور طول مدت سے اس کا حق باطل نہیں ہوگا، بعض فقہاء نے یہ مدت تین سال بتائی ہے، اس لئے کہ حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے: ”قبضہ کرے و لے کے سے تین سال کے بعد حق نہیں ہے“، ثنائیہ لے اس کی صورت کی ہے، نیز مالک میں کچھ اختلاف اور تفصیل ہے<sup>(۱)</sup> جس کے لئے اصطلاح ”احیاء الموات“ دیکھی جائے۔

۱۳- غصب کی ہوئی اراضی میں تعمیر:

۱۳- اگر کسی نے غصب شدہ زمین پر مکان بنایا اور زمین کے مالک سے مکان توڑے کا مطالبہ کیا تو مکان توڑ دیا جائے گا، اس قدر کہتے ہیں: اس مسئلہ میں ہمارے علم کے مطابق فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے، اس لئے کہ حدیث یہی ہے: ”لیس لعرق ظالم حق“<sup>(۲)</sup> (ظالم شخص کی لگائی ہوئی چیز کا کوئی حق نہیں ہے)، اور اس

(۱) فتح القدیر ۵/۵۸۹، معنی المحتاج ۲/۶۷۷، رد المحتار ۵/۲۸۷۔

(۲) رد المحتار ۵/۵۸۹، عرق ظالم حق کی روایت ابو داؤد (۳/۲۵۳) طبع عزت عید دہلی) ۷۷ حضرت سعید بن جبیر سے کی ہے ابن جریر فتح الباری ۵/۱۹۷ طبع انتقیر) میں اسے قوی بتایا ہے۔

لئے بھی کہ اس نے دوسرے کی ملکیت میں اپنی ملکیت شامل کر دی ہے جو اپنی ذات میں دوسرے کی اجازت کے بغیر قابل احترام نہیں ہے تو اس پر لازم ہوگا کہ اس دوسرے شخص کی ملکیت کو خالی و فارغ کرے، اور اگر زمین کا مالک بغیر عوض مکان لینا چاہے تو اسے یہ حق نہیں ہوگا<sup>(۱)</sup>۔

حنفیہ کے یہاں اس صورت میں تفصیل ہے جب درخت یا مکان ایسی شے ہو جس کا مالک اس کے بنایا ہو جس کی وجہ سے بنانے والا معذور قرار پاتا ہو، ایسی صورت میں ایک جاے: اگر زمین کی قیمت مکان کی قیمت سے زیادہ ہو تو غاصب کو مکان توڑنے کا حکم دیا جائے گا، لیکن اگر زمین کی قیمت کم ہو تو توڑنے کا حکم نہیں دیا جائے گا، بلکہ مکان و زمین کے مالک کو اس کی قیمت ادا کرے گا، اگر مکان طعمہ بنایا گیا ہو تو زمین کے مالک کو اختیار ہوگا کہ یا تو مکان بنانے کا حکم دے یا ایسی عمارت کو اپنی ملکیت میں لے لے جس کے توڑے جانے کا حق ثابت ہو یا ہو<sup>(۲)</sup>۔

مدت غصب کے دوران زمین کی منفعت کے ضمانت و اس سلسلہ میں فقہاء کی آراء کے لئے اصطلاح ”غصب“ دیکھی جائے۔

۱۴- کرایہ کی زمین پر تعمیر:

۱۴- اگر کرایہ دہنے والے کی زمین پر مکان تعمیر کر یا تو مدت کرایہ دہی ختم ہونے پر مکان بنانا اور زمین خالی کر کے مالک کو حوالہ کر دیا جائے گا، اگر کرایہ دہنے والے نے کرایہ کی زمین پر مکان تعمیر کیا ہے تو اسے توڑ دینا ہوگا، اس لئے کہ مکان کی کوئی آخری نہت نہیں ہوتی، اور مکان باقی رکھنے میں زمین کے مالک کا نقصان ہے لہذا یہ کہ زمین کا مالک اس بات پر راضی ہو کہ توڑی ہوئی حالت میں مکان کی جو قیمت ہو

(۱) انہی لابن قدامہ ۵/۸۹۷، معنی المحتاج ۲/۲۹۱۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۵/۳۱۸۔

کر یہ رو کر دے اور مکان اپنی ملکیت میں لے لے تو صاحب مکان کی رضامندی سے وہ رہا نہ رہتا ہے، بشرطیکہ مکان توڑنے سے زمین کو نقصان نہ ہو، اور مکان توڑنے سے زمین کو نقصان ہو تو مالک زمین ٹوٹی ہوئی حالت میں مکان کی جو قیمت ہو، اس کے مکان کا مالک بن جائے گا، اس میں مالک مکان کی رضامندی ضروری نہیں ہوگی۔

حصبہ کے نزدیک مطلق کر یہ رو کر، اور ایسی کر یہ رو کر جس میں توڑنے کی شرط لگائی گئی ہو، دونوں کے درمیان فرق نہیں ہے (۱)۔

مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی نے طویل مدت جیسے توڑے سال (نہ حضرات کے مطابق جو اسے درست سمجھتے ہیں) کے لئے زمین کر یہ پر لی تاکہ اس میں تعمیرات کرے اور ایسا کیا، پھر مدت پوری گزر گئی، اور مالک چاہتا ہے کہ کر یہ رو کر کو نکال دے اور اس کی تعمیرات کی منہدم شدہ حالت کی قیمت اسے لے کر دے تو اس کی بات قبول نہیں کی جائے گی، بلکہ اس پر وجہ ہوگا کہ اپنی زمین میں تعمیرات کو باقی رہنے دے اور آئندہ کے لئے اہر مت مثل واصل کرے، جو یہ کر یہ رو کر کی غی زمین اس کی ملکیت ہو، کسی صورت پر وقف ہو (۲)۔

شافعیہ و حنابلہ کے نزدیک اگر مدت اجارہ ختم ہوئے کے بعد مکان بنائے کی شرط لگائی گئی ہو تو کر یہ رو کر پر لازم ہوگا کہ شرط پوری کرتے ہوئے مکان بنالے، ورنہ اسے سے مکان کو پہنچنے والے نقصان کا تاوان زمین کے مالک پر نہیں ہوگا، اور یہی زمین کو برآمدہ درست کرے کی ذمہ داری کر یہ رو کر پر ہوگی، اس لئے کہ مکان توڑنے پر دونوں راضی ہوئے ہیں، اور اگر معاملہ میں کوئی شرط نہیں لگائی گئی ہو

بلکہ دونوں نے معاملہ کو مطلق رکھا ہو تو یہی صورت میں کر یہ رو کر کو پنا مکان ٹالینے کا حق ہوگا، یہ تکہ مکان اس کی ملکیت ہے لہذا وہ اس کو حاصل نہ رہتا ہے، البتہ مکان توڑنے کے بعد زمین کو برآمدہ کرنے کی ذمہ داری اس پر ہوگی، اس لئے کہ زمین کا نقصان اس نے دھڑلے کی ملکیت میں مالک کی اجازت کے بغیر پہنچایا ہے، ورنہ کر یہ رو کر مکان توڑنے سے انکار نہ کرے تو اس پر مجبور نہیں کیا جائے گا، الا یہ کہ مالک زمین توڑنے کے نقصان کے تاوان کی ضمانت دیتا ہو تو یہی صورت میں کر یہ رو کر کو توڑنے پر مجبور کیا جائے گا۔

حماں تک مالک کا تعلق ہے تو اسے میں چیز اس کا اختیار ہے، یہ تو کر یہ رو کر مکان کی قیمت لے کر اسے اور مکان کا مالک ہو جائے، یہ مکان توڑے اور نقصان کے تاوان کا ضامن ہو، یہ مکان باقی رہنے دے اور کر یہ رو کر سے اہر مت مثل واصل کرے، تفہیم اصطلاح "اجارہ" میں دیکھی جائے (۱)۔

ج - عاریتہ لی ہوئی زمین میں تعمیر :

۱۵ - اگر کسی نے عاریتہ کوئی زمین مکان بنانے کے لئے لی تو عاریتہ کی مدت ختم ہونے یا عاریت سے رجوع کر لینے کے بعد تعمیر کرنے کا اسے حق نہیں ہے، اگر ایسا کرتا ہے تو اس کا ہٹایا ہوا مکان توڑ دیا جائے گا اور اس کا حکم غاصب کا ہوگا، اور اس پر ضروری ہوگا کہ زمین کو برآمدہ کرے اور زمین کے نقصان کا تاوان لے کرے، اس لئے کہ یہ عمل عدوان و ریافتی ہے (۲)۔

اگر اس نے عاریت سے رجوع کئے جانے سے قبل تعمیر کی، تو اس پر شرط لگائی گئی ہو کہ رجوع کے وقت بلا معاوضہ مکان توڑ دینا

(۱) فتح القدیر ۲/۵۸، روض الطالب ۲/۲۰، المغنی ۵/۹۰۔

(۲) حاشیہ الدرر فی ۳۳۹۔

(۱) شرح روض الطالب ۲/۲۰، المغنی ۵/۹۰۔

(۲) روض الطالبین ۵/۷۳، المغنی ۵/۲۲۹۔

عی اہل ہے (۱)۔

ی۔ مساجد کی تعمیر:

۱۷۔ شہر میں، گاؤں اور محلوں میں حسب ضرورت مساجد کی تعمیر فرض کفایہ ہے (۲)، اور وہ ان بڑے اعمال خیر میں سے ہے جن کی شارع نے زنجب دی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”فِي تَبُوتِ اٰدَمَ الْاَلَمِ اَنْ تَوْفَعُ وَبَدَكَرَ فَيُهَا اَسْمَهُ“ (۳) (وہ) یہ گھر میں میں جن کے لئے اللہ نے اجازت دی ہے کہ نہیں بند یا جائے (بنایا جائے) اور ان میں اس کا نام لیا جائے، اور صحیح حدیث میں ہے: ”مَنْ مَسِيَ مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، مَسِيَ اللَّهُ لَهُ مِنْهُ فِي الْحَيَاةِ“ (۴) (جس نے اللہ کی خوشنودی کے لئے مسجد کی تعمیر کی اللہ تعالیٰ اس کے لئے اسی جیسا گھر جنت میں تعمیر کرے گا)، مساجد کی تعمیر میں جو امور ملحوظ رکھے جائیں گے ان کے لئے مسجد کی اصطلاح دیکھی جائے۔

ک۔ نجاست آمیز اینٹ سے تعمیر:

۱۸۔ منافعیہ نے صراحت کی ہے کہ نجاست آمیز مو، شی، سے گھر میں بنیدہ کی تعمیر نہ درست کی وجہ سے جائز ہے جس طرح نجاست کو زمین میں بٹا رکھا، نہ نہ درست کی وجہ سے جائز ہے، ”وَمَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ“ ایسی چیز کے فروخت کرنے کی صحت پر عملی ایماٹ ہے (۵)۔

(۱) ابن ماجہ ۵/۵، کتاب النکاح ۱۱/۲۔

(۲) کتاب النکاح ۲/۳۳ طبع عالم الکتاب ص ۲۰۔

(۳) سورہ نور ۳۶۔

(۴) حدیث میں بی بی اللہ۔۔۔ کی روایت بخاری (۱) ص ۵۳۳ طبع منتقہ

موسلم (۳) ص ۲۲۸ طبع عالم الکتاب ص ۲۰۔

(۵) اہل یولی ۵۵/۲، منشی لکھنؤ، ص ۱۱، فتح لکھنؤ، ص ۲۵۴۔

ہوگا تو شرط پر عمل کرتے ہوئے توڑنا ضروری ہوگا۔

گر توڑنے کی شرط نہ لگائی گئی ہو تو مفت نہیں توڑے گا، خواہ عاریت مطلقا ہو یا کسی وقت تک کے لئے مفید ہو، اس لئے کہ مکان قائل احترام مال ہے، لہذا اسے مفت میں توڑا نہیں جائے گا، اس صورت میں عاریت پر دینے والے شخص کو ان تین باتوں میں سے کسی ایک کا اختیار ہوگا جو مطلق اجارہ کے سلسلہ میں مذکور ہوئیں، یہ تفصیل غیر حنفیہ کافی جملہ سلک ہے (۱)۔

حنفیہ نے مطلق عاریت اور موقت (ی متعین وقت تک کے لئے) عاریت کے درمیان فرق کیا ہے، اگر عاریت موقت ہو اور مالک وقت سے قبل واپس لے لے تو توڑنے کی وجہ سے مکان کو پہنچنے والے نقصان کا وہ ضامن ہوگا، اس لئے کہ عاریت پر لینے والے کو مالک کی طرف سے دھوکا ہوا ہے، لیکن عاریت مطلق ہو تو اس صورت میں مالک پر کوئی ضمانت نہیں ہوگا، اس لئے کہ عاریت پر لینے والے کو دھوکا ہوا ہے، لہذا وہ واپس لے لے گا، یہ نہ کہ اس کے معاملہ کے مطلق ہوئے پر متاع کرتے ہوئے یہ نہاں کر یا کہ مالک اسے بدل عرصہ تک چھوڑ دے گا (۲)۔

ط۔ موقوفہ راضی میں تعمیر:

۱۶۔ اگر کسی نے کر یہ پر لی ہوئی وقف کی زمین میں متولی وقف کی جائزات کے بغیر تعمیر کر لی تو اس کا مکان توڑا جائے گا اور توڑنے سے زمین کو نقصان نہ پہنچتا ہو، اور وہ زمین کے ان منافع کا ضامن ہوگا جو اس کے ماتحتوں رقم ہوئی ہیں، اس مسئلہ میں ایسی صراحت فقہیہ کی ہے، غیر حنفیہ کے نزدیک ہر غصب شدہ دھن کی منفعت میں ضمان (۱) روض الطالب ۲/۳۳۳-۳۳۴، روض الطالبین ۳/۳۳۸-۳۳۹، انہی ۳/۳۳۹، الدر المنثور ۳/۳۳۹۔

(۲) فتح القدیر ۷/۶۷۷، حاشیہ ابن ماجہ ۳/۵۰۳، ۵۰۵۔

## ل-قبروں پر تعمیر:

۱۹- قبر کو چننے کرنا اور اس پر تعمیر کرنا اس صورت میں مکروہ ہے جب قبر کسی زمین میں ہو جو میت کی طلبیت رہی ہو یا غیر آما، زمین میں ہو، اس عمل سے فخر، مہمانت مقصود نہ ہو، بین اُردو قبر کی موقوفہ قبرستان میں ہو تو تعمیر کرنا حرام ہوگا، اور تعمیر کر دینی بیوقوف سے منہدم کر دیا جائے گا، اس لئے کہ اس عمل سے دوسرے لوگوں کو تنگی ہو جائے گی، اور اس میں کوئی فرق نہیں کہ وہ قبیہ کی محل میں ہو یا گھر ہو یا مسجد ہو (۱)۔

قبروں پر مساجد تعمیر کرنے کی ممانعت اتنی ہے ایک متعلق علیہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا: "لعل اللہ الیہود والنصارى، اتحدوا، فبور ایہا بہم مساجد" (۲) (اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے، انہوں نے اپنے مہیا کی قبروں کو مساجد بنالیا، اس کی تعمیل اصطلاح "قبر" میں یکجہا جاتے۔

## م-مشترکہ مقامات پر تعمیر:

۲۰- یہ مقامات پر مخصوص شخصی تعمیر جابر نہیں ہے جن مقامات سے عام لوگوں کے حقوق متعلق ہوں جیسے عام راستے، صحراء میں عید گاہ، حج کے مقامات جیسے میدان عرفات، رمزا، اند، اس لئے کہ اس سے لوگوں کو تنگی ہوگی، اور اس لئے بھی کہ یہ مقامات تمام مسلمانوں کے ہیں، لہذا اسی ایک کا انفرادی حق بنالیا درست نہیں ہوگا (۳)۔

## ن-حمام کی تعمیر:

۲۱- امام احمد کی رائے ہے کہ حمام کی تعمیر مطلقاً مکروہ ہے، اور عورتوں کے لئے حمام بنانا مزید سخت مکروہ ہے، امام احمد کا قول منقول ہے کہ: جس نے عورتوں کے لئے حمام تعمیر کیا وہ دل نہیں ہے (۱)، بقیہ عمر کے لئے ایک حمام کی تعمیر جاز ہے (۲)۔

## دوم-عبادات میں بناؤ:

یہاں پر "بناؤ" سے مراد عبادت "تضع ہو جانے کے بعد اسے مکمل کرنا ہے۔

۲۲- اگر کسی نے پاکی کی حالت میں نماز کی نیت باندھی، پھر اس نے بالتعمد وضو توڑ دیا تو باتفاق فقہاء اس کی ماز باطل ہو جائے گی (۳)، لیکن اس کے اردو کے حیرت، بھو، وضو ٹوٹ جائے تو اس صورت میں فتہاء اختلاف ہے۔

جنبہ کے لئے ایک اس کی ماز باطل نہیں ہوگی، لہذا وہ پاک ہو کر اسی ماز پر "بناؤ" (بچی ہوئی ماز کی تکمیل) کرے گا، یہی امام شافعی کا قول قدیم ہے (۴)۔

مالیہ کے لئے ایک نماز میں بنا صرف وہ شخص کرے گا جس کا وضو نسیہ پچھنے کی وجہ سے ٹوٹا ہو (۵)۔

شافعیہ کے جدید قول میں نماز باطل ہو جائے گی، بنا نہیں کی جائے گی، یہی حنابلہ کا مسلک ہے (۶)۔

(۱) کشاف المحتاج، ۱۵۸۔

(۲) جوہر الاکلیل، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱

بناء ۲۳-۲۵، بناء بالزوجه، بناء فی العبادات، بنان

تفصیل کے لئے دیکھئے: اصطلاح ”حدث“ اور ”رعاف“۔ مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، دیکھئے: اصطلاح ”طواف“۔

## بناء بالزوجه

دیکھئے ”ذول“۔

## بناء فی العبادات

دیکھئے ”استئناف“۔

## بنان

دیکھئے ”جمع“۔

نماز میں بھول جانے والے کا، اپنے یقین پر بناء کرنا:

۲۳- اگر کوئی شخص نماز میں رعاف کی تعداد یا کسی رکن کی انگلی کے بارے میں بھول جائے تو اصل یہ ہے کہ اس نے وہ عمل نہیں کیا، لہذا یقین جتنی کم تعداد پر بناء ریاضہ دے گی ہوگا<sup>(۱)</sup>، دیکھئے اصطلاح ”شک“۔

جمعہ کے خطبہ میں بناء:

۲۴- جمعہ کی نماز پر ہے، لے کر درمیان نماز منتشر ہو جائے اور طویل اصل سے قبل، پس اس میں تو خطیب اپنے خطبہ پر بناء کرے گا (یعنی نماز جمعہ، کرے کے لئے دوبارہ خطبہ دینے کی نہ مرت نہیں ہوگی) (۲)، دیکھئے اصطلاح ”خطبہ“۔

طواف میں بناء:

۲۵- فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر کسی نے طواف شرم یا چہ فرض نماز شروع ہوئی تو وہ طواف کو روک کر جماعت کی نماز میں شامل ہو جائے گا، پھر (نماز کے بعد) اپنے طواف پر بناء کرے گا (یعنی آگے طواف جاری رکھے گا)، اس لئے کہ نماز پر احسان ایک شرم عمل ہے، اس سے طواف منقطع نہیں ہوگا جس طرح معمولی عمل سے منقطع نہیں ہوتا ہے (۳)۔

اگر نماز فرض کے علاوہ ہو تو پچھلے طواف پر بناء کے صحیح ہونے کے

(۱) روضۃ المسیح ۱/۹۹، حاشیۃ الرسول ۱/۵۷۵، کشاف الفتاویٰ ۱/۳۰۱۔

(۲) روضۃ المسیح ۱/۸۸، کشاف الفتاویٰ ۱/۳۳۲۔

(۳) ہمیں ۳/۹۵، حاشیۃ الطحاوی ۱/۸۸، الرسول ۱/۳۲۲، کسی الطالب

حرم ہے<sup>(۱)</sup>۔

ثانیہ کے نزدیک اپنے نانا کے قطرہ منی سے پیدا ہونے والی لڑکی اس کے لئے حلال ہے، اس لئے کہ قطعہ زنا قابل احترام نہیں ہے۔ لیکن اختلاف ہے جس کی خاطر ایسا نکاح مکروہ ہے<sup>(۲)</sup>۔  
تیسرے اصطلاح ”نکاح“۔

## بنت

تعریف:

۱- بنت اور اہلۃ کے الفاظ ”اہل“ (بیٹا) کی مؤنث ہیں۔ لہذا ”ولدہ“ وہوں (لڑکا ہونے) کے لئے ہوتے ہیں<sup>(۱)</sup>۔

جہاں حکم اور بحث کے مقامات:

بنت (بیٹی) سے تعلق حکم و روایات میں اہم مندرجہ ذیل ہیں:

سب- نکاح:

۲- بیٹی کا نکاح: بیٹی بیٹی سے نکاح سراسر کے لئے حرم ہے۔ بیٹی سے کیا یہ مقدمہ طل ہے<sup>(۲)</sup>، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ”حُرِّمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْهَانَكُمْ وَبَنَاتِكُمْ“<sup>(۳)</sup> (تمہارے) پر حرام کی فی ہیں تمہاری ماںیں اور تمہاری بیٹیاں)۔ اور اس پر پوری امت کا اجماع ہے۔

۳- زنا سے پیدا ہونے والی بیٹی سے بھی نکاح حرام ہے، اس لئے کہ وہی (جماع) جزائیت کا سبب ہے، اور اپنے جزء سے استحصاء

(۱) المصباح المہیر، مادۃ ”اہل“، اور مادۃ ”ولدہ“، المغرب، مادۃ ”ولدہ“، مختار الصحاح، مادۃ ”بی“۔

(۲) فتح القدیر ۴/۵۵۷، کشاف القناع ۴/۳۸، حاشیہ القناع ۴/۱۶۷۔

۳ سورۃ بقرہ ۲۳

نکاح میں اہمیت:

۴- فتاویٰ کا اتفاق ہے کہ باپ کو پتی کنہ ری مانوغ بیٹی و مانوغ پگل یا بے قہر بیٹی کا نکاح کرنے کا حق حاصل ہے خواہ بیٹی پر بھروسہ کر کے ہو<sup>(۲)</sup>۔

مانوغ ثیبہ بیٹی کے نکاح کے بارے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ کنہاری مانوغ بیٹی کے نکاح کا جہاں تک تعلق ہے تو جمہور کے نزدیک باپ کو اس پر اجازت حاصل ہے، حنفیہ کا اس سے اختلاف ہے۔ مانوغ ثیبہ (شوہر و بیوہ) بیٹی کا نکاح باپ حیر اجہار کے لئے جائز ہے۔  
تفصیل ”نکاح“ اور ”اہلۃ“ میں دیکھی جائے۔

ب- بیٹی کی وراثت:

۵- بیٹی اگر تنہا ہو تو میراث کا نصف حصہ سے ملے گا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَا يَكُنْ لِلنِّسَاءِ وَالْحِلَّةِ عَلَيْهَا النِّصْفُ“<sup>(۳)</sup> (اور اگر ایک ہی لڑکی ہو تو اس کے لئے نصف (حصہ) ہے)، اگر بیٹیاں دو یا دو سے زائد ہوں تو ان میں وہ تہائی حصہ ملے گا، ارشاد ہے: ”فَلَا يَكُنْ

(۱) اہدایہ مع فتح القدیر ۲/۲۶۵، الدرر النوری شرح مختصر طیل ۳/۳۰۳، شافعی

القناع ۲/۵۲۔

(۲) لکھنؤ شرح النکح ۳/۳۱۸۔

(۳) فتح القدیر ۲/۳۵۷۔

(۴) سورۃ نساء ۱۱۔

## بنت الابن

تعریف:

۱- "بنت الابن" نام دوشیزا ہے جو بیٹے کے والد سے متونی سے نسبت رکھتی ہو، خود اس کے باپ کا سلسلہ سب (متونی سے) کتنا ہی دور ہو، اس میں بیٹے کی بیٹی (پوتی) اور بیٹے کے بیٹے کی بیٹی (پاپوتی) اور اس سے نیچے کی بھی آجہ میں کی (۱)۔

اجمانی حکم اور بحث کے مقامات:

بنت الابن (پوتی) کے لئے فقہ اسلامی میں مخصوص احکام ہیں، جن میں ان میں سے کچھ نام کا ذکر ہم اجمالاً کرتے ہیں:

نکاح:

۲- اپنی پوتی اور اس سے بیٹے کی پوتیوں سے نکاح کرنا حرام ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: حُرْمَتُ عَدِیْبِكُمْ اَمْهَانَکُمْ وَبَنَاتُکُمْ (۲) بنت سے مراد "مؤنث نر" (ولاد) ہے خواہ وہ دوسری نسل میں ولاد ہو، لہذا اس میں بیٹے کی بیٹی اور بیٹی کی بیٹی دونوں شامل ہیں، اور اس لئے بھی کہ اس پر مجتہدین کا جماع ہے (۳)۔

مَسَاءَ فَوْقَ اَنْسَبٍ فَمِنْ تَنْتَا مَا مَرَّکَ (۱) (اور اگر وہ سے زامہ عورتیں (بی) ہوں تو ان کے لئے دو تہائی (حصہ) اس (مال) کا ہے جو مورث چھوڑ گیا ہے)، یہ حکم عام صحابہ کرام کے نزدیک ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ بیٹیوں کا حکم ہی ہے جو ایک بیٹی کا ہے اگر بیٹی کے ساتھ کوئی بیٹا بھی ہو تو میا کو، بیٹیوں کے لئے اندھے کا اور بیٹا نہیں عصبہ بناوے گا ارشاد ہے: "يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلَّذِیْکُمْ مِّثْلُ حَظِّ الْاُنْثٰی" (۲) (لہذا تمہیں تمہاری ولاد (کی میراث) کے بارے میں حکم دیتا ہے مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصہ کے برابر ہے)۔  
تفصیل اصطلاح "ارث" میں دیکھئے۔

ج- نفقہ:

۶- فقہاء کا اتفاق ہے کہ غیر شادی شدہ غریب بیٹی کا نفقہ اس کے باپ پر واجب ہے اگر وہ مالدار ہو، اگر بیٹی خود ہی مالدار ہو تو اس کے لئے نفقہ واجب نہیں ہوگا۔  
اگر بیٹی بالغ اور غریب ہو تو اس کا نفقہ بھی بعض شرائط کے ساتھ واجب ہوگا (۳)۔  
تفصیل کے لئے اصطلاح "نفقہ" دیکھی جائے۔

(۱) سورہ سائرہ ۱۱۔

(۲) سورہ نساء ۱۱۔

(۳) فتح القدیر ۳/۳۳۳-۳۳۴ کتاب النکاح ۸۱۸، لکھنؤ علی المہاج ۸۳، ۸۴، شرح علی مختصر فیصل ۳/۲۰۵، ۲۰۶۔

(۱) نظام القرآن لابن العربیہ ۲/۳۷۲۔

(۲) سورہ نساء ۳۳۔

(۳) اہدایع المتابعین فقہ القدیر ۲/۵۸۲، شرف القناع ۵/۶۹۔

## بنت، ابن ۳-۴، بنت لبون، بنت مخاض

تفصیل کے لئے اصطلاح ”بکاح“ دیکھی جائے۔

ج- صلیبی بنیاں ہوں تو عام صبیہ نر ام کے مرد ایک پوتوں  
و ارث نہیں ہوں گی، والا یہ کہ ان پوتوں کے ساتھ رشتہ میں ان کے  
برادر یا ان سے نیچے کوئی نرینہ والا نہ ہو تو اس وقت وہ پوتوں کو عصبہ  
بنائے گا، اور عورتوں کے برادر ایک مرد کے حساب سے حصہ  
ملے گا<sup>(۱)</sup>، تفصیل کے لئے اصطلاح ”فرعش“ دیکھی جائے۔

زکاۃ:

۳- حنفیہ اور حنبلیہ کے نزدیک پوتی کو زکاۃ دینا جائز نہیں ہے، اس  
تے کہ ان کے درمیان ملاک کے منافع ایک دوسرے سے جڑے  
ہیں<sup>(۱)</sup>، ثنائیہ کے نزدیک پوتی کو زکاۃ دینا اس حالت میں جائز نہیں  
ہے جب پوتی کا نفقہ واپرہ و سب ہو<sup>(۲)</sup>۔  
مالکیہ نے پوتی کو زکاۃ دینا جائز قرار دیا ہے اس لئے کہ پوتی کا  
نفقہ اس کے واپرہ جب نہیں ہوتا ہے<sup>(۳)</sup>۔

## بنت لبون

فرعش:

دیکھئے ”ابن لبون“۔

۴- پوتی کے سے میراث میں چند حالات ہیں جو اجماعاً مندرجہ ذیل  
ہیں:

الف- ایک پوتی کے لئے نصف ہے۔

ب- دو یا دو سے مرد پوتوں کے لئے دو تہائی ہے۔

ج- انوں حالتوں کے لئے بشرط ہے کہ صلیبی بنیاں موجود نہ  
ہوں، صلیبی بنیوں کی عدم موجودگی میں پوتی ان کے تمام مقام  
ہوتی ہے۔

ج- نر پوتوں کے ساتھ کوئی ”اللا نرینہ“ ہو تو دائیں عصبہ  
بنائے گا، اور اس وقت یک مرد کو عورتوں کے برادر حصہ ملے گا۔  
د- ایک صلیبی بیٹی کے ساتھ دائیں چھا حصہ ملے گا تا کہ صلیبی بیٹی کا  
نصف اور پوتی کا سہرہ (چھا حصہ) مل کر نہ بنت (دو تہائی)  
ہو جائیں۔

## بنت مخاض

دیکھئے ”ابن مخاض“۔

(۱) الہدیین مع فتح القدیر ۴/۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵۔

(۲) المجموع ۴/۲۲۹، کنز علی الصباغ ۳/۴۳۲۔

(۳) طہرۃ النکری ۱/۳۹۷، ۳۹۸۔

(۱) شرح اسرعیہ ص ۳۵۔



جسم کو نہ سراپے والا ہوتا ہے، سے بے ہوش نہ رہے والا نہیں ہوتا،  
پھر اس پر استدلال کرتے ہوئے بڑی نفیس گفتگو فرمائی ہے جو اس کی  
کتاب "الفرق" میں دیکھی جاسکتی ہے (۱)۔

## بخ

بھنگ استعمال کرنے کا شرعی حکم:

۴- جمہور فقہاء کی رائے ہے کہ تین مقدموں میں بھنگ کا استعمال جس  
سے نشہ آجائے حرام ہے، اور بغیر عذر اس سے نشہ لینے پر تعزیر کی  
جائے گی (۲)، فقہاء کے نزدیک علاج معالجہ میں اس کا استعمال اور کسی  
ماکارہ عضو کو کاٹنے کی غرض سے از لہ عقل (بے ہوش) کے لئے اس کا  
استعمال جائز ہے (۳)۔

خفیہ کے نزدیک غیر علاج میں بھنگ کے استعمال اور اس سے نشہ  
آجانے پر اجتہاد کے حکم میں مختلف آراء ہیں (۴)۔

بھنگ استعمال کرنے کی ہدایت:

۵- جس چیز کا استعمال حرام ہے، اس کے استعمال کرنے پر  
حد ثابت ہوتی ہے اس کی تعریف فقہاء کے نزدیک یہ ہے: "نشہ پیدا  
کرنے والا مشروب"۔ اس تعریف کی بنیاد پر ڈاکٹر فقہاء کا مذہب  
ہے کہ بھنگ اور اس جیسی دیگر جامہ شہاء سے نشہ پینے والے پر حد  
جاری نہیں کی جائے گی، خود بھنگ استعمال کرنے کے وقت سب سے بچنا ہو  
گا، بلکہ ایسے شخص کو تعزیری سزا دی جائے گی (۵)۔

(۱) الفرق لمعانی، ۱/۲۱۸، ۲۱۷ (فرق، ۲۰)۔

(۲) الخرشنی، ۱/۸۳، معنی لکھا ج ۲/۱۸۷، نحو لکھا ج ۱/۶۹۔

(۳) الخرشنی، ۱/۸۳، معنی لکھا ج ۲/۱۵۶، ابن ماجہ ج ۵/۲۹۳ طبع بلاق،  
مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۳۳/۲۳۳۔

(۴) ابن ماجہ ج ۵/۲۹۳، مختصر فتاویٰ المعمریہ ج ۱/۹۹، معنی لکھا ج ۲/۳۰،  
۱/۸۳، ۱/۶۹۔

(۵) الخرشنی، ۱/۸۳، معنی لکھا ج ۲/۱۸۷، نحو لکھا ج ۱/۶۹۔

تعریف:

۱- بخ (بھنگ) (ب پر زمرہ کے ساتھ) لغت اور اصطلاح میں ایک  
نشہ آور پودہ ہے، یہ شیش کے مادہ ہوتا ہے اور درمیان آرام پہنچاتا  
ہے (۱)۔

متعلقہ الفاظ:

سب - فیون:

۲- ششاش سے کشید کردہ نرم مادہ ہے، یہ تین قسم کے ہیں آمروہ، کا  
مجموع ہے جن میں ایک مورفین ہے (۲)۔

ب- شیشہ:

۳- شیشہ آب سردی کا ایک قسم کا پتہ ہے، اس میں سے ایک  
درام کے قدر استعمال کیا جائے تو بہت زیادہ شہید آرماتا ہے (۳)،  
یہ بہت ہی قیمتی، اس خیر شہی اور اس عابدین کے تانی ہے، سین  
قرنی سے شہلائے والا اور بے حس کرے والا کے درمیان فرق بیان  
کرنے کے بعد کہا ہے کہ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ شیشہ

(۱) القاسمی، لکھا، ابن ماجہ ج ۵/۲۹۳ طبع بلاق۔

(۲) اصطلاح فی الفہم والعلوم۔

(۳) ابن ماجہ ج ۵/۲۹۳ طبع بلاق، معنی لکھا ج ۲/۱۸۷، مجموع فتاویٰ  
ابن تیمیہ ۳۳/۲۱۳۔

پنج ۶-۷، بندق، بنوۃ، بہتان، بہیمۃ، بول

بھنگ کی طہارت کا حکم:

۶- فقہاء کا اتفاق ہے کہ بھنگ پاک ہے، اس لئے کہ متہاء کے  
بروہیک نشہ و رشی کے نہیں ہونے کے لئے شرط ہے کہ وہ سیال  
ہو<sup>(۱)</sup>۔

بہتان

بحث کے مقامات:

دیکھئے "افتہ اذان"

۷- فقہاء اس کا ذکر "بواب لثرتہ" "نجاسات" اور "خایق" میں  
کرتے ہیں۔

بہیمۃ

بندق

دیکھئے "ایمان"

دیکھئے "صید"

بول

بنوۃ

دیکھئے "تشاء الخاچہ"

دیکھئے "ہن"

(۱) متحدہ الکتاب ۲۸۹، مفتی الکتاب ۷۷، الخرش ۸۳، کسی الطالب ۱۹۱،  
حاشیہ واحد الطالبین ۱۹۱۔

## بیات

دیکھئے "بیوتہ"

## بیان

تعریف:

۱۔ بیات: لغت میں اظہار اور توضیح کو کہتے ہیں، اور پوشیدہ و مبہم کی وضاحت کو کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "عَلَّمَ الْبَيَانَ" (۱) اس کو کو بیانی سکھائی (یعنی ایسا حکام سکھایا جس سے وہ اپنے مافی الضمیر اور اپنی بیانی نہ، رتوں کو بیان کرتا ہے، اس صنف بیات کے وسیعہ انسان کو تمام حیوانات پر متیاری حاصل ہے (۲)۔

اہل اصول اور متبائن "بیات" کی جو تعریف کی ہے وہ اس لغوی مبہم سے جدا حد میں ہے (۳)۔

چنانچہ اصولیوں کے نزدیک بیان کی تعریف ہے: کسی ایسے شئی حکم کی مراد کو بتانے والا کہ وہ حکم بذات خود مراد کو نہ بتاتا ہو، کبھی اس لفظ کو منطق بول رہہ لول (وہ مفہوم جس کی وضاحت کی جارہی ہے) مراد یا جاتا ہے، اور کبھی اس لفظ کا اطلاق وضاحت کرنے والے کے عمل پر بھی یا جاتا ہے، اہل تہیں معانی میں اس لفظ کے استعمالات کی وجہ سے اس کی تفریق میں غمناک اتفاق ہو ہے، چنانچہ مختلف مسامک آراء نقل کرنے کے بعد عبدری کہتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ "بیات" ان



(۱) سورۃ النحل: ۸۴

(۲) المعردات للراغب رم ۶۹، المصباح للمبر، قرطیب القاسم الحمید، المعربہ کشف الاسرار عن اصول المعربوی ۳۳ ۱۹۲ طبع دار کتاب العربی، ادبہ دہلوی رم ۱۶۷-۱۶۸ طبع اعلیٰ۔

(۳) اعریضات للجر جانی۔

مور کے مجموعہ کا نام ہے (۱)۔

اصولیین کے نزدیک بیان سے متعلق احکام:

۴- قول اور فعل کے ذریعہ بیان:

فقہاء اور اکثر متکلمین کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے فعل سے بھی بیان اسی طرح حاصل ہوتا ہے جس طرح قول سے حاصل ہوتا ہے۔

فعل سے بیان حاصل ہو جانے کی دلیل یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے بیت اللہ میں دو بار رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھائی، اور اس طرح نبی ﷺ کے لئے نماز کے اوقات کی وضاحت ہوئی۔ عمل سے کی (۱)، اور جب رسول اللہ ﷺ سے نماز کے اوقات دریافت کئے گئے تو آپ ﷺ نے پوچھنے والے سے فرمایا: ”صل معنا“ (۲) (ہمارے ساتھ نماز پڑھو)، اور جب آپ ﷺ نے فرمایا: ”صلوا کما راہتمونی اہل“ (۳) (نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو)، پھر آپ ﷺ نے دو دن دو مختلف اوقات میں نماز پڑھی، اور اس طرح عمل سے اوقات نماز کی وضاحت فرمائی، حج میں آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: ”خلوا عني صا سککم“ (۴) (مجھ سے مناسک حج حاصل کرو)، اور اس لئے بھی کہ بیان اطہار ”طہارم“ کا نام ہے، تو یہ ظہار سے اوقات قول کے بجائے فعل بعمل سے زیادہ واضح ہوتا ہے، اس سے کہ

متحدہ الفاظ:

نفس-تفسیر:

۲- تفسیر لغت میں شغب و غبار کو کہتے ہیں شرب میں تفسیر کا مطلب ہے تہمت کے معنی، اس کے شان نزول، قصہ و واقعہ، اور اس کے مرادوں کے سبب کی وضاحت ایسے اسلوب میں کرنا جس سے اس کا معنی واضح ہو جائے۔

یہ اپنے عموم کے ساتھ تفسیر سے مختلف ہے، اس لئے کہ بیان کبھی بولنے والے کی دلائل حال جیسے خاموشی سے بھی ہوتا ہے، جب کہ تفسیر ہمیشہ سے الفاظ سے ہی ہوگی جو معنی پر واضح دلائل کرتے ہوں (۳)۔

ب- تاویل:

۳- تاویل کا مطلب لفظ کو اس کے معنی ظاہر سے کسی اور سے ایسے معنی کی طرف پھیرنا ہے جس کا احتمال ہو بشرطیکہ دو احتمال قرآن اور حدیث کے مطابق ہو (نکھنے: تاویل)، تاویل اور بیان کے درمیان فرق یہ ہے کہ تاویل ایسے کلام میں ہوتی ہے جس سے اول جملہ میں معنی مراد سمجھ میں نہیں آتا، اور بیان ایسے کلام میں ہوتا ہے جس سے اس کا معنی مراد اس کے بعض حصہ کی نسبت سے ایک نوع کے الفاظ کے ساتھ سمجھ میں آتا ہے (۴)، لہذا بیان تاویل سے زیادہ عام ہے۔

(۱) حدیث ”امامت جبریل“ کو ترمذی نے حضرت ابن عباس سے مصلح نقل کیا ہے اور کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح ہے (سنن ترمذی ۱/۲۸۰، ۲۸۰، طبع انجلی، نصاب ۱/۲۲۱)۔

(۲) حدیث ”صل معنا“ کی روایت مسلم (۲/۲۲۸، طبع انجلی) نے مصلح کی ہے۔

(۳) حدیث ”صلوا کما راہتمونی“ کی روایت بخاری (صحیح ۱/۱۱، طبع انتقادی) نے کی ہے۔

(۴) حدیث ”خلوا عني صا سککم“ کی روایت مسلم (۴/۳۳، طبع انجلی) اور احمد (۳/۳۱۸، طبع میریہ) نے کی ہے الفاظ امام احمد کے ہیں۔

(۱) ارشاد راجس ۶۸۔

(۲) دستور العلماء ۱/۲۵۹، ۲۵۹، ۲۳۰، تاریخ کردہ مؤسسہ لاطینی مکتوبات۔

(۳) دستور العلماء ۱/۲۵۹، تحریحات للبحر جانی، مادۃ ”البيان“۔

### بیان تقریر:

۶- بیان تقریر: جو حقیقت ہے جو مجاز کا احتمال رکھتی ہو وہ عام جو شخص کا احتمال رکھتا ہو اگر اس کے ساتھ کوئی شے ملے اس احتمال کو ختم کرے وہ بیان تقریر ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "فسجد الملائکہ کلہم کلہم أجمعون" (۱) (پناچی سارے کے سارے فرشتوں نے سجد کیا)، اس آیت میں حق کا صیغہ تمام، مذکر کو عام ہے۔ اس میں یہ احتمال ہے کہ بعض، مذکر، ہوں "کلہم أجمعون" کے الفاظ نے اس احتمال شخص کو ختم کر دیا، یہ دونوں تقریر ہے (۲)۔

### بیان تفسیر:

۷- بیان تفسیر: ایسی چیز کا بیان ہے جس میں خدا ہو جیسے شہرک در محل، غیہ، مثلاً اللہ تعالیٰ کا رٹا ہے: "الجموا الضلۃ واتوا الزکافہ" (۳) (اور مار کام کرو، اور زکوٰۃ یاد کرو)، یہ آیت مجمل ہے، اس لئے کہ اس کے ظاہر کی حکم پر عمل ناممکن ہے، اس پر عمل کرنے کے لئے "مر" سے اقصیت بیان سے ہوئی، پھر اس آیت کا بیان حدیث میں ملتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے چنے توں "عمل سے نماز کی مناسحت کی اور راقۃ کی مناسحت کے لئے فرمایا: "ہاتوا ربیع العشود" (۴) (چالیسواں حصہ) (۵) (توپید بیان تقریر ہو (۵)۔

(۱) سورہ ہجر ۳۰۔

(۲) کشف الاستر ۳/۱۰۵، ۱۰۷، اصول السنن ۲/۲۸۔

(۳) سورہ نور ۵۶۔

(۴) حدیث: "ہاتوا ربیع العشود" کی روایت ابو داؤد (۳/۲۳۸) شیعہ عزت علیہ دعائے حضرت علی سے کی ہے بخاری نے اس کو صحیح قرار دیا ہے جیسا کہ ابن حجر کی التلخیص (۳/۲۳۸) طبع شریک الحدیث معیہ میں ہے۔

(۵) کشف الاستر ۳/۱۰۷، اصول السنن ۲/۲۸۔

حدیث ہے: "أمر أصحابہ بالخلق عام الحلیۃ، فلم یفعلوا ثم لما رآوه خلق بفسہ خلقوا فی الحال" (۱) (نبی ﷺ نے حدیبیہ کے سال اپنے اصحاب کو خلق (سرمندہ) کرنے کا حکم دیا تو کسی نے نہیں کیا پھر سب صحابہ نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے خود خلق فرمایا ہے تو انہوں نے بھی فوراً خلق کر لیا)، اس واقعہ سے معلوم ہو کہ ظہر امر او فعل سے بھی ان طرح حاصل ہوتا ہے جس طرح قول سے حاصل ہوتا ہے۔

کرنی ابو حنیفہ مروی: "بعض متکلمین کہتے ہیں بیان صرف قول سے ہوتا ہے، ان حضرات کے نزدیک اصول یہ ہے کہ مجمل کا بیان متصل ہی ہوگا، اور فعل قول سے متصل نہیں ہوتا ہے (۲)۔  
تفصیل کے لئے اصولی ضمیمہ دیکھئے۔

### بیان کے انواع

۵- بیان کہتے ہیں: بیان کی چند قسمیں ہیں بیان تقریر، بیان تفسیر، بیان تبدیلی، بیان نہ مرت، یہ پانچ قسمیں ہیں (۳)۔  
یہ امارہ مناسب ہے کہ بیان کی مناسبت تقریر، تفسیر، تبدیلی کی طرف جنس کی مناسبت چنے نوع کی طرف کی قبیل سے ہے جیسے علم طب، یعنی بیان جو تقریر ہے، اسی طرح، غیر میں، مرضہ مرت کی جانب بیان کی مناسبت تھی کی اپنے سبب کی جانب مناسبت کی قبیل سے ہے۔

(۱) حدیث: "أمر نبي ﷺ" کی روایت بخاری (صحیح ۲۳۲/۵) طبع انتہیہ (۱) کے ہے۔  
(۲) اصول السنن ۳/۱۰۷، اور دارقطنی ۱/۱۷۳۔  
(۳) اصول السنن ۳/۱۰۵۔

بیان تفسیر:

۸- بیات تفسیر و بیات ہے جس میں موجب کلام کی تبدیلی ہو، اس کی وہ قسمیں ہیں:

اول: تحقیق بشرطہ: جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "فَإِنْ أَرَادْتُمْ لَكُمْ فَاتَوُوهُنَّ أَجُورَهُنَّ" (۱) (پھر وہ اگر تمہارے لئے دودھ پلانے میں تو تم نہیں اس کی اجرت دے دو)، اس آیت سے واضح ہو رہا ہے کہ مرضعہ (دودھ پلانے والی عورت) سے اجرت کا معاملہ کرنے کے بعد اس کی اجرت کی ہوائیگی اس وقت تک جب تک کہ وہ دودھ پلانے لگے، وجوب اجرت کا آثار دودھ پلانے کے وقت سے ہوگا، تو یہ بیان اس حکم کی تبدیلی ہے جس کی رو سے نفس عقد اور معاملہ سے ہی بدل و اجرت واجب ہو جاتی ہے (۲)۔

دوم: استثناء اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا" (۳) (تو وہ ان کے درمیان پچاس سال کم ایک ہزار برس رہے)، "الف" (ہزار) ایک مقررہ تعدد کو بتاتا ہے، جو تعدد اس سے کم ہو وہ یقیناً "الف" کے علاوہ کچھ اور ہوگا، لہذا اگر استثناء نہ ہوتا تو ہمیں یہی علم ہوتا کہ وہ ایک ہزار برس رہے، لیکن استثناء کے ذریعہ ہمیں معلوم ہو گیا کہ وہ ان میں نو سو پچاس برس رہے، اس طرح یہ استثناء اس مفہوم میں تبدیلی کر دیتا ہے جو لفظ "الف" (ہزار) سے صحت ہو رہا تھا (۴)۔

بیات تبدیلی:

۹- بیات تبدیلی کلام ہے، یعنی کسی حکم شرعی کو بعد کی کسی دلیل شرعی

سے ختم کر دینا (۱)، فتح ثار کے حق میں محض بیات ہے اس بات کا کہ پہلا حکم ختم ہو گیا ہے، اس میں منسوخی کا مفہوم نہیں ہے، اس لئے کہ اللہ کو تو یہ معلوم تھا کہ فلاں وقت میں وہ حکم دوسرے حکم سے ختم ہو جائے گا، لہذا اللہ تعالیٰ کی نسبت سے وہ مانع محض بیان ہے، منسوخ کرنے والا نہیں (۲)۔

اصولیں کے ایک رائج یہ ہے کہ یہ امر غیبی میں شائبہ ہے، جو ثابت بھی ہوتا ہے اور نہیں بھی، بعض اصولیں نے فرمایا: شائبہ نہیں ہے۔ یہاں تک کہ یہ بھی کہا: کسی غیبی میں شائبہ ہوا ہی نہیں ہے (۳)۔  
تفسیرات اصطلاح "شائبہ" اور اصولی ضمیر میں لکھی جا میں۔

بیان ضرورت:

۱۰- بیات ضرورت ایسا بیان ہے جو غیر لفظ کے معنی حاصل ہوتا ہے، اس کی چار قسمیں ہیں:

پہلی قسم: وہ بیان جو منطوق کے حکم (الفاظ میں بیان کئے گئے حکم) میں ہوتا ہے، جیسے مذکور حکم سی خاموش حکم پر لا رے، اس کی مثال میں قراء نے قرآن کریم کی یہ آیت پیش کی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلَا تُمْنَةُ الثُّلُثُ" (۴) (اور اگر مورث کے کوئی املا دہ نہ ہو اور اس کے والدین ہی اس کے وارث ہوں تو اس کی ماں کا ایک تہائی ہے)، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کے کلام میں میراث کی اضافت ماں اور باپ دونوں کی جانب فرمائی، پھر ماں کے حصہ کا بیان کیا، تو یہ اس بات کا بیان ہو کہ اقیہ حصہ باپ کا ہے، یہ باپ کے حصہ کی صراحت کے ترک کا بیان نہیں ہے بلکہ

(۱) تحریقات البحر جالی۔

(۲) کشف الاستر ۳/ ۱۵۷۔

(۳) احوال السنہ ۲/ ۵۳۔

(۴) سورہ نساء ۱۱۔

(۱) سورہ طلاق ۱۔

(۲) احوال السنہ ۲/ ۵۳۔

(۳) سورہ نکوۃ ۱۳۔

(۴) احوال السنہ ۲/ ۵۳۔

## بیان ۱۱

ایک سو اور ایک دینار ہے تو اس میں عطف کو پہلے لفظ (یعنی "یک سو") کے لئے بیان بنایا گیا اور اس سے بھی معطوف کی جنس سے قرآن ر دیا گیا (یعنی "ایک سو" کے لفظ کی وضاحت حرف عطف "و" کے بعد والے لفظ "ایک سو" سے کرتے ہوئے "یک سو" کو جنس درہم سے تسلیم کیا گیا۔ اور ایک سو درہم اور ایک درہم یہ ایک سو دینار اور ایک دینار کا قرآن مامایا) یہ دئے حقیقی ہے۔

مام ثانی کہتے ہیں: ایسی صورت میں قرآن کرنے والے پر صرف معطوف (حرف عطف کے بعد کا لفظ یعنی یک درہم یہ یک دینار) مام ہوگا، اور "ایک سو" کی جنس کی وضاحت میں قرآن کرنے والے کا قول مجتہد ہوگا، اس لئے کہ وہ لفظ مبہم ہے تو اسی شخص سے اس کا بیان طلب کیا جائے گا اور عطف بیان کے لئے لائق نہیں ہوتا، اس لئے کہ عطف کو بیاں کے لئے میں بنایا ہے (۱)۔

ضرورت کے وقت سے بیان کی تاخیر:

ہو لفظ جس میں بیان کی ضرورت ہو جیسے محل اور عام، مجاز اور مشقہ کے فعل متعلق، اگر اس کا بیان مؤخر ہو جائے تو اس کی دھورتیں ہیں:

۱۱- پہلی صورت: ضرورت کے وقت سے مؤخر ہو جائے، یہ وقت ہے کہ اگر اس وقت بیان نہ ہو تو تکلف کے سے حکم کے مقصد کی معرفت ممکن نہ ہو، یہ صورت فوری اجابات میں ہوتی ہے، تو ایسی تاخیر جائز نہیں ہے، اس لئے کہ کسی کو جانتے بغیر انجام دینا ان تمام لوگوں کے نزدیک ممتنع ہے جو تکلیف مالا یطاق (ضرورت سے بالاحکام) کی ممانعت کے قائل ہیں، لیکن علماء نے ضرورت سے بالاتر کام کا تکلف بنانے کو درست قرار دیا ہے، وہ مذکورہ صورت کے

بند سے کلام میں باپ کی وراثت کے ذکر کی وجہ سے باپ کا حصہ منصوص (الفاظ میں مذکور) کی مانند ہو گیا (۱)۔

دوسری قسم: ایسا سکوت جو منظم کی ولایت حال سے بیان ہوتا ہو، جیسے صاحب ثروت کی و قعد کو دیکھ کر خاموش رہیں، اسے بدلنے کا حکم نہ دیں تو یہ باعتبار حال اس کے حق ہونے کا بیان ہوگا، مثل کے طور پر ہی علیہ السلام نے لوگوں کو مختلف قسم کے معاملات اور شریعہ فرہمیت کرتے دیکھا لیکن سب پر نیک نہیں فرمائی، انہیں وہ عمل کرتے رہنے دیا تو یہ اس بات کی دلیل ہوتی کہ وہ سارے معاملات شریعت میں مباح ہیں کیونکہ بنی علیہ السلام کے لئے جائز نہیں ہے کہ لوگوں کو کسی غلط و ممنوع عمل پر باقی رہے، یہ (۲)۔

تیسری قسم: وہ سکوت جسے جھوٹا قسم کرنے کی ضرورت کی وجہ سے بیان بنایا گیا ہے، جیسے باپ اپنے باپ کو بیٹے کو تیرہ مرتبہ کرتے دیکھتا ہے لیکن منع نہیں کرتا ہے تو اس کی خاموشی بیٹے کے لئے تجارت کی جائزت ہوگی تاکہ معاملہ کے دوسرے طریق کو جھوٹ سے محفوظ رکھا جاسکے، اس سے کہ جھوٹ سے نہیں نقصان ہوگا، نقصان مضمر کے دفع کرے کا حکم ہے، یہ بات مضمر ہے کہی ہے، مام ثانی نے فرمایا: خاموشی جائزت تصور نہیں کی جائے گی، اس لئے کہ باپ کے منع نہ کرے میں ہی احتمالات ہیں، کبھی خاموشی بیٹے کے تصرف پر رضامندی کی وجہ سے ہوتی ہے، کبھی سخت غصہ کی وجہ سے ہوتی ہے یا لاپرواہی کی وجہ سے ہوتی ہے، مرقاٹل قتال ہر حجت نہیں بن سکتا (۳)۔

چوتھی قسم: ایسا سکوت جسے ضرورت کلام کی وجہ سے بیان قرار دیا گیا ہو، جیسے کوئی شخص کہنے لگاں کا مجھ پر ایک سو اور ایک درہم ہے، یا

(۱) کشف الاسترار ۳/۱۳۷، حوالہ سرخسی ۵۰/۲۔

(۲) کشف الاسترار ۱/۱۳۸، حوالہ سرخسی ۵۰/۲۔

(۳) کشف الاسترار ۳/۱۵۱، حوالہ سرخسی ۵۱/۲۔

(۱) کشف الاسترار ۳/۱۵۲، حوالہ سرخسی ۵۲/۲۔

احکام کے مراتب بیان اور دیگر متعلقہ تفصیلات کے لیے اصولی ضمیمہ دیکھا جائے۔

فقہاء کے نزدیک بیان سے متعلق حکام

اقرار کر وہ مجہول فی کابیان:

۱۳- اگر کسی شخص نے کسی مجہول فی کاترکیب اور سے مطلق رکھا، مثلاً کہا: مجھ پر ایک فی ہے، یا ایک حق ہے، تو اقرار کرنے والے پر وہ لازم ہوگا، اس لئے کہ حق مجہول صورت میں بھی لازم ہوتا ہے جیسے کوئی ایسا مل ضائع کر دے جس کی قیمت وہ نہ جانتا ہو یا ایسا زخم لگا دے جس کے تاوان کی معرفت اسے نہ ہو، یا اس پر کسی حساب کا کچھ باقی رہ گیا ہو جس کی مقدار اسے نہ معلوم ہو، اور وہ "اقرار کے پراضی کر کے اپنا مدعا ثابت کرنے کا جتہ ہے، تو اقرار کر دہ فی کی جہالت اقرار کے صحیح ہونے میں مافعی نہیں ہوگی، اور اقرار کرنے والے سے کہا جائے گا کہ مجہول فی کی وضاحت کرو، اگر وہ وضاحت نہ کرے تو حاکم اسے وضاحت پر مجبور کرے گا، اس سے کہ اس کے صحیح اقرار کے نتیجے میں اس پر لازم جو چیز واجب ہوتی ہے اس سے عہدہ ہوگا، وضاحت ضروری ہے، اور یہ بیان وضاحت کے درجہ میں ہوگا، پس وضاحت میں مدعی چیز بتائے گا جو وہ میں ثابت ہوئی ہو خواہ کم ہو یا زیادہ، اور وہ وضاحت میں ایسی چیز کا نام لے جو وہ میں ثابت نہیں ہوتی تو اس کی بات قبول نہیں کی جائے گی، جیسے وہ یہ کہے کہ میری مراد اسدوم کا حق یا ایک منھی مٹی وغیرہ ہے، یہ رائے خفیہ، مالکیہ اور حنبلی کی ہے، اور یہی ثنائیہ کا ایک قول ہے۔

ثنائہ کا نام قول یہ ہے کہ اگر مسمیٰ اقرار جواب دعویٰ میں، قیام ہو اور وہ وضاحت نہ کرے تو یہ اس کی جانب سے نکار مانا جائے گا، اور اس پر یحکم پیش لی جائے گی، اگر پھر بھی ترید پر مصر رہا تو اس کو یحکم

عقد جو ز کے قائل ہیں، اس کے قوت پر پیش آنے کے قائل نہیں ہیں، تو عدم قوت دونوں گروہ علماء کے نزدیک متفقہ ہے، ان لئے ابو بکر قاضی نے مذکورہ صورت کے ممتنع ہونے پر تمام ارباب شریعت کا جہالت قائل کیا ہے۔

۱۲- دوسری صورت: حکم دے جانے کے وقت سے پہلے جو عمل کی ضرورت کے وقت بیان سے یہ صورت ان وجوہات میں ہوتی ہے جو فوری نہیں ہوتیں، جس حکم کا کوئی خلاف نہیں ہوتا جیسے متاعی اور مشتہک، یہ حکم کا ظاہر تو ہو بین خلاف ظاہر میں اس کا استعمال ہوا ہو جیسے جمعیوں کے درمیان بیس کی تانچہ، اور اسی طرح سب کی تانچہ وغیرہ، اس صورت کے سلسلہ میں یہ رہنمائی ہیں، جن میں انہی رہنمائی مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ مطلقاً جو ز کا رتق، رتن نہ مان کہتے ہیں: ای کے قائل ہمارے عام علماء، فقہاء و متکلمین ہیں، قاضی نے یہی رائے امام شافعی سے نقل کی ہے، اسی کو رازی نے "المسائل" میں اور ابن الناصب سے اختیار کیا ہے، ہاجی نے کہا: یہی پر ہمارے ائمہ اصحاب ہیں، اور قاضی نے یہی رائے امام مالک کی بتائی ہے۔

ب۔ مطلقاً ممانعت کا رتق، یہ رائے ابو اسحاق مروزی، ابو بکر میرانی، ابو حامد مروزی، ابو بکر قاتق، واؤد ظاہری اور ابوری سے نقل کی گئی ہے، قاضی نے کہا: یہی معتزلہ اور ائمہ حنفیہ کا قول ہے۔

ج۔ تیسرا رجحان یہ ہے کہ اگر مجلس کا بیان نہ تبدیل ہو مگر تفسیر و مقارن (ساتھ ہوگا کیا طاری) (بعد میں آنے والا ہوگا)، دونوں درست ہیں، اور اگر یہ بیان تفسیر ہو تو مقارن درست ہے، طاری کسی حال میں درست نہیں ہے، سمعانی نے حنفیہ میں سے ابو زید سے یہ رائے نقل کی ہے (۱)۔

(۱) دلائل جرح و دفاع، ص ۲۳، ۲۴، طبع مجلس، قیام، فی اصول فقہ الشریعت تحقیق حسن علی، ص ۲۰۷، طبع دار الفکر، مکتبہ، ص ۲۸۴، اصول السنن ص ۲۸۴۔



» بیان تک دونوں بیویوں کے نفقہ لازم ہونے کے مسئلہ میں،  
نیز بیان کے الفاظ »رودہ افعال من سے بیان ثابت ہوتا ہے جیسے مٹی  
اور اس کے »باقی، ان مسائل میں فقہاء کے رد یک تفصیلات میں جو  
اصطلاح »طلاق« میں دیکھی جا میں۔

غلام کی مہم آزادی کا بیان:

۱۵- اگر کوئی شخص اپنے غلاموں سے کہے تم میں سے ایک آزاد  
ہے، یا تم میں سے ایک کو میں نے آزاد کیا، اور کسی ایک متعین غلام کی  
نیت کرتا ہے تو واجب ہے کہ اس کی وضاحت کرے، اور اگر ان  
غلاموں میں سے کوئی حاکم کے سامنے معاملہ پیش کرے تو حاکم آزاد کو  
وضاحت پر مجبور کرے گا، اور وہ ضرور غلاموں میں سے ایک غلام کی  
آزادی کی وضاحت کرے، تو ہر غلام کو حق ہوگا کہ آقا سے طلق  
اٹھوائے کہ اس نے اس دوسرے غلام کی آزادی کا ارادہ نہیں کیا تھا،  
اور اگر آقا یوں کہے میں نے اس کا ارادہ کیا تھا بلکہ اس کا ارادہ کیا تھا،  
تو اس کے قرار پر اس کی گرفت کرتے ہوئے دونوں آزاد  
ہو جائیں گے (۱) تفصیل کے لئے دیکھئے اصطلاح »حق«۔

سے نکول کر دیا جائے گا، »ردہ من سے طلق یا جائے گا (۱)۔  
اگر اس سے کسی مجہول من کا ترادیا، اس سبب کی وصاست کر، منی  
دیکھا جائے گا، اگر سبب ایسا ہو کہ جماعت اس کے لئے مضرت ہو جیسے  
غصب، ورجعت، مثلاً اس نے کبلا میں نے فلاں کا مل غصب کیا، یا  
میرے پاس ملک کی امانت ہے تو اس کا ترادیا صحیح ہوگا، اور اسے  
مصب شدہ سبب یا مجہول امانت کے بیان اور ان دونوں کی تعیین پر  
مجبور کیا جائے گا مگر سبب ایسا ہو جس کے لئے جماعت مضرت ہو  
جیسے نفع، ورجعت، تو ترادیا صحیح نہیں ہوگا، اور اسے پہلی ہوئی یا کرایہ پر لی  
ہوئی من کے بیان پر مجبور نہیں کیا جائے گا (۲)۔

مہم طلق میں بیان:

۱۴- اگر شوہر نے اپنی بیویوں سے کہا: تم دونوں میں سے ایک  
کو طلق ہے، ورنہ میں سے ایک متعین بیوی کا ارادہ کیا تو اس پر  
طلاق پر جائے گی، اگر شوہر پر بیان لازم ہوگا اور اس کی تصدیق کی  
جائے گی، اس لئے کہ شوہر اس پر طلاق، اتعزیرے کا مالک ہے تو اس  
کا بیان بھی درست ہوگا، اور جو کچھ اس کے دل میں ہے اس سے  
»گائی خود اسی کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے تو اس بابت اس کا قول قبول  
کیا جائے گا، اور اس کے بیان کے وقت تک دونوں بیویاں اس سے  
علاقہ رہیں گی، کیونکہ حرام، ورجعت بیوی متعین نہیں ہے۔

اگر شوہر پر فوراً یہ لازم ہوگا، اگر وہ دائیہ کرے تو گناہ ہوگا، اور اگر  
بیان سے کرے تو قید یا جائے گا، اگر تعزیری لی جائے گی (۳)۔

(۱) فتح القدیر ۳۸۶-۳۸۵، طبع الامیر، المتاخر شرح الہدایہ ۵۳۹-۵۳۸،  
۵۳۰، المصنف ۵/۳۸۵، ابن قدامہ ۵/۵۷۷، طبع المصنف، المصنف  
۴/۳۳۲، طبع المصنف، جوہر الاکلیل ۲/۱۳۷، المصنف، الاکلیل ۲/۲۳۱۔

(۲) المصنف ۵/۳۸۵، شرح الکام ۸۲۳۔

(۳) نہایت المحتاج ۱/۳۳۴، شرح المصنف علی المحتاج ۳/۳۳۴-۳۳۵، ورجعت

= ۵۳۸، المصنف، المصنف ۱۲۲-۱۲۳، الاشیاء والنظار لابن قیم  
۱۶۹، طبع المصنف، المصنف ۳/۳۵۳، ابن قدامہ ۳/۳۳۲،  
فتح القدیر ۳/۱۵۹، طبع الامیر، المصنف ۳/۱۲۶، المصنف لابن قدامہ  
۲۵۱-۲۵۰۔

(۱) کسی الطالب ۳/۵۳۳-۵۳۴، الفتاویٰ الہدیہ ۲/۴۷-۴۸، الفتاویٰ  
النجفیہ، المصنف ۱/۵۷۳، الاشیاء والنظار لابن قیم ۱۶۹، المصنف  
لابن قدامہ ۵/۳۳۴، طبع المصنف۔

ہوتا ہے جیسے مکان کا ایک کمرہ<sup>(۱)</sup>۔

گھر خواہی سے بنا ہوا اینٹ اور گار اور پتھر سے یا لکڑی سے  
بنایا یا اون سے یا پتھریں یا بال سے یا کھال سے بنایا ہو، اور  
مختلف نوٹ کے ٹیموں سے گھر، گھوٹ کے سے "بیت" کا لفظ  
بولا جاتا ہے<sup>(۲)</sup>۔

اس کا اصطلاحی معنی لغوی معنی سے الگ نہیں ہے۔

## بیت

تعریف:

۱- لغت میں "بیت" کا ایک معنی گھر ہے، گھر وہ ہے جس کی دیوار اور  
چھت ہو خواہ اس میں کوئی رہنے والا نہ ہو، اس لفظ کا اطلاق غلیٹ کے  
گھر پر بھی ہوتا ہے، "بیت" کی جمع "بیات" اور "بیوت" آتی ہے۔

"بیت" کا اطلاق محل پر بھی ہوتا ہے، اسی معنی میں حضرت جبریل  
علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: "بشروا علیہ بیت  
فی البیت من لصب"<sup>(۱)</sup> (حضرت خدیجہؓ کو جنت میں موتی کے  
ایک محل کی خوش خبری، وہ بیتجی، لسان العرب میں ہے: یعنی انہیں  
ایک جوت و موتی سے ہے گھر کی خوش خبری، بیتجی)۔

لفظ "بیت" مسجد کے لئے بھی بولتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:  
"فی بیوت ادن اللہ ان ترفع"<sup>(۲)</sup> ((۱۰))، یہ گھر میں ہیں  
جن کے لئے اللہ نے اجازت دی ہے کہ انہیں بلند کیا جائے۔

زجاج نے کہا: اس سے مراد مساجد ہیں<sup>(۳)</sup>۔

"بیت" کبھی مستقل ہوتا ہے، "کبھی کسی مستقل مسکن کا ایک حصہ۔

(۱) حدیث: "بشروا علیہ بیت" کی روایت بخاری (صحیح ۱۱۵۳ طبع  
مستقیم) اور مسلم (۸۸۳۳ طبع بحسن الباقی) نے کی ہے الفاظ بخاری  
کے ہیں۔

(۲) سورہ نور ۳۶۔

(۳) لسان العرب، المصباح الحیر، العربی فی ترتیب العربیہ الکلیات لابن ابقاء  
۱/ ۳۳۳ ۲۱۲ محوڑے معروف کے ساتھ۔

متعلقہ الفاظ:

الف-دار:

۲- دار لغت میں اس کا نام ہے جو بیوت، منازل اور غیر مستطیل صحن  
پر مشتمل ہو، "دار" کا لفظ مکان اور خالی حصہ دونوں کو شامل ہوتا ہے۔  
بیت اور دار کے درمیان فرق یہ ہے کہ "دار" بیوت اور منازل پر  
مشتمل ہوتا ہے<sup>(۳)</sup>۔

ب-منزل:

۳- منزل لغت میں نزول (اترنے) کی جگہ کا نام ہے، کچھ جگہوں کا  
عرف یہ ہے کہ منزل وہ ہے جس میں بیوت، چھت، صحن اور مطبخ ہو  
جس آبی اپنے بال بچوں کے ساتھ رہتا ہے<sup>(۴)</sup>۔

"منزل" دار سے چھٹا اور بیت سے بڑا ہوتا ہے، منزل میں کم از  
کم دو یا تین بیت ہوتے ہیں۔

ان الفاظ کے معانی کے سلسلہ میں لگ بگ حقائق اور زمانوں

(۱) الموطا للسرخی ۱۶۰/۸-۱۶۱ طبع اتحاد۔

(۲) روح المعانی ۳۰/۱ طبع المکتب الاسلامی۔

(۳) الکلیات لابن ابقاء ۱/ ۳۳۳ ۲۱۲ لسان العرب، المصباح الحیر، ۱/ ۳۳۳  
۱۶۰/۸۔

(۴) الکلیات لابن ابقاء ۱/ ۳۳۳ لسان العرب، المصباح الحیر، ۱/ ۳۳۳۔



## بیت ۷-۸

فی کل شریکۃ لم تقسم، ربيعة، لو حانظ (۱) (نبی)  
نے ہر اس شریک میں شفعہ کا فیصلہ فرمایا جس کی تقسیم نہ ہوئی  
ہو، وہ زمین ہو یا باغ (۲)، اور اس میں عمارت بھی داخل ہوگی، یہ  
جمہور متا کا مسلک ہے (۳)۔

خیر کے ر ایک شریک اور پڑوسی کو مملوک زمین کے ضمن میں  
شفعہ حاصل ہوگا، اور یہ اس وقت ہوگا جب شفعہ کی شرطیں پائی  
جائیں (۴) تفصیل اصطلاح "شفعہ" میں ہے۔

د- اجارہ:

۸- گھر کے کرایہ کے معاملہ کا مقصود چونکہ گھر کی منفعت کو یک متعین  
مدت کے لئے فروخت کر دینا ہے، تو منفعت کے اندر بھی وہ شرط ہوگی  
جو عقد بیع کے اندر بیع کے لئے شرط ہے، اور وہ یہ ہے کہ اس منفعت  
سے انتفاع میں کوئی شرعی رکاوٹ نہ ہو، مثلاً یہ کہ وہ حرام ہو جیسے  
شراب، آلات ہوا، رخت، برکاء و شت۔

پس جمہور متا کے ر ایک ما جاز مقصد کے سے گھر کو کرایہ پر  
دینا جائز نہیں ہے، مثلاً کرایہ پر لیے، الا اس کو شراب نوشی یا جو کھینے کی  
جگہ بنانا چاہتا ہو یا اس کو لیکس یا مندر، وغیرہ بنانا چاہتا ہو، اور کسی  
صورت میں نہ تے حرام ہوگا جس طرح نہ تے دینا بھی حرام  
ہوگا، اس لئے کہ اس میں معصیت پر عادت ہے (۵)۔

(۱) حدیث: "مساواة الشريكة في كل" کی روایت مسلم (۳۹/۳) طبع  
عمیسی المابلی الجلی (۱) نے کیا ہے۔

(۲) جامعہ الرسولي ۳/۲۷۳ اور اس کے بعد کے صفحات، مفتی الکتاب  
۱۹۶۲ء، ۲۹۷ء، ۲۹۸ء، ۳۸۸ء، ۳۸۹ء، مفتی ابن قدامہ ۸۰/۵،  
۸۵، نیل الاوطار شرح مفتی واخبارہ ۸۰/۵، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴



گھروں کے اندر جھانکنا بھی حرام ہے، نبی ﷺ کا ارشاد ہے: "لو أن امرؤاً اطلع عليك بغير إذن، فحدفته بحصاة لفساد عيه لم يكن عليك حرج" (۱) (اگر کوئی شخص تمہارے گھر میں بغیر اجازت جھانکے، تو تم اسے تھپکے مار کر اس کی سنگت پھوڑ دو تو تم پر کوئی باز پرس نہیں ہے)۔

گھر میں داخل ہونے کی مباحث:

۱۱- اللہ تعالیٰ نے یہ آیت گھر میں بغیر اجازت داخل ہونا مباح قرار دیا ہے جس میں کوئی نہیں رہتا ہو، ارشاد ہے: "ليس عليكم حرج أن تدخلوا بيوتاً غير مسكونة لعلها منافع لكم والله يغفم ما قبلون وما تكتفون" (۲) (تم پر کوئی گناہ اس میں نہیں ہے کہ تم ان مکانات میں داخل ہو جاؤ (جن میں) کوئی رہتا نہ ہو) اور ان میں تمہارا کچھ سامان ہو اور اللہ جانتا ہے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو، کیونکہ اجازت طلب کرنے کی سلت یہ تھی کہ حرمت پر نظر پڑ جانے کا اندیشہ تھا، تو جب یہ سلت نہیں رہی تو حکم بھی نہیں رہا (۳)۔

تفصیل کے لئے دیکھئے: "مسند ان"۔

عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ اپنے گھر میں کسی کو گھومنے کی اجازت دے جب تک شوہر سے اجازت نہ لے لے، یہ سلت سے ظن

(۱) حدیث ۳۱۰۰، لو أن امرؤاً... کی روایت بخاری (طبع ۱۲/۳۳ طبع ۱۹۹۳) اور مسلم (۱۶۹۹/۳ طبع عیسیٰ المابلی) نے کی ہے، لفظ بخاری کے ہیں۔

(۲) سورہ نور ۲۹۔

(۳) آیت میں وارد لفظ حلال سے مراد تمام قسم کا اتفاق ہے اس لئے کہ داخل ہونے والا اپنے کسی اتفاق کے لئے داخل ہوگا، بیعت غیر مسکونہ سے مراد ظہر کے لئے مدرسہ، محل، مکان، اجتماع اور وہ جگہ ہے جہاں اس سے اس مقصد کے لئے چلایا جاتا ہے (تعبیر اقرطبی ۲/۳۳۰)۔

لوگوں کو گھروں سے لطف و نرم حاصل کرنے کا اندر کی طور پر مالک بنایا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْذِنُوا، وَسَلَّمُوا عَلَى أَهْلِهَا، دَنْتُمْ حَيْرَ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" (۱) (اے ایمان والو تم اپنے (خاص) گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل مت ہو جب تک کہ اجازت حاصل نہ کرو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو تمہارے حق میں یہی بہتر ہے تاکہ تم خیال رکھو)۔

فقہاء نے جنگ کی حالت کو اس حکم سے مستثنیٰ رکھا ہے، لہذا ایسے گھر میں داخل ہونا جائز ہے جہاں سے دشمن سامنے ہو جاتا ہو، مجاہدین یہ گھر میں داخل ہو سکتے ہیں تاکہ وہاں دشمن سے مقابلہ کریں (۲)۔ یہی حکم اس صورت میں بھی ہے جب ظلم یا ظن غائب ہو کہ اس گھر میں نسب و بطور موجود ہے چنانچہ امام یا اس کے نائب کے لئے جائز ہے کہ نسب و یوں کے گھر پر چھاپہ ماریں، نصرت عمرؓ نے ایک لوحہ کرنے والی عورت کے گھر پر چھاپہ مارا اور اس کو درود سے مارا یہاں تک کہ اس کا وہ پڑ گیا، نصرت عمرؓ سے اس سلسلہ میں پوچھا گیا تو کہا کہ کسی عورت کے لئے حرمت نہیں ہے، یعنی اس لئے کہ وہ حرام کام میں مشغول ہے (۳) اور وہ باندیوں کے حکم میں ہوگئی، حضرت عمرؓ نے گھر کی حرمتوں کو توڑنے پر تعزیری سزا جاری فرمائی، یہ تھا ایسے شخص کے ساتھ ہو جو رات کی تاریکی کے بعد دوسرے کے گھر میں کپڑے میں لپیٹا لپیٹا پایا گیا تو حضرت عمرؓ نے سو کوڑے مارے (۴)۔

جس طرح بغیر اجازت گھروں میں داخل ہونا حرام ہے اسی طرح

(۱) سورہ نور ۲۹، تعبیر اقرطبی ۲/۲۱۳-۲۱۴۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ۵/۱۲۶، اسلم المداک ۳/۵۳-۵۵ طبع عیسیٰ بنی مصر۔

(۳) حاشیہ ابن ماجہ ۳/۱۸۰-۱۸۱۔

(۴) مصنف حدیث ۲۰۱۷۔

ہو تو یہ دعا پڑھے: ”اللہم بقی أسألك خیر المولح وخیر المخرج باسم اللہ ولجنا، وباسم اللہ خوجنا، وعسی اللہ ربنا توکلا“ (۱) (اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بہتر داخل ہونا اور بہتر نکلنا۔ اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے ہم نکلے، اور اپنے رب اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا) پھر پ گھر والوں کو مامم کرے۔

### گھر میں مرد اور عورت کی فرض نماز:

۱۳- فقہاء کا اتفاق ہے کہ گھر میں مرد اور عورت کے لئے فرض نماز کی ادائیگی درست ہے، اور حنابلہ کا مذہب یہ ہے کہ مرد و عورت کی نماز میں گھر میں پڑھے تو اس کی نماز ہو جائے گی، لیکن وہ گنہ گار ہوگا، اس نے کہ حنابلہ کے نزدیک جماعت کی نماز مرد و عورت رکتوں کے لئے لوگوں پر واجب ہے۔

شافعیہ کی رائے ہے کہ جماعت فرض کنایہ ہے، مانکہ یہ درحقیق کے نزدیک جماعت سنت مکتدہ ہے، لیکن فقہائے مذہب کا اتفاق ہے کہ جماعت نماز کی صحت کے لئے شرط نہیں ہے، صرف حنابلہ میں سے ان میں قائل اس سے مستثنیٰ ہے۔

فقہاء کا اتفاق ہے کہ مسجد میں جماعت سے ماہر گھر میں تہ نماز سے افضل ہے، اس لئے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صلاة الجماعة افضل من صلاة أحدکم وحده بخمسين وعشرين درجة“ (۲) (جماعت کی نماز

مطلب ہو کہ جائز ضرورت کی وجہ سے شوم اس بات سے راضی ہوگا) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: ”لا یحل للمراہ ان یصوم ورویجھا شاهد إلا یأذنه، ولا تلذی فی بیتہ إلا یأذنه“ (۳) (کسی عورت کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ روزہ رکھے اور اس کا شوم موجود ہو جب تک کہ اس سے اجازت نہ لے لے، اور نہ شوم کی جارت کے بغیر اس کے گھر میں ہی کوآنے کی اجازت دے)۔

### سپنے گھر میں داخل ہونے اور اس سے نکلنے کی دعا:

۱۴- رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے آداب میں سے گھر میں داخل ہوتے وقت و گھر سے نکلنے وقت دعا پڑھنا ہے۔

چنانچہ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے گھر سے باہر نکلتے تو یہ دعا پڑھتے: ”باسم اللہ ونوکلک علی اللہ اللہم انی أعوذ بک ان أصل، أو أصل أو أزل أو أدل أو اظلم أو اظلم أو اجہل أو یجہل علی“ (۴) (شروع اللہ کے نام سے، میں سے اللہ پر بھروسہ کیا، اے اللہ میں آپ کی پادشاهیت میں ہوں اس سے کہ میں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں، یا پھسل جاؤں یا پھسلایا جاؤں، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا جہالت کا کام کروں یا میرے ساتھ جہالت و نادانی کا معاملہ کیا جائے)۔

گھر میں داخل ہونے کی دعا حضرت ابو مالک اشعرؓ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص اپنے گھر میں داخل

(۱) مطالبہ حق، ۲۵۸/۵، شرح فقہ الفقہ ۳۰۷/۳۔

(۲) حدیث: ”لا یحل للمراہ...“ کی روایت بخاری (صحیح ۲۹۵/۹ طبع انتقادی) کے کی ہے۔

(۳) حدیث: ”کان ادا عرج...“ کی روایت ابو داؤد (۳۲۷/۵) طبع عزت عید دہاسی (اور ترمذی (۳۹۰/۵) طبع مصطفیٰ لمبانی) کے کی ہے ورنہ مذکور کے کہا ہے کہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۱) حدیث: ”اذا ولج...“ کی روایت ابو داؤد (۳۲۸/۵) طبع عید دہاسی کے ہے اس کی سند میں شرح ابن عیسیٰ و ترمذی و دیگر روایات حدیث ابو مالک کے درمیان اختلاف ہے لہذا حدیث ضعیف ہے دیکھئے تہذیب الفقہاء (۳۲۹/۳۲۸/۳) طبع دارصادر۔

(۲) حدیث: ”صلاة الجماعة...“ کی روایت بخاری (صحیح ۱۳۱/۲) طبع انتقادی اور مسلم (۳۲۹/۱) طبع مجلس کے کی ہے الفاظ مسلم کے ہیں۔

تہ نماز سے بچیں گنا افضل ہے) اور ایک روایت ہے: ”سبع وعشرین درجة“ (ساتتیس درجہ افضل ہے)۔

عورتوں کے حق میں گھر ہی میں نماز افضل ہے، اس لئے کہ حضرت ام سلمہ کی مرفوع حدیث ہے: ”خیر مساجد النساء فہر بیوتہن“<sup>(۱)</sup> (عورتوں کی سب سے بہتر مسجد ان کے گھروں کا اندرون ہے) اور حضرت عبداللہ بن مسعود کی حدیث ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”صلاة المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرة، و صلاتها فی محلة علیها الفصل من صلاتها فی بیتها“<sup>(۲)</sup> (گھر میں عورت کی نماز گھر میں نماز سے افضل ہے، اور گوشہ میں نماز گھر میں نماز سے افضل ہے)۔ اور حضرت ام حمید ساعدیہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں ”پ“ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قد علمت و صلاتک فی بیتک خیر لک من صلاتک فی حجرة، و صلاتک فی حجرة خیر لک من صلاتک فی دارک، و صلاتک فی دارک خیر لک من صلاتک فی مسجد قومک، و صلاتک فی مسجد قومک خیر لک من صلاتک فی جماعة“<sup>(۳)</sup> (مجھے معلوم

ہے کہ خوابگاہ میں تمہاری نماز گھر میں نماز سے بہتر ہے، اور گھر میں تمہاری نماز مکان میں تمہاری نماز سے بہتر ہے، اور مکان میں تمہاری نماز اپنی قوم کی مسجد میں تمہاری نماز سے بہتر ہے، اور اپنی قوم کی مسجد میں تمہاری نماز جامع مسجد میں تمہاری نماز سے بہتر ہے)۔

نام نہادی کہتے ہیں: شہر کے لئے منتخب ہے۔ پٹی بڑی کو مسجد کی جماعت میں شرکت کی اجازت دے۔ اس سے کہ حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”لا تسمعوا اماء اللہ مساجد اللہ، ولكن لیحرجن وھن تملات“<sup>(۱)</sup> (اللہ کی بندہ یوں کو اللہ کے گھروں سے مت روکو، لیکن وہ اس طرح باہر نہیں کہ وہ خوشبو رکھ کئے ہوئی ہوں)، اور حضرت ابن عمرؓ کی مرفوع حدیث ہے: ”إذا استأذنکم نساؤکم بالبعث الی المسجد فاذنوا لھن“<sup>(۲)</sup> (جب تم سے تمہاری عورتیں رات میں مسجد جانے کی اجازت چاہیں تو انہیں اجازت دے دو)۔

لیکن اگر عورت کے گھر سے باہر نکلنے اور جماعت میں شامل ہونے سے قہر پیدا ہوتا ہو تو مسجد کی جماعت میں شامل ہونا عورت کے لئے حرام ہوگا، رشوہر کو اس سے روکنے کا اختیار ہوگا اور اس پر اسے گناہ نہیں ہوگا، حدیث میں وارد عورت کو روکنے کی ممانعت کو خبیثہ کی پر محمول کیا گیا ہے، اس لئے کہ گھر میں رہنے کا عورت پر شوہر کا حق واجب ہے تو اس واجب کو وہ فضیلت کے لئے ترک نہیں کرے گی<sup>(۳)</sup>۔

(۱) حدیث حضرت ام سلمہؓ صحیح مساجد النساء - ”کی روایت احمد (۲۹۷/۱) طبع (۱۹۷۱ء) نے کی ہے مبنیٰ علی فیض میں وہی سے نقل کیا ہے نہیں نے فرمایا کہ اس کی سند کو ٹھیک ہے (فیض القدیر ۳/۲۹۷ طبع مکتبہ الجارید)۔  
(۲) حدیث ”صلاة المرأة فی بیتها“ - ”کی روایت ابو داؤد (۳۸۳/۱) طبع حیدرآباد کے کی ہے نووی نے المجموع میں کہا ابو داؤد نے مسلم کی شرط پر صحیح سند سے اس کو روایت کیا ہے (۱۹۸/۳ طبع دارالاحیاء التراث العربیہ)۔  
(۳) حدیث ”ام حمیدہ“ - ”کی روایت احمد (۳۷۱/۱) طبع (۱۹۷۱ء) نے کی ہے اور ابن حجر نے اس کو حسن بتایا ہے جیسا کہ ثل لاوطار (۳/۱۶۱) طبع دارالکتب الخیر ہے۔

(۱) حدیث ”لا تسمعوا اماء اللہ“ - ”کی روایت ابو داؤد (۳۸۱/۱) طبع عیسیٰ الخلی نے کی ہے اور نووی نے المجموع (۱۹۹/۳) طبع دارالاحیاء التراث العربیہ میں کہا کہ اس کی سند صحیح کی شرط پہنچ ہے۔  
(۲) حدیث ”إذا استأذنکم نساؤکم“ - ”کی روایت بخاری (۳۳۷/۲) طبع (۱۹۷۱ء) اور مسلم (۳۲۷/۱) طبع عیسیٰ الخلی نے کی ہے۔  
(۳) روایت طحاہن ۳۳۱، شرح البخاری ۲۲۳، ذخیرہ ۵، شافعی ۵۵۵، المجموع ۵۵۵، ۱۸۹، ۱۹۹۔



گھر میں غل نماز:

۱۴- گھر میں غل نمازیں پڑھنا مسنون ہے (۱)۔

حضرت زید بن ثابتؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "صلوا ایہا الناس فی بیوتکم، فإن أفضل صلاة الموء فی بیتہ إلا المكتوبة" (۲) (لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو، انسان کی سب سے افضل نماز اس کے گھر کے اندر کی ہے، سوائے فرض نمازوں کے)۔

گھر میں غل نماز کی افضلیت کی وجہ یہ ہے کہ گھر کی نماز اخلاص سے زیادہ قریب اور ریا و دکھاوے سے دور ہوتی ہے، اس لئے کہ اس میں عمل صالح کو پوشیدہ رکھا جاتا ہے جو عمل صالح کا اعلان کرنے سے افضل ہے۔

گھر میں نوافل ادا کرنے کی ایک ملت ارشاد نبوی ﷺ میں اس طرح آئی ہے: "اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم، ولا تتعلموها قہوراً" (۳) (اپنی کچھ نمازیں اپنے گھروں میں پڑھو اور آئیں قبرستان نہ بناؤ) تو جس گھر میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا اور جس میں نماز نہیں پڑھی جاتی وہ گھر وہ ان قبر کی طرح ہے، اس لئے یہ نیکی بات ہے کہ انسان اپنی نماز کا ایک حصہ اپنے گھر میں ادا کرے تاکہ گھر کو اللہ کے ذکر اور تقرب سے آباد رکھے، یہ مفہوم حضرت جابرؓ کی حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إذا قضی أحدکم الصلاة فی مسجده، فلیجعل لیبتہ بصلیہا من

(۱) المجموع ۳۸، ص ۳۰

(۲) حدیث: "صلوا ایہا الناس..." کی روایت بخاری (التح ۲۱۳ ص ۲۱۳ طبع مترجم) نے کی ہے دیکھئے: انبی لابن قدامہ ۳۱، ص ۳۱۔

(۳) حدیث: "اجعلوا فی بیوتکم..." کی روایت بخاری (التح ۲۱۳ ص ۲۱۳ طبع مترجم) اور مسلم (۵۳۸ ص ۵۳۸ طبع ابن ابی الجلیس) نے کی ہے۔

صلاۃ، فإن اللہ جاعل فی بیتہ من صلاتہ خیراً" (۱) (جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز پوری کر لے تو اپنی نماز کا ایک حصہ اپنے گھر کے لئے رکھے، اللہ تعالیٰ اس کی نماز کی وجہ سے اس کے گھر میں خیر فرمائے گا)۔

گھر میں اعتکاف:

۱۵- اعتکاف کا اتفاق ہے کہ مرد کے لئے اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے، یعنی گھر کی وہ جگہ جو نماز کے لئے تیار و محل حدہ کرنا فی ہو۔

مالک، شافعیہ اور حنابلہ کی رائے ہے کہ عورت کے لئے بھی اسی طرح اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف جائز نہیں ہے، ان حضرات کا استدلال حضرت ابن عباسؓ کی حدیث سے ہے: "سئل عن امرأة جعلت علیہا - نبي بذوت - أن تعتکف فی مسجد بیتہا، فقال: بدعة، وأنقص الأعمال إلى اللہ البدع، فلا اعتکاف إلا فی مسجد تقام فیہ الصلاة" (ان سے یک یک خاتون کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کی نہ رہائی تھی تو آپؐ نے فرمایا: یہ بدعت ہے، اور اللہ کو سب سے ریا و ما پسند یہ عمل بدعات ہیں، لہذا اعتکاف صرف اسی مسجد میں ہونا جس میں مارتقام کی جاتی ہے)، اور اس لئے بھی کہ گھر کی مسجد حقیقتاً رحماً مسجد نہیں ہے۔

اور اگر ایسا جائز ہوتا تو امہات المؤمنین سے یوں جواز کے سے ایک بار ہی یہی ایسا یا ہوتا۔

حنفی کے نزدیک عورت کے لئے اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف

(۱) حدیث: "إذا قضی" کی روایت مسلم (۵۳۸ ص ۵۳۸ طبع ابن الجلیس) نے کی ہے۔

## البیت الحرام

کرنا جائز ہے، اس لئے کہ عورت کے حق میں اعتکاف کی جگہ یہی ہے جہاں اس کی نماز افضل ہے، جیسا کہ مرد کے حق میں یہ بات ہے، اور عورت کی افضل نماز اس کے گھر کی مسجد میں ہے، لہذا اعتکاف کی جگہ بھی اس کے گھر کی مسجد ہوئی، جیسا کہ فقہاء حنفیہ نے یہ بھی کہا کہ عورت کے لئے گھر میں اعتکاف کی جگہ سے باہر گھر میں ہی نکلتا جا رہا نہیں ہے، جیسا کہ حسن کی روایت میں ہے (۱)۔

تعریف:

۱- "البیت الحرام" کا اطلاق کعبہ پر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو "البیت الحرام" کہا ہے، ارشاد ہے: "جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ لِقَوْمٍ يُذَكِّرُونَ" (اللہ نے کعبہ کے مقدس گھر کو قافلوں کے باقی رہنے کا یاد دہانہ کر دیا ہے)۔

کعبہ کو اس کی عظمت و شرف کے اظہار کے لئے "بیت اللہ" بھی کہا جاتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَوَهَبْنَا لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِنَا الْإِسْمَ الْأَعْظَمَ لِلَّهِ مِثْلَ الدُّنْيَا اثْنَيْ عَشَرَ مِثَالًا" (۲) (میرے گھر کو پاک رکھنا وہ فرائض کرنے والوں اور قیام رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے)۔

اطلاق مسجد حرام، حرم مکہ، اس کے رد کے لئے منقولات تک پہنچتا ہے جن کے منکرات معترف ہیں (۳)۔

گھر میں رہنے کی قسم کا حکم:

۱۶- کسی نے قسم کھانی کہ گھر میں نہیں رہے گا۔ اس کی کوئی نیت نہیں ہے، پھر وہ بالوں کے گھر یا کیمپ یا خیمہ میں رہتا ہے تو اس قسم کھانے والا شخص شہر میں کاربہ ہے تو وہ حائث نہیں ہوگا، اور اگر قسم کھانے والا یہاں دکانوں کا رہنے والا ہے تو حائث ہو جائے گا، اس سے کہ بیت (گھر) اس جگہ قائم ہے جہاں رات گزاری جاتی ہے، درمیان میں قسم کھانے والے شخص کے عرفی مقصود سے بہت ہوتی ہے، اور یہاں کے رہنے والے بال کے بنے گھر میں رہتے ہیں، تو اگر قسم کھانے والا شخص دیہاتی ہو تو حائث ہو جائے گا، نہ خلاف اس کے کہ قسم کھانے والا شخص شہری ہو (کہ وہ حائث نہیں ہوگا) (۴)۔



(۱) سورۃ مائدہ ۹۷۔

(۲) سورۃ حج ۲۶۔

(۳) القرطبی ۱۰۲/۸، تفسیر آئینۃ الیقین ۱/۲۸، دستور العلماء ۳۰۷-۳۱، اعلام الساجد للرحمۃ رحمہ ۵۹۵۸، تفسیر القرطبی ۱۳/۱۳ اور اس کے بعد کے صفحات، تفسیر آئینۃ الیقین ۱/۲۸، (سورۃ آل عمران ۱۷۸، الاحکام السلطانیۃ للامور دہلی ۱۵۷، ۱۵۸)۔

(۴) فتح القدیر ۴/۲۰۹، شرح المیزان ۲۵/۱، المجموع ۸۰/۱، کشاف القناع ۳/۵۵۳۔

۲۔ مہر طبرستان ۱۷/۸، رد المحتار "مسائل"۔

جہاں حکم:

۲- امیت الحرام زمین میں اللہ کی عبادت کے لئے بنائی جانے والی پہلی مسجد ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "إِن أَوَّل بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ" (سب سے پہلا مکان جو لوگوں کے لئے وضع کیا گیا وہ وہ ہے جو مکہ میں ہے) (سب کے لئے) (مکہ) (اللاہ و سارے جہاں کے لئے) (نما ہے)۔

حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زمین پر بنائی جانے والی پہلی مسجد کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مسجد حرام" (۱)۔

کعبہ اور مسجد حرام کے احکام کے لئے دیکھئے: اصطلاح "کعبہ" اور "مسجد حرام"۔

## بیت الزوجیہ

تعریف:

۱- "بیت" لغت میں گھر کو کہتے ہیں، "بیت الزوجیہ" آدمی کا گھر (۱)۔

"بیت الزوجیہ" ایسا متعین افراد کی مقام ہے جو دیوی کے سے مخصوص ہو، جس میں شہ کے باشندوں نے "خانہ" میں سے کوئی اور شخص نہ رہتا ہو، گھر کا اپنا مخصوص دروازہ ہو، اور دیگر گھریلو سہولیات ہوں خواہ بیت کے اندر ہوں یا دار کے اندر، اور ان میں کسی دوسرے فرد کی شرکت بیوی کی رضامندی کے بغیر نہ ہو (۲)، یہ شرط غریب لوگوں میں نہیں ہے جو بعض گھریلو سہولیات میں مشہک ہوتے ہیں (۳)۔

## بیت الخلاء

بیوی کی رہائش میں ملحوظ امور:

۲- حنفی کی فقہی پرارے (۴)، حنبلی کی پرارے (۵)، یہی شافعی کی

دیکھئے "فتاویٰ ابن قیم"۔

(۱) لسان العرب، المصباح المہر، المغرب، مادۃ "بیت"۔

(۲) بیت الزوجیہ، بعض قوانین میں اس کے لئے "بیت الطاہر" کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۶۶۴-۶۶۳ طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت، مصر علی قرب المساک ۲/۳۳۳، ۵۰۷، ۵۰۸۔

(۴) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۶۶۴، ۶۶۳ طبع دار احیاء التراث العربی، بیروت، مصر علی قرب المساک ۲/۳۳۳، ۵۰۷، ۵۰۸۔

(۵) انہی وابن قدامہ ۵/۵۶۹ طبع مطبعہ المیوس عہد، شافعی القناع ۲/۶۰۷ طبع مکتبۃ المصنف دار احیاء التراث العربی، بیروت، مصر علی قرب المساک ۲/۳۳۳، ۵۰۷، ۵۰۸۔

(۶) سورۃ مائدہ، ۹۶۔

(۷) حدیث حضرت ابو ذرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ

مکہ میں پہلی مسجد کونسی ہے؟ (مسلم ۵/۳۷۰ طبع المکتبۃ، بیروت، مصر علی قرب المساک ۲/۳۳۳، ۵۰۷، ۵۰۸۔)

### بیت الزہدیت ۳

عموماً عورت کی حالت کے نمایاں ہو اس لئے کہ وہ سماں زندگی ہے  
خولو مکان ہو یا کمرہ ہو یا کچھ اور (۱)۔

خفیہ کی خام روایت یہ ہے کہ صرف شوہر کی حیثیت کا اعتبار یہ  
جائے گا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے: ”اَسْكُنُوا مِنْ حَيْثُ  
سَكَنْتُمْ مِنْ وَجْدِكُمْ“ (۲) (ان (مطلعات) کو اپنی حیثیت کے  
موافق رہنے کا مکان دو جہاں تم رہتے ہو)، اس آیت میں خطاب  
شوہروں سے ہے حنفیہ میں سے علماء کی بڑی تعداد اسی کی قائل ہے،  
اور امام محمد نے اسی کی سراست کی ہے (۳)۔

ثانیہ کا تیسرا قول بھی یہی ہے کہ بیوی کا گھر شوہر کی مالی  
وسعت، تنگی اور متوسط حالت کے اعتبار سے ہوگا جس طرح نفقہ میں  
ہوتا ہے (۴)۔

بیوی کے گھر کے لئے شرط:

۳- فقہاء کی رائے ہے کہ (۵) بیوی کے گھر میں مندرجہ ذیل امور کی  
رعایت کی جائے گی:

(۱) شرح منہاج الطالبین و جامعہ فقہیہ بیروت ۳/ ۲۳ طبع مکتبہ المصنوع  
الکتاب ۱۸۶۷ء طبع المکتب الاسلامی المبرک۔

(۲) سورہ طہ: ۶۱۔

(۳) ابن ماجہ ۲/ ۶۶۲-۶۶۳، فتح القدیر ۳/ ۲۳۵، ۲۰۷۔

(۴) المہذب ۲/ ۱۳۳ دارالمعرفہ۔

(۵) رد المحتار علی الدر المختار ۲/ ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹

### بیت الزہدیت ۳

ایک شوہر کے بے شعور بچے کے علاوہ شوہر کے دوسرے افراد خاندان سے خالی ہو، اس لئے کہ بیوی کو اپنے مخصوص گھر میں دوسرے کی شرکت سے ضرور پہنچے گا، نیز اسے اپنے سامانوں کے تین اطمینان نہیں ہوگا، ورنہ دوسروں کی شرکت اس کے لئے اپنے شوہر کے ساتھ رہنے پہنچنے میں رکاوٹ بنے گی، "بیت الزہدیت" (بیوی کے خصوصی گھر) کے تحقق سے اس سے پرہیز، اتفاق ہے۔

بہن وہ مکاں جس میں بیوی کا مخصوص گھر بھی واقع ہے۔ اس مکاں میں شوہر کے قارب شوہر کی دوسری بیویاں رہتی ہوں اور یہ بیوی ان کے ساتھ رہنے پر راضی نہ ہو تو فقہائے حنفیہ کہتے ہیں کہ اگر مکان کے اندر بیوی کا ایسا علاحدہ گھر ہو جس کو بند کرے اور وہ مرد اور اس گھر کے ساتھ دیگر سہولیات فراہم ہوں تو ایسا گھر بیوی کے لئے کافی ہوگا، اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایسی صورت میں مکان کے بقیہ حصہ میں شوہر کے قارب کے رہنے پر بیوی کو اعتراض کا حق نہیں ہوگا، بشرطیکہ ان میں سے کوئی فرد بیوی کو اپنے اندر نہ چھوڑتا ہو، فقہاء حنفیہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ ایسی صورت میں شوہر اپنی دوسری بیوی کو بھی اس مکان میں رکھ سکتا ہے بشرطیکہ سہولیات (یعنی بہن) متناظرانہ غسل خاندان وغیرہ) مشترک نہ ہوں، یہ نکتہ یہ سہولیات ہی بتا کر ہے۔

سب جہتی ہیں (۱)۔

نافعی مسک بھی فی جہد یہی ہے (۲)۔

مجلس حنفیہ کا یک قول جسے ابن عابدین نے پسند لیا ہے، یہ ہے کہ برتہ اور کم رتہ بیوی کے درمیان فرق کیا جائے گا، وہی حیثیت اور مالہ بیوی کو تو پورا مکاں علاحدہ دینا ہوگا، لیکن متوسط حیثیت کی بیوی کے لئے مکان کا ایک گھر کافی ہوگا (۳)۔

مالکیہ نے اس کی تحصیل ذکر کی ہے، وہ اسی جیسی ہے، جیسا کہ صاحب المشرع الکبیر نے اس کی صراحت کی ہے، وہ کہتے ہیں: بیوی کو حق ہے کہ شوہر کے قارب مثلاً شوہر کے والدین کے ساتھ ایک مکان میں رہنے سے انکار کر دے، اس لئے کہ ایک ساتھ رہنے میں شوہر کے قارب بیوی کی حالت سے آگاہ ہوں گے جس سے بیوی کو ضرر ہوگا، لیکن کم رتہ بیوی ان کے ساتھ رہنے سے انکار کرنے کا حق نہیں رکھتی ہے، اسی طرح اگر ذی حیثیت بیوی پر شوہر کے گھر والوں نے اپنے ساتھ رہنے کی شرط لگا رکھی ہو تو اسے بھی انکار کا حق نہیں ہوگا، لیکن یہ اس صورت میں ہے جب اس قارب کی نظر بیوی کی پوشیدہ چیزوں (ستر وغیرہ) پر نہیں پڑتی ہو، مالکیہ نے یہ بھی صراحت کی ہے کہ شوہر اس کے ساتھ دوسری بیوی سے پتی چھوٹی اولاد کو رکھ سکتا ہے، اس صورت میں کہ بیوی کو بوقت دخول اس بچہ کا علم ہو یا اس بچہ کی پرورش کرنے والا اس کے باپ کے علاوہ کوئی نہ ہو تو وہ بیوی کو بوقت دخول بچہ کا علم نہ ہو (۴)۔

حنابلہ کہتے ہیں: اگر شوہر نے اپنی دو بیویوں کو یک مکان میں سمجھ لیا، ہر ایک کو علاحدہ گھر میں، تو یہ درست ہے بشرطیکہ ان میں سے ایک کا گھر اس جیسی عورتوں کی رہائش کے مثل ہو، اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر اس جیسی عورت کی رہائش کے لئے پورا مستقل مکان ہوتا ہو تو شوہر نہ پرہیز کرے، بلکہ ایسا کرے گا (۵)۔

شوہر یا بیوی کا خا نام خود اور خا نام بیوی کی جانب سے ہو یا شوہر کی جانب سے، مکان میں رہتا ہے، اس سے کہ اس کا نفقہ شوہر پر واجب ہے، اور خا نام ایسا ہی فرہم ہوتا ہے جس کے سے بیوی کو دلچسپ جاز ہے جیسے کہ آراء عورت (۶)۔

(۱) المشرع الکبیر ص ۵۱۲، ۵۱۳۔

(۲) المغنی ۲/۲۶۷، ۲۶۸، کتاب النکاح ۵/۱۹۷۔

(۳) حاشیہ ابن عابدین ۲/۶۵۳-۶۵۵، شرح فتح القدر ۳/۱۹۹، ۲۰۱، حاشیہ

(۴) رد المحتار ۲/۱۴۳۔

(۵) فہمۃ المسیح ۲/۵۷۳۔

(۶) رد المحتار ۲/۶۶۳۔

مخصوص گھر میں رکھے (۱)۔

بیوی کے لئے اپنے مخصوص گھر سے نکلنے کی اجازت؟  
اصل یہ ہے کہ بیوی کو شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے مخصوص گھر  
سے ماہ تک کے کا حق نہیں ہے، بین مخصوص حالات اس حکم سے مستثنیٰ  
ہیں، ان حالات کے سلسلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے، ایسی ہم جائز ہیں  
مندرجہ ذیل ہیں:

الف- اپنے گھر والوں سے ملاقات:

۵- خنہ کے راجہ ایک راجہ یہ ہے کہ عورت اپنے مخصوص گھر سے  
۴ ہفتہ اپنے والدین سے ملاقات کے لئے اور ہر سال اپنے خرم رشتہ  
داروں سے ملاقات کے لئے نکل سکتی ہے خواہ اس کا شوہر اجازت نہ  
دے (۲)۔

نیز بیوی اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی عیادت اور  
جنازہ میں شرکت کے لئے نکل سکتی ہے (۳)۔

لام ابو یوسف سے مروی ہے کہ بیوی اپنے والدین سے ملاقات  
کے لئے ۴ ہفتہ اپنے گھر سے اس صورت میں نکل سکتی ہے جب  
والدین اس سے ملاقات کی قدرت نہ رکھتے ہوں، ورنہ اگر والدین  
ملاقات کر سکتے ہوں تو بیوی میں کھلے گی (۴)۔

مالکیہ نے جائز قرار دیا ہے کہ عورت اپنے والدین سے ملاقات  
کے لئے اپنے گھر سے نکل سکتی ہے، اور ہفتہ میں یک بار والدین سے

ب- بیوی کا گھر اس کی سوکن کی رہائش سے خالی ہو، اس لئے کہ  
وہ ان کے درمیان غیرت ہوئی ہے، اور انھارنے سے وہ ان میں  
اختلاف و جنگ پیدا ہوگا، الا یہ کہ وہ دونوں ایک ساتھ رہنے پر راضی  
ہو جائیں، اس لئے کہ حق انہی دونوں کا ہے (وہ اس پر راضی ہو سکتی  
ہیں)، البتہ اس رضامندی کے بعد پھر رجوع (یعنی علاحدہ رہائش  
کے مطالبہ) کا نہیں حق ہوگا۔

ج- بیوی کا گھر اچھے و نیک پڑوسیوں کے درمیان ہو، ایسے  
پڑوسی جن کی شہادت قبول کی جاتی ہے تاکہ بیوی کو اپنی جان و مال  
کا اطمینان حاصل ہو، اس کا مطلب یہ ہوا کہ بغیر پڑوسیوں کے گھر  
شہری رہائش نہیں ہے اگر سے اپنی جان و مال کا اطمینان نہیں۔

۱- بیوی کے گھر میں وہ تمام چیزیں ہوں جو ان جیسی عورتوں کی  
زندگی کے سے عموماً ضروری ہوتی ہیں، جیسا کہ گذرا، اگر گھر کی تمام  
ضروری چیزیں ہوں۔

بیوی کے گھر میں شیر خوار بچہ کی رہائش:

۴- فقہاء کا اتفاق ہے کہ اگر عورت پر اپنے بچہ کو دودھ پلانا متعین  
ہو جائے، یا اس سے شامی سے قبل ۱۰۰۰ پلائے کے لئے خود کو اجازت  
پر دیا ہو پھر شامی کی ہو تو شوہر کو حق نہیں ہے کہ ۱۰۰۰ پلائے کے حاملہ  
کو فتح کرے، اسی طرح اگر شوہر نے بیوی کو ۱۰۰۰ پلانے کی  
اجازت دے رکھی ہو تو بھی معاملہ فتح کرانے کا حق نہیں ہے، ان  
دونوں صورتوں میں بیوی کا حق ہے کہ اپنے ساتھ شیر خوار بچہ کو اپنے

(۱) ابن ماجہ بن ۲۷۳، جامعہ الدوسلی ۳۸۳-۱۳، نہایۃ الحاج ۵۷۳-۵۷۴،  
کشاف الحاج ۱۹۱/۵۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ بن ۳۵۹/۲۔

(۳) البحر الرائق ۳۲۱۲-۲۱۳ طبع دار المعرفۃ۔

(۴) حاشیہ ابن ماجہ بن ۶۷۳/۲۔

= الدرر السنی علی الشرح للکبیر ۵۱۰/۲-۵۱۳، شرح الرقاعی ۳۲۳-۲۲۴،  
الخرشی ۱۸۶/۳-۱۸۷، نہایۃ الحاج ۱۸۶/۷، شرح منہاج الطالبین  
۳۳۷-۳۳۸، المہذب ۶۱۳، کشاف الحاج ۱۹۱/۵-۱۹۲، ۶۱۳،  
مطالب ولی النبی ۶۲۰/۵، النبی لابن قدامہ ۵۶۹/۷-۵۷۰۔

## بیت الزوہدیت ۶

شہد ہو، ان طرح اس کی عیادت اور ان کے جنازہ میں شرکت کر سکتی ہے خود شوہر سوچتا ہو، اور اس نے اپنے جانے سے پہلے نہ جازت دی ہو اور منع کیا ہو، اور اگر اس نے جانے سے قبل منع کر دیا ہو تو عورت کے لئے نکاح جائز نہیں ہے اور باہر نکلنے سے مراد سفر کے ساتھ نکلتا ہے، اور مرد سوچتا ہو، اور شوہر عدم سوچتا ہو، کی ہے۔<sup>(۱)</sup>

متابہ نے اجازت دی ہے کہ بیوی اپنے شوہر کی جازت سے اپنے والدین سے ملاقات کے لئے جاسکتی ہے، شوہر کی اجازت کے بغیر جانے کا حق نہیں ہے، اس لئے کہ شوہر کا حق واجب ہے جسے کسی غیر واجب امر کی وجہ سے ترک کرنا جائز نہیں ہوگا، خواہ ملاقات کا جو بھی جب ہو، اور شوہر کی اجازت کے بغیر صرف ضرورتاً نکل سکتی ہے، اور شوہر کو حق نہیں ہے کہ بیوی کو اپنے والدین سے ملاقات کرنے سے منع کرے، بلکہ یہ کہ اس کو ترغیب احوال سے اس بات کا اندازہ ہو کہ بیوی سے والدین کے ملاقات کرنے سے ضرر حاصل ہوگا، تو ایسی صورت میں شوہر کو حق ہوگا کہ دفع ضرر کے لئے والدین کو بیوی سے ملاقات کرنے سے منع کرے۔<sup>(۲)</sup>

ب- عورت کا سفر کرنا اور رہائشی گھر سے باہر رات گزارنا:  
۶- متقیہ، مالک، متابہ کے نزدیک عورت فرض حج کی نیکی کے لئے اپنے رہائشی گھر سے باہر نکل سکتی ہے، اور شوہر کو حق نہیں ہوگا کہ اسے روک دے، اس لئے کہ حج اصل شرع کی رو سے فرض ہے، اور

ملاقاتیں اجازت دی جانے میں شہدائے اہل بیت پر اطمینان ہو تو خود نوہوں پر اور اس کی حاجت کو ممانعت پر ہی محمول کیا جائے گا یعنی اس پر اطمینان ہی کیا جائے گا جب تک کہ اس کے خلاف ظاہر نہ ہو جائے، اور اگر شوہر نے قسم کھائی کہ بیوی اپنے والدین سے ملاقات نہیں کر سکتی تو شوہر کو اپنی قسم میں حانث بنایا جائے گا، بائیں شوہر کو تانہ بیوی کو ملاقات کے لئے نکلنے کا حکم دے گا، اور جب وہ عملاً نکلے گی تو شوہر حانث ہو جائے گا، یہ اس صورت میں ہے جب اس کے والدین انی شہد میں رہتے ہوں، اور اگر رتے ہوں تو بیوی کو ملاقات کا حکم نہیں دیا جائے گا، اور بیوی کو والدین سے ملاقات کے لئے جانے کا حق اس صورت میں نہیں ہوگا جب شوہر نے اللہ کی قسم کھائی ہو کہ بیوی نہیں نکلے گی، اور اس جملہ کو مطلق رکھا ہو یعنی مخصوص ملاقات سے ممانعت کے بجائے مطلق نکلنے سے ممانعت کی قسم کھائی ہو، اور یہ اطلاق لفظ میں بھی ہو اور نیت میں بھی، پس شوہر کے خلاف فیصلہ کر کے اس کے نکلنے کا حکم نہیں دیا جائے گا، خواہ وہ اپنے والدین سے ملاقات کی درخواست کرے، اس سے کہ جس صورت میں اس کے مخصوص ملاقات کی ممانعت کی اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ شوہر بیوی کو نہ پہنچانا چاہتا ہے، لہذا شوہر کو حانث بنایا جائے گا، برخلاف اس کے کہ اگر اس نے قسم میں عمومیت رکھی تو اس سے بیوی کو نہ پہنچانے کا مقصد خلع نہیں ہوتا ہے، لہذا شوہر کے خلاف اس کے نکلنے کا فیصلہ کر کے شوہر کو حانث نہیں بنایا جائے گا، اور اگر اس کی دانت کے بارے میں اطمینان نہ ہو تو دوبارہ نہیں نکلے گی خواہ وہ باہر نکلنے والی ہی ہو نہ ہو، اور نہ کسی کا قائل اعتماد خاتون کے ساتھ نکلے گی، اس لئے کہ نکلنے سے ہونسا کا شکار ہوگی۔<sup>(۱)</sup>

ثانفید سے اپنے معتمد قول میں بیوی کو اجازت دی ہے کہ اپنے گھر والوں سے ملاقات کے لئے خود وہ محارم ہوں جاسکتی ہے جہاں

(۱) شرح منہاج الطالبین وحاشیہ میر ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰

## بیت انزویہ ۷-۹

صورت میں شوہر کے لئے مستحب ہے کہ بیوی کو جانے کی اجازت دے، تاکہ اس میں سدرجی ہے اور شرکت سے بیوی کو روکنا قطع رنجی ہے۔ نیز شوہر کی عدم اجازت یا اوقات اس کی مخالفت پر بیوی کو آمادہ سختی ہے، بسبب کہ اللہ تعالیٰ نے پیچھے طریقہ سے زندگی گزارنے کا حکم دیا ہے لہذا شوہر کو چاہئے کہ بیوی کو نہ روکے۔  
حنابلہ نے اس صورتوں کے حکم کی سرحدیں کی ہے۔

۷- ضروریات کی تکمیل کے لئے نکاح:

۹- جمہور فقہاء کی رائے میں بیوی کے سے اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے رہائشی گھر سے نکلا اس صورت میں جائز ہے جب بیوی کو کوئی اچانک ضرورت پیش آجائے اور قابل اعتماد شوہر یا بیوی کا کوئی محرم اس کو پورا نہ کرے۔

اسی طرح اپنی بعض لازمی ضروریات پوری کرنے کے سے بھی نکل سکتی ہے جیسے مکان کے کسی حصہ سے یا مکان کے باہر سے پانی لانا، اسی طرح کھانا لانا، نیمہ دہی وغیرہ۔ ریات جن سے انسان بے نیاز نہیں ہوتا، اور شوہر ان ضروریات کی تکمیل نہ کرے، اسی طرح شوہر نے بیوی کو بُری طرح مارا ہو، یا اسے کافی کے پاس جا کر پناہ طلب کرنے کی ضرورت ہو تو بھی نکل سکتی ہے (۲)۔

حنبلہ نے صراحت کی ہے کہ اگر عورت کا گھر غصب کردہ ہو تو وہ اس گھر سے نکل سکتی ہے، اس لئے کہ مقصود گھر میں رہائش حرام ہے،

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲/۳۵۹، ۶۶۳، الخواکیر الدیوانی ۲/۳۸۶، ۳۸۷، تنقیح  
الکتب بشرح لمصباح ج ۸/۳۰۸، ۳۰۹، کشف القناع ۵/۹۷، مطالب اولیٰ ۵/۲۷۱،  
۵/۲۷۱، اسی لابن قدامہ ۲/۲۰۷۔

(۲) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲/۳۵۹، ۶۶۳، البحر الرائق ۳/۲۱۲، ۲۶۳، طبع  
دار المعرفۃ حاشیہ الدسوقی علی المشرع الکبیر ۲/۵۱۱، الخواکیر الدیوانی ۲/۳۰۹، طبع  
دار المعرفۃ نہایتہ الکتب ج ۷/۱۹۶، روحہ طائیں للمذہب ۸/۶۱، شاف  
القناع ۵/۹۷، مطالب اولیٰ ۵/۲۷۱۔

اگر عورت نے شوہر کی اجازت سے نکلی حج کا احرام باندھ یا شوہر کو احرام نغمہ کرنے کا حق نہیں ہے، اس لئے کہ نکلی حج شوہر کے لئے ہے کے بعد پورا رہا، جب ہوتا ہے (۱)۔

شافعیہ کے نزدیک عورت شوہر کی اجازت سے حج کے لئے نکل سکتی ہے، اس لئے کہ عورت صرف شوہر کی اجازت سے ہی فرض یا نفل حج کے لئے جا سکتی ہے (۲)۔

ج- عتکاف:

۷- فقہاء کی رائے ہے کہ عورت مطلقاً مسجد میں عتکاف کے لئے اپنے شوہر کی اجازت سے اپنے رہائشی گھر سے نکل سکتی ہے اور عتکاف کی مدت تک مسجد میں ٹھہر سکتی ہے (۳)۔

د- محرم کی دیکھ رکھ:

۸- حنابلہ کے علاوہ جمہور فقہاء کا مذہب ہے کہ عورت اپنے محرم اقارب جیسے والدین، مہربوں کی دیکھ رکھ کے لئے اپنے رہائشی گھر سے نکل سکتی ہے، مثلاً، مریض کی تیمارداری، حیات کے لئے نکل سکتی ہے، بشرطیکہ ان کی دیکھ رکھ کرے، ملا کوئی نہ ہو، انہیں اس عورت کی ضرورت ہو، عورت اس کی ضرورت کے قدر ان کی دیکھ رکھ کرے کی، اسی طرح اگر عورت کے اقارب میں سے کسی کا احتمال ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کے لئے وہ نکلے گی، اور اس

(۱) حاشیہ ابن ماجہ ج ۲/۳۶۱، ۶۶۳، شرح فتح القدیر ۲/۳۳۲، ۳۳۳  
حاشیہ الدسوقی علی المشرع الکبیر ۲/۵۱۷، کشف القناع ۲/۳۸۵، اسی  
لابن قدامہ ۳/۵۳۱، نکالی ۱/۵۱۹۔

(۲) نہایتہ الکتب ج ۳/۲۳۲، روحہ طائیں للمذہب ۹/۶۱۱  
(۳) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۳۹۲، شرح فتح القدیر ۲/۳۰۹، الدسوقی  
۱/۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۵، نہایتہ الکتب ج ۳/۱۲۸، روحہ طائیں ۹/۶۱۱، شاف  
کشف القناع ۲/۳۸۵، اسی ۳/۵۳۱، نکالی ۱/۵۱۹۔



## بیت الزودیہ ۱۰

معتی ہے جب گھریا اس کا کچھ حصہ انہدام کے قریب ہو اور اس کا  
اشارہ مقررینہ پایا جا رہا ہو نیز شوہر کی اجازت سے وہ کسی علمی  
مجلس میں شرکت کے لئے جاسکتی ہے شوہر کی اجازت کے بغیر نہیں  
جاسکتی ہے۔

رباٹھی گھر میں رہائش سے بیوی کے نکاح کے ثروت:  
۱۰۔ فقہاء کی رائے ہے کہ عورت اگر رہائشی گھر میں رہائش سے  
ملاوہ نکاح کرے۔ خود گھر سے باہر نکلنے کے بعد وہاں رہائش سے  
انکار ہو یا ابتدا ہی اس گھر میں جانے سے انکار کرے جب کہ اس  
نے اپنا مہر متخل وصول کر لیا ہو ورنہ نہ وہاں رہائش کا مطالبہ کیا ہو  
تو عورت کو نفقہ اور رہائش کا حق اس وقت تک نہیں ملے گا جب تک کہ  
وہ وہاں رہے۔ لہذا اس لئے کہ عورت نے انکار کر کے شوہر کا حق  
جس فوت کر دیا جس کی وجہ سے نفقہ واجب ہوتا ہے، لہذا ایسی عورت  
مافرمان قرار پائے گی (۱)۔



اور حرام سے گریز جب ہے، اور اس صورت میں اس کا نفقہ مانتو  
نہیں ہوگا، یہی حکم اس صورت میں ہے جب عورت اپنے گھر میں  
جانے سے انکار کر دے (۲)۔

ثانیہ (۳) اور حنا بد (۴) نے صراحت کی ہے کہ عورت اپنے  
رہائشی گھر سے باہر کام کرنے کے لئے نکل سکتی ہے اگر شوہر نے اس  
کی اجازت دی ہو، اس لئے کہ یہ حق خود ان دونوں کا ہے۔ اور ان  
دونوں سے نہیں نکل رہا ہے۔ عورت نے نفقہ نکاح سے قبل اپنے کو  
وہ دھپانے کے سے ثروت پر دیا ہو پھر اس نے ثانی کی بیوی سے  
پلنے کے لئے وہ باہر نکل سکتی ہے، اس لئے کہ یہ عقد اجارہ صحیح ہے،  
اور شوہر اس اجارہ کو فسخ کرنے یا عورت کو رضاعت سے روکنے کا حق  
نہیں رکھتا جب تک کہ اجارہ کی مدت ختم نہ ہو جائے، اس لئے کہ عقد  
جارہ کے منافع کی ملکیت عورت نے شوہر سے نکاح سے قبل حاصل کی  
ہے اور ساتھ ہی شوہر کو اس کا علم تھا۔

ثانیہ نے صراحت کی ہے کہ عورت اپنے رہائشی گھر سے نکل سکتی  
ہے اگر سے کسی ناسق دیور سے اپنی جان یا مال کا اندیشہ ہو یا عاریت پر  
گھر، اپنے والا شخص عورت کو گھر سے نکال دے، اسی طرح ثانیہ نے  
صرحت کی ہے کہ عورت شوہر کی مطلقاً اجازت سے کسی خرم کے  
ساتھ باہر اور سفر پر نکل سکتی ہے (۵)۔

حنفیہ (۵) اور ثانیہ (۶) نے صراحت کی ہے کہ عورت اپنے  
رہائشی گھر سے شوہر کی اجازت کے بغیر بھی اس صورت میں نکل

(۱) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۶۳۶-۶۳۷، البحر الرائق ۳/۹۵، شرح فتح  
الہدیٰ ص ۱۹۶، بدائع الصنائع ۱۹/۳، حامیہ الدسوقی علی الشرح  
الکبیر ۲/۵۱۳، شرح الترغیب ۳/۲۵۱، مواہب الجلیں ۳/۱۱۸، نہیہ  
الکتاب ۷/۹۶، منهاج العالمین مع حامیہ التقدیری ۳/۷۸،  
روحہ العالمین للہوئی ۹/۵۸-۵۹، مطالب ولی اسی ۵/۶۳۴،  
کشاف القناع ۵/۳۶۷، اسی لابن قدامہ ۷/۶۱۱، ۶۲۔

(۲) رد المحتار علی الدر المختار ۲/۳۷۳، شرح فتح الہدیٰ ۱۹۶۔  
(۳) تحفۃ الکتاب شرح منهاج ۳۱۸۔  
(۴) کشف القناع ۵/۹۶، مطالب ولی اسی ۵/۲۷۳، ۲۷۴۔  
(۵) مواہب الجلیں ۳/۹۶۔  
(۶) البحر الرائق شرح کفر بدقائق ۳/۳۱۲-۳۱۳۔  
(۷) نہیہ الجلیں ۳/۹۶۔

## بيت المال ۱-۲

ملک میں قبضہ و ثابت ہو، لیکن اس کا مالک متعین نہ ہو بلکہ وہ تمام لوگوں کا مال ہو، قاضی ماوروی اور قاضی ابو یعلیٰ کہتے ہیں: یہ مال بے جس کے مستحق مسلمان ہوں، عین مسلمانوں میں سے کوئی اس کا مالک متعین نہ ہو، یہ مال بیت المال کے حقوق میں سے ہے۔ پھر کہتے ہیں: اور بیت المال کی جگہ کا نہیں بلکہ اس شعبہ کا نام ہے۔<sup>(۱)</sup>

خلیفہ وغیرہ کے مخصوص ہول کے خزانے "ہیت مل الخلیفہ" (مخصوص ہیت اہمال) کہلاتے ہیں۔

۲۔ ”دیوان بیت المال“ اور ”بیت المال“ میں فرق ملحوظ رکھنا چاہیے۔ ”دیوان بیت المال“ وہ ادارہ ہے جہاں آمد و خرچہ، درآمدی و مول کا ریکارڈ رکھا جاتا ہے، یہ مادی و دیوانی کے درمیان ایک خدمت کا ایک دیوان (محکمہ) ہے، اس دیوان حضرات کے عہد میں چار دیوان ہوتے تھے، ایک قوت کا، دیوان، دوسرا اعمال کا دیوان، تیسرا دربار کا، دیوان، اور چوتھا بیت المال کا، دیوان<sup>(۲)</sup>، دیوان کو بیت المال کے مول میں تصرف کا اختیار نہیں ہوتا، اس کا کام صرف ریکارڈ رکھنے تک محدود رہتا ہے۔

دیون دراصل فقیر یا رجر کو کہتے ہیں، ہندوئے سماج میں یہ رجر جس کو کہتے تھے جس میں بیت لہال سے وظیفہ پانے والوں کے نام درج

(۱) الاحکام اسلام سے لاپبی نظمی میں ۲۳۵ شخص ۳۵ھ للاحکام اسلام سے  
 لغرضی الی الحسن شہزاد دی مرض ۲۱۳ طبعی بطعی، اس میں یہ مٹا رہا ہے کہ  
 بیت المال کی اعتباری شخصیت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ اس کے ماحدوں  
 کے توسط سے طبعی شخص کا ساتھ کیا جائے گا، اس کا اپنا مالی ذمہ ہوگا جس کی رو  
 سے اس کے حق میں اور اس کے وہ حقوق بہت ہوں گے، اس کی جانب سے  
 اور اس کے خلاف دعویٰ دیا گیا جائے گا، اس کا نمائندہ پہلے امام مسلمان ہونا  
 تھا یا دوسرا شخص جس کے ذمہ وہ کیا گیا ہو، اور اب اس کا نمائندہ وہی رہا یا نہیں

(۴) ماضی میں ۴۰۳، ۱۹۶۱ء میں ۲۲۲۔

## بيت المال

۴۰۰

۱- بیت المال، لغت میں ایسی جگہ ہے جو مال کی حفاظت کے لئے بنائی گئی ہو خواہ وہ جگہ خاص ہو یا عام۔

جہاں تک اصطلاح کا تعلق ہے تو ”بیت مال المسلمین“ اور ”بیت مال اللہ“ کے الفاظ ابتدائے اسلام میں ایسے مقام یا مکان کے لئے استعمال ہوتے تھے جن میں اسلامی حکومت کے منظور عمومی مواصل جیسے مئی خمس غنائم وغیرہ ان کے مصارف میں خرچ کرے تک حفاظت کے لئے رکھے جاتے تھے۔ پھر اس مفہوم کو بتانے کے لئے صرف ”بیت المال“ کا لفظ بولا جانے لگا۔ اور مطلق ”بیت المال“ ہونے سے یہی مفہوم مراد ہونے لگا۔<sup>(۱)</sup>

بعد کے اسلامی ادوار میں اس لفظ ”ہیت المال“ کا مفہوم مزید وسیع ہوا اور اس جہت و شعبہ کے لئے استعمال ہونے لگا جو مسجدوں کے عمومی مال جیسے نقود، سامان اور اسلامی اراضی وغیرہ کا مالک ہوتا ہے۔

یہاں پر عمومی مال سے مراد ہر وہ مال ہے جس پر مسلمانوں کے

( ) کتاب الفرائض میں ۱۴۴۲ھ میں جو پوسف کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دور میں ارشبی میر بہ بیت اہل کے اہل میں شمار نہیں ہوتی تھیں، لیکن ابن عابدین اور حنفی حنفیہ کے کلام میں مراحت ہے کہ یہ ارشبی بہت اہل کے اہل میں ہیں۔ دیکھئے اصطلاح ”أرض خود“ اور اصطلاح ”أرضاد“۔



### بیت المال ۳-۵

رحمت کی دعا کی (۱)۔

کہتے ہیں: حضرت ابو بکرؓ نے حکم دیا تھا کہ ان کے نقد کے لئے بیت المال سے جو کچھ لیا گیا ہے ان کی وفات کے بعد وہ سب واپس مروا جائے (۲)۔

امام ابو یوسفؒ کی ”کتاب الخراج“ میں ہے کہ حضرت ابو بکرؓ کے زمانہ خلافت میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے اہل حیرہ کے ساتھ اپنے معابد و مآبد میں کچھ: میں نے اس کے لئے طے کیا کہ جو شخص جو کام کرنے کے قائل نہیں ہو جائے یا وہ کسی مسیبت کا شکار ہو جائے یا جو پٹے تو مالہ رتھ سب فقیر ہو جائے اور اس کے اہل نہ سب اس پر صدقہ کرنے لگیں، میں نے اس کا یہ معاف کر دیا اور ان کی نیز ان کے اہل و عیال کی کفالت بیت المال سے کی جائے کی جب تک وہ ویرالاسام اور رالخرقہ میں مقیم ہیں۔ اور میں نے ان پر شرط لگائی کہ جن چیزوں پر ان سے مسح ہوئی ہے وہ وصول کی جائیں یہاں تک کہ وہ سے بیت المال میں جمع کرادیں (۳)۔

۴- جب تک وہ زبوی کا قتل ہے تو کتب سنت وغیرہ کے ذریعہ مرتبہ تک ہماری رسائی ہوگی ان میں عہدہ بروت میں اس فنکار بیت المال کے نام کا استعمال نہیں ملتا، مگر بعد ۱۰۰ سال بعد سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ بیت المال کے کچھ کام اس وقت موجود تھے، اس سے کہ لی جس غلام، صدقات کے امول، موقوف کے لئے اطمینان و ضمانت وغیرہ عمومی امول یا ضابطہ سمجھے جاتے، اور صرف خراج کے تحت تک محفوظ رکھے جاتے تھے (۴)۔

(۱) اکابر ۲/۲۹۰

(۲) اکابر ۲/۲۹۱

(۳) کتاب الخراج ص ۳۲-۳۵ طبع انتقد ۱۳۸۲ھ

(۴) مسند احمد ۵/۵۹۹، الخراج لابن یوسف ص ۳۶، الترتیب الاداریہ

۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰

حضرت عمرؓ کے دور کے بعد سے تمام اسلامی دور میں بیت المال کا عمل جاری رہا، یہاں تک کہ سب سے موجودہ جدید نظام کیا تو موجودہ دور میں بعض اسلامی ممالک میں بیت المال کا کام صرف کشیدہ اور لاوارث امول کی حفاظت تک محدود رہ گیا اور بیت المال کے دور کا کام وزارت مایات اور وزارت خزانہ انجام دینے لگے۔

### بیت المال کے اموال میں تصرف کا اختیار:

۵- بیت المال میں تصرف کا اختیار صرف خلیفہ یا اس کے نائب کو ہے (۱)، اس لئے کہ امام ان امور میں مسلمانوں کا نائب ہے جن میں کوئی متعین شخص صاحب تصرف نہیں ہوتا، بیت المال کے حقوق میں تصرف کرنے والا ہر شخص امام کے اختیار سے اپنا اختیار حاصل کرتا ہے ضروری ہے جیسا کہ رواج بھی ہے کہ خلیفہ کسی مانت و ر اور قدرت رکھنے والے شخص کو بیت المال کا ذمہ دار متعین کرے، خلیفہ کی نیابت میں بیت المال میں تصرف کرنے والا شخص ”صاحب بیت المال“ کہلاتا ہے، اور وہ خلیفہ کی جانب سے مفوضہ اختیار کے مطابق تصرف کرتا ہے۔

بیت المال کے اموال میں خلیفہ کو تصرف کے اختیار حاصل ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی و خواہش سے تصرف کرے گا جس طرح اپنے ذاتی مال میں تصرف کرتا ہے، مگر وہ یہ کرتا ہے تو کہا جائے گا کہ بیت المال میں فساد آگیا ہے یا اس کا نظام درست نہیں رہا، اور ایسی صورت حال کے لئے مخصوص احکام ہیں جن کی تفصیل آ رہی ہے، ان امول میں خلیفہ کا تصرف اس طرح ہوگا جس طرح خلیفہ کے مال میں بیہ تمیز تصرف کرتا ہے، جیسا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا: اس مال میں میری حیثیت خلیفہ کے مال کی ہے، اگر مجھے ضرورت میں رہی تو

(۱) جوہر الاکلیل ۲/۲۶۰

## بیت المال ۶

نہیں لوں گا، ورنہ رست ہوئی تو معرفت کے مطابق کھاؤں گا اور جب خوش حالی ہو تو وہ روہں گا<sup>(۱)</sup>، اس کا مطلب یہ ہے کہ اس مال میں وہ پتی صوبہ کے مطابق ایسا تصرف کرے گا جو مسلمانوں کے لئے بہتر ہو۔ اس کے یہ وہ منافع میں ہو، محض خواہش مرضی اور خود مرضی سے تصرف نہیں کرے گا<sup>(۲)</sup>۔

قاضی ابویعلیٰ نے وضاحت کی ہے کہ امت کے امور میں امام کی دس ذمہ داریاں ہیں، ان میں لینی اور صدقات کی حسب شرع وصولی، وظائف و بیت المال سے دینے اور اجات کی تعیین اور ان کے لئے پتہ ہوئے اور تقدیم و تاخیر کے بغیر ان کی اپنے وقت پر دینے کی<sup>(۳)</sup>، اور امام کو یہ حق ہے کہ بیت المال سے ایسے لوگوں کو نعمات دے جن سے مسلمانوں کو کھانا نامہ دینا اور دشمن کے خلاف قوت حاصل ہو، اور اس جیسے دیگر امور جن میں منافع ہو۔

ابتداءً اسلامی حکومت میں طریقہ یہ تھا کہ کسی شہر یا صوبہ کا عامل (گورنر) امام کی جانب سے مقرر ہو کر بیت المال کے لئے وصولی اور خرچ میں امام کا نائب ہوتا تھا، اور اس کے لئے ضابطہ دیا جاتا تھا کہ معتبر شرعی طریقہ پر تصرف کرے، یہ اختیار قاضیوں کو حاصل نہیں تھا<sup>(۴)</sup>، اور بعض شہروں میں صاحب بیت المال شہر کے گورنر کے بجائے برہمن رست خلیفہ کے ماتحت ہوتا تھا۔

بیت مال کے ذرائع آمدنی:

۶- بیت المال کے ذرائع آمدنی مندرجہ ذیل اصناف ہیں، ان میں سے ہر ایک پر قبضہ کی نوعیت علاحدہ ہے جس کی تفصیل آ رہی ہے:

(۱) الخراج لابن یوسف دس ص ۱۱ طبع انتقادیہ۔

(۲) الخراج لابن یوسف دس ص ۶۰۔

(۳) الاحکام السلطانیہ لابن یعلیٰ دس ص ۱۲۱۔

(۴) الاحکام السلطانیہ لابن یعلیٰ دس ص ۵۲۔

الف۔ زکاۃ اور اس کی انوار: جسے امام مصلوں کرے گا خود اس مال کا نام زکاۃ ہو یا رسول باطلہ، جیسے چہ نے، لے جائے اور پیرا اور نقود اور سامان تجارت، مسلم تاجر اس کے شر جب وہ عاشر کے پاس سے پتی تجارت کا سامان لے کر گزریں۔

ب۔ منقولہ غنم کاٹس، اور غنیمت راضی و جب بد او کے علاوہ وہ مال ہے جو قتال کے ذریعہ کنار سے حاصل ہو، چنانچہ اس غنیمت کاٹس (پانچویں حصہ) بیت المال میں داخل کیا جائے گا تاکہ اس کے مصارف میں خرچ کیا جائے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ“<sup>(۱)</sup> (اور جانے رہو کہ جو کچھ تمہیں حاصل ہو سواں کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول کے لئے اور (رسول کے) قرابت داروں کے لئے یتیموں کے لئے اور مسکینوں کے لئے اور مسافروں کے لئے ہے)۔

ج۔ زمین کے معادن سے نکلنے والے سونا، چاندی اور لوہا وغیرہ کا ٹرس<sup>(۲)</sup>، اور کہا گیا ہے کہ سمندر سے نکالے گئے موتی، غیر وغیرہ میں بھی اس کے مثل لازم ہوگا<sup>(۳)</sup>۔

د۔ رکار (خمس) کاٹس، رکار بیت المال ہے جسے کسی شخص نے زمین میں کھنڈن کر دیا ہو، یہاں اس سے ”مال جاہلیت اور کفار کے وہ خزانے ہیں جو کسی مسلمان کو ملیں، تو اس کاٹس بیت المال کو دیا جائے گا اور ٹرس کے بعد بقیہ مال پانے والے شخص کا ہوگا۔

هـ۔ لٹی: یہ ہر وہ منقولہ مال ہے جو بغیر قتال اور بغیر گھوڑوں و سواروں سے حملہ کے کفار سے حاصل ہو<sup>(۴)</sup>۔

(۱) سورۃ انفال دس ص ۱۔

(۲) ابن ماجہ ص ۳۳۳۔

(۳) الخراج لابن یوسف دس ص ۱۲۱۔

(۴) الاحکام السلطانیہ لابن یعلیٰ دس ص ۲۳۵، ابن ماجہ ص ۳۳۸، ح ۲۸ لائیں۔

## بیت المال ۶

نی کی چند قسمیں ہیں:

(۱) وہ راضی و جامد ہو جنہیں مسلمانوں کے خوف سے غنہ چھوڑ کر بھاگے جائیں۔ یہ راضی و جامد ہو وقف ہوں یا جس طرح قتال کے ذریعہ غنیمت میں حاصل راضی وقف ہوتی ہیں، اور ان کے منافع ہر سال تقسیم کئے جائیں گے، شافعیہ نے اس کی صراحت کی ہے (۱)۔ اس مسئلہ میں اختلاف بھی ہے (دیکھئے جلی)۔

(۲) وہ منقولہ اشیاء جو وہ چھوڑ کر چلے جائیں، ان اشیاء کو فوری تقسیم کر دیا جائے گا وقف نہیں کیا جائے گا (۲)۔

(۳) گذر سے حاصل یا شایا شریعت یا ایسی اراضی کی اہل بیت جن کے مالک مسلمان ہوں، وہ نہیں کر یہ پانچ مسلمان یا دینی کو یا کیا ہو، یا ایسی اراضی کی اہل بیت جنہیں ان کے مالک اہل و مر کے قبضہ میں برقرار رکھا گیا ہو خواہ صلحی برقرار رکھا گیا ہو یا نہ، وراثت ان پر قبضہ کرنے کے بعد انہیں مالکان اہل و مر کو دیا جائے گا، وہ نہیں شریعت اور کریں گے۔

(۴) جرینہ جہیز یہ وہ مال ہے جو مسلمانوں کے ملک میں رہائش کی وجہ سے گذر پر لازم ہوتا ہے، یا بیخ اور قد رت رکھنے والے مرد پر ایک متعین مقدار مال بطور جہیز واجب ہوتا ہے، یا پھر بڑے شہر پر لازم کیا جاتا ہے۔ ایک متعین مقدار دینی جائے، اور ایسا شخص جہیز دے کرے جس پر جہیز کی دینی واجب نہیں ہے تو اس کی حیثیت جہیز کی نہیں بلکہ مدیہ کی ہوگی (۳)۔

(۵) اہل ذمہ کے مشرک یہ وہ ٹیکس ہے جو اہل ذمہ سے ان کے یہ ممال پر یا جاتا ہے، جن کو تجارت کے لئے وہ دارالحرب لاتے

ہیں یا جنہیں لے کر وہ دارالحرب سے دارالاسلام آتے ہیں، یہ دارالاسلام میں ایک شہر سے دوسرے شہر منتقل کرتے ہیں، اہل اہل ذمہ سے یہ ٹیکس سال میں ایک مرتبہ یا جائے گا جب تک کہ دارالاسلام سے نکل کر پھر دارالحرب سے دارالاسلام نہ آئیں۔

ان طرح یہ مشرک جہیز یا مالہ وہ سے بھی یا جائے گا جو مال لے کر سامان تجارت ہمارے ملک میں لائیں (۱)۔

(۶) وہ مال جو حربی صلح کی رو سے مسلمانوں کو ادا کریں۔

(۷) مرتد کا مال اگر وہ قتل کر دیا جائے یا مرجائے، ورنہ یقیناً مال اگر وہ قتل کر دیا جائے یا مرجائے، ان دونوں کا مال وراثت میں نہیں تقسیم ہوگا بلکہ وہ دینی ہوگا، حنفیہ کے نزدیک مرتد کے مال کے مسئلہ میں تفصیل ہے (۲)۔

(۸) دینی کا مال اگر مرجائے اور اس کا کوئی وارث نہ ہو، اور اسی طرح دینی کا مال اس کے وارث کو دینے کے بعد جو بچ جائے وہ بھی دینی ہے (۳)۔

(۹) قتال کے ذریعہ غنیمت میں حاصل اراضی، یہ ذرائع اراضی ہیں، ان حضرات کی رائے کے مطابق جو ان کو مستحقین غنیمت میں تقسیم کئے جانے کے قابل ہیں ہیں (۴)۔

۱۔ بیت المال کی اراضی اور اس کی مالک کی پیروی و تہارت و معاملہ کے منافع۔

۲۔ بے تحاشہ و رہنمائی جو جہیز یا غیر منافع عام کی خاطر بیت

(۱) الدر المختار مع حاشیہ ابن عابدین ۳۹۲ و اس کے بعد کے صفحات۔

(۲) الدر المختار مع حاشیہ ابن عابدین ۳۹۲ و اس کے بعد کے صفحات۔

(۳) شرح لمباج ۳/۱۳۶-۱۳۷، اہل ذمہ ۱۸۸، اہل ذمہ ۲۹۶۔

(۴) جوہر الاکلیل ۱/۲۶۰، حاشیہ الدر منقوی علی المشرع الکبیر ۲/۱۹۰، اور دیکھئے اصطلاح "ارض حوزہ"۔

= ۱/۲۵۹، فقہیہ ۱/۳۶، اہل ذمہ ۲/۲۰۲۔

(۱) تصنیف علی شرح لمباج ۳/۱۹۱۔

(۲) تصنیف علی شرح لمباج ۳/۱۸۸۔

(۳) اہل ذمہ ۲/۲۰۲۔

## بیت المال

لمال کو پیش کئے جائیں<sup>(۱)</sup>۔

چوروں وغیرہ کے پاس سے ٹکس اور ان کا دغیرہ کوئی نہ ہو، یہ  
اموال کو بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

ک۔ ایسے مسلمان کا ترک جو مر جائے اور اس کا کوئی وارث نہ  
ہو یا اس کا وارث تو ہو لیکن دو چار برسے ماں کا وارث نہ بنتا ہو (ب  
اہل علم کے ہر ایک جو "را" کے قائل نہیں ہیں) اسی طرح وہ مقتول  
جس کا وارث نہ ہو اس کی اہل بیت المال میں داخل کی جائے گی،  
اور اسے ٹی کے مصارف میں شریعاً کیا جائے گا۔

اس نوٹ میں بیت المال کا حق ثنائیہ اور مالکیہ کے ایک طور  
میراث ہے، یعنی بیت المال عصبہ بنتا ہے، حنفیہ و حنبلیہ کہتے ہیں کہ  
ایسے مال کو بیت المال میں طوراً داخل کیا جائے گا بطور میراث  
نہیں<sup>(۲)</sup>، (یعنی وارث)۔

ل۔ تمام مال و ممتلكات، مال، زکوٰۃ، عداویہ، لے لے اس کے مال  
کا ایک حصہ بطور مال یا جانا حدیث میں منقول ہے، سحاق بن ربیع  
اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما کے قائل ہیں، یہ منقول ہے کہ ایک شخص لٹکا ہوا  
پھل یا ہر چاہا اس سے اس کی قیمت کا، تاکہ مالان یا ثیا، یہ رائے  
متبادلہ اسحاق بن ربیع کی ہے<sup>(۳)</sup>، ظاہر بات ہے کہ اس نوع کے  
مال جب رسول کے جائیں گے تو ان میں مصالح عامہ پر شریعت  
کیا جائے گا، اس طرح یہ اموال بیت المال کا حق قرار پائے گا۔

منقول ہے کہ حضرت عمرؓ نے بعض گورنروں کے کچھ مالوں پر دیکھ کر  
ضرباً فرمایا کہ ان کی گورنری کے جب ان کے یہاں خوشحالی آگئی  
تھی، اس طرح کے اموال بھی بیت المال میں داخل کئے جائیں گے۔

ح۔ وہ ہر لیا جو ایسے قاصیوں کو پیش کئے گئے ہوں جنہیں منصب  
تقاضا کرتے ہوئے پیشہ مدینہ پیش کے جاتے ہوں، یا اس منصب سے  
پیشہ پیش تو کئے جاتے ہوں لیکن مدینہ پیش کرنے والے کا کوئی مقدمہ  
اس قاضی کے پاس رہے، صحت ہو، ایسے مدایا اگر مدینہ پیشہ والے کو  
واپس نہیں کئے گئے تو بیت المال میں واپس کئے جائیں گے<sup>(۴)</sup>، اس  
سے کہ نبی کریم ﷺ نے، من المصلیہ کو، یا یا مدینہ پیشہ والے  
کیا<sup>(۵)</sup>۔

یہ طرح وہ ہر جو اہل حرب کی جانب سے امام کو پیش کئے  
جائیں، نیز وہ مدینہ جو حکومت کے مال، گورنروں کو پیش کئے جائیں،  
یہ حکم اس صورت میں ہے جب اس نے بھی مدینہ پیشہ والے کو اپنے  
خاص مال سے مدینہ پیشہ کیا ہو<sup>(۶)</sup>۔

ط۔ وہ ٹیکس جو رعایا پر ان کے مفاد کی خاطر فرض کئے گئے ہوں  
نہ وہ وہ جو د کے سے ہوں یا کسی اور مقصد کے لئے، لیکن ایسا ٹیکس  
لوگوں پر ہی وقت لگایا جائے گا جب بیت المال سے مدینہ مرت  
پوری نہ ہوتی ہو، اور وہ کام ضروری ہو، مدینہ صورت، مدینہ آمدنی  
غیر شری ہوگی<sup>(۷)</sup>۔

ی۔ لا وارث مال، یہ ہر وہ مال ہے جس کا مالک معلوم نہ ہو جیسے  
گھر کے پرے سامان، امانت، رہن، ایسی قسم میں وہ مال بھی ہیں جو

(۱) انیس ۸۷۸ھ۔

(۲) روح المعانی، محمودی، ۳۳، شرح المسماح و معنی القلیبی، ۳۳، مسماحی  
۸۷۸ھ۔

(۳) حدیث: "ان نسی احد من اس النبی" کی روایت بخاری (فتح  
۲۲۰/۲ طبع انتقادی) اور مسلم (۳۳۳/۳ طبع المجلدی) نے کی ہے۔

(۴) الدر المنثور، ۳۸۰، المصنف و المراق، ۳۵۸، دیکھئے فتاویٰ امین  
۱۵۱۵، تاریخ کردہ مکتبہ فقہی، ۱۳۵۶ھ۔

(۵) ابن ماجہ، ۵۷۱، الاحکام السلطانیہ، ۱/۱، ۲۳۰۔

(۱) روح المعانی، ۵۷۹، متن غلیل و ۶۰، الاطیل، ۵۹، ابن ماجہ  
۲۸۲ھ۔

(۲) ابن ماجہ، ۵۸۸، فتح القدیر، ۵۷۷، شرح المسماح، ۳۶۳، ۱۳۷،  
انیس ۵/۵، الاحکام السلطانیہ، ۱/۱، ۲۱۵، مکتبہ القامی، ۹۰۔

(۳) انیس ۲/۲، ۵۷۳، ۵۸۸، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰۔

## بیت المال ۷-۹

اراضی کے شرع، عاثر کے پاس سے گزرنے والے مسم ناجروں سے وصول یا یا عثر، اموال بائعہ کی زکاۃ اگر عام نے اسے وصول کیا ہو۔ اس کے مصارف وہ آنجو مصارف میں جن میں صحت قرص کریم نے کرائی ہے۔ اس مسئلہ میں اختلاف درنصیب ہے جس کے لئے اصطلاح زکاۃ لکھی جائے۔

ماوردی نے اس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف نقل کیا ہے کہ اس اموال کی بابت کس نوع کا اختیار حاصل ہوگا، چنانچہ انہوں نے نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ کی رائے میں یہ اموال بیت المال کا حق ہیں، یعنی بیت المال کے ایسے ملاک ہیں جن میں امام کو اپنے اجتہاد و مصلحت سے تصرف کا اختیار حاصل ہے جس طرح فی مال میں سے اختیار تصرف حاصل ہے، اس لئے امام ان اموال کو مال فی کی طرح مصالح عام میں شریعتاً رستہ ہے، اور عام شافعی کی رائے یہ نقل کی ہے کہ بیت المال میں زکاۃ کا مال مستحقین زکاۃ کے سے محض محفوظ رکھا جاتا ہے، جب مستحقین آجائیں گے تو انہیں زکاۃ کا مال دینا ضروری ہے، اگر مستحقین نہیں تو اموال زکاۃ کو بیت المال میں محفوظ رکھا جائے گا، نہ جب قدیم کی رہ سے محفوظ رکھنا واجب ہے، جب کہ حدیث قول کے مطابق جائز ہے، انہوں مذہبوں میں فرق اس سے ہے کہ زکاۃ امام کو یا فرض ہے یا جائز، اس میں ان کی دو رائے ہیں۔ ابو یعلیٰ حنبلی نے نقل کیا ہے کہ اس مسئلہ میں امام احمد کا قول امام شافعی کے قول کی مانند ہے، انہوں نے اموال ظاہرہ کی زکاۃ میں یک رائے قول امام ابوحنیفہ کی مانند کر لیا ہے<sup>(۱)</sup>۔

دوسرا شعبہ: خمس کا شعبہ:

۹- خمس سے مراد مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) الاحکام السلطانیہ للماوردی ص ۲۱۳ طبع ۱۳۲۷ھ الاحکام السلطانیہ  
اولیٰ جلد ۲۳، ۲۴۔

بیت المال کے شعبے اور ہر شعبہ کے مصارف:

۷- بیت المال میں آنے والے اموال کے مصارف مشوع ہیں، اس میں سے بیشہ اصناف ایسے ہیں کہ ان کو دوسری قسم کے مصارف میں شریعت نہیں کیا جاسکتا، اس لئے ضرورت ہوئی کہ بیت المال کے اموال کو ب کے مصارف کے لحاظ سے مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا جائے تاکہ ان مصارف میں شریعت کی بہت ہو، امام ابو یوسف نے صریحت کی ہے کہ بیت المال میں شریعت کے اموال زکاۃ سے علاحدہ رکھے جائیں گے، چنانچہ وہ کہتے ہیں: صدقہ (زکاۃ) اور عثر کے اموال کو شریعت کے مال میں نہیں مایا جائے گا، اس لئے کہ بیت تمام مسلمانوں کے لئے لپی ہے اور زکاۃ صرف ان لوگوں کا حق ہے جن کی تعیین اللہ نے قرآن کریم میں فرمادی ہے<sup>(۱)</sup>۔

حنفی نے صریحت کی ہے کہ امام کی ذمہ داری ہے کہ بیت المال کی مدد کو چارہ دوں میں تقسیم کرے، دوسرے مسالک کے فقہاء بھی فی الجملہ تقسیم اموال کے خلاف نہیں ہیں، حنفیہ نے کہا ہے کہ امام بیت المال کے چارہ دوں میں سے کسی ایک مد سے قرض لے کر دوسرے مدوں کے مصارف پر شریعت کر سکتا ہے، لیکن جس مد سے قرض یا گیا ہے اسے واپس کرنا ضروری ہے بشرطیکہ جس مد سے قرض لے کر دوسرے مد میں شریعت کیا گیا ہے قرض ۱۰ پنے ۱۰ لے مد کا مال اس مد میں شریعت کرنا جائز نہ ہو<sup>(۲)</sup>۔

دو چاروں مد (شعبے) میں ہیں:

پہلا شعبہ: زکاۃ کا شعبہ:

۸- اس مد کے حقوق ہیں: چھ لے والے جانوروں کی زکاۃ، شری

(۱) بحر جلد ۸۰۔

(۲) الدر المنثور ج ۱ ص ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸،



## بیت المال ۱۰-۱۱

لعنہ منقولہ اموال غنیمت کا جس، ایک قول یہ ہے کہ غنیمت میں  
ملنے والی جامد اموال کا بھی خمس مراد ہے۔

ب۔ پانے جانے والے خزانہ جاہلیت کا جس، اور ایک قول میں  
سے رفاۃ کہا گیا ہے۔

ج۔ اموال کی کا جس، یہ امام شافعی کا ایک قول اور امام احمد کی  
ایک روایت ہے، امام احمد کی دوسری روایت اور مسلک حنفیہ و مالکیہ  
یہ ہے کہ لی میں سے خمس نہیں نکالا جائے گا۔

اس مد کے مصرف میں پانچ حصے ہوں گے، اللہ اور اس کے رسول  
کا حصہ، قرابت داروں کا حصہ، یتیموں کا حصہ، مساکین کا حصہ،  
بن ہشیل (مسافر) کا حصہ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وَأَعْلِمُوا  
أَنَّمَا عُشِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي  
الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَأَهْلِ السَّبِيلِ" (۱) (اور جانے  
رہو کہ جو کچھ تمہیں حاصل ہو سو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول  
کے لئے اور (رسول کے) قرابت داروں کے لئے یتیموں کے لئے  
اور مسکینوں کے لئے اور مسافروں کے لئے ہے) بلا حصہ نبی کریم  
ﷺ اپنی حیات میں پیتے تھے، آپ ﷺ کے بعد یہ حصہ امام کی  
رہنے کے مطابق مسلمانوں کے مصالح میں خرچ کیا جائے گا، چنانچہ  
اس حصہ کو "مکہ و مدینہ و کربوے" والے لی کے مد میں متعلق کر دیا جائے گا،  
بقیہ چاروں حصے ان کے مستحقین کے لئے بیت المال میں محفوظ رکھے  
جائیں گے تاکہ ان پر خرچ ہو جائیں، ان حصوں کو امام مصالح عامہ  
میں خرچ نہیں کرتا ہے (۲)۔

تیسرے شعبہ: وارث موال کا شعبہ:

۱۰۔ یہ وہ وقف (کری پزی چیز) ہے، غنیہ و لا وارث موال میں جس کے

(۱) سورۃ انفار ۳۔

(۲) ابن ماجہ ۵۷۲، ابی داؤد ۴۰۶۱، الاحکام السلطانیہ لابی یحییٰ رحمہ اللہ ۱۲۱،

۴۳۶، ۴۳۵، لاوردی رحمہ اللہ ۱۲۷۔

مالک کا علم نہ ہو، یا چوری کا مال جس کا مالک معلوم نہ ہو، اور اس جیسے  
اور اس موال جن کا پیچھے کر ہو، یہ اموال بیت المال کے اس مد  
میں اس کے مالکان کے لئے محفوظ رکھے جائیں، اگر مالکان کے علم کی  
امید قائم ہو جائے تو ان میں اس کے مصرف میں خرچ کر دیا جائے گا۔

اس مد کے اموال کا مصرف، جیسا کہ ابن عابدین نے زیلعی سے  
نقل کیا ہے اور کہا ہے کہ حنفیہ کا مشہور مسلک یہی ہے، یہ ہے کہ یتیم  
فقیر (لا وارث فقیر) اور ایسے فتنہ و جن کے ہوا نہ ہوں، اس مد سے  
ان لوگوں کے نفقہ، (۱) میں، اس کے فتنے کے اثرات و مہربان کی  
جناحت کی دیت ادا کی جائے لی، ماوردی نے کہا: امام ابو حنیفہ کے نزدیک  
ان لوگوں پر اصل مالکان کی جانب سے بطور صدقہ خرچ کیا جائے گا۔

غنیہ حنفیہ کے رو، ایک اس مد کے اموال کو کسی مخصوص مصرف کے  
ساتھ خاص کرنے کا، نہ ہمیں نہیں ملا، لہذا ظاہر ہے کہ ان کے  
۱۰۔ ایک ان اموال کو لی کی طرح مصالح عامہ میں خرچ کیا جائے گا،  
ابو یعلیٰ اور ماوردی نے لا وارث مرنے والے کے مال کے بارے  
میں بھی صراحت کی ہے (۱)، اس طرح ان حضرات کے نزدیک  
بیت المال کے مددات تین رو جاتے ہیں، چار نہیں۔

چوتھا شعبہ: فنی کا شعبہ:

۱۱۔ اس مد کے اموال وراثت آمدنی مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ فنی کی تقسام: ۱۔ فنی کا پیچھے گذر۔

ب۔ خمس میں اللہ اور اس کے رسول کا حصہ۔

ج۔ وہ اراضی جو مسلمانوں کو غنیمت میں حاصل ہوئی ہوں، اس  
قول کی رو سے کہ ان میں تقسیم نہیں کیا جائے گا، ورنہ وہ صلہ حق  
مستحق ہیں۔

(۱) الاحکام السلطانیہ لابی یحییٰ رحمہ اللہ ۳۱۵، لاوردی رحمہ اللہ ۱۹۳۔

## بیت المال ۱۲-۱۳

و۔ اس زمیں کا خرچ جو مسلمانوں کو غنیمت میں ملی ہو، خواہ اس سے ہفت شمار کیا جائے یا غیر ہفت۔

ج۔ سب خزانوں کا جس جن کے مالک کا علم نہ ہو یا جن پر طویل زمانہ گزر گیا ہو۔

و۔ زمین سے نکلنے والے معدنی وسائل یا پٹرول، گیس، اور ایک قول یہ ہے کہ اس نوع سے وصول کی جانے والی فنی زکوٰۃ ہوتی۔ اس کی مقدار چار سو حصہ ہے، اور اس سے زکوٰۃ کے مصارف میں صرف کیا جائے گا۔

ز۔ لا وارث مرنے والے مسلمان کا مال اور اس کی وصیت۔  
ح۔ رعایا پر رکائے گئے ٹیکس جو کسی متعین مقصد کے لئے نہیں کائے گئے ہوں۔

ط۔ تافسیوں، گورنروں اور امام کو پیش کئے گئے ہدایا۔  
ی۔ غیر حنفی کی رائے کے مطابق سابقہ کے اموال (لا وارث اموال کا مد)۔

## مال فی کے مصارف:

۱۲۔ اس کے اموال کا مصرف مسلمانوں کے عمومی مصالح ہیں، یہ اموال امام کے قبضہ میں رہیں گے اور وہ اپنی صواب و احتیاط کے مطابق اس میں سے عمومی مصالح میں خرچ کرے گا۔

فقہاء جب نئی الاطلاق بولتے ہیں کہ ملاں فقہ بیت المال سے لیا گیا جائے گا، تو فقہاء کی مراد یہی چوتھا ہوتی ہے، اس لئے کہ صرف یہی عمومی مصالح کے لئے مخصوص ہے، برخلاف دوسرے مصارف کے، کہ ان میں خرچ کے مصارف متعین ہیں، ان کے علاوہ مصارف میں انہیں خرچ نہیں کیا جائے گا، ذیل میں بعض وہ مصالح ذکر کئے جاتے ہیں جن میں اس کے اموال صرف کئے

جائیں گے جیسا کہ فقہاء کے کلام میں مذکور ہوا ہے، اس میں تمام مصالح کا احاطہ واسطہ نہیں کیا گیا ہے، اس لئے کہ مصالح کی جماعت لا تعدلو ہیں، جو ہر زمانہ میں اور ہر شہر و ملک میں بدلتی رہتی ہیں۔

۱۳۔ چند اہم مصالح جن میں اس کے اموال خرچ کئے جائیں گے مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ عطیہ، یہ بیت المال میں ایک حصہ ہے جو ہر مسلمان کو دیا جائے گا خواہ وہ فوجی خدمت کے قائل ہو یا نہ ہو، یہ نایابہ کا ایک قوت ہے جسے صاحب مغنی نے قوش کیا ہے، یہی شافعیہ کا ایک قوت ہے جو ان کے نزدیک خلاف اظہر ہے، امام احمد نے فرمایا کہ فی میں ہر فقیہ فقیر مسلمان کا حق ہے۔

اس قول کی ایک دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "مَّا أَكْفَأَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَاللِّرَّسُولِ" (۱) (جو کچھ اللہ اپنے رسول کو (دوسری) بستیوں والوں سے بطور نفع دلو، اسے، وہ اللہ ہی کا حق ہے اور رسول کا)، پھر فرمایا: "لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ إِذَا دُخِرُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا، وَيُخْضِرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْقِسْطُ الَّذِي كَانُوا يَتْلُونَ" (۲) (ان حاجت مند مہاجرین کا (یہ خاص طور پر) حق ہے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے جدا کر دئے گئے ہیں، اللہ کے فضل اور رضامندی کے طلبکار ہیں، اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں، یہی لوگ تو صادق ہیں)، پھر فرمایا: "وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يَحْتَوُونَ مِنْ هَٰذَا حَقٌّ لَهُمْ" (۳) (اور (ان کا بھی حق ہے) جو درالایمان اور ایمان میں ان کے

(۱) سورہ ہشر ۷۱

(۲) سورہ ہشر ۷۲

(۳) سورہ ہشر ۷۳

بيت المال ۴۳

قبل سے ترہ پکڑے ہوئے ہیں محبت کرتے ہیں اس سے جو ان کے پاس ہجرت کر کے آتا ہے، پھر فرمایا: "وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ" (۱) (اور ان لوگوں کا (بھی حق ہے) جو ان کے بعد آئے)۔ یہ آیت میں تمام مسلمانوں کو شامل فرمایا ہے، اس لیے حضرت عمرؓ نے سورہ ہشر کی آیت کو پڑھنے کے بعد کہا: یہ یعنی ہشر کی آیت نے تمام مسلمانوں کا لحاظ فرمایا ہے، اور اگر میں زہد و ریا تو "سہ جمیر" سے یک چہ رہا کرتا ہوں میں سے اپنا حصہ لے گا۔ جس کے سے سے پسینہ نہیں بہا پڑا (محبت نہیں رہتی پڑی)۔

جواب: ہاں، قول جو ثانیہ: "اس قول بھی ہے، یہ ہے کہ ان کے مستحقین سرحدوں پر مورچہ بہرہ جہانین، مسلم افواج اور ان کے مصالح پر رے کرے، لے لے لے، ہیں، یہ ان مصالح کے علاوہ ہیں جن کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

عربانی وغیرہ جو راجہ میں جنم کے لئے توجہ کو تیار نہیں رکھتے اس کا  
اس میں کوئی حق نہیں ہے جب تک کہ وہ عملاً جنم میں شریک نہ ہوں۔  
اس قول کی دلیل صحیح مسلم وغیرہ میں حضرت یزید کی حدیث ہے  
کہ "ان النبی ﷺ کان اذا امر امیراً علی جمیع لو سریرہ  
او صاہ فی حاضرتہ بتقوی اللہ..." (پی کریم ﷺ جب کسی  
شکر یا سریر کا امیر کسی کو مقرر فرماتے تو اسے اپنی ذات کے بارے میں  
اللہ سے ڈرنے کی وصیت فرماتے...) اس حدیث میں آپ ﷺ  
نے فرمایا: "ثم ادعهم إلى الإسلام، فإن احابوك فاقبل  
منهم وكف عنهم، ثم ادعهم إلى التحول من دارهم إلى  
دار المهاجرين، وانجزهم انهم إن فعلوا ذلك فلهم ما  
نتمهاجرون، وعينهم ما على المهاجرين، فإن ابوا أن  
يتحولوا مها، فانجزهم انهم يکویون کاعراب

— ۱۰۱ —

المسلمين، يحجى عليهم حكم الله الذي يحجى على المؤمنين، ولا يكون لهم في الغيبه والشيء شيء، ولا أن يجاهلوا مع المسلمين“ (۱) (پھر نہیں اسام کی دعوت دہ، ر و قبول کریں تو تم اں سے قبول کرلو و ر نہیں چھوڑ دہ، پھر نہیں ملک سے مہاتہ یں کے ملک میں منتقل ہو جائے کی دعوت دہ، و ر نہیں بتاؤ کہ اُور ہو ایسا کریں گے تو نہیں و د سارے حقوق ملیں گے جو مہاتہ یں کے حقوق ہیں و ر اں پر و د و مہا ریاب ہو گئی جو مہاتہ یں پر ہیں، اُور و منتقل ہونے سے انکار کریں تو نہیں تا و کہ تب و د مسلمان اہل اپنی کی مانند ہوں گے، ر پر اللہ کے وہ احکام جاری ہوں گے جو مومنین پر جاری ہوتے ہیں، و ر نہیں غنیمت اور کی میں کوئی حصہ نہیں ہوگا، الا یہ کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں)۔

اور کہا گیا ہے کہ شافعیہ کے نزدیک اُن کا پورا مال ان تمام لوگوں کے مابین تقسیم نہ ہوا۔ مری ہے جن کے مخالف اس سال بیت اہل میں مقرر ہیں اور اس میں سے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا جائے گا، اور نہ ہی مصالح کے لئے کچھ خرچہ کیا جائے گا۔ ۳۷ عیسائی اُن (یعنی اللہ اور اس کے رسول کا حصہ) کے، عین شافعیہ کے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ بیت اہل میں جن کے مخالف مقرر ہیں ان کی ضد و ملت کے بعد دیا جائے گا، اور بجا ہو جائے۔ مصالح میں خرچہ کیا جائے گا۔ (۳۸)

ب۔ اسلئے، جنگی ساروسامان، حفاظتی شیا، چہرہ اور مسلمانوں  
کے ملین سے وفات کے اثرات۔

ث۔ ان مامرین کی تحویلیں جن کی ضرورت مسلمانوں کو اپنے عمومی معاملات میں ہوتی ہے، جیسے تنہا، محسوس، عدو مانند

(۱) حضرت بریدہؓ کا بیان ہے کہ امیر المؤمنینؑ کی ولایت مسلم (۳۵/۳۵) ص ۴۷

(۲) شرح المصباح و صفة القليوبی ۳ / ۲۱۳، ص ۹۸، المعنی ۶ / ۴۵.

### بیت المال ۳۳

نہ جائے تو اسے اس سال کا حصہ دیا جائے گا، لیکن جو سال کے آخر میں یا سال مکمل ہونے کے بعد انتقال کر جائے تو اس کا خلیفہ اس کے وارث کو دیتا ہے (۱)۔

۱۔ بے س، لا وارث اور قیدی وغیرہ بے محتاج مسکینوں کی خدمت و ریات کی تکمیل، جن کے پاس نہ پناہ ہو جس سے ال پر خرچ کیا جائے، نہ ان کے رشتہ دار ہوں جن پر ال کا نفقہ واجب ہو، تو بیت المال کی جانب سے ان کے نفقہ کی پوری ضرورت جیسے وہ محتاج کے ذریعہ بیت المال کی تعمیر پوری کی جائے گی، اسی طرح ایسے شخص کی حمایت کی ایت بیت المال سے "کی جائے گی جس کے مسلمانوں میں عاقلہ نہ ہوں یا اس کے عاقلہ تو ہوں مگر وہ مکمل یا بعض اہلی کے قائل نہ ہوں تو بیت المال فقیرانہ ایت " سرے گا، کانفر کی طرف سے عاقلہ کی دہری پوری نہیں کی جائے گی، بعض ثنائیہ نے وضاحت کی ہے کہ حمایت کرنے والے کا اثر بیت المال کے خلاف قبول نہیں کیا جائے گا، جس طرح عاقلہ کے خلاف قبول نہیں یا جاتا ہے (۲)۔

۲۔ بیت المال سے اہل ذمہ پر خرچہ ذمی یا غیر ذمی کانفر کا مسلمانوں کے بیت المال میں حق نہیں ہے، لیکن اُردو ذمی پنی کمزوری کی وجہ سے محتاج ہو گیا ہو تو اسے اس قدر دیا جائے گا جس سے وہ پنی بھوک مٹائے (۳)۔ امام ابو یوسفؒ کی "کتاب الخراج" میں ہے کہ حضرت خالد بن ولید نے اہل حیرہ کو معاملہ دہامہ میں لکھ کر دیا تھا کہ جو بزرگ شخص کام کے قائل نہ رہے، یا وہ کسی آفت کا شکار ہو جائے، یا وہ

رنے والے لوگ، مفتیاں، مر، مودمین، مدرمین اور اس طرح کے و تمام لوگ جو اپنے آپ کو مسلمانوں کے مصالح کے لئے فارغ کر لیتے ہیں، ان حضرات کی اور ان کے اہل و عیال کی کدلت بیت المال سے کی جائے گی، اور اس کی مقدار میں زمانہ اور مدت کے فرق سے فرق ہوتا رہے گا، اس لئے کہ حالات اور خرچ بدلتے رہتے ہیں (۱)۔

یہ شخص ہیں، زمین کی حفاظت سے ایت نہیں ہوگی، بلکہ یہ ایت کی طرح ہوگی اس سے کہ قتل و راس جیسی جرائم پر ایت لیا جی سرے سے جاری نہیں ہے (۲)۔

چھر، زمین کے لئے مقدار متعین رہی مگر بیوت و مودہ ای مقدار کا مستحق ہوگا، ورنہ وہ اپنے جیسے مودمین کے برابر مستحق ہوگا بشرطیکہ اس جیسے لوگ صرف ایت کے ساتھ کام کرتے ہوں (۳)۔

۳۔ لوگوں کے موانع کے مطابق اگر بیت المال میں مودہ نہ ہوں تو یہ عاقلہ بیت المال پر قرض ہوں گے، اور بیت المال کو مہبت دی جائے گی جس طرح تک، حتیٰ کی صورت میں قرض میں مہبت دی جاتی ہے، پس، مرے مصالح کا معاملہ اس سے ماخذ ہے وہ مصالح ای وقت پورے کے جا میں گئے جب ان کی قدرت ہو، بعد قدرت کی صورت میں وہ بقی نہیں رہیں گے (۴)۔

حنفیہ کے نزدیک رنج یہ ہے کہ اہل عاقلہ جیسے قاضی، مفتی، مدرین وغیرہ میں سے کوئی شخص سال ختم ہونے سے پہلے انتقال

(۱) ابن ماجہ ص ۲۸۰-۲۸۱، المغنی ص ۱۷۶-۱۷۷

(۲) ابن ماجہ ص ۲۸۲

(۳) الصحیح وصحیحہ القسیمی ص ۱۲۸، ۲۵۵، ۲۵۶

(۴) الاذکار ص ۱۵۱، ابی یوسف ص ۱۳۶، شرح الصحیح ص ۲۹۶، ۳۹۳، جوہر الاکلیل ص ۱۷۲، الخراج ص ۱۷۲، جوہر ص ۱۷۲، روئے الحاکمین للعووی

ص ۱۳۸، ۱۳۷

(۱) الدرر المختار ص ۲۸۲

(۲) ابن ماجہ ص ۱۳۳، جوہر الاکلیل ص ۱۷۲، القسیمی ص ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۵۳

۲۹۶، ۲۹۷، ص ۱۱۱، ۱۱۲، الخراج ص ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴،



بيت المال ١٣-١٥

اور نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن مسہل انصاری کی دیت اور فرمائی  
جب نہیں خیر میں قتل رویہ کیا، ورنہ اعلیٰ کا پتہ نہیں چلے گا تھا، انصار  
نے قسمت کا حلف دینے سے انکار رویا تھا، اہر یو، یوں کی قسم کو  
انہوں نے قبول نہیں کیا تھا، تو نبی ﷺ نے اس کی دیت اپنے پاس  
سے اور فرمائی اس لئے کہ اس کا خون رائگاں جانا آپ کو پسند نہیں  
تھا۔ (۱۰)

کی قسم میں غلطی کے مدد کی مدت ہے خاصی اس سامان کے مدد کی مدت بہت لمبا ہے اس طور پر اس کے گاہک و مدت صاحب سامان پر فرض ہوگی (۲)۔

ہیت مہل کے اخراجات میں ترجیحات:

۱۴- مالکہ اور شافعیہ کی رائے ہے کہ آل نبی (سادات) پر سب سے پہلے خرچ کرنا مستحب ہے، جن پر صدقہ حرام ہے، اس میں حضرت عمرؓ کی قیادہ ہے، کہ انہوں نے بیت المال سے آل نبی علیہ السلام کو سب سے پہلے دیا۔ پھر اس کے بعد ان اہل انساب کے معاملات پر خرچ کیا جائے گا جن سے مال جمع کیا گیا ہے، جیسے ان کی مساجد کی تعمیر، ان کی سرحدوں کی بازکاری، ان کے قساق و سواروں کے وظائف، ان کے قرضوں کی تسلی، ان کی جمالیات کی ترمیم کی، اور ان میں سے ہر ایک کی ضرورت پر ان کے قدر و پا جائے گا۔

جس شہر سے مال جمع کیا ہے، اس کے ملاوہ ۱۰۰ روپے شہر کے  
 = رانگس نہیں ہے تو حضرت عمرؓ سے بیت المال سے اس کی دس روپے لوٹوائی، اس  
 واقعہ کو عبدالرزاق نے "معش" (۱۰/۱۵ طبع مجلس اعلیٰ لبنان) میں نقل کیا  
 ہے لیکن یہ حضرت علیؓ کا جملہ نہیں ہے۔

(۱) حدیث ”نَحْمَلُ دِمَةَ عَبْدِ اللَّهِ“ کی روایت بخاری (فتح ۲۵۵/۱) طبع دمشق (۱۳۹۲ھ) کی ہے دیکھئے: انہی

۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰

۳. انجمن عامہ معاشعہ شرح مسر ۱۳۸۰ء۔

فقراء اور زیادہ ضرورت مند ہوں تو یہی صورت میں امام کچھ مال تو اس شہر والوں پر ڈنچ کرے گا جہاں سے جمع کیا گیا ہے اور اکثر ماں ان اہل بیتا جوں پر ڈنچ کرے گا (۱)۔

مثال کی رائے ہے کہ اگر بیت المال پر حق اٹھا ہو جائے اور بیت المال کی استطاعت انہوں حق سے کم ہیں اس میں سے ایک حق سے زائد ہو جائے انہوں حقوق میں سے یہ حق پر صرف کیا جائے گا جس پر اگر اس وقت صرف نہ کیا جائے تو وہ بیت المال پر قرض ہو جائے گا جیسے فوج کے اخلاف، جنگی سامان اور سلعے وغیرہ کی قیمت اس حق پر صرف نہیں کیا جائے گا جو سہولت اور مصدقہ کے طور واجب بنانا ہے جیسے راستہ وغیرہ (۲)۔

### بیت المال میں زائد اموال:

۱۵- بیت المال پر واجب حقوق کی ادائیگی کے بعد بچے ہوئے زائد اموال کے بارے میں علماء کے تین رجحانات ہیں:

بول: شافعیہ کا مسلک ہے کہ زائد امول کو ان لوگوں پر خرچ  
تقسیم کر دیا جائے گا جن سے مسلمانوں کو عام فائدہ پہنچتا ہے، زائد  
امول کا خیر دہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ مسلمانوں کو کوئی ضرورت  
پیش آجائے تو اس وقت مسلمانوں پر دولا زم ہو جاتی ہے، فقہ شافعی کی  
”المنہاج“ اور اس کی شرح میں ہے: ہر مال الن بالغ مردوں پر  
تقسیم کر دیا جائے گا۔ ان کے مخالف بیت ممال میں مقرر ہیں، ان  
کے علاوہ وہ ممال برائے ان کی اولاد، ان میں خرچ کیا جائے گا۔

قلوبی کہتے ہیں: مقصد یہ ہے کہ بیتِ امار میں کچھ باقی نہ رہے۔

(۱) جوہر الکحل ۱۶۰، اقلیولی ۳۰، اشرح الکبیر ۱۰۰، جلد ۲ - ۹۰۔

(۲) الاحکام السلطانیۃ الیٰ بنی بعلبک ۲۳۷۔

## بیت المال ۱۶

فوری ۱۱ انگلی سرمای جانے کی، جیسے کہ خوش حال شخص پردی کی فوری ۱۱ انگلی ضروری ہوتی ہے، اور سرمایہ موجود نہیں ہے تو انگلی کا وجوب تو ہوگا لیکن ملت کی جانے کی جس طرح ٹک دست پر دیں کی ۱۱ انگلی میں ملت کی جاتی ہے۔

۱۱ ہری نوٹ کے مصرف و میں جو بدل کے طور پر نہیں بلکہ مصدق اور سہولت کے طور مستحق ہوتے ہیں یہ استحقاق اس وقت ہوگا جب مال موجود ہو، لہذا جب مال موجود ہو تو یہ مصرف وجوب ہوگا اور مال موجود نہ ہو تو بیت المال سے اس مصرف کا وجوب ساقط ہو جائے گا، پھر اگر اس کا ضرر عام ہو تو وہ مسلمانوں پر فرض کنیز کی قبیل سے ہوگا یہاں تک کہ کوئی شخص اسے انجام دے دے جس سے کفایت ہو جائے، جیسے حنا پر فرض کفایہ ہے، اور اگر اس کا ضرر عام نہ ہو جیسے قرعہ راستہ، ارگنڈ اور ہولین لوگوں کو دھڑا اور کار راستہ چھ مل جانا ہو یا کوئی کھانا خرچ ہو گئی ہو لیکن ہری گھاٹ موجود ہو، تو جب مال نہ ہونے کی وجہ سے بیت المال سے اس کا وجوب ساقط ہو جائے گا تو تمام لوگوں سے بھی اس کا وجوب ساقط ہو جائے گا، اس سے کہہ رہے ہیں کہ ۱۱۔

یہ بھی ملحوظ رہے کہ کبھی کسی حد تانی بیت المال میں کسی تنگی کی صورت پیدا ہوتی ہے، یعنی امام کے تحت کسی صوبہ کے بیت المال میں، تو اگر حلیہ نے اس صوبہ پر کسی کو کورز مقرر کیا ہو اور وہاں کے مال شریعت سے فوج کے وظائف پورے نہ ہو سکیں تو کورز خیفہ سے درخواست کرے گا کہ وہ بیت المال سے اخراجات مکمل کرائے نہیں اور صدقات کے اموال سے اس کے حلقہ میں ان کے مصرف پورے نہ ہو سکیں تو ایسی صورت میں ان کی تکمیل کے لئے خیفہ سے

دوم: خیفہ کا مسلک ہے کہ زائد اموال کو بیت المال میں آئندہ مسلمانوں کو پیش آنے والے کسی حادثہ کے لئے محفوظ رکھا جائے گا۔ سوم: امام کی صواب دید پر ہوگا، شافعیہ میں سے قلیوبی نے کہا: محققین نے کہا ہے کہ امام کو اختیار ہوگا کہ زائد اموال محفوظ رکھے، ”جوہر الاظہار“ کے مصنف نے ”للمدوۃ“ سے نقل کیا ہے کہ لئی میں مسلمان فقرہ سے غازیہ جائے گا پھر جو کچھ باقی بچے اسے لوگوں میں بٹا دے اور تقسیم کر دیا جائے گا، لایکہ امام اسے مسلمانوں کی ”نہد و پیش“ کے لئے ضروریات کے لئے محفوظ رکھنا چاہئے (۱)۔

بیت المال سے حقوق کی دیکھی نہ ہو سکے:

۱۶۔ ہری اور ابو یعلیٰ۔ اس صورت حال کی مناسبت کی ہے جس میں بیت المال سے حقوق کی دیکھی نہ ہو سکتے، ان دونوں کی شکوہ حاصل یہ ہے کہ بیت المال پر وہ قسم کے استحقاقات ہیں: اول: جس میں بیت المال کا رول صرف حفاظت ہے، جیسے خمس اور زکاۃ، اس مال پر استحقاق اس وقت ہوگا جب مال موجود ہو، لہذا اگر مال موجود ہے تو اس کے مصرف کو استحقاق ہوگا، اگر موجود نہیں ہے تو اس کا استحقاق نہیں ہوگا۔

دوم: جس میں خود بیت المال مستحق ہوتا ہے، یعنی وغیرہ مال ہے، اس کے مصرف و نوٹ کے ہیں:

یک: وہ مصرف جو بدل کے طور پر مستحق ہوتا ہے، جیسے فوجیوں کی تنخواہیں، و غیرہ گے سبب تنگی سامان کی قیمت، اس مصرف کے استحقاق میں مال کی موجودگی کا متنازعہ نہیں ہے، بلکہ یہ بیت المال پر لازمی حق ہے خواہ مال موجود ہو یا نہ ہو، لہذا اگر مال موجود ہوگا تو

(۱) الاحکام السلطانیۃ للصادر فی رمضان ۱۲۱۵ھ لابی یعلیٰ ص ۷۳، دیکھئے شرح الصباغ و حلیہ اقلیوی ۱۹۱۳، ۲۱۵ ص ۷۳۔

(۲) ہری رمضان ۱۲۱۵ھ مطبع معطلی لکھنؤ، ابو یعلیٰ ص ۷۳، شرح الصباغ ص ۷۳، حاشیہ قلیوبی ۱۹۱۳، جوہر الاظہار ۲۶۰۔

## بیت المال ۱۷-۱۸

(اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منہ قرض لی پھر صدقات کے اہل سے (جیسا کہ فرمایا) یہ بیت المال کے صدقات کی آمدنی پر قرض ہوتا ہے<sup>(۱)</sup>۔

مطابق نہیں رہے گا، اس لئے کہ افواج کی تنخواہوں میں ان کی قدر کن بیت ضرورت ملحوظ ہوتی ہے، اور مال صدقات کے حقوق کا تعلق و اعتبار اموال صدقات کی موجودگی سے ہے<sup>(۱)</sup>۔

بیت المال کے اموال کا فروغ اور ان میں تصرف:  
۱۸- بیت المال میں اخراجات کے مذکورہ بالا اختیار کے علاوہ امام کو بیت المال کے اموال میں تصرف کا اختیار ہے، اس مسئلہ میں فقہی فہم یہ ہے کہ بیت المال کے اموال میں امام کی حیثیت یتیم کے مال میں ولی کی ہے، جیسا کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا: میں نے اس مال میں اپنی ذات کو ولی یتیم کے مرتبہ میں رکھا ہے<sup>(۲)</sup>، لہذا بیت المال میں امام کو وہ تصرفات حاصل ہوں گے جو یتیم کے مال میں اس کے ولی کو حاصل ہیں۔

لیکن یہ قاعدہ بالکل مطلق نہیں ہے، لہذا دونوں میں ہر رخ سے مشابہت ضروری نہیں ہے<sup>(۳)</sup>، اس کی دلیل یہ ہے کہ امام کو یہ بھی اختیار ہے کہ بیت المال سے ملیت عطا کرے یا اس سے جاگیر

بیت المال پر دیون کے سلسلہ میں امام کے تصرفات:  
۱۷- اگر بیت المال پر دیون آجائیں اور بیت المال میں ادائیگی کے سے اموال نہ ہو تو امام کو اختیار ہوگا کہ بیت المال کے ایک حصہ سے دہرے دہرے قرض لے جس سے اس کی ضرورت کی ہے، کہتے ہیں: اگر اس مد میں جس کے لئے قرض یا ہے آمدنی آجائے قرض بند ہو مد کو واپس کر دیا جائے گا، الا یہ کہ صدقات یا اس غنائم سے اہل بیت ان پر صرف کیا گیا ہو اور غریب ہوں تو اس صورت میں قرض واپس نہیں کیا جائے گا، اس سے کہ اہل بیت (نہ پتہ نہ قرض یا یا ہے) فقر کی وجہ سے خود بھی صدقات کے مستحق ہیں، اسی طرح اہل بیت کے علاوہ دہرے لوگ مستحق مصرف ہوں تو ان پر قرض کی صورت میں بھی قرض، ہندو مد قرض واپس نہیں کیا جائے گا<sup>(۴)</sup>۔

امام کو یہ بھی اختیار ہے کہ رعایا سے بیت المال کے لئے قرض یا عاریت حاصل کرے: "وفد استعار النبی ﷺ دروغا لسنجہاد من صفوان بن امیہ"<sup>(۵)</sup> (نبی کریم ﷺ نے صفوان بن امیہ سے زرین عاریت لی تھیں)، "وامتسلف عبدہ انصلاۃ والاسلام بعیر" ورد مثله من اہل الصلفہ"<sup>(۶)</sup>

(۱) الاحکام السلطانیہ لابی بکر ص ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱



## ہیت المال ۱۹

ج۔ قرض دینا: ابن اثیر نے فرمایا ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے بندہ بنت سب کو چارہ اور قرض دیا تاکہ وہ اس سے تجارت کرے اور اس کی ضمانت ہو<sup>(۱)</sup>۔

قرض دینے کے قائم مقام ہی واپس لینے کی نیت سے شرف کرنا بھی ہے۔ ان میں سے لا وارث یا نور وغیرہ پر شرف کرنا بھی ہے تاکہ اسے ضائع ہونے سے محفوظ رکھا جائے، پھر جانور کے مالک سے اجازت ہیت المال کو واپس دلایا جائے گا، اور اگر مالک معلوم نہ ہو تو جانور کفر و خست کر دیا جائے گا اور اس کی قیمت سے ہیت المال کا حق لے لیا جائے گا<sup>(۲)</sup>۔

چاہیر: دے کر مالک بنا دینا:

۱۹۔ حنفی کی رائے ہے کہ امام ایسی راضی جو کسی کی ملکیت نہ ہو ورنہ کسی وارث کے قبضہ میں ہو ظلم، غصب، غرضی کے بغیر منہایت کے پیش نظر ایسے شخص کو جس سے مسلمانوں کو فتنہ، فائدہ ہو بطور جاگیر دے سکتا ہے جس طرح امام کو اختیار ہے کہ ہیت المال کے دوسرے موال سے عطا کرے، اس لئے کہ زمین اور مال ایک ہی ہے، قاضی ابو یوسف نے ایسا ہی کہا ہے، اور دلیل یہ دی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے کسریٰ اور اہل کسریٰ کے موال کو ہیت المال کے لئے خاص کر دیا، اور جب اس شخص کا مال جو جنگ میں قتل کیا گیا ہو یا دارالحرب سے جلا ہوا یا تالاب یا جھاڑی میں مر گیا ہو اس کو خاص کر دیا، اس کا شراج ستر لاکھ تھا تو اس میں سے جاگیر کچھ لوگوں کو عطا کی جاتی تھی، ابو یوسف کہتے ہیں: اس کی حیثیت ایسے مال کی ہے جو نہ کسی کا ہو اور نہ کسی وارث کے قبضہ میں ہو، تو امام عادل کو اختیار ہے کہ اس

ہیت المال میں مذکور عمل صرف ضرورت کی بنا پر جائز ہے، بخلاف اہل حق میں یہ صاف ہے کہ متاخرین کے معنی بقول کے مطابق اس صورت میں ضرورت کرنا جائز ہے جب جاگیر کو اس کی واقعی قیمت پر خریدنے کی پیشکش نہ کی ہو<sup>(۳)</sup>۔

ب۔ جارود: ہیت المال کی زمین پر، انگی ہفتہ کے اتمام جاری ہوں گے لہذا نہیں مدت پر دیا جائے گا جس طرح ہفتہ کو اتھارہت پر دیا جاتا ہے<sup>(۴)</sup>۔

ج۔ مسقات: امام کی طرف سے ہیت المال کے باغات پر مسقات (تیل پر درست دینا) درست ہے، جس طرح اپنے زیرِ ولایت بچہ کے سے تصرف کا اختیار رکھے، لے لی طرف سے درست ہے<sup>(۵)</sup>۔

د۔ جارود: اس مسئلہ میں شافعیہ کا قول مختلف ہے کہ امام ہیت المال کے موال میں سے کوئی چیز عاریت پر دے سکتا ہے یا نہیں۔ اسنوی نے اس بنیاد پر اس کے جواز کی رائے دی ہے کہ جب امام ہیت المال سے کسی کو ملکیت دے سکتا ہے تو عاریت پر دینا بدرجہ اولیٰ درست ہوگا، اور مٹی سے بنا ہوا امام کے لئے مطلقاً جائز نہیں ہے کہ ہیت المال کے موال کو عاریت پر دے جیسے کہ مٹی کو اپنے زیرِ ولایت بچہ کے مال میں یہ اختیار نہیں ہے<sup>(۶)</sup>، بقیہ بی بے بناء بچہ اور کسی سے ہیت المال سے کوئی چیز عاریت پر لی اور وہ اس کے ہاتھ میں ملاک ہوئی تو اس پر عہد نہیں ہوگا، اگر ہیت المال میں اس کا حق ہو، اور اس کو عاریت کا نام دینا صحیح رہے<sup>(۷)</sup>۔

(۱) ابن ماجہ بن والدر اخبار ۲۵۵/۳، ۲۵۸۔

(۲) ابن ماجہ بن ۳۷۷۔

(۳) حاشیہ التہذیب علی شرح المسماح طبعووی ۱۱۳۔

(۴) مہذیب المسماح ۱۱۸۔

(۵) حاشیہ شرح المسماح ۲۰۳۔

(۱) اکال ۲۹۳۔

(۲) جوہر الاکلیل ۲۲۰۔

## بیت المال ۲۰

ج۔ وہ اراضی جن کے مالکان فوت ہو گئے ہوں اور کوئی ایسا وارث نہ ہو جو صاحب فرض یا عصبہ ہونے کی حیثیت میں اس اراضی کا مستحق ہوتا ہو، امام شافعی کے اصحاب کی اس مسئلہ میں دو رائے ہیں:

پہلی رائے یہ ہے کہ ایسی اراضی وقف ہوں گی، اس رائے کی رو سے اس اراضی کو بیچنا اور جائیداد بنا کر نہیں ہے، دوسری رائے یہ ہے کہ اس وقت تک وقف نہیں ہوں گی جب تک امام انہیں وقف نہ کرے، اس رائے کے مطابق امام کے لئے جائز ہے کہ انہیں مالکانہ جائیداد سے جس طرح ان کو فروخت کرنا جائز ہے۔

ایک تیسرا قول یہ ہے کہ اس کو بطور جائیداد بنا کر نہیں ہے، اگرچہ اس کو فروخت کرنا جائز ہے، اس سے پہلے ایک معاوضہ ہے اور جائیداد بنا کر ایک صلہ و انعام ہے، اور قیمتیں جب نقد ہو جائیں تو ان کا حکم عطا یا کے سلسلہ میں اصول ثابتہ (غیر منظور اشیاء) کے حکم سے علاحدہ ہوتا ہے، اس طرح دونوں میں فرق ہو گیا، اگرچہ ان دونوں میں فرق بہت معمولی ہے (۱)۔

مالیہ کے ایک یہی حکم اس کو زمین کا ہے جو ہجر حاصل کی گئی ہو، ایسی زمین کو مالکانہ جائیداد بنا کر امام کے لئے جائز نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمین میں محض قبضہ و غلبہ سے ہی وقف ہوئی (۲)۔

مالیہ کے ایک یہی مسئلہ میں مالکانہ جو اراضی مالکان کے فوت ہو جانے کی وجہ سے بیت المال میں آتی ہوں یا ان میں مالکانہ جائیداد بنا کر جائز ہے یا نہیں؟

انتفاع استفادہ کے لئے جائیداد بنا:

۲۰۔ امام کے لئے جائز ہے، اگر وہ مصلحت سمجھتا ہو کہ بیت المال کی

میں سے نعمات و رخصت یہ لوگوں کو دے جن سے امام کو نادم ہو (۱)۔ اس عادیین سے یہ بات غل کی ہے اور کہا ہے: یہ اس بات کی صراحت ہے کہ جائیدادیں بھی تو غیر آباد اراضی سے ہوں گی اور کبھی بیت المال سے، اسے لوگوں کے لئے جو بیت المال کے مصارف میں سے ہوں، جیسا کہ امام جہاں مصلحت محسوس کرے مال دے سکتا ہے اور جسے جائیداد یعنی ہے وہ زمین کا مالک ہو گا۔ ان لئے اس زمین سے عشر لیا جائے گا، اس لئے کہ وہ صدقہ کے درجہ میں ہے (۲)۔

شافعیہ و حنابلہ کی رائے جیسا کہ ماوردی اور ابو یعلیٰ نے اس کی تفصیل کی ہے یہ ہے کہ اراضی بیت المال کی تین قسمیں ہیں:

الف۔ ایک وہ اراضی جو امام نے خمس کے طور پر یا اہل خیمت کی رضا مندی سے بیت المال کے لئے اپنایا ہو، جیسا کہ حضرت عمرؓ سے کسریٰ اور اس کے اہل کی اراضی خاص کر لیا تھا، اور اس میں کسی کو جائیداد نہیں دی، پھر جب حضرت عثمان غنیؓ خلیفہ ہوئے تو انہوں نے اس میں سے جائیدادیں اور اس میں سے ٹی کا حق وصول کیا، ماوردی نے کہا: اس کی حیثیت قطعاً جائیداد (بطور رایہ جائیداد) کی تھی نہ کہ قطعاً تصدیک (بطور عینیت جائیداد) کی، اور اس کو بطور عینیت جائیداد میں دینا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ اسے بیت المال کے لئے حاصل کے لئے کے بعد وہ تمام مسلمانوں کی ملکیت ہوئی، لہذا اس پر غنی وقف کا حکم جاری ہو گا۔

ب۔ راضی خرچ، جس کو اس کا مالک بنانا جائز نہیں ہے، اس لئے کہ اراضی خرچ کا کچھ حصہ وقف ہے، جس کا خرچ اہمیت ہے، اور کچھ حصہ ان کے مالکان کی ملکیت ہے جس کا خرچ بزدلی ہے۔

(۱) الاحکام السلطانیہ للامام وریض ۱۹۳-۱۹۵، لابی علی رض ۶۱۳۔

(۲) اشرح الکبیر صحیحہ المدلول ۶۸۳۔

(۱) اشرح لابی یوسف رض ۵۷، ۵۸۔

(۲) رد المحتار ۲۶۵۔

## بیت المال ۲۱-۲۴

بیت المال کے حقوق بیت المال میں لائے سے قبل ملکیت میں دے دینا:

۲۲- خلیفہ کا مذہب یہ ہے کہ امام کو اختیار ہے شریعت کو مالک کے لئے چھوڑ دینا۔ بشرطیکہ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک وہ شریعت مالک کے لئے حال ہوگا بشرطیکہ مالک اپنے لوگوں میں شامل ہو جو بیت المال سے کچھ بھی احتیاج رکھتے ہیں اور نہ مالک اس کو صدقہ کرے گا۔

۲۳- اگر امام نے غنیمت وغیرہ اسواں زکاۃ چھوڑ دیا ہو اور وصول نہ کیا ہو تو اس کے لئے بلا جہات جاری نہیں ہوگا، اور مالک خود سے انہیں فقرہ وغیرہ مصارف زکاۃ پر خرچ کرے گا (۱)۔

### بیت المال کے دیون:

۲۴- بیت المال کے دیون افراد کے ذمہ میں ثابت ہوتے ہیں، جس امر امام نے عام رعایا پر یا کسی خاص طبقہ یا کسی شہر والوں پر ان کی معافی کی خاطر کچھ وصول لازم یا ہو، جیسے اذان کی تیاری یا قیدیوں کی رہائی اور جیسے نوکیر اری وغیرہ ان کی کھدائی کی امداد، تو امام کی طرف سے لازم ہے کہ مال کو جس نے "ذیہ ہو اس کے ذمہ میں" وہ مال بیت المال کے واجب دین کے بطور باقی رہے گا، اور اس مال کی ادائیگی سے سبب ان کے لئے جاری نہیں ہوگا (۲)۔

### بیت المال کا انتظام اور اس کا بگاڑ:

۲۵- بیت المال کا انتظام درست تسلیم کیا جائے گا جب امام عادل ہو، مال کو حق کے ساتھ وصول کرنا ہو، مستحق جگہ پر خرچ کرنا ہو، اور

راضی یا اس کی جامدات میں سے کچھ لوگوں کو تعاون کے طور پر یا نفع حاصل کرنے کے لئے جائیداد، مالک نے کہا: پھر امام نے جبراً حاصل کردہ زمین جو جائیداد میں دی ہو، انہیں متعین شخص کو دیا ہو تو اس کی موت سے جائیداد ختم ہو جائے گی، اور انہیں متعین شخص ہر اس کی دلا، اور اس کی نسل کے لئے دیا ہو تو اس کے مرنے کے بعد اس کی دلا، اس جائیداد مستحق ہوگی عورت کو مرد کے بعد ملے گا۔

ورد یکھنے: "رفاق، رضاء، رض حوزہ" اور بعض مالک نے اس جیسی راضی کو وقف بتایا ہے (۱)۔

### بیت المال کی جائیداد کا وقف:

۲۶- حنفیہ نے ذکر کیا ہے کہ امام کے لئے بیت المال سے وقف کرنا جائز ہے، پھر انہوں نے کہا: اگر سلطان نے بیت المال کے وکیل سے راضی اور کھیت خرید لیا ہو تو اس کی شرائط کی رعایت ضروری ہے، اور اگر بیت المال ان کو وقف کر دیا ہو تو شرائط کی رعایت واجب نہیں ہے (۲)۔ شافعیہ نے جیسا کہ عمیرہ بنی نے نقل کیا ہے، بیت المال سے امام کے وقف کرنے کی رائے دی ہے، وہ کہتے ہیں: اس لئے کہ امام کو بیت المال سے کسی کو ملکیت دینے کا حق ہے، اور جیسا کہ حضرت عمرؓ نے عراق کی راضی میں یا تھا کہ انہیں مسلمانوں پر وقف کر دیا تھا (۳)۔

ورد یکھنے: "رضاء"

(۱) ابن ماجہ ص ۳۶۱، ۳۵۹، الفتاویٰ مجددیہ ۲/۵۱۳، ۱۵۰، رسالہ الخیرۃ فی مال فی حکم ما وجب فأرصد من بیت المال للحموی، المشرح الکبیر وجامعہ الدسوقی ۳/۶۸، جامعہ القلیوبی علی شرح المنہاج ص ۹۲، الفی ۵/۵۲۶، جامعہ المنہاج ۵/۵۶۳، ۵۶۴، حکام السلطانہ للماوردی ص ۹۶، ۹۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱

## بیت المال ۲۵

یہ انتظام ٹاسدقر ارپائے گا جب امام غیر عادل ہو ماحق لوگوں سے مال وصول کرتا ہو یا وصول تو حق کے مطابق کرتا ہو لیکن اس کو مسلمانوں کے منہ و کے مذہب میں اور غیر شرعی طریقہ پر خرچ کرتا ہو جیسے کہ بے مخصوص منہ و میں خرچ کرنا ہو یا صرف اپنے اقارب و رشتہ و رہوں کو دیتا ہو یا اپنی خواہش کے مطابق اپنے لوگوں کو دینا دیتا ہو جو اس کے مستحق نہ ہوں، اور مستحق لوگوں کو نہ دیتا ہو بیت المال کا منہ و یہ بھی ہے کہ امام بیت المال کی منہ و داری ہی غیر عادل کے پر و کردے اور بیت المال کے موال میں اس کے تصرفات پر نظر نہ رکھے جس کی وجہ سے غلط تصرف اور نقصانات واقع ہوں۔

بیت المال کے نسا کی صورت وہ بھی ہے جس کی طرف ابن عابدین نے اشارہ کیا ہے کہ امام بیت المال کے چاروں مد کے موال غلط مدظر کر دے، وہ ٹک ٹک نہ ہو (۱)۔

۲۵- اور جب بیت المال میں نسا آجائے تو اس پر چند انتظام مرتب ہوں گے جن میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

الف۔ جس شخص پر بیت المال کا حق ہو۔ اور اس کی اطلاع نہ ہو۔ اس کے لئے درست ہے کہ اگر بیت المال میں خود اس کا اپنا حق ہو جو اسے نہ ملتا ہو تو وہ اپنے حق کے بقدر اپنے پر واجب حق میں سے روک لے، اور اگر بیت المال میں اس کا حق نہ ہو تو اسے اختیار ہوگا کہ اپنے پر واجب حق کو بر اور راست بیت المال کے مصارف میں خرچ کرے جیسے مسجد یا رباط کی تعمیر میں خرچ کرے، بعض شافعیہ نے اس کا تذکرہ باخصوص ایسے لفظ کے بارے میں کیا ہے جس کا مالک معلوم ہونے کی امید ختم ہوگئی ہو یا ایسے کپڑے وغیرہ کا ذکر کیا ہو جسے ہوائے اڑا کر اس کے گھر میں لا ڈالا ہو، اور اس کا مالک معلوم نہ ہو، معلوم ہونے کی امید بھی نہ رہے، انہوں نے یہ بھی کہا کہ مدی

کا پانی اتر جانے سے جوز میں کھل جائے اس میں اگر کوئی بھتی کرے تو اس پر اس کی احمیت مسلمانوں کے مصالح کے لئے لازم ہوگی، اور اگر مصالح کے موال میں اس کا حصہ ہو تو اس کے حصہ کے بقدر اس سے ساقط ہو جائے گا (۱)، انہوں نے اس پر استدلال حضرت عائشہ سے مروی اس روایت سے کیا ہے کہ ایک شخص نے حضرت عائشہ سے کہا: مجھے ایک ثرا نہ ملتا تو میں نے سے سٹاپ کو پیش کیا حضرت عائشہ نے اس سے فرمایا: تمہارے منہ میں خاک (۲)۔

ب۔ اگر سلطان مستحق لوگوں کا حق نہ ادا کرے، اور اس سے کسی کو بیت المال کا کوئی مال ہاتھ ٹک جائے تو بعض فقہاء نے اجازت دی ہے کہ مستحق شخص اپنی مقدار لے لے جو امام اسے دو کرنا تھا، یہ ان چار اقوال میں سے ایک قول ہے جنہیں امام غزالی نے ذکر کیا ہے۔

ان میں سے دوسرا قول یہ ہے کہ ایسے مستحق کو اختیار ہے کہ ہر دن اپنی غذائی ضرورت کے بقدر لے لے۔

تیسرا قول یہ ہے کہ ایک سال کی ضرورت کے بقدر لے لے۔

چوتھا قول یہ ہے کہ اس کے لئے کوئی بھی ایسی چیز لینے کا جواز نہیں ہے جس کی اجازت اسے نہ دی گئی ہو۔

مالکیہ نے سراحیت کی ہے کہ بیت المال سے چوری جائز نہیں ہے خود بیت المال کا انتظام درست ہو یا نہ ہو، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مالکیہ امام غزالی کے نقل روا قول میں سے چوتھے قول سے اتفاق کرتے ہیں۔

حنفی نے جو کچھ کہا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ ایسا شخص اس صورت حال میں اپنے حق کے بقدر پائے لے سکتا ہے مگر سے حق

(۱) کلینی ۸۹/۳۔

(۲) ابن ماجہ ۵۶/۳۔

(۱) ابن ماجہ ۵۶/۳۔

## بیت المال ۲۶

اس پر اسباب ہو گیا اس کا شل، اس کے گھر و بیوی بچے ہوں، اس کی قیمت و اس کے گھر و بیوی بچے ہوں۔  
بیت المال سے چوری کرنے والے کے ہاتھ کاٹنے کے مسئلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، اس میں اس کے دو رہنمائی تین:

ایک رہنمائی دو ہے جو حنفیہ و شافعیہ و حنبلیہ کا مذہب ہے کہ بیت المال سے چوری کرنے والے کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، ان حضرات نے اپنی اس رائے پر حضرت ابن عباسؓ سے مروی ایک روایت سے استدلال کیا ہے کہ "خمس کے عاصوں میں سے ایک غلام نے خمس میں سے چوری کر لی، اسے حضور ﷺ کے سامنے پیش کیا تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ نہیں کاٹا، اور فرمایا: "مال اللہ سرق بعضہ بعضاً" (۱) (وہ اللہ کا مال ہے، اللہ کے مال میں سے بعض نے بعض کی چوری کی)۔

تیسرا رہنمائی سے استدلال کیا ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ نے حضرت عمر بن خطابؓ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا جس نے بیت المال سے چوری کی تھی، تو حضرت عمرؓ نے فرمایا: "سے چھوڑ دو، اس مال میں شمس کا حق ہے" (۲)۔

چوتھا رہنمائی جسے مالکیہ نے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ بیت المال سے چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا جائے گا، اس رائے پر استدلال آیت قرآنیہ: "وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا" (۳)

(۱) حدیث "مال اللہ سرق بعضہ بعضاً" کی روایت ابن ماجہ (۲/۸۶۳ طبع الطبعی) کے کی ہے بھیری نے کہا اس کی سند میں ایک راوی حرام ہے اور وہ ضعیف ہے۔

(۲) قول حضرت عمرؓ "لو سرق فلما من احد"۔ "کو عبد اللہ راقی نے پناہ معنی (۲۱۲/۱۰ طبع مجلس الطبعی) میں روایت کیا ہے۔

(۳) سورہ مائدہ ۳۸۔

نہیں ہے کہ جس میں اس کا تحقق ہے اس کے علاوہ، ہر سے وہ لے، والا یہ کہ ضرورت ہو جیسا کہ ہمارے زمانہ میں ہے، کہ اس وقت گھر اپنے مال کے علاوہ سے سب جائز نہ ہو تو اس کا قیض ہوگا کہ ہمارے زمانہ میں کسی کا حق باقی نہ رہے گا، اس لئے کہ ہر مال کے علاوہ نہیں رہتے، بلکہ وہ لوگ تمام اموال کو غلط ملط کر دیتے ہیں، گروہ اس مال میں سے نہ لے جو اس کے ہاتھ لگ گیا ہے تو وہ کچھ بھی حاصل نہ کرتے گا جیسا کہ ابن عابدین نے اس کا فتویٰ دیا ہے (۱)۔

ن۔ ایک حکم یہ ہے جس کا فتویٰ متاخرین شافعیہ (جون ۴۰۰ھ کے بعد کے ہیں) نے بعض متقدمین سے اتفاق کرتے ہوئے دیا ہے، وہ متاخرین مالکیہ بھی اسی کے قائل ہیں، کہ اگر بیت المال کا انتظام درست نہ ہو تو تقسیم میراث کے بعد جو بچ جائے اسے زمینین کے علاوہ بل لڑیں پر (جن کے حصے قرآن میں متعین ہیں) ۱۰۰ بار تقسیم کر دیا جائے گا، اور اگر ذوی القروض نہ ہوں تو ذوی الارحام پر تقسیم کیا جائے گا۔

بیت المال کا انتظام درست ہونے کی صورت میں شافعیہ اور مالکیہ کے نزدیک اصل حکم یہ ہے کہ بچے اموال میراث میں رہیں (۱۰۰ بار تقسیم میراث) و ذوی الارحام پر تقسیم جاری نہیں ہوگی، بلکہ تمام ترک یا ذوی القروض سے بچنے کے بعد ترک اگر عصبہ نہ ہوں تو بیت المال کا ہوگا (۲)۔

## بیت المال کے اموال پر زیادتی:

۲۶۔ اس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف نہیں ہے کہ اگر کسی نے بیت المال کی کوئی چیز ناحق ضائع کر دی تو وہ اپنے گناہ کے بوجھ نقصان کا خاتمہ ہوگا، اگر کسی نے بیت المال سے کوئی چیز ناحق لے لی تو اس کا لوٹانا

(۱) اویس بن قیس ہارثی ۱۹۰ھ

(۲) اویس بن قیس ہارثی ۱۹۰ھ

## بیت المال ۲۷-۲۸

(ورچوری کرے والا مرد و ورچوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو) کے عموم سے یہ کیا ہے کہ یہ حکم عام ہے جس میں بیت المال و غیر بیت المال دونوں سے چوری کرنے والے شامل ہیں، ورنہ یہ کہ اس چور نے بھی ایک محفوظ مال کو یا ہے، ورنہ اس میں کوئی قوی شبہ نہیں ہے لہذا اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا جس طرح کہ کوئی دہر اگر ایسا مال چوری کرتا جس میں قوی شبہ نہیں ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا<sup>(۱)</sup>۔

بیت المال کے اموال کے سلسلہ میں مقدمہ:

۲۷- اگر بیت المال پر کسی حق کا دعویٰ کیا جائے یا بیت المال کا کوئی حق کسی دہر سے ہو، ورنہ راتنشاء میں مقدمہ پیش کیا جائے تو قاضی جس کے روئے مقدمہ پیش کیا گیا ہے، اس مقدمہ میں فیصلہ کا حق زیوگاٹو وہ بھی مستحقین میں سے ایک ہو۔

میں سرور قاضی کو ہی مدنیایہ عادیہ ہو تو اس سے اس پر یا اس کے صاحب پر دعویٰ قائم ہی نہیں ہوگا بلکہ وہ دہری ہوگا کہ اس کی طرف سے کسی کو کیل مقرر کیا جائے جو اس قاضی یا دہر سے قاضی کے پاس مدنیایہ عادیہ ہے<sup>(۲)</sup>۔

نہن مسائل میں دعویٰ یا جائز نہیں ہے ان میں سے ایک یہ ہے کہ بیت المال کی مدنی پر عامل سے قبضہ نہ کیا ہو، لیکن صاحب بیت المال عامل سے وصول پائے کا انکار کرتا ہو تو ایسی صورت میں عامل سے مطالبہ کیا جائے گا کہ صاحب بیت المال کے قبضہ کرنے پر ثبوت پیش کرے، اگر اس کے پاس ثبوت نہ ہو تو وہ صاحب

بیت المال سے طرف لے گا، اور عامل سے تاواں بیا جانے گا۔

ولایۃ کی نگرانی اور محصلین کا محاسبہ:

۲۸- امام اور اس کے ولایۃ کی ذمہ داری ہے کہ وہ زکاۃ وغیرہ بیت المال کے حقوق کی وصولی پر مقرر کئے گئے افراد کی نگرانی کریں، بیت المال کے مال میں اس کے تصرفات پر گہری نظر رکھیں ورنہ اس کا پورا پورا حساب نہیں۔

چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابو حمید ساعدی کی حدیث ہے کہ "استعمل النبی ﷺ رجلاً من الأزد علی صدقات بنی سلیم یدعی ابن اللہیعہ، فلما جاء حاسبہ"<sup>(۱)</sup> (نبی ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک شخص کو جس کا نام ابن اللہیعہ تھا، بنو سلیم کے صدقات کی وصولی پر مقرر فرمایا تھا، جب وہ آیا تو آپ ﷺ نے اس سے حساب لیا)۔

قاضی ابو یعلیٰ فرماتے ہیں: صدقات کی وصولی کے سلسلہ میں امام ابوحنیفہ کا مسلک یہ ہے کہ کاتب دیوان کے سامنے اس کا پورا حساب پیش کرنا واجب ہے، اور کاتب دیوان پر واجب ہے کہ پیش کئے گئے حساب و کتاب کی صحت کی جانچ پڑتال کرے، یہ اس نے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک مقرر و شرع دونوں کے مصارف یک ہیں۔

امام ثنائی کے مسلک کے مطابق میں پر مقرر حساب پیش کرنے کی ذمہ داری نہیں ہے، اس لئے کہ مقرران کے نزدیک صدقہ ہے، اس کا مصرف ولایۃ کے اجتہاد پر موقوف نہیں ہے۔

شرائع کے قتال پر بنوں مسامک دینا سے حساب پیش کرنا

(۱) الاحکام السلطانیۃ لابن یعلیٰ ص ۲۲۹۔

(۲) نہایۃ الواجب للویری ۱۹۲۸ طبع، دارالکتب المصریہ، ورنہ حدیث ابو حمید ساعدی کی تخریج (خبرہ نمبر ۶ میں) گذر چکی ہے۔

(۱) فتح القدیر لاس ۵/۳۸۵، مشرح الکبیر بحوالہ الدرر النوری ۱۳۸/۲، شرح الصالح للعلی بحوالہ عمیرہ ۱۸۹/۳، المنی لابن قدامہ ۲۷۷/۸۔

(۲) شرح المنہاج للعلی ص ۴۳، نہایۃ المحتاج ۲۲۳/۸۔

## بیت المال ۲۹

و جب ہے، و کاتب دیون کے لئے پیش کردہ حساب کی صحت کو جانچی بیاضہ وری ہے۔

پھر جن عمال کا محاسبہ واسب ہے وہ وہ حال سے خالی نہیں ہوں گے:

ہل: اگر اس کے ہر کاتب دیوان کے درمیان حساب میں اختلاف نہ ہو تو کاتب دیوان کا حساب درست تسلیم کیا جائے گا، اور اگر وہی الامر (سربراہ) کو اس میں شبہ محسوس ہو تو وہ اسے وادمان پیش کرنے کا حکم دے گا، اگر اس طرح شبہ ختم ہو جائے تو حلف نہیں لیا جائے گا، اور اگر شبہ باقی رہے اور وہی الامر اس پر حلف لیا چاہے تو عامل سے حلف لیا جائے گا، کاتب دیوان سے نہیں، اس لئے کہ مطالبہ عامل سے نہ کاتب دیوان سے نہیں۔

دوم: اگر عامل و کاتب دیوان میں حساب میں اختلاف ہو جائے:

تو اگر ان دونوں کا اختلاف آمدنی میں ہو تو عامل کا قول معتبر ہوگا، اس لئے کہ وہ منکر ہے۔

ور اگر ان دونوں کا اختلاف خرچ میں ہو تو کاتب کا قول معتبر ہوگا، اس لئے کہ وہ منکر ہے۔

و اگر اس دونوں کا اختلاف خرچ لی مقدار میں ہو، جیسے کوئی پیمائش کے اندر دونوں کا اختلاف ہو جائے جس کی بار دہ پیمائش ممکن ہو تو بارہ پیمائش کی جائے گی اور جو نتیجہ نکلے اس کے مطابق عمل کیا جائے گا، و اگر بارہ پیمائش ممکن نہ ہو تو رب المال سے حلف یا جائے گا، پیمائش کرے و لے سے نہیں<sup>(۱)</sup>۔

۲۹- وری و ربو یعنی اس سلسلہ میں محاسبہ کا طریقہ تفصیل سے

بتایا ہے، اور ان امور کا جائزہ لیا ہے جو مصلحت سے ولایہ کے قبضہ کر لینے میں حجت قرار پائیں گے، اور یہ کہ اس میں قبضہ کے اقرار پر عمل کیا جائے گا، و وہ خط و تحریر کا انکار کر دے یا اس کا اعتراف نہ کرے تو وہ اس کا عرف یہ ہے کہ اس پر اکتفا کیا جائے گا، اور وہ حجت ہوگا، لیکن فقہاء کی رائے یہ ہے کہ اگر وہ اہل اعتراف نہ کرے کہ یہ اس کا خط ہے یا اس کا انکار کرے تو وہ خط اس پر لازم نہیں ہوگا، و نہ قبضہ میں حجت قرار پائے گا، و رجسٹر اس پر لازم قرار دینے کے سے اس کی تحریر سے موازنہ کرنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ محض اصرار دینے کے لئے اس کے خط سے مقابلہ کیا جائے گا تا کہ وہ اپنی خوش و رضا مندی سے اعتراف کر لے۔

بسا اوقات دلی خط کا اعتراف تو کرنا ہے لیکن قبضہ سے انکار کرنا ہے، ایسی صورت میں عرف کا اعتبار کرتے ہوئے مخصوص حقوق سلطانیہ کے اندر اس کو عالمین کے حق میں ادائیگی کی حجت و ولایہ کے خلاف قبضہ کی حجت قرار دی جائے گی، و وری نے اس کا ذکر یہاں ہے چرکہا ہے: امام شافعی کے مسلک میں یہی ظاہر رائے ہے، امام ابوحنیفہ کے ظاہر مذہب میں یہ نہ تو دلی کے خلاف حجت ہے اور نہ عامل کے حق میں حجت ہے، یہاں تک کہ وہ الفاظ میں اس کا اقرار کرے، جیسے کہ وہ اپنی قرضوں میں ہوتا ہے، و وری کہتے ہیں: ان دونوں کے درمیان جو فرق ہم نے ذکر کیا وہ طینت بخش ہے (ک)۔

مسلمانوں کے مال کے پاس مال عام میں سے جو کچھ ملتا ہے یا جو کچھ خرچ ہوتا ہے اس آمد صرف پر بیت المال کے احکام جاری ہوں گے، اس لئے اس پر محاسبہ جاری ہوگا<sup>(۲)</sup>۔

(۱) نہایہ واجب ۲۸/۱۴۲ اور المکتب العصریہ الاحکام سلطانیہ لابی قلی ص ۲۳۸

(۲) الاحکام سلطانیہ لابی قلی ص ۲۳۵۔

(۱) الاحکام سلطانیہ لابی قلی ص ۲۳۰ دیکھئے نہایہ واجب لابی قلی ص ۲۳۸  
مجموعی ۲۸/۱۴۲ ص ۲۱۹۔

## بیت المقدس ۱-۲، بیت النار، بیتوتہ

اس کے ساتھ ساتھ "بیت المقدس" کی مسجد اقصیٰ کے کچھ  
خصوص احکام ہیں جو دوسری مساجد کے لئے نہیں ہیں (دیکھئے:  
المسجد الاقصیٰ) (۱)۔

## بیت المقدس

تعریف:

۱- بیت مقدس: سر زمین فلسطین میں عمارت کے ایک معروف مقام  
کا نام ہے مقدس کا اصل معنی تطہیر و پاک کرنا ہے۔ ارض مقدسہ  
پاک زمین کو کہتے ہیں۔

بن منظور نے کہا: بیت مقدس کی طرف نسبت کر کے عقد ہی اور  
مقدس ہی کہا جاتا ہے، صاحب معجم البلدان نے اس کے بارے میں منگو  
کرتے ہوئے بعض مقامات پر اس کا نام "البیت المقدس" رکھا ہے۔

## بیت النار

دیکھئے "معاجہ"۔

## بیتوتہ

دیکھئے "تیسرے"۔

جہاں حکم:

۲- "بیت المقدس" کا نام اب اس شہر کے لئے استعمال ہوتا ہے  
جس میں مسجد اقصیٰ ہے، مخصوص مقام بابت کے لئے اس کا استعمال  
نہیں ہوتا ہے، فقہاء اور مؤرخین کے کلام میں یہاں دونوں معانی میں  
مستعمل رہا ہے، جیسا کہ صاحب معجم البلدان وغیرہ نے استعمال کیا  
ہے، اب اس شہر کو "القدس" بھی کہتے ہیں، یہ نام بھی عربوں کے  
کلام میں آیا ہے، چنانچہ سب العرب میں ہے: شاعر نے کہا:

لا نوم حتیٰ نهبطي ارض القدس

ونشربي من خير ماء بقلمس

(اس وقت تک نید نہیں آئے گی جب تک تم عرس کی سرزمین

میں نہ آؤ اور قدس کا بہترین پانی نہ پی لو)۔



(۱) لسان العرب: مادة "قدس"، معجم البلدان۔



## بیض

تعریف:

۱- بیض (بڑے) معروف چیز ہے، کہا جاتا ہے: "باض الطائر بیض بیضا" (پرندہ نے انڈا دیا)، واحد لفظ "بیضة" ہے، "بیضة" کا لفظ "خصیہ" کے لئے بھی بولتے ہیں (۱)، "خصیہ" کے احکام مطاع "خصیہ" میں دیکھ جائیں۔

بڑے سے متعلق احکام:

۱- ما کول اللحم، اور غیر ما کول اللحم جانوروں کے انڈے:  
۲- انڈا کھانے کی علت، حرمت سے متعلق تفصیل اصطلاح "سطحہ" میں گزر چکی ہے، یعنی فی الجملہ ما کول اللحم جانور کا انڈا کھانا حلال ہے، اور جن جانوروں کا گوشت کھانا حرام ہے ان کا انڈا کھانا بھی حرام ہے (۲)۔

جلالہ (نجاست کھانے والا جانور) کے انڈے:

۳- جلالہ کے انڈے کھانے کے حکم میں فقہاء کا اختلاف ہے (جلالہ وہ (مرئی) ہے جو نجاست، شربتی، رکھاتی ہے اور کھلی ہوئی ہو تو گندگیوں میں گھونٹا ہے)۔

(۱) المصباح المیر: ۱۰، "بیض"، حاشیہ الدسوقی ۱/ ۶۰، دوسرے الفاظ میں ۳۷۹، اسی لابن قدامہ ۱/ ۵۷۔  
(۲) دیکھئے مرسود جلد ۵، اصطلاح "سطحہ"، فقرہ مکرر۔

خصیہ اور ثانیہ نے اپنے صحیح قول میں حکم کی بنیاد اس کے گوشت میں تغیر اور بدبو پر رکھی ہے، لہذا اگر گوشت میں تغیر پیدا ہو جائے اور اس سے بدبو آنے لگے تو اس کے انڈے کھانا حنفیہ کے نزدیک حرام ہے، اور ثانیہ کے صحیح قول میں حرام ہے اس سے کہ وہ نجاست میں سے ہو یا۔ اور اس لئے بھی کہ نبی کریم ﷺ نے جلالہ کا گوشت کھانے اور اس کا دھو پینے سے منع فرمایا ہے (۱)۔

مثالہ: بعض ثانیہ نے جلالہ کے انڈے کھانے کی حرمت کے لئے قید لگائی ہے کہ اس کی غذا کا ذائقہ نہ نجاست ہو تاکہ اس کے بارے میں حدیث وارد ہے۔

بعض ثانیہ نے کہا: جلالہ کے انڈے کھانا مکروہ و تہریبی ہے، اس لئے کہ منافعت صرف گوشت میں تغیر کی وجہ سے ہے جو جب حرمت نہیں ہے، فقہاء ثانیہ نے کہا: اگر یہی صحیح تو ہے "اگر یہی منافیہ کے ایک ایک روایت ہے، اور مالکیہ کے نزدیک قول مختار یہ ہے کہ جلالہ کے انڈے کھانا حلال ہے، اس لئے کہ وہ ایک زندہ سے پیدا ہو ہے، اور مردہ پاک ہے، اور اگر جلالہ کے گوشت میں تغیر نہ ہو اور نہ بدبو ہو بایں خورد و گندنی بھی کھاتی ہو بین اس کی غذا کا ذائقہ نجاست نہ ہو تو اس کے انڈے کھانا بالاتفاق حلال ہے (۲)۔

نجس پانی میں انڈے ابالنا:

۴- اگر نجس پانی میں انڈے ابالے جائیں تو جمہور (حنفیہ،

(۱) حدیث: "لم یحیی من أكل لحم الحلاله و شرب لبها" کی روایت ابو داؤد (۳۸۸۳) طبع عزت عبید دعاس نے کی ہے ابن حجر نے فتح (۳۸۸۹) طبع انتقیر میں اسے مسترد کر دیا ہے۔

(۲) البدائع ۵/ ۵۰، ابن ماجہ ۱۹۵/ ۵، ۲۱۶، عراقی ۱/ ۱۸، اصطلاح البدائع ۱/ ۹۲، الدسوقی ۱/ ۵۰، نہایہ المحتاج ۱۸/ ۴۳، مفتی المصباح ۲/ ۳۰۳، المروءۃ ۳/ ۴۸، شرح ختمی ۱/ ۵۰، رد المحتار ۱/ ۵۰، رد المحتار ۱/ ۵۰۔

## بخش ۵-۷

بھی زیادہ صحیح قول ہے، اس لئے کہ اب وہ اہل ایک جہد گانہ دوسری چیز ہو گیا ہے، لہذا اس کا کھانا حلال ہوگا۔  
 خبیہ کے لئے، ایک اس کا کھانا حلال ہے خواہ اس کا چھلکا سخت نہ ہو ہو۔ یہ مٹا فعیہ کا ایک قول ہے اس لئے کہ وہی سہہ یک پاک فنی ہے۔

مالکیہ کے لئے، ایک فنگلی کا ایسا جانور جس میں بہت خوب ہو، اس کو، بچ نہ یا یا ہو تو اس کا اہل کھانا حلال نہیں ہے، الا یہ کہ وہ ایسا جانور ہو جو مردہ بھی بغیر ذبح کے پاک ہوتا ہے جیسے بڑی و گھڑیل، اس کا اہل کھانا حلال ہے<sup>(۱)</sup>۔

اندلس کی فزہنگلی:

۷۔ اہل اندلس کی فزہنگلی میں میٹھ میں جو دوسری چیزوں کے مرمت کرنے میں ہیں، یعنی یہ کہ دوسرا ہو، ہو، قیمت والا ہو، پاک ہو، قابل اتفاق ہو، اس کی حاکمی پر قدرت ہو، دیکھئے: ”بخ“۔

اور اسی لئے گندے اہل اندلس کی بیج جائز نہیں ہے، اس لئے کہ وہ اتفاق کے قابل نہیں ہے، اور مرغان کے پیٹ میں موجود اہل اندلس کی بیج جائز نہیں ہے، اس لئے کہ وہ معدوم کے حکم میں ہے۔<sup>(۲)</sup>

اس کے ساتھ ساتھ اہل اندلس کو ربوی اشیاء میں شمار کرنے اور نہ کرنے کے مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے۔

حنفیہ، حنابلہ نیز مالکیہ میں سے ابن شعبان کا مذہب ہے، اور یہی مٹا فعیہ کے نزدیک قول قدیم ہے کہ اہل اندلس کو ہواں ربویہ میں شمار نہیں کیا جائے گا، اس لئے کہ ان حضرات کے نزدیک ربو کی

مٹا فعیہ، حنابلہ، و مرجوح قول میں مالکیہ) کے لئے، ایک اس کا کھانا حلال ہے، مالکیہ کے لئے قول میں اس کا کھانا حلال نہیں ہے، اس لئے کہ اس کے مسامات میں نجس پانی سرایت کر جانے کی وجہ سے وہ نجس ہو جائے گا، و اس کو پاک رہا، شواریوگا<sup>(۱)</sup>۔

خراب ہڈے (جو عام صورت میں خراب ہو جائے):

۵۔ اگر اہل خون میں تبدیل ہو جائے تو خبیہ، مالکیہ، حنابلہ کے صحیح مذہب میں و مٹا فعیہ کے صحیح مذہب میں نجس ہو جائے گا۔ مٹا فعیہ کا دوسرا قول ہے کہ وہ پاک ہے، و اہل اندلس میں صرف بدبو پیدا ہونے کو دوسریہ، مٹا فعیہ اور حنابلہ کے نزدیک پاک ہے جیسے کہ بدبو و گوشت، لیکن مالکیہ کے نزدیک وہ نجس ہے۔

گر اہل اندلس کی زروی اس کی سفیدی میں مل جائے لیکن بدبو نہ پیدا ہو تو وہ پاک ہے<sup>(۲)</sup>۔

موت کے بعد نکلنے والے اہل اندلس:

۶۔ ایسے ماکول اللحم جانور کی موت کے بعد اس سے نکلنے والا اہل اندلس کھانا بلا اتفاق حلال ہے، جس جانور کو ذبح کرنے کی ضرورت نہ ہو، الا یہ کہ وہ اہل گندہ ہو گیا ہو۔

گر جانور کو ذبح کرنا ضروری ہو اور اس کو ذبح نہ کیا ہو تو اس کی موت کے بعد نکلنے والا اہل کھانا اس وقت حلال ہوگا جب اہل اندلس کا چھلکا ٹھوس ہو گیا ہو، یہ رائے حنابلہ کی ہے، و مٹا فعیہ کے نزدیک

(۱) فتح القدیر ۱/ ۱۸۶، فتح کردہ دار احیاء التراث، الدسوقی ۱/ ۶۰، مفتی المساجد ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵

## نیش ۷

و در روایت ہے جسے مسلم نے حضرت عبادہؓ سے روایت کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: ”سمعت رسول اللہ ﷺ بھی عن بيع الذهب بالذهب، والفضة بالفضة، والبر بالبر، والشعير بالشعير، والتمر بالتمر، والملح بالملح، إلا سواء بسواء، عينا بعينه، فمن زاد أو ازداد فقد أربى“ (۱) (میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے سونے کو سونے کے عوض، چاندی کو چاندی سے، گیسوں کو گیسوں سے، جو کو جو سے، کھجور کو کھجور سے اور تک کو تک سے فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے، بلا یہ کہ دو برابر یا دو گنا ہو، اور نقد ہو، جس نے ربا (دو یا زیادہ) یا اس نے سوا (معاوضہ) کیا۔)

اگر جنس مختلف ہو جائے مین ملٹ مختلف نہ ہو تو تفاضل (کسی ایک جانب سے اضافہ) جائز ہوگا، اس لئے کہ جنس مختلف ہونے کی صورت میں تفاضل حرام نہیں ہوتا لیکن ملٹ طعم (کھانے والی مٹی) کی وجہ سے ادھار حرام ہوگا، نبی کریم ﷺ نے مذکورہ حدیث میں ہی فرمایا: ”لماذا اختلفت هذه الأصناف، فبيعوا كيف شئتم، إذا كان بدأ ببدل“ (جب یہ شے مختلف ہوں تو جس طرح چاہو بیچو بشرطیکہ بدست بدست ہو)۔

اٹھارے کی اٹھارے سے بیچنا نافیہ کے برابر ایک صرف وزن سے جائز ہے، نہ مالکیہ کے برابر نہ رے سے جائز ہے، اس لئے کہ وہ ایک دوسرے کے مثل نہیں (۲)۔

(۱) حدیث: ”کان بھی عن بيع الذهب...“ کی روایت مسلم (۳/۲۰۳) طبع النجفی کے کی ہے

(۲) البدائع ۵/۱۸۳، ۱۸۵، ۱۸۷، کن طبعین ۴/۷۷، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳،

## بیض ۸-۹

بڑے میں بیض مسلم:

۸- جمہور فقہاء حنفیہ مالکیہ شافعیہ اور ایک روایت میں حنابلہ کے نزدیک بڑے سے بڑے کی بیض مسلم جائز نہیں ہے، اس لئے کہ یہ حنفیہ کے نزدیک صلت جنس کی وجہ سے ربا ہو جائے گا۔ مالکیہ شافعیہ اور ایک روایت میں حنابلہ کے نزدیک صلت علم کی وجہ سے ربا ہوگا۔

حنابلہ کے نزدیک صحیح روایت میں بڑے کی بڑے سے بیض مسلم جائز ہے، اس لئے کہ یہ اسوئل ربوہ میں سے نہیں ہے، انہوں نے اس پر حضرت ابن عمر کی حدیث سے استدلال کیا ہے، وہ یہ کہ نبی کریم ﷺ نے نہیں صدقہ کے سبب وصول کرے تا حکم یا چنانچہ دو صدقہ کے سبب میں ایک سب کے بدلے، اس لئے تھے<sup>(۱)</sup>۔

جمہور فقہاء کے نزدیک بڑے کو مسلم فیہ (بیض مسلم میں سامان) بنانا جائز ہے، اور ایسی صورت میں بڑے میں دو شرائط ہوں گی جو ہر مسلم فیہ میں ہوتی ہیں یعنی اس کی جنس اور صفت معلوم ہو اور ایسا ہونے کی مقدار اور صفت متعین کرنا ممکن ہو۔ وغیرہ۔

بڑے میں مقدار اور صفت متعین کرنا ممکن ہے، اس لئے کہ اس میں جہالت معمولی ہوتی ہے، جو باعث نزاع نہیں ہوتی ہے، اور چھوٹے در بڑے بڑے برابر ہوتے ہیں<sup>(۲)</sup>، اس لئے کہ اتنے

= المطالب ۲/۲۶۲، کتاب الفخار ۳/۲۵۲، شرح منی الاروات ۲/۹۳، ۲۰۰، مملی ۳/۳۔

(۱) حوالہ: ۲۱۰، مسوئلیہ فیہ ایس عمرو۔۔۔ کی روایت ابو داؤد (۱۵۲۳ طبع عزت ہیدوماس) نے کی ہے ورنہ تھی (۲۸۸/۵ طبع دار الفعار احسان) نے اسے دوسرے طریق سے روایت کیا ہے ورنہ بتایا ہے۔

(۲) یہ قدیم رائج عرف کے لحاظ سے ہے اب عرف یہ ہے کہ لٹروں کے حجم کے درجات کو ان کے وزن اور حجم کے لحاظ سے متعین کر لیا جاتا ہے لہذا بڑے میں بڑے کے لحاظ سے بیض مسلم کے وقت اس عرف کی رعایت کی

معمولی فرق میں لوگوں کے درمیان عموماً تنازع نہیں ہوتا لہذا وہ معدوم کی طرح ہے، اور اس لحاظ سے بڑوں میں بڑے کے لحاظ سے بیض مسلم جائز ہے، یہ مسلک امام مرقا کے مدد و حنفیہ کا ہے، اسی طرح حنابلہ میں سے جو لوگ اس کے بوار کے قائل ہیں ب کے نزدیک بھی اس میں بڑے کے لحاظ سے مسلم جائز ہے، ورنہ یہ چھوٹے یا متوسط کی شرط لگانا، اپنے سے تفاوت کمتر ہو جائے گا۔

مالکیہ کے نزدیک بھی اس میں بڑے کے لحاظ سے بیض مسلم جائز ہے، بشرطیکہ اس کو متعین کرنا ممکن ہو، مثلاً اس کو احکام سے ماپ کر کی امانت، اور آدمی کے پاس احکام رکھا دیا جائے، اس سے کہ بڑے اور چھوٹے کی غرض و غایت مختلف ہوتی ہے۔

شافعیہ کے نزدیک لٹروں میں بڑے یا ماپ کے لحاظ سے بیض مسلم جائز نہیں ہے، تقریبی وزن کے لحاظ سے ہی جائز ہے، حنابلہ میں سے ہو خطاب اور حنفیہ میں سے مرقا کے نزدیک اور شافعیہ کے ایک قوس میں لٹروں میں بیض مسلم جائز نہیں ہے، اس لئے کہ ان کے چھوٹے بڑے سائز کے مختلف ہونے کی وجہ سے ضبط ممکن نہیں ہے<sup>(۱)</sup>۔

حرم میں اور حالت احرام میں بڑے پر زیادتی:

۹- حرم میں جس جانور کا شکار حرام ہے اس کے بڑے کو نقصان پہنچانا بھی حرام ہے، اگر کوئی اسے توڑ دے یا بھون دے تو ضائع کرنے کے دن اس مقام پر جو اس کی قیمت ہوگی، وہ قیمت اسے ادا کرنی ہوگی، اس لئے کہ لٹری شکار کی اصل وجہ یہ ہے، کہ اسی سے شکار کی پیدائش جائے گی (مکمل)۔

(۱) البدیع ۵/۲۰۸، ابن ماجہ بن ۳/۲۰۳، طحاوی طبع دہلوی ۳/۲۰۷، شرح البیہر ۲/۹۹، طبع المکمل، شرح المکمل و طحاوی طبع دہلوی و غیرہ ۲/۲۳۹-۲۵۰، اس المطالب ۲/۲۶۲، ابوداؤد ۳/۳۰۶، لکھنؤ ۲/۹۲۳، شرح منی الاروات ۲/۲۱۵، مملی ۳/۳۰۸-۳۰۵۔

موت ہوتی ہے تو جمہور کے ہر ایک زندہ چوزہ کی قیمت لازم ہوگی، اور مالکیہ کے نزدیک اس کی ماں کی قیمت کا دسواں حصہ واجب ہوگا، اور اگر توڑنے سے پہلے چوزہ کی موت کا علم ہو جائے تو کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔

۱۱۔ اگر حالت اہرام میں کسی شخص نے کوئی غلہ توڑ دیا یا سے بھون دیا اور اس کا تاداس ۱۱۰ روپایا یا کسی غیر محرم شخص نے اس کی وجہ سے ہی حاصل کیا تو یہ غلہ کھانا اس پر حرام ہوگا، اس سے کہ وہ میہ کی طرح ہو یا۔ یہ سلسلہ مالکیہ، شافعیہ اور حنبلیہ کا ہے، حنفیہ کے نزدیک ایسا غلہ کھانا حلال ہے۔

حنفیہ ۱۲۔ شافعیہ کے نزدیک غیر محرم کے لئے اس کا کھانا حلال ہے، جیسا کہ ائمہ اربعہ میں اس قول کو صحیح بتایا ہے، اور ابن عمرؓ نے اس پر یقین کا اظہار کیا ہے، اسی طرح قاضی کے علاوہ حنبلیہ کے نزدیک اور مالکیہ میں سے سند کے نزدیک کھانا حلال ہے۔

سند کے علاوہ مالکیہ کے نزدیک شافعیہ کے ایک قول میں، اور حنبلیہ میں سے قاضی کے نزدیک غیر محرم (حائل شخص) کے لئے اس کا کھانا ہی طرح حرام ہے جس طرح محرم کے لئے حرام ہے۔

جو تفصیل مذکور ہوئی وہ حرم مکہ کے اہلے سے متعلق ہے، جہاں تک حرم مدینہ کے اہلے کا تعلق ہے تو اس پر کوئی چیز نہیں ہے، اگرچہ وہ حرام ہے اور اس پر گناہ ہوگا (۱)۔

یہ تفسیلات شکار یعنی غیر پاتو پردہوں کے غلاموں کے سلسلہ میں ہیں، پاتو پردہ (جس کی گھروں میں پردہ کی جاتی ہے جیسے مرغی) کے غلاموں پر کچھ واجب نہیں ہے۔

ہوتی ہے، لہذا احتیاطاً اسے بھی شکار کا حکم دیا جائے گا، صحابہ کرام سے مروی ہے کہ انہوں نے شتر مرغ کے اہلے کے بارے میں قیمت او کرنے کا فیصلہ کیا، یہ حنفیہ، حنبلیہ اور مزنی کے علاوہ شافعیہ کے نزدیک ہے، مزنی نے نہ یہ حلال ہے اس پر کوئی چیز تاداس ان نہیں ہے۔

مالکیہ کے نزدیک ہر ایک اہلے پر اس کی ماں کی قیمت کے دسواں حصہ کے قدر گندم واجب ہوگا یا اس گندم کے بدلہ روپے لازم ہوں گے ہر ایک کے بدلہ ایک روپہ ہوگا۔ ابن عمرؓ نے ظاہر سے سمجھا ہے کہ اس میں ایک بکری واجب ہوگی، مالکیہ نے حرم مکہ کے کبوتر کے اہلے کو مستثنیٰ کیا ہے، اس میں ایک بکری کی قیمت کے دسواں حصہ کے قدر گیسوں واجب ہوگا، اس لئے کہ حضرت عثمانؓ نے اس سلسلہ میں ایسی فیصلہ فرمایا تھا۔

خراب اہلے میں بالاتفاق کوئی ضمان نہیں ہوگا، بشرطیکہ وہ شتر مرغ کا غلام نہ ہو، اس لئے کہ ضمان اس وجہ سے ہوتا ہے کہ اہلے سے شکار بن سکتے تھے جب کہ خراب اہلے میں یہ امکان مفقود ہے۔

خراب اہلے اگر شتر مرغ کے ہوں تو حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ میں سے امام الحرمین اور حنبلیہ میں سے ابن قدامہ کے نزدیک اس میں بھی کچھ واجب نہیں ہوگا، اس لئے کہ جب وہ جائد نہیں ہے اور نہ آئندہ اس کے جائد ہونے کی کوئی توقع ہے تو وہ پتھر اور لکڑی کی طرح ہو گیا۔

امام الحرمین کے علاوہ شافعیہ نے اور ابن قدامہ کے علاوہ حنبلیہ نے یہ کہا کہ وہ شتر مرغ کے اہلے کے چھلکے کی قیمت کا ضمان ادا کرے گا، اس لئے کہ اس کے چھلکے کی قیمت ہوتی ہے، لیکن ابن قدامہ نے کہا: صحیح یہ ہے کہ اس میں کچھ بھی واجب نہیں ہے، اور اگر اہلے توڑ دیا اور اس سے مرد چورہ نکلا تو اگر توڑے کی وجہ سے چورہ کی

(۱) البدائع ۲/۲۰۳، ابن ماجہ ۲/۲۱۶، المدنی ۲/۲۰۲، ۸۳، شرح المیزان ۲/۲۰۲، طبع المصنف، مع البیہ ۱/۵۳۳، معنی المحتاج ۵۲۵، اسى الطالب ۱/۵۳، شرح تفسیر دارالافتاء ۲/۲۱۶، ۸۳، کتب الفتاوى ۲/۲۱۶، ۵۱۶۔

بڑے کو غصب کرنا:

۱۰- بڑا غصب کرنا بھی دوسرے اہل کو غصب کرنے کی طرح حرام ہے، اور غصب کرنے والے پر ضمان لازم ہوگا، اگر غصب کیا گیا بڑا موجود ہو تو اس کو لوٹانا واجب ہے، اس لئے کہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: "لا یأخذ من أحدکم مال أخیه لأعیا ولا جادا ومن أخذ عسا أخیه فلیردھا" (۱) (تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کا کوئی مال ہرگز نہ زندیق میں لے اور نہ نجدی میں لے، اور جس نے اپنے بھائی کا عسا یا دھا سے دھس کر لے، اور وہ غصب شدہ بڑا ختم ہو گیا ہو تو اس کے مثل کا نشان ہوگا، اس لئے کہ جمہور کے نزدیک بڑا مہملیات میں سے ہے، اگر مثل اور اکرا دشوار ہو تو قیمت اور کرے گا۔

فقہاء کا اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ کسی نے بڑا غصب کیا اور سے کسی مرضی کے نیچے پینے کے لئے رکھا یہاں تک کہ اس سے بچہ نکل گیا تو حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک غصب کرنے والا شخص اس جیسا بڑا اس کے مالک کو دے گا، اور بچہ غاصب کا ہوگا، اس لئے کہ غصب شدہ چیز بدل گئی ہے اور دوسری چیز بن گئی ہے، مثافعیہ اور حنابلہ کے نزدیک بچہ بڑے کے مالک کا ہوگا، اس لئے کہ وہ عین اسی کام ہے جو مزرعہ اش پچا ہے، اور غاصب کا بچہ نہیں ہوگا (۲)۔

## بیطرہ

تعریف:

۱- بیطرہ لغت میں جانوروں کے علاج کو کہتے ہیں، یہ لفظ "بطور الشیء" سے ماخوذ ہے، جس کا معنی ہے اس نے اس کو پھاڑ دیا، اسی سے لفظ "بیطرہ" بنا ہے، یعنی مویشی؛ کثر (۱)۔  
بیطرہ کا اصطلاحی معنی اس سے علاحدہ نہیں ہے (۲)۔

شرعی حکم:

۲- جانوروں کا ایسا علاج معالجہ جس سے جانوروں کا فائدہ ہو خواہ یہ بچھٹا لگانے اور دھنسنے کی وجہ سے ہو شرعی جائز ہے (۳) اور شرعی مطلوب بھی ہے، اس لئے کہ یہ حیوان پر رحم و شفقت اور مال کی حفاظت ہے۔

اور جانور کا علاج معالجہ کرنے والا جانور کو تکلیف دے یا اس کے عمل کی وجہ سے جانور مر جائے تو یہ وہ نشان ہوگا؟ حنفیہ، مالکیہ، حنابلہ نیز مثافعیہ اپنے اس قول میں یہ کہتے ہیں کہ اگر اس کو علاج کی اجازت دی گئی ہو اور اسے اس فن کا علم و تجربہ حاصل ہو اور اس نے

(۱) الفروق فی الطب و فی ہلال عسری ص ۲۲۵، المغرب فی ترتیب الحرب، لسان الحرب، المصباح للمیر، القاموس المکمل: ۱۰۰، ۱۰۱۔  
(۲) ابن ماجہ ص ۳۳۵، حنفیہ اقلیہ فی علی منہاج المصنفین ص ۱۶۹۔  
(۳) رد المحتار علی الدر المختار ص ۵۹۷، الادب الشرعیہ وفتح المربعہ لاس مطلق المتقدی المستنبط ص ۳۳۳، طبع مکتبۃ المیراث العربیہ۔

(۱) حدیث: "لا یأخذ من أحدکم" کی روایت ابو داؤد (۵/۲۷۳) طبع عزت عمید دہلی (۳/۲۶۳) طبع المکتبۃ النبی (۱) کے ہے اور ترمذی سے اس کو جس کہا ہے۔  
(۲) المدنی ص ۱۸۸، حنفیہ الدسوق ص ۳۷۳، اسی المطالب ص ۵۵۵، ہمس ۲/۱۵۵، شرح مختصر الارادات ص ۷۰۷۔

کوئی کوٹائی نہ ہو تو اس پر کوئی ضمان نہیں ہے۔ بین اہل کوٹائی کی جازت نہ دی گئی ہو یہ جس قدر جازت دی گئی ہو اس سے جاہز سر کیا ہو یہ یہ آلات سے کاٹا ہو جو کند ہوں جس سے جانور کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔ یہ یہ ہفت میں کاٹا (آپیشن یا) ہو جو کانٹے کے لئے مناسب نہ ہو یہ ان قسم کی کوئی "کوٹائی پائی جائے تو ان تمام صورتوں میں وہ ضامن ہوگا، اس لئے کہ یہ ایسا استفادہ ہے جس میں قصد اور مصلحت سے ضمان میں فرق نہیں آتا لہذا یہ استفادہ مال کے مشابہ ہو۔ اور اس سے نہ یہ حرم فعل ہے تو اس سے پیدا ہونے والے نقصان کا وہ ضامن ہوگا جس طرح تہہ کانٹے میں ضمان ہے، حدیث میں ہے: "من نضب ولم يعلم منه طب فهو ضامن" (۱) (جس نے مالت کیا حالانکہ وہ طب سے واقف نہیں تو وہ ضامن ہوگا) یعنی جس نے مالت کیا حالانکہ اسے اس کا تجزیہ نہیں ہے تو وہ ضامن قرار دیا جائے گا (۲) حدیث کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ جس نے طبابت کی اور انہماک سے طب کا تجزیہ نہیں ہے تو وہ ضامن ہے، اسی طرح ایسا شخص بھی ضامن ہوگا جس کو طب کا تجزیہ نہ ہے بین کوٹائی نہ تھی یا زیادتی سے کام لیا۔

اس کی تفصیل متعلقہ مقامات (اجارہ، جنازات، حیوان، ضمان) میں دیکھی جائے۔



(۱) حدیث: "من نضب ولم يعلم منه طب"۔ اس کی روایت ابو داؤد (۱۰/۳۳) طبع عزت مجدد (ملاس) اور حاکم (۲/۳۳) طبع دار الفکر (ملاس) نے کی ہے حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے اور وہ بھی نے اس سے اتفاق کیا ہے۔  
(۲) رد المحتار علی الدر المختار وحاشیہ حاشیہ ابن ماجہ ج ۵/۳۳، جوہر الاکلیل ۱۹۱۲ء، مجمع الجلیل ۵۵۷/۳، انصاری ۵۳۸/۵ طبع مکتبۃ الریاض عدد ۵، بہارۃ النکاح والی شرح المنہاج ۳۲۵/۸، فیض القدر ۶۶۶، طبع معطفی محمد۔

# تراجم فقہاء

جلد ۸ میں آنے والے فقہاء کا مختصر تعارف



بن ابی حاتم

تراجم فقہاء

بن خویز منداد

ابن حجر مکی: یہ احمد بن حجر دمشقی ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۰ میں گذر چکے۔

ابن حزم:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۰ میں گذر چکے۔

## الف

بن ابی حاتم: یہ عبدالرحمن بن محمد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۱ میں گذر چکے۔

بن ابی لیلیٰ:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۲۸ میں گذر چکے۔

بن تیمیہ: یہ عبدالسلام بن عبداللہ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۳ میں گذر چکے۔

بن الجوزی: یہ عبدالرحمن بن علی ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

بن حامد: یہ حسن بن حامد ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

بن حبیب: یہ محمد بن حبیب ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

بن حجر العسقلانی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۳ میں گذر چکے۔

ابن خزیمہ (۲۲۳-۳۱۱ھ)

یہ محمد بن اسحاق بن شریہ بن مغیرہ بن صالح ہیں، ابو بکر کنیت ہے سلمیٰ، نیشاپوری، ثمانی نسل سے، یہ فقیہ مجتہد تھے، حدیث کے عام تھے، بعض علم میں ان کی خدمات ہیں، انہوں نے اسحاق بن راہویہ، محمود بن غیاث، حنیف بن عبد اللہ، محمد بن مروزی، اسحاق بن موسیٰ قنطری وغیرہ سے احادیث روایت کیں، اور ان سے روایت کرنے والوں میں بخاری، مسلم، محمد بن عبد اللہ بن عبد الجبار اور احمد بن مبارک مستملی وغیرہ ہیں، انہوں نے مزنی وغیرہ سے فقہ حاصل کیا۔ ابو علی حانفہ نے کہا: ان شریہ اپنی احادیث کے مجموعہ میں سے فقہی روایات کے اسی طرح حانفہ تھے جس طرح قاری کو سورۃ یاد ہوتی ہے۔ بن ابان نے کہا: سندہ مرتن کے حفظ میں بن شریہ بے مثال تھے۔

بعض تصانیف: ان حدیث میں "المختصر الصحیح" و "التوحید و اثبات صفۃ الرب" ہیں۔

[تذکرۃ الحفاظ ۵۹۲: شذرات الذہب ۲/۲۶۲: معجم المؤلفین

۹۹۹: ۶/۲۵۳]

ابن خویز منداد (؟ - ۳۹۰ھ)

یہ محمد بن احمد بن عبد اللہ بن خویز منداد مالکی، عراقی ہیں، فقیہ اور اصولی تھے، ابو بکر ابہری کے شاگرد ہیں، قاضی عیاض نے کہا:

ابن رجب

تراجم فقہاء

ابن القصار

یہ لوید باجی نے س کے بارے کھام کیا ہے اور کہا ہے کہ میں نے ساء عرق سے س کا ذر نہیں س۔

[الذیاج المذیب ص ۲۴۸: الباب ۳۶: معجم المؤلفین

۱۴۰۰ھ]

بعض تصانیف: "خلائیات میں ایک بڑی کتاب"، "کتاب فی اصول الفقہ" اور "احتیارات فی الفقہ" ہیں۔

ابن حابدین:

[الوائی: لونیات ۵۲/۲: معجم المؤلفین ۸/۲۸۰]

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۲ میں گذر چکے۔

ابن رجب: یہ عبدالرحمن بن احمد ہیں:

ابن عبد البر:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۳۱ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۶۶ میں گذر چکے۔

ابن رشد:

ابن عرفہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۳۲ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۶ میں گذر چکے۔

ابن حنون: یہ محمد بن عبدالسام ہیں:

ابن عمرہ: یہ عبداللہ بن عمرہ ہیں:

ن کے حالات ج ۳ ص ۲۵۶ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۷۶ میں گذر چکے۔

ابن سیرین:

ابن قدامہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۲۳۳ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۲۳۸ میں گذر چکے۔

ابن شعبان (؟ - ۳۵۵ھ)

ابن القصار (؟ - ۳۹۸ھ)

یہ محمد بن قاسم بن شعبان بن محمد بن ریحہ ہیں، ابو اسحاق کنیت اور قرطبی بہت ہے، یہ نسبت "قرط" (کان کی بانی) کی جاب ہے، مصر کے فقہاء مالکیہ میں سے ہیں، تاریخ، لوب اور شہ طلم میں ان کی خدمات ہیں، مصر میں علماء مالکیہ کی ریاست ان پر ختم تھی۔

ان کا نام علی بن احمد ہے، کنیت ابو حسن، بہت بغدادی، بہری، شیرازی ہے، ابن القصار سے معروف ہیں، فقیہ، مالکی، اصولی، حافظ ہیں، بغداد میں منصب تشاء پر فائز ہوئے، ابو بکر بہری وغیرہ سے فقہ حاصل کیا، اور ان سے ابو ذریہ، وی، قاضی عبدالوہاب، ابو محمد بن عمر بن وغیرہ نے فقہ حاصل کیا، ابو ذریہ نے کہا: یہ س تمام علماء مالکیہ میں سب سے بڑے فقیہ ہیں جنہیں میں نے دیکھا، شیرازی نے کہا:

بعض تصانیف: "الراہی الشعبانی" فقہ میں، "کتاب فی احکام القرآن"، "کتاب الرواقہ علی مالک"، "کتاب الماسک" اور "کتاب السر قبل الوصوء" ہیں۔

بن کثیر

تراجم فقہاء

ابو بردہ بن نیار

میرے علم میں اختلافی مسائل پر مالکیہ کی کوئی کتاب ان کی کتاب سے بڑی نہیں ہے، شاید اس سے مراد ان کی کتاب ”عیون الامۃ“ وایضاً الملتی لکھی ہوئی ہے۔

[شجرۃ النور از کاتب ص ۹۲؛ الحدیث ص ۱۹۹؛ معجم المؤمنین ۲/۴]

ابن الہمام:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۱ میں گذر چکے۔

ابو امامہ: یہ صدیق بن عبدان لبابی ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۶۲ میں گذر چکے۔

بن کثیر: یہ محمد بن اسماعیل ہیں:

ن کے حالات ج ۴ ص ۴۴۱ میں گذر چکے۔

بن ماجہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۳۹ میں گذر چکے۔

بن المبارک: یہ عبدالقدیر بن المبارک ہیں:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۶۸ میں گذر چکے۔

بن مسعود:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گذر چکے۔

بن المقرئ: یہ اسماعیل بن ابی بکر ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۰ میں گذر چکے۔

بن المنذر:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۰ میں گذر چکے۔

بن نجیم: یہ زین الدین بن امیر انجم ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۱ میں گذر چکے۔

ابو النضر ی (؟ - ۸۲ھ)

اس کا نام عید بن فیروز ہے، کنیت ابو النضر ی، نسبت ولادہ طائی ہے، فتلاء اہل کوفہ میں ہیں، آپ ولد ابو بن عباس، ابن عمر اور عبدالرحمن سلمی وغیرہ سے روایت کی ہے، ان سے عمرو بن مرہ، عبداللہ بن علی بن عامر اور عطاء بن سائب وغیرہ نے روایت کی، ابن دبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے، مجلی نے کہا: یہ تابعی تھے ہیں، ابو رزین نے کہا: یہ عمر سے روایت مرسل کرتے ہیں، صاحب حلیۃ اللہ یاء نے ان کی یہ بات میں کہا: شک کرنے والے پر حمد اور افتاء ابوہار کے مخالف عید بن فیروز ابو النضر ی ہیں، ان کے ساتھ تباہی کے خلاف شریعت کیا اور ہر جماعہ میں قتل کرے گئے۔

[حلیۃ الاملاء ۴/۹۷۳؛ شذرات الذہب ۱/۹۲؛ تہذیب

تہذیب ۲/۲۷۲؛ اعلام ۳/۱۵۲]

ابو بردہ بن نیار (؟ - ۴۵ھ) اس کے مدوہ بھی قول ہے)

یہ مائی بن نیار بن عمر بن عید بن کلاب ہیں، کنیت ابو بردہ ہے، وہ حارثہ کے حلفاء میں سے اور صحابی ہیں، بیعت عقبہ بدر اور تمام غزوات میں شریک رہے، بنابریم علیہ السلام سے روایت کی، ان سے ابوہریرہ، عارب، جابر، عبدالرحمن بن جابر وغیرہم نے روایت کی ہے۔

[لاصابہ ۳/۵۹۶، ۳/۱۸؛ استیعاب ۲/۱۵۳؛ تہذیب

تہذیب ۱۴/۱۸؛ الطبقات ۱/۴۵۱]

ابوبکر صدیق

تراجم فقہاء

ابوموسیٰ الاشعری

ابوبکر صدیق:

ابوسعید الخدری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۲ میں گذر چکے۔

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۵ میں گذر چکے۔

ابوبکر الطرطوشی: یہ محمد بن ولید ہیں:

ابوشامہ: یہ عبدالرحمن بن مالک ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۷۵ میں گذر چکے۔

ن کے حالات ج ۲ ص ۴۴۵ میں گذر چکے۔

بوثر:

ابوظلمہ: یہ زید بن سہل ہیں:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۳ میں گذر چکے۔

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۶۵ میں گذر چکے۔

بوحنیفہ:

ابوجبید:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گذر چکے۔

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۶ میں گذر چکے۔

بوخطاب:

ابو عثمان الخیر بنی (۲۳۰-۲۹۸ھ)

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گذر چکے۔

یہ سعید بن مالک بن سعید بن مسور ہیں، کنیت ابو عثمان بہت حیرتی اور نمسا پوری ہے، صداقت گفتار و شیریں بیانی میں مشہور۔ شام میں سے ایک ہیں، ری میں محمد بن عقیل اور موسیٰ بن نصر سے عراق میں محمد بن اسماعیل احمسی وغیرہ سے حدیث کی، ن کے اصحاب میں ابو عمر اور اسماعیل بن نجید سلمیٰ جیسے اشخاص ہیں۔

[الہدایہ: ۱۰۱، البیہ: ۱۱۵، المجموع الزہرہ: ۳۷۷، سیر اعلام النبلاء: ۱۳، ۶۲: کتاب ۲، ۳۷۷]

بودود:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۴ میں گذر چکے۔

بودوداء: یہ عویمر بن مالک ہیں:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۶۴ میں گذر چکے۔

بودر: یہ جنید بن جنادہ ہیں:

ابوقلاچہ:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۷۱ میں گذر چکے۔

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۶ میں گذر چکے۔

بوسعد: یہ محمد بن محمد ہیں:

ابوموسیٰ الاشعری:

ن کے حالات ج ۳ ص ۴۶۴ میں گذر چکے۔

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گذر چکے۔

ابو ہریرہ

تراجم فقہاء

انس بن مالک

ابو ہریرہ:

اسحاق بن راہویہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گذر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۴۹ میں گذر چکے۔

ابو یوسف:

اسید بن الخضر (؟ - ۲۰ھ)

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۷ میں گذر چکے۔

یہ اسید بن خضر بن مالک بن عقیق ہیں، کنیت ابو یحییٰ، ورنہ بہت

اوی ہے، صحابی ہیں، جاہلیت اور اسلام دونوں میں معزز رہے، اہل

مدینہ میں سے ہیں، عقائد عرب میں شمار ہوتا تھا نیز وہی رہے تھے

جاتے تھے، نبی ﷺ سے روایت کیا، ان سے ابو حیدر ماری، اہل

ابو یحییٰ انساری، اور کعب بن مالک، نیز ہم رضی اللہ عنہم نے روایت کیا

ہے، عقیدہ ثانیہ میں ستر انصار کے ساتھ شریک ہوئے، اور بارہ نقمہ میں

سے ایک تھے، غزوہ احد میں شریک ہوئے جس میں ان کے جسم پر

سات رخم آئے، اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس وقت ثابت قدم

رہے جبکہ لوگ ساتھ چھوڑ گئے تھے، غزوہ خندق اور دوسرے تمام

غزوات میں شریک رہے، حدیث میں ہے: "نعم الرجل اسید

بن الحصیر" (اسید بن خضر کیا ہی اچھے شخص ہیں)، ان سے (۱۸)

احادیث مروی ہیں۔

[أسد الغابہ ۱/۱۱۳: تہذیب المعجم ۱/۳۴۷: لأعلام

۳۳۰]

الاسطخری: یہ یحسین بن احمد ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۵۰ میں گذر چکے۔

انس بن مالک:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۷۶ میں گذر چکے۔

حماد بن حنبل:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۴۸ میں گذر چکے۔

لابی لنگی (؟ - ۸۲ھ)

یہ محمد بن حنفیہ بن عمر ہیں کنیت ابو عبد اللہ، نسبت قوسی، مشرقی

ہے، لابی سے مشہور ہیں، محدث فقیہ، حافظ فہرہ و تہذیب ۸۰ھ

میں جزیرہ میں قضا کے منصب پر فائز رہے، ابن عرفہ سے علم حاصل کیا

ور ان کے ساتھ رہے، ان کی حیات میں قونین میں مہارت ترقی

کے لئے مشہور ہوئے، ان کے مشہور محققین شاگردوں میں تھے، ان

سے امر کی ایک جماعت جیسے قاضی عمر قلشانی، ابو القاسم بن

ماجی شہابی اور عبد الرحمن مجیدی، وغیرہم نے استفادہ کیا۔

بعض تصانیف: "شرح المدونة" فقہ مالکی کی فروع میں،

"کمال الإكمال" تصحیح مسلم کی شرح میں ہے جس میں مازری،

عمر بن قیس، رنووی کا حافظ کیا ہے، اور "تفسیر القرآن" ہے۔

[نیل الايتان ص ۲۸۷: ابدر الخالغ ۲/۱۶۹: بیتم ابو نعیم

۲/۸۷: الأعلام ۶/۳۴۹]

م سلمہ

تراجم فقہاء

جامعہ بن عبد اللہ

م سلمہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۵۰ میں گذر چکے۔

ابوزکی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۵۱ میں گذر چکے۔

ساجی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۵۱ میں گذر چکے۔

الترندی:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۵۵ میں گذر چکے۔

ت

ب

بریدہ:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۷۷ میں گذر چکے۔

اثوری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۵۵ میں گذر چکے۔

ث

البراء بن عازب:

ن کے حالات ج ۶ ص ۴۸۳ میں گذر چکے۔

لیثی:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۷۸ میں گذر چکے۔

ج

جامعہ بن عبد اللہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۵۶ میں گذر چکے۔

## ح

حسن البصری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۵۸ میں گذر چکے۔

الرافعی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۴ میں گذر چکے۔

الحکم بن عتیبہ:

ن کے حالات ج ۲ ص ۵۸۲ میں گذر چکے۔

الرمیانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۵ میں گذر چکے۔

## و

سردیر:

ن کے حالات ج ۱ ص ۴۶۳ میں گذر چکے۔

انزرقانی: یہ عبدالباقی بن یوسف ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۶ میں گذر چکے۔

انزرقشی:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۵ میں گذر چکے۔

زفر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۶۶ میں گذر چکے۔

زخشری

تراجم فقہاء

شافعی

زخشری:

سہل بن سعد (؟ - ۹۱ھ)

ن کے حالات ج ۶ ص ۳۸۷ میں گذر چکے۔

زہری:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۷ میں گذر چکے۔

زید بن ثابت:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۷ میں گذر چکے۔

زید بن ثابت:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۷ میں گذر چکے۔

یہ سہل بن سعد بن مالک بن خالد ہیں، کنیت ابو العباس، نسبت  
ثر زحی، ساندی انصاری ہے، مشاہیر صحابہ میں سے ہیں، نبی ﷺ  
سے روایت کیا۔ نیز ابی۔ عاصم بن عدی، عمر بن مسعود سے روایت  
کیا، اور ان سے ان کے ساتھ "بے عاصم، ابو حازم و زہری  
وغیرہم نے روایت کیا ہے کہا یا ہے: حدیث میں باقی رو جانے  
والے و آخری سخانی میں ابن مہینہ نے ابو حازم سے نقل کیا ہے،  
کہتے ہیں کہ میں نے سہل بن سعد کو کہتے ہوئے سنا کہ میں مرجاؤں  
تو تمہیں کوئی دیا نہیں ملے گا جو یوں کہے میں نے رسول اللہ ﷺ  
سے سنا ہے، کتب حدیث میں ان سے ۱۸۸ احادیث مروی ہیں۔

[لذا ص ۲۸۸: تہذیب المعجم ص ۲۵۲/۲: الاستیعاب

۲۶۳: ۲۶۴: ۲۶۵: ۲۶۶: ۲۶۷: ۲۶۸: ۲۶۹: ۲۷۰]

ایو بی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۶۹ میں گذر چکے۔

س

ش

سعید بن المسیب:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۹ میں گذر چکے۔

سفیان بن عیینہ:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۶۹ میں گذر چکے۔

اشاطی: یہ ابو ہریرہ بن مسعود ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۵۹۸ میں گذر چکے۔

اشافعی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۷۰ میں گذر چکے۔

سعد بن لکوع:

ن کے حالات ج ۱ ص ۳۸۸ میں گذر چکے۔



شربلانی: یہ حسن بن عمار ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۱ میں گزر چکے۔

شریک: یہ شریک بن عبد اللہ لشعنی ہیں:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۸۱ میں گزر چکے۔

لشعنی: یہ عامر بن شراحیل ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۲ میں گزر چکے۔

لشمنی (۸۰۱ - ۸۷۲ھ)

یہ احمد بن محمد بن محمد بن حسن ہیں کنیت ابو عباس نسبت شمنی۔  
سکندر کی جنگی ہے محدث، مفسر، فقیہ حوی، اصولی ہیں شیخی کی یہ اہل  
سے علم حاصل کیا، رفقہ میں مہارت حاصل کی، اور ماہر بحاری، شمس  
شلمانی، ورتاضی شمس الدین بسامی وغیرہم سے علم حاصل کیا، ان  
سے ایک بڑی تحفہ سے استفادہ دیا، ان کے ساتھ راویوں کے گم  
تہہ کیا، اور ان سے استفادہ باعث فخر تصور کیا، ساتھ ہی ان میں  
پاکہ مٹی، خیر، تواضع اور وقار بہا، درستی تھی۔ پھر کتابانی پتہ سنی کی  
ترتبت (مقبورہ) کی معیشت و خدبت سہنی تھی، تہہ و میں ۱۸۱۸  
میں جنگی تہہ کا منصب پیش کیا گیا میں آپ کے قابل نہیں آیا۔

بعض تصانیف: "کمال الخواہ فی شرح النقایۃ" تہہ میں،  
"مہج المسالک الی القیۃ ابن مالک"، اوفق  
المسالک لتادیۃ المساک" اور "شرح نظم بحیۃ  
انفکرو" سوم حدیث میں ہیں۔

[شذرات الذہب ۷/ ۳۳۳: الضوء الملاح ۲/ ۴۳۷: لا علام

۲۹۹: معجم المؤمنین ۲/ ۴۹۲]

شرب بن حوشب (۲۰ - ۱۰۰ھ)

نام شرب بن حوشب کنیت ابو عیدیا ابو عبد اللہ نسبت لشعری ہے، تابعی  
تیں، فقیہ اور قاری ہیں، رجال حدیث میں سے ہیں، پڑھائی، وعت  
یرید، ام المؤمنین حضرت ام سلمہ، ابو ہریرہ، عائشہ، تمیم الدہری اور ابن عمر  
وغیرہم سے روایت کیا، اور ان سے عبد الحمید بن بہرام، قی دو لکھ،  
عبد اللہ بن عثمان بن شمیم وغیرہم نے روایت کیا، بخاری نے کہا: امام احمد  
نے کہا: شرب کے ۱۰۰ حدیث سے عبد الحمید بن بہرام کی حدیث میں کوئی حرج  
نہیں ہے، بخاری نے بخاری سے نقل کیا ہے، شرب کی حدیث حسن ہے،  
اور ان کو قوی بتایا ہے، بخاری نے کہا: وہ ضعیف ہیں، ابن ترمذی نے کہا: وہ  
ساتھ ہیں، ایک عرصہ تک بیت المال کے وکیل رہے۔

[تہذیب المعجم ۲/ ۳۷۱: لا علام ۳/ ۲۵۹]

شیخین:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۲ میں گزر چکے۔

ص

صاحب روح المعانی: یہ محمود بن عبد اللہ الاوسی ہیں:

ان کے حالات ج ۵ ص ۴۷۹ میں گزر چکے۔

صاحبین:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۳ میں گزر چکے۔

ابو حاتم ہے، ثقفی، بصری بہت ہے تابعی اور ہارناہین میں سے  
 ہیں، اپنے والد نیر علی، عبد اللہ بن عمر بن سود بن مرث سے روایت  
 کیا۔ ان سے ان کے چچے ثابت بن عبد اللہ بن ابی بکر و مرث کے  
 پوتے بکر بن مرار بن عبد الرحمن اور قتادہ وغیرہم نے روایت کیا،  
 ان زبان نے ثقات میں ان کا رسیا ہے، عجمی نے کہا: بصری تابعی  
 ثقہ ہیں۔ ان خبر نے لاساب میں جاری سے جو نقل کیا ہے اس سے  
 معلوم ہوتا ہے کہ ان میں شرفِ صحبت بڑی حاصل تھی لیکن یہ غلط ہے،  
 بصرہ میں پیدا ہونے والے وہ سب سے پہلے بچے تھے۔

[تہذیب المعجم ص ۸۶/۱۴؛ لاساب ص ۳۷۳؛ لا علام

[۷۳۴]

عبدالرحمن بن سابط (؟ - ۱۱۴ھ)

نام عبدالرحمن بن سابط ہے، اور کہا گیا ہے کہ عبدالرحمن بن عبد اللہ  
 بن سابط بن ابی حمضہ بن عمر ہے، تابعی مکی ہیں، نبی ﷺ سے  
 مرسل روایت کیا، نیز عمر، سعد بن ابی وقاص، عباس بن عبد المطلب،  
 عباس بن ابی ربیعہ، معاویہ بن جبل وغیرہم رضی اللہ عنہم سے روایت  
 کیا، ان سے ابن تہقان، لیث بن ابی سلیم، یزید بن ابی زید وغیرہ نے  
 روایت کیا، ثمام نے عبد اللہ بن عیاش کے واسطے سے کہیں بن عباس  
 کے ثناء، فقہاء میں شمار کیا ہے، ان کی احادیث بہت زیادہ ہیں، صحیح  
 مسلم میں ان کی ایک حدیث ”الفتن“ میں ہے، ابن حبان نے ثقات  
 میں ان کا ذکر کیا ہے۔

[تہذیب المعجم ص ۸۶/۱۸۰]

عبدالرزاق: یہ عبدالرزاق بن ہمام ہیں:

ان کے حالات ج ۷ ص ۲۳۰ میں گذر چکے۔

ط

ط ۱۵:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۷۳ میں گذر چکے۔

الطبری: دیکھئے: محمد بن جریر الطبری:

ان کے حالات ج ۲ ص ۶۰۱ میں گذر چکے۔

ع

ع ۱۵:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۷۵ میں گذر چکے۔

عمر بن ربیعہ:

ان کے حالات ج ۲ ص ۳۵۵ میں گذر چکے۔

عبدالرحمن بن ابی بکرہ (۱۳ - ۹۶ھ)

نام عبدالرحمن بن ابی بکرہ صحیح بن حارث ہے، کنیت ابو بکر یا

عبداللہ بن الزبیر

تراجم فقہاء

عمر بن عبدالرحمن

عبداللہ بن الزبیر:

عطاء:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گزر چکے۔

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۸ میں گزر چکے۔

عبداللہ بن سلمہ (؟ - ؟)

عکرمہ بن خالد (؟ - ؟)

نام عبداللہ بن سلمہ، نسبت مرادی، کوئی ہے، تابعی ہیں، انہوں نے عمر، معاذ، علی، ابن مسعود اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وغیرہم سے روایت کیا ہے، ان سے ابو اسحاق سبیعی اور عمرو بن مرة نے روایت کیا ہے، عجل نے کہا: کوئی، ثقہ ہیں، یقوتوب بن شیبہ نے کہا: ثقہ ہیں، صحابہ کے بعد فقہاء، کوفہ میں طبقہ ہونی میں شمار ہوتا ہے، ابو حاتم نے کہا: معروف و منکر، ابن عدی نے کہا: مجھے امید ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

یہ عکرمہ بن خالد بن عاص بن ہشام بن مغیرہ قرشی ہیں، تابعی ہیں، اپنے والد سے نیز ابو ہریرہ، ابن عباس، ابن عمر اور سعید بن جبیر وغیرہم سے روایت کیا ہے، ان سے ایوب، ابن جریج، عبداللہ بن طاؤس اور حنظلہ بن ہوشیان وغیرہم نے روایت کیا ہے، ابن مہین، ابو زرہ اور نسائی نے کہا: وہ ثقہ ہیں، ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔ [طبقات ابن سعد ۵/۴۷۵: تہذیب المعجم ۷/۲۵۸]

[تہذیب المعجم ۵/۲۴۱]

علی بن ابی طالب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۹ میں گزر چکے۔

عبداللہ بن عمر: دیکھئے: ابن عمر:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۳۶ میں گزر چکے۔

عمر بن الخطاب:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۹ میں گزر چکے۔

عبداللہ بن عمرو:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۶ میں گزر چکے۔

عمر بن عبدالرحمن (۲۳ - ۷۰ھ)

یہ عمر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام بن مغیرہ، مخزومی، مدنی ہیں، ابو ہریرہ، عائشہ، ابو بصرہ غفاری اور صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کیا ہے، ان سے عبدالملک بن عمیر، عامر شعبی اور حمزہ بن عمرو عاصی نے روایت کیا ہے، ابن حبان نے ان کا ثقات میں ذکر کیا ہے، ابن زبیر نے کوفہ کا گورنر نہیں بنایا تھا، پھر وہ تباہ کے ساتھ ہو گئے۔

عثمان بن عفان:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۷۷ میں گزر چکے۔

عروہ بن الزبیر:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۴ میں گزر چکے۔

[تہذیب المعجم ۷/۴۷۲]

عز بن عبدالمطلب: یہ عبدالعزیز بن عبدالمطلب ہیں:

ان کے حالات ج ۲ ص ۵۹۴ میں گزر چکے۔

## غ

عمر بن عتبہ (؟) - حضرت عثمان بن عفان کی خلافت میں شہید ہوئے

یہ عمرو بن عتبہ بن فرقہ سلمیٰ کوئی ہیں، ان کے والد عتبہ صحابی ہیں، عبد اللہ بن مسعود سے روایت کی، اور ان سے عبد اللہ بن ربیعہ سلمیٰ، حوط بن رافع عبدی اور شعبی نے روایت کیا ہے، زہد و عبادت میں معروف لوگوں میں سے تھے، ابن المبارک نے فضیل بن عیاض سے، انہوں نے اعمش سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں: عمرو بن عتبہ بن فرقہ نے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے تین دعائیں مانگیں، اللہ نے وہ پوری کر دی، تیسری دعا کا میں انتظار کر رہا ہوں، میں نے دعا کی کہ مجھے دنیا سے بے رغبت کر دے کہ مجھے پروا نہ رہے میں نے کیا پایا اور کیا کھویا، اور میں نے دعا کی کہ مجھے نماز کی قوت عطا فرمائے تو خدا نے مجھے نماز سے حصہ عطا فرمایا، اور میں نے شہادت کی دعا مانگی، اس کی میں امید کر رہا ہوں، چنانچہ وہ شہید کئے گئے، اور عاتقہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، وہ ثقہ اور کم احادیث روایت کرنے والے تھے، ابن حبان نے ثقات میں ان کا ذکر کیا ہے۔

[تہذیب المعجم ج ۸ ص ۷۴: الطبقات الکبریٰ ۶/۲۰۶]

محمد بن ابی القاسم (۶۳۹ - ۷۱۵ھ)

یہ محمد بن ابی القاسم بن عبد السلام بن جمیل ہیں، کنیت ابو عبد اللہ، نسبت تونس، مالکی ہے، فقہ، مفسر، اصولی، حافظ ہیں، تیونس اور قاہرہ میں ایک جماعت سے حدیث سنی جیسے ابو الحسن یوسف بن احمد بن محمود دمشقی اور قاضی القضاۃ شمس الدین محمد بن ابی انیم بن عبد الواحد المقدسی حنبلی سے سنا، حسینہ قاہرہ میں ایک مدت تک حکومت کی باگ سنبھالی، اسکندریہ میں ۶۰۹ھ میں قضاء کے منصب پر فائز ہوئے، پھر قاہرہ میں قیام پذیر ہو کر علوم میں مشغول رہے۔

آپ کی تصانیف میں "کتاب مختصر التفریع" ہے۔  
[الذیاج المذہب ص ۳۲۳]

محمد بن الحسن:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۱ میں گذر چکے۔

المرغینانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

المزنی: یہ اسماعیل بن یحییٰ ہیں:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۲ میں گذر چکے۔

مسروق:

ان کے حالات ج ۳ ص ۴۹۳ میں گذر چکے۔

معاذ بن جبل:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۳ میں گذر چکے۔

ک

الکاسانی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۶ میں گذر چکے۔

کعب بن مالک:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۶ میں گذر چکے۔

م

مالک:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۸۹ میں گذر چکے۔

الماءودی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۰ میں گذر چکے۔

مجاہد:

ان کے حالات ج ۱ ص ۴۹۰ میں گذر چکے۔

المعلیٰ

تراجم فقہاء

یحییٰ بن یحییٰ

المعلیٰ (؟ - ۲۱۱ھ)

معلیٰ بن منصور نام ہے، کنیت ابو یعلیٰ، فہست رازی ہے، حدیث کے رواۃ اور اس کے مصنفین میں سے ہیں، ثقہ اور شریف ہیں، ابو حنیفہؒ کے صاحبین ابو یوسفؒ و محمدؒ کے شاگردوں میں ہیں، انہوں نے مالک، سلیمان بن بلال، محمد بن میمون و عفرانی، یحییٰ بن حمید نساہی، ابو یوسف اور محمد بن حسن وغیرہم سے حدیث سنی، ان سے ان کے صاحبزادہ یحییٰ، ابو غیثمہ، ابو بکر بن ابی شیبہ اور ابو ثور وغیرہم نے روایت کیا ہے، بار بار منصب قضاہ پیش کیا گیا لیکن انکار کیا۔ بعض تصانیف: "النوادر" اور "الأمالی" دونوں فقہ میں ہیں۔

[تہذیب المعجم ص ۱۰/۲۳۸: الجوہر المصنوع ص ۲/۱۷۷]

النوادر ص ۲۱۵: لا اعلام ص ۸/۱۸۹

ی

یحییٰ بن یحییٰ (۱۳۲ - ۲۲۶ھ)

یہ یحییٰ بن یحییٰ بن بکیر بن عبد الرحمن ہیں، کنیت ابو زکریا، فہست حبشی، حنظلی، نيساپوری ہے، امام مالک سے سوطا پرہی اور ایک مدت تک ان کے ساتھ رہ کر ان کی پیروی کی، ان کا شمار امام مالک کے اصحاب میں سے فقہاء میں ہوتا ہے، اپنے دور کے علم، دین، عبادت اور کردار کے اعلیٰ حاکمین میں تھے، مالک، سلیمان بن بلال، دونوں حماد، ابو ملاحوس اور ابو قتیبہ وغیرہ سے روایت کیا، ان سے بخاری اور مسلم نے روایت کیا، ترمذی نے مسلم کے واسطے سے ان سے روایت کیا ہے، اور دیگر حضرات نے ان سے روایت کیا ہے، عبد اللہ بن احمد نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ ثقہ سے بھی آگے تھے، اور انہوں نے ان کی اچھی تعریف کی ہے نساہی نے کہا: وہ ثقہ ہیں۔

[تہذیب المعجم ص ۱۱/۲۹۶: شجرة النور الزكية ص ۵۸]

الديان المعجم ص ۳۹: لا اعلام ص ۹/۲۲۳

ن

النساہی:

ان کے حالات ج ۱ ص ۳۹۵ میں گزر چکے۔

نعیم الحمر (؟ - ؟)

نام نعیم بن عبد اللہ حمر، کنیت ابو عبد اللہ، فہست مدنی ہے، عمر بن خطابؓ کے آزاد کردہ غلام ہیں، تابعی ہیں، ابو ہریرہ، ابن عمر، انس اور جابر وغیرہم رضی اللہ عنہم سے روایت کیا، ان سے ان کے صاحبزادہ محمد، محمد بن جحلان، علاء بن عبد الرحمن اور داؤد بن قیس فراء نے روایت